بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَمَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِىْ فَاِنَّ لَهٗ مَعِيْشَةً ضَنْكًا وَّنَحْشُرُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَعْمٰى ۱۲۴

اور جس نے میرے ذکر سے منہ پھیر اسپر حق اوسکے واسطے گذران تنگ ہوگی اور قیامت کے دن ہم اسکو اندھا اٹھاوینگے

ماہ جنوری سنہ ۱۹۰ ع	تذکرۃ القرآن	جلد ۲ نمبر ۱

یہ ایک ماہواری رسالہ ہے جو اغراض ذیل پر چھپکر شایع ہوتا ہے

[illegible] اور مسایل کو ماہواری رسالوں کی صورت میں شایع کرنا قرآن مجید

[illegible] حقیقی خیر خواہ ثابت کرنا اور ایسی تجاویز

[illegible]

[illegible]

اور تعصب کو دور کریں [illegible]

بنا کر ہمدردی اور امتیازی کو کھودیا اور تمام اقوام کو باہم [illegible] و

سعادت سے محروم کردیا اور خداوند عالم کی سچی پرستش کے بجائے اونکو رسومات

کا پرستار بنادیا ہے

سوم مخالفین کے اعتراضات کا جواب نہایت شایستگی اور حلم کے ساتھ قرآن مجید سے

دینا ضد اور تعصب کی رو سے کسی قوم یا کسی بشر کے دل آزاری نکرنا بلکہ سچی ہمدردی

اور سچی خیر خواہی کے طور پر جس طریق سے تمام بد اخلاقی۔ بے دینی اور بے ایمانی کو دور کرینگے

چہارم مسلمانوں کے مختلف فرقوں میں اتحاد پیدا کرنا

اس رسالہ کی قیمت سالانہ مع محصول ڈاک دو ۲ روپیہ ہے جو پیشگی آنی ضرور ہے

در مطبع حمیدیہ مقام تراوڑی ضلع کرنال ملک پنجاب

[illegible]

عجیب و غریب اور تمام تعلیم یافتوں کے واسطے نہایت ضروری اور مفید کتابیں

(۱) مجموعہ تذکرۃ القرآن فی شانہٖ مجلد جس میں مفصلہ ذیل مضامین پر نہایت ہی عجیب و غریب بحث ہے (۱) دلایل ہستی باری تعالے (۲) اسماے باری تعالیٰ کی حقیقت اونکے اعمال اور خواص (۳) مسئلہ تقدیر (۴) دعا کی حقیقت اور انعامات الٰہی کا ذکر (۵) کون لوگ غضب الٰہی کے نیچے ہیں اور کون گمراہ ہیں (۶) معاشرت یعنی مرد و عورت کے باہمی تعلقات کسطرح پر ہوتے ہیں (۷) اسلامی حفظ صحت (۸) غفلت کے خطرناک نتایج اور اونکا کامل علاج (۹) ذکر و فکر کی حقیقت ادا کے نتایج اور اون طاقتوں کو زایل کرنے کی خرابیاں قیمت مع محصول ڈاک دو روپیہ

مفتاح القرآن - اسکو معمولی اردو خوان ایک مہینہ میں یاد کرکے پانچہزار لغتوں اور ایک لاکھ سولہ ہزار صیغوں پر ایسا حاوی اور صرف و نحو میں ایسا مشاق ہوجاتا ہے کہ قرآن مجید با ترجمہ پڑھ سکتا ہے - چھوٹے بچے بھی اوسکو چار پانچ مہینے میں یاد کرکے قرآن مجید با معنی پڑھ سکتے ہیں اور بے معنی پڑھنے کی برابر مدت میں ختم کرسکتے ہیں پس تمام بچوں جوانوں اور بوڑھوں کو چاہئے کہ اسکو ضرور پڑھیں پھر تمام عمر قرآن مجید کی با ترجمہ تلاوت کرتے رہیں ایسی عجیب خداداد نعمت کی طرف سے غفلت نکریں اس سے بڑھکر اور کیا خوش نصیبی ہوسکتی ہے کہ محض چند ماہ کی معمولی محنت سے قرآن مجید با ترجمہ آتا ہے تمام مسلمانوں کو چاہئے کہ اب بچوں کو بے معنی قرآن پڑھانا چھوڑ دیں اور اس قاعدہ کو پڑھاکر با ترجمہ پڑھایا کریں کیونکہ آنکھوں کے ہوتے اندھا ہوکر چلنا سخت نادانی ہے اگر ایسا ہی کرین گے تو ان شاء اللہ اجزاء قرآنی آیتوں اور قصوں کو ایسا رواج ہوجائیگا کہ تمام واہیات غزلیں گندی شعر اور جھوٹے قصے جنھوں نے ہمارے دین و دنیا کو برباد کر رکھا ہے کلیتہً ہوا ہوجاوین گے اسی قاعدہ سے اردو فارسی کے ہزارہا لغت آجائیں گے جنکو مدرسی

تذکرۃ القرآن
بابت جنوری ۱۹۰۰ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

جلد ۲ نمبر ۱

ذکر و فکر

سلسلہ کے واسطے دیکھو جلد ۱ نمبر ۱۲

وَاذْكُرْ رَبَّكَ كَثِيرًا وَسَبِّحْ بِالْعَشِيِّ وَالْإِبْكَارِ

کثرت سے اپنے رب کا ذکر کرا ور شام و صبح اوسکی تسبیح کرتا رہ

وَاذْكُرْ رَبَّكَ فِي نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَخِيفَةً وَدُونَ الْجَهْرِ

اپنے جی میں اپنے رب کو تضرع اور خوف کے ساتھ دھیمی آواز کر

مِنَ الْقَوْلِ بِالْغُدُوِّ وَالْآصَالِ وَلَا تَكُنْ مِنَ الْغَافِلِينَ

صبح اور شام یاد کرتا رہ اور مت ہو غافلوں میں سے

انسان کا نفس کسی وقت بیکار نہیں رہ سکتا۔ جسوقت ظاہری شغلوں سے فارغ ہوتا ہے اُسوقت اندر ہی اندر طرح طرح کے خیالات میں مصروف ہو جاتا ہے بعضوں کے نفس عشقیہ مضامین کی طرف دوڑتے ہیں بعضوں کے دنیاوی ترددات و تفکرات کی طرف۔ بعضوں کے مخالفانہ تجویزوں اور منصوبوں کی طرف۔ شاعروں کے نفس شاعرانہ مضامین کی طرف فسانہ گویوں کے نفس قصتجات کی طرف متخاصمین کے نفس اپنے اپنے جھگڑوں کی طرف عاشقوں کے نفس اپنے اپنے مطلوب کی

طرف الغرض ہر شخص اپنی اپنی حالت کے خیالات میں مشغول ہو جاتا ہے۔ اسیوجہ سے اوقات بیکاری کے واسطہ ہزارہا قسم کے شغل ایجاد کئے گئے ہیں ہارمونیم سارنگی ۔ ڈھول اور ڈفرا اسی نفسانی اقتضا کا ایجاد ہیں۔ طاش شطرنج مرغ۔ بٹیر راگ ۔ ناچ ۔ اسی نفسانی عادت کا اظہار ہیں۔ افیون ۔ شراب ۔ بھنگ ۔ چرس حقہ ۔ سلفہ تمام اسی اندرونی کیفیت کا نتیجہ ہیں ۔ چھوٹا بچہ جسکا اندرونی نفس ابھی تک طاقت پر نہیں آیا ۔ وہ اپنی حالت کے مطابق طرح طرح کے کھیل یا شغل ایجاد کرتا رہتا ہے اور ایک منٹ کے واسطے بیکار نہیں رہتا اسیطرح جب نفس ناطقہ بڑھجاتا ہی وہ خیالات کے بغیر ایک منٹ نہیں رہسکتا یہ تمام شغل ایک قسم کی آوارگی اور لہو ولعب میں شامل ہیں نفس ناطقہ کے واسطے مناسب شغل جو حقیقی طور پر اُسکے واسطے ضروری اور مُفید ہے اپنے رب کا ذکر ہے ۔ افیون ۔ شراب ۔ بھنگ اور چرس سے طرب انگیز خیالات پیدا ہوتے اور دلچسپ نظارہ نظر آتے ہیں یہ ایک عارضی سرور ہوتا ہی جسکا نتیجہ پریشانی دماغ کے سوائے اور کچھ نہیں مگر ذکر الٰہی کا جو سرور ہے وہ انسان کے دماغ کو پاک صاف بنانے والا اوسکے اخلاق کو سنوارنے والا اسکی قوائے عقلیہ کو تیز کرنے والا اور اُسکو تسلی اور سعادت بخشنے والا ہوتا ہی ۔ راگ ناچ ۔ اور باجہ کا شغل عارضی طور پر دل کو بھلاتا مگر قوائے عقلیہ و اخلاقیہ کو خراب کرتا ہے مگر ذکر الٰہی کا شغل دایمی نتایج پیدا کرتا اور عقل و اخلاق کو درست کرتا ہی طاش بازی شطرنج بازی ۔ مرغ بازی ۔ بٹیر بازی وغیرہ سراسر لہو ولعب اور انسان کی دین و دنیا کو تباہ کرنے والے ہیں مگر ذکر الٰہی کا شغل انسان کے واسطے دینی و دنیاوی عروج کا باعث ہوتا ہے ۔ ذکر الٰہی کا شغل ایک طرف اور لہو ولعب راگ ناچ ۔ باجہ اور مسکرات کا شغل ایک طرف اسمیں متضاد ہیں جو شخص کہ ذکر الٰہی کا عادی ہے وہ لہو ولعب اور راگ و باجہ وغیرہ سے کوئی حظ نہیں اُٹھا سکتا

برعکس اسکے جو شخص لہو و لعب۔ یا راگ۔ باجہ۔ یا شراب یا بھنگ چرس وغیرہ کا۔ عادی ہے وہ ذکر الٰہی سے محظوظ نہیں ہو سکتا یہی وجہ ہے کہ شارع اسلام صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تمام مسکرات حرام فرمائے۔ راگ ناچ اور باجہ کی اجازت نہیں دی اور لہو و لعب سے منع فرما دیا ہے اور ذکر الٰہی کی نسبت کیسے پُر اسرار الفاظ میں تعلیم ہے وَاذْكُرْ رَّبَّكَ فِي نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَخِيفَةً وَّدُونَ الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ بِالْغُدُوِّ وَالْآصَالِ وَلَا تَكُن مِّنَ الْغَافِلِينَ "اپنے رب کو اپنے نفس میں تضرع اور خوف کے ساتھ اور دھیمی آواز سے صبح و شام یاد کر اور غافلین میں سے مت ہو جا" جناب الٰہی میں تضرع اور خوف کے ساتھ پیش ہونے سے جو حظ نفس حاصل ہوتا ہے اوسکا اندازہ وہی لوگ کر سکتے ہیں جو اس میدان میں تجربہ کار ہیں اس حکم میں تو تمام لہو و لعب اور راگ باجہ اور ناچنے کودنے کے طریق رد ہوئے پھر فرمایا ہے کہ اونچی آواز سے نہیں بلکہ دھیمی آواز سے اپنے رب کو یاد کر۔ اگر انسان آواز کے ساتھ یاد کرے یا غزل و اشعار میں اوسکی حمد گائے تو نفس ایسا کامل طور پر متوجہ نہیں ہو سکتا کیونکہ نفس کا اصلی شغل فکر اور خیال ہے نہ کہ گانا بجانا۔ یا اوچھلنا۔ کودنا اسیوجہ سے یہ حکم ہے کہ اپنے رب کو اپنے جی ہی جی میں دھیمی آواز سے یاد کر اونچی آواز سے نہیں اسمیں غزل خوانی۔ قوالی اور ڈھول۔ سارنگی کا رد ہی صبح و شام عموماً انسان کے واسطے فراغت کا وقت ہیں اسکے درمیانی وقتوں میں اور اور شغلوں میں مصروف ہو جاتا ہے اسلئے ان اوقات کو خاص کر بیان فرمایا اور وَلَا تَكُن مِّنَ الْغَافِلِينَ میں اوسا اوقات بھی شامل ہیں کہ خدا کی اطاعت اور اوسکی رضا جوئی اور اوسکے ذکر سے کسی وقت غافل نہو اب ہم اس حکم الٰہی اور موجودہ مسلمانوں کی عملی حالت کا مقابلہ کرکے دیکھتے

ہیں کہ عموماً اس حکم کے مطابق ہے یا خلاف۔ سرسری نظر سے بھی یہی ظاہر ہوتا ہے کہ عموماً خلاف ہے کیونکہ ہم دیکھتے ہیں بیش قیمت زندگی کا فارغ وقت عموماً واہیات شغلوں پر قربان کیا جاتا ہے۔ کہیں حقہ کی مجلس گرم رہتی ہے کہ فراغت کے وقت لوگ وہاں پر جمع ہو کر ادھر ادھر کی ٹرلیات ہانکتے اور بیہودہ ہنسی اور مخول میں اپنی عمر برباد کرتے ہیں۔ کہیں تاش بازی ہے کہیں شطرنج بازی۔ کہیں مرغ بازی۔ کہیں کبوتر بازی۔ کوئی ہارمونیم اور سارنگی پرست ہو رہا ہے۔ کوئی راگ اور قوالی پر۔ کوئی دیوانوں پہ دیوانہ ہو رہا ہے کوئی فسانہ جات پر۔ کوئی گلی کوچوں میں آوارہ پھرنے اور کتوں کی طرح گھر گھر کی بو سونگھنے کا عادی ہے۔ کوئی بھنگ۔ چرس اور افیون کے نشہ میں مست رہتا ہے کوئی لاف گزاف اور افترا پردازی میں۔ کوئی جھوٹی انشا پردازی کا متوالا ہے۔ کوئی واہیات شاعری کا۔ الغرض اس قسم کے ظاہری شغل اور عادات ہیں جب اکیلے فارغ ہو کر بیٹھتے یا لیٹتے ہیں اُسوقت بھی واہیات نظارہ یکے بعد دیگرے پیش آتے ہیں پھر خدا کا ذکر و فکر کہاں۔ ہائے افسوس اس بیش قیمت اور فطرتی طاقت کو جو انسانی ترقیات اور اصلاح نفس کے واسطے ایک اعلیٰ درجہ کا انجن ہے کس کس طرح سے بیہودہ طور پر خراب کیا جاتا ہے مگر کسیکو کچھ غیرت نہیں۔ کوئی ایک منٹ کے واسطے بھی سوچتا سمجھتا نہیں۔ کس کس طریق پر احکام الٰہی کے خلاف اور اپنے آپ کو برباد کیا جاتا ہے کیا وَاذْکُرْ رَبَّکَ فِیْ نَفْسِکَ بھی فرماتا ہے کہ خدا کا ذکر مت کرو بلکہ قوم کی قوم۔ حقہ بازی۔ بیہودہ ہنسی مخول مرغ بازی۔ شطرنج بازی اور راگ باجہ میں سرگرمی کے ساتھ مشغول رہو اپنی اوقات عزیز اور جان و مال کو اسی میں صرف کرو اور خوب دل کھول کر

صرف کرو دینی احکام کے وقت کانوں میں روئی دے لیا کرو اور خدا کے راستہ میں تنگدل اور بخیل بنے رہو کیا وَلَا تَكُنْ مِنَ الْغٰفِلِيْنَ کا یہی عمل ہے کہ واہیات شغلوں اور لہو ولعب میں بدمست بنے رہو اور کبھی الٰہی احکام کی طرف نظر نہ کرو۔ کیا وَاذْكُرْ رَّبَّكَ كَثِيْرًا کی یہی تعمیل ہے کہ واہیات قصوں کہانیوں میں مشغول اور راگ۔ باجہ میں مشغوف۔ یا بھنگ۔ چرس افیون میں بدمست رہو اور خدا کا ذکر لینا تو درکنار ذکر کرنے والوں کے پاس بھی نہ بیٹھو اور نہ اونکی کوئی بات سنو۔ کیا سَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا کی یہی اطاعت ہے کہ بد عادات۔ بد شغل۔ اور بد خیالات میں اپنی تمام عمر تمام طاقتیں اور مال صرف کرتے چلے جاؤ اور اللہ کریم کے ذکر سے بھاگتے رہو۔ یہ تو اون مسلمانوں کا حال ہے جو دین کی طرف سے سراسر غافل اور بد عمل ہیں۔ اب اون کا بھی حال دیکھو جو نمازی پرہیزگار۔ اور دیندار کہلاتے ہیں اون میں بھی شاذ و نادر ایسے ملینگے جو وَاذْكُرْ رَّبَّكَ فِيْ نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَّخِيْفَةً وَّدُوْنَ الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ وَلَا تَكُنْ مِّنَ الْغٰفِلِيْنَ اور سَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا کا مصداق ہوں۔ قرب الٰہی اور معرفت حاصل کرنے کا یہ کیسا آسان طریق ہے حظ نفس اور دل چسپی کا یہ کیسا عمدہ شغل ہے مگر افسوس اس حقیقی شغل کو چھوڑ کر کیسے بیخبر اور نادان بن گئے ہزارہا واہیات شغل اسکے خلاف ایجاد کرلئے جنہوں نے ذکر اور فکر کا تخم ہی دلوں سے اُٹھا دیا اور اِسْتَحْوَذَ عَلَيْهِمُ الشَّيْطٰنُ فَاَنْسٰهُمْ ذِكْرَ اللّٰهِ اُولٰٓئِكَ حِزْبُ الشَّيْطٰنِ کا پورا پورا مصداق بنگئے اور اُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ میں بخوشی خاطر شامل ہوگئے اور اب اوس طرف سے کھینچکر ذکر الٰہی کی طرف اون کا مائل کرنا محال ہوگیا۔

الا ماشاء اللہ بلکہ احکام الٰہی لغو اور باطل معلوم ہونے لگ گئے چنانچہ کسی شطرنج باز - یا مرغ باز - یا قمار باز سے ذکر کرکے دیکھو کہ ان واہیات شغلوں کو چھوڑ کر خدا کے ذکر میں مشغول ہو جاؤ - پھر وہ کیسا اس حکم کو مانتا اور کیسی قدر کرتا ہے - جو شخص حقہ کی محفلیں گرم رکھتا ہوا ور ادھر ادھر کی زٹلیات میں وقت گذارتا ہے اوسکو سنا دو وَاذْكُرْ رَبَّكَ كَثِيرًا وَّسَبِّحْهُ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا تو پھر دیکھو کس وقعت کی نظر سے اوس کو دیکھتا اور کسقدر اوس کی تعمیل کرتا ہے ایک تماش بین شہوت پرست اپنی جنسلی - حرتی کو حکم سنا دو کہ اللہ کریم کا بہت ذکر کیا کر ذکر الٰہی کا سرور اصل سرور ہے باقی تمام واہیات دیکھو پھر اس حکم کو وہ کیا گنتا ہے ایک آوارہ گرد بیکار شخص سے کہو کہ کیوں بیہودہ طور پر عمر عزیز کو برباد کرتا ہے پھر دیکھو کیسا وہ اس حکم کو قبول کرتا ہے - افسوس قرآن مجید سب کچھ سمجھاتا ہے پر کوئی سمجھتا نہیں تذکرۃ القرآن نے اردو زبان میں اون احکام کو صاف صاف بیان کرنا اور موجودہ تمثیلات سے سمجھانا شروع کر دیا ہے مگر کوئی دیکھتا اور مانتا نہیں بلکہ جیسا کہ قرآنی ترجمہ سے بھاگتے ہیں ویسا ہی تذکرۃ القرآن سے جیسا کہ قرآن مجید بامعنی پڑھنے کو فضول اور غیر ضروری خیال کرتے ہیں ویسا ہی تذکرۃ القرآن کو وَاللّٰهُ مُتِمُّ نُوْرِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ اور اللہ تو اپنے نور کو پورا ہی کرکے چھوڑے گا خواہ مشرک لوگ کراہیت ہی کرتے رہیں - سننے والے ضرور سینگے - اور ماننے والے ضرور مانینگے پر غافلوں اور بدکاروں اور نافرمانوں پر قطع حجت کے سوا اور کچھ نتیجہ نہیں ہوتا -

۴ - یہ سخت نادانی اور بدفہمی ہے کہ بےعلمی بےعقلی اور رسم پرستی کو کافی سمجھکر ترقی

سکے واسطے کوئی آرزو اور کوئی کوشش نہ کیجاوے نہ اصل حقیقت کی طرف توجہ
نظر ہو اور نہ نتایج کی طرف غور کیا جاوے۔ چنانچہ قرآن مجید فرماتا ہے
هَلْ يَسْتَوِي الْأَعْمَىٰ وَالْبَصِيرُ أَفَلَا تَتَفَكَّرُونَ کیا اندھا اور سوجھا
برابر ہو سکتے ہیں کیا تم اتنا بھی نہیں سوچتے۔ عادات اور ذکر الٰہی دل کو
منور کرنے والے صدر انسانی کو انشراح بخشنے والے۔ خیالات کو وسیع اور
بلند کرنے والے تمام تعصبات اور توہمات کو دور کرنے والے تمام غلطیوں
اور بد عملیوں کی اصلاح کرنے والے غفلت اور جہالت کو دور کرکے خشیت
اور تقوے پیدا کرنے والے اور انسان کو تمام خوف وحزن سے نجات دینے
والے ہیں عبادت اور ذکر کا مدعا یہی ہے کہ انسان کا دل روشن اور سینہ
فراخ ہو جائے خیالات وسیع اور بلند ہو جائیں تمام تعصبات اور توہمات
دور ہوں تمام غلطیوں اور بد عادات کی اصلاح ہو جاوے غفلت اور جہالت
کے پردہ دور ہو جائیں خدا کا خوف پیدا ہو کر رشد وسعادت حاصل ہو اور تمام
خوف وحزن سے نجات کلی حاصل ہو جائے مگر افسوس جسقدر نادانی بدفہمی بے
علمی بے عقلی اور رسم پرستی سے دین میں کام لیا جاتا ہے کسی دنیا وی کام میں
نہیں لیا جاتا۔ ایک رسمی طور پر بے سوچے سمجھے نماز ادا کر لینا یا چند دعائیں اور
تسبیحات تعداد میں پوری کر لینا کافی سمجھ لیا جاتا ہے مگر یہ خیال کبھی نہیں آتا
کہ ہمارے خیال اور اعمال میں بھی کچھ اصلاح ہوتی ہے یا نہیں قربت محبت
اور معرفت الٰہی کے کوئی آثار جو سچی عبادت کا لازمی نتیجہ ہے پیدا ہوتے
ہیں یا نہیں ہمیں کوئی خاص طور پر اور خاص طاقتیں حاصل ہوتی ہیں یا نہیں
جن انعامات اور افضال الٰہی کے واسطے اور جس ہدایت ربانی کے واسطے
اور جس مدد الٰہی کے واسطے شب و روز اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ میں دعا مانگی جاتی ہے اوسکی قبولیت کے کوئی آثار نمایاں ہوتے ہیں یا نہیں اور نہ کبھی یہ آرزو ہوتی ہے کہ مدد الٰہی انعامات ربانی اور ہدایات رحمانی کے آثار پیدا ہوں اور نہ کبھی اونکے حاصل کرنے کی کوشش کیجاتی ہے۔ نہ کبھی اصل حقیقت کی طرف نظر کرتے ہیں کیونکہ دعائے مومن اور دعائے مضطر کے جواب اور قبولیت کا قرآن مجید وعدہ فرماتا ہے چنانچہ وہ فرماتا ہے اُجِیْبُ دَعْوَۃَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ میں پکارنے والے کی پکار کو قبول کرتا ہوں جب وہ مجھے پکارتا ہے پھر فرماتا ہے اَمَّنْ یُّجِیْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاہُ بھلا مضطر کو کون جواب دیتا ہے جب وہ اُسے پکارتا ہے برعکس اسکے دعائے غیر مسموع اور غیر مقبول کی نسبت اللہ کریم فرماتا ہے کہ وہ کافروں کی دعا ہوتی ہے وَمَا دُعَاءُ الْكَافِرِيْنَ اِلَّا فِيْ ضَلَالٍ کافروں کی دعا تو بس بھٹکتی ہی رہتی ہے پھر یہ کوئی نہیں سوچتا کہ ہمارے دعا مومن بندوں کے مثنا ہے یا کافروں کے مشابہ۔ کوئی نہیں سمجھتا اور کوئی نہیں غور کرتا کس کس طور پر قرآن کریم انسان کو عبرت دلاتا اوسکی آنکھیں کھولتا اور اوسکی غفلت اور جہالت کو دور کرنا چاہتا ہے مگر افسوس اوسکو پس پشت ڈالدیا اور اوسکو بامعنی پڑھنا غور کرنا اور اوس سے عبرت پکڑنا چھوڑ دیا۔ غیر عربی دانوں کو عذر تھا کہ ہم قرآن کریم کو نہیں سمجھ سکتے تذکرۃ القرآن نے آیات بینات کو صاف صاف اردو میں بیان کرنا شروع کردیا مگر قَلِیْلًا مَّا تَذَکَّرُوْنَ بہت ہی کم سمجھتے ہیں۔ ظاہری قیام وقعود وسجود اور قرات کو کافی سمجھکر لا پروا بنے بیٹھے ہیں حالانکہ عبادت کا خاص تعلق دل سے اور اصل قیام وقعود وسجود وہی ہے جو دل کے پرجوش ارادہ اور خشوع وخضوع کے ساتھ

ہو جسمیں دل کی غفلت جہالت استغنا اور استکبار دور ہو کر سچا عجز و نیاز پیدا ہو اصل تسبیح ۔ تحمید ۔ تکبیر توبہ و دعا وہ ہے جو دل کی تہوں میں سے خارج ہو نہ وہ جو زبان اور حنجرہ سے اوپر ہی اوپر پیدا ہو اور دل تک نہ پہنچے ۔ زبان اور ہاتھ پاؤں اور جسم سے عجز و نیاز ظاہر کرنا دلی حالت کا اظہار ہوتا ہے اگر دلمیں کچھ نہیں بلکہ دل غائب اور واہیات خیالات میں بیخبر اور آوارہ ہو رہا ہے تو جسمانی اظہار ایک قسم کا ریا اور تصنع اور رسم پرستی ہے یہی تو وجہ ہے کہ نمازوں میں دل نہیں لگتا نمازیوں کے خیالات میں وسعت اور بلندی پیدا نہیں ہوتی الٰہی محبت رحمت ہدایت اور ہیبت کے آثار پائے نہیں جاتے دعاؤں میں قبولیت کے آثار نہیں رہی کیا ہی سچ فرمایا ہے لَا صَلٰوۃَ اِلَّا بِحُضُوْرِ الْقَلْبِ کوئی نماز نماز نہیں جب تک قلب حاضر نہو ۔ قرآن کریم غافل نمازیوں پر افسوس کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہے وَیْلٌ لِّلْمُصَلِّیْنَ الَّذِیْنَ ھُمْ عَنْ صَلٰوتِھِمْ سَاھُوْنَ ایسے نمازیوں پر افسوس جو اپنی نمازوں سے غافل رہتے ہیں ۔ پھر ایک جگہ یہ فرماتا ہے لَا تَعْمَی الْاَبْصَارُ وَلٰکِنْ تَعْمَی الْقُلُوْبُ الَّتِیْ فِی الصُّدُوْرِ یہ آنکھیں اندھی نہیں ہوتی بلکہ وہ دل اندھے ہوتے ہیں جو صدر مقاموں میں ہیں ۔ مجھے زیادہ تر افسوس ان مولویوں پر ہے جو اپنے آپ کو فارغ التحصیل بتلاتے مگر قرآن کے معنی سے ناآشنا اور متنفر ہیں اسکو مجمل مبہم اور غیر ضروری سمجھکر ہمیشہ بے معنی تلاوت کرتے ہیں وہ بھی اپنی دعاؤں کو غیر مسموع و غیر مقبول دیکھ کر اور اپنے آپ کو محبت ہدایت رحمت اور نصرت الٰہی کے آثاروں سے دور پاکر آنکھیں بھیں کھولتے اور کچھ نہیں سمجھتے اور کچھ عبرت نہیں پکڑتے اور کچھ خوف نہیں کھاتے بلکہ یہی

طور پر نماز و تسبیح پورا کر لینے کو کافی سمجھ لیتے ہیں اور کبھی حقیقی بصارت اور رشد حاصل کرنے کی آرزو و کوشش نہیں کرتے بلکہ اپنے علم اور اپنی سمجھ کو کافی سمجھ کر ربانی ہدایت و بصیرت سے مستغنی و متکبر بنتے ہیں کیا اندھیرا اور روشنی برابر ہیں کیا اندھا اور سوانکھا برابر ہیں کیا سمجھنا اور نہ سمجھنا برابر ہیں هَلْ يَسْتَوِي الْأَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ اَفَلَا تَتَفَكَّرُوْنَ کیا اندھا اور سوانکھا برابر ہو سکتے ہیں کیا تم اتنا بھی نہیں سمجھتے ہو اور یہ بھی یاد رکھو جو اس دنیا میں اندھا ہے وہ وہاں بھی اندھا رہیگا وَمَنْ كَانَ فِيْ هٰذِهٖٓ اَعْمٰى فَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ اَعْمٰى وَاَضَلُّ سَبِيْلًا جو اس دنیا میں اندھا ہے وہ آخرت میں بھی اندھا رہیگا اور بہت بڑا گویا کہ ضلالت کی یہ بہت بڑی پہچان ہے کہ انسان انوار باطنی اور رشد الٰہی سے بے بہرہ رہے مگر کوئی نہیں دیکھتا کہ ہماری دعائیں تو شب و روز یہ ہیں کہ خداوند کریم تو ہم کو مغضوب اور ضال لوگوں کے راستے سے بچا مگر ہم یہ نہیں دیکھتے کہ ہم میں آثار ان لوگوں کے پائے جاتے ہیں یا غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ کے اور جب تک کوئی سمجھے نہیں عبرت کیسے پکڑ سکتا ہے غضب الٰہی کے آثار میں سے دنیاوی ذلت اور رسوائی بھی ہے جو لہو و لعب کے حالات میں بار بار ظاہر فرمائی گئی ہے وہی ذلت اور رسوائی مسلمانوں کی دامنگیر ہوتی جا رہی ہے مگر کچھ عبرت نہیں۔ بے علموں بے ہنروں اور جرائم پیشہ کی تعداد مسلمانوں میں بہت بڑھتی جا رہی ہے مگر کچھ خیال نہیں اور خیال ہو کیسے جب تک کہ قرآن کریم کو بامعنی نہ پڑھیں اور اس پر غور و فکر کرنے کی عادت نہ ڈالیں تو کیسے یہ قوانین رحمانی سمجھ میں۔

آسکتے ہیں۔ قرآن کو چھوڑ دیا اسلیئے واہیات تنازعات پیش آگئے
جنہوں نے دینی عقل اور فہم کو برباد کردیا ضروری اور اہم مسایل کو
غیر ضروری اور خفیف بنادیا اور برعکس اوس کے غیر ضروری اور خفیف
باتوں کو ضروری اور اہم کردکھایا پس واہیات جھگڑوں میں مسلمانوں
کو پھنسادیا یہی وجہ ہے کہ جن مسائل کی قرآن کریم شدومد اور تکرار کے
ساتھ صاف صاف الفاظ میں طرح طرح سے تعلیم و تحقیق کرتا ہے اونکا
کہیں ذکر نہیں اونپر کہیں بحث نہیں اور جنکی طرف اشارہ تک نہیں اور
حدیث شریف میں صاف فیصلہ نہیں اون پر دن رات بحثیں اور جھگڑے
سُنے جاتے ہیں اگر معمولی مکاتب کی کتابوں میں سے کوئی ایک کتاب
چھوڑ دی جاوے تو اوس کے ہزار نقص اور خرابیاں بتلائی جاتی
ہیں اور قرآن کوئی نہ پڑھے تو کچھ ذکر نہیں ہائے افسوس قرآن
ایسا غیر ضروری اور باقی سب کتابیں ایسی ضروری۔ ہمارا دانش
کے بغیر کام نہیں چل سکتا مگر قرآن کا کوئی نام نہیں۔ افسوس! افسوس
افسوس!!

۵ بے سمجھی کا کام محض حیوانی فعل ہوتا ہے اوس سے انسانی قلب
کچھ روشنی حاصل نہیں کرسکتا۔ قرآن مجید مثال کے طور پر فرماتا ہے
اِنَّ الَّذِیْنَ حُمِّلُوا التَّوْرَاۃَ ثُمَّ لَمْ یَحْمِلُوْهَا کَمَثَلِ الْحِمَارِ یَحْمِلُ
اَسْفَارًا تحقیق جب لوگوں سے توریت اٹھوائی گئی پر اونھوں نے
اوسکو نہیں اوٹھایا وہ اوس گدہے کی مثال ہیں جو کتابیں اُٹھاتا
ہو صاف ظاہر ہے کہ کتابوں کا اٹھانا جبھی کارآمد اور مصلح انسان ہوتا ہے
جبکہ اون کو سمجھا جاوے اون میں غور و فکر کیا جاوے اور اونکی

منشا کے مطابق اپنے خیالات اور ارادات اور اعمال کو درست کیا جاوے
کیونکہ کتاب کا انسان سے یہی تعلق ہے کہ انسان اون کو سمجھکر نصیحت
پکڑے اور اپنی اصلاح کرے ورنہ وہ ایک حمال الکتب گدھا ہے
جیسا کہ گدھے کو کتابوں کا بوجھ اٹھانے سے کوی ثواب نہیں ملتا نہ
کوئی تزکیہ نفس یا نور باطن یا معیت آلہی یا ہدایت غیبی حاصل کرسکتا ہے
ایسا ہی وہ انسان جو آسمانی کتابوں پر غور وفکر کرکے اپنی اصلاح
نہیں کرتا وہ بھی کچھہ ثواب حاصل نہیں کرتا نہ کوئی تزکیہ نفس یا نور باطن
یا معیت آلہی یا ہدایت غیبی حاصل کرسکتا ہے چنانچہ ہر شخص کا تجربہ شاہد
ہے۔

٦ ذکر آلہی سے غافل ہونا شیطان کے پنجے میں پھنسنا ہے پس جب غفلت
طاری ہو یا بدصحبت سے بیہودہ باتوں میں لگجائے تو چاہیئے کہ فورًا توبہ
کرے اور غافلوں سے علیحدہ ہوکر اپنے رب کی طرف متوجہ ہوجائے۔ یہی
تقوے کی حقیقت اور یہی اوسکا تقاضا ہے چنانچہ قرآن مجید فرماتا ہے
وَاِمَّا يُنْسِيَنَّكَ الشَّيْطٰنُ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرٰى مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ
اِنَّ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا اِذَا مَسَّهُمْ طٰٓئِفٌ مِّنَ الشَّيْطٰنِ تَذَكَّرُوْا فَاِذَا هُمْ
مُّبْصِرُوْنَ ۔ اِنَّمَا تُنْذِرُ مَنِ اتَّبَعَ الذِّكْرَ وَخَشِيَ الرَّحْمٰنَ بِالْغَيْبِ
فَبَشِّرْهُ بِمَغْفِرَةٍ وَّاَجْرٍ كَرِيْمٍ اور اگر شیطان تجھکو غافل کردے پس
یاد آنے کے بعد بدعمل لوگوں کے ساتھ مت بیٹھ تحقیق متقی لوگ تو
وہ ہیں کہ جب اونکو شیطانی وسوسہ مس کرے تو فورًا متنبہ ہوجائیں
اور اوسی دم دیکھنے لگیں۔ تو بھی تو اوسیکو سمجھا سکتا ہے جو نصیحت
پر چلے اور در پردہ رحمن سے ڈرتا رہے پس ایسے شخص کو مغفرت اور

اجر کریم کی خوشخبری سنا۔ چنانچہ ان آیات کی واقعی شالیں ہم شب و روز ملاحظہ کرتے ہیں کہ جو شخص ذکر الٰہی سے غفلت کرتا ہے تو وہ طرح طرح کے واہیات شغل ضرور اختیار کر لیتا ہے کیونکہ نفس ناطقہ بیکار تو رہ نہیں سکتا اسلئے جب اوسکی قوت ذکر و فکر اللہ کریم کیطرف مشغول نہو تو وہ واہیات جھگڑاوں۔ بیہودہ قصوں عشقیہ مضامین اور کذابانہ افتراؤں کی طرف ضرور دوڑتی ہے یہی وجہ ہے کہ جسقدر قرآن کا سمجھنا اور ذکر و فکر کا اوس میں مصروف کرنا ترک ہوتا گیا اُسیقدر نفس آوارہ ہوکر جھوٹی کتابوں اور لغو شاعری کا موجد بنتا گیا اور اپنی مصروفیت کے واسطے۔ شطرنج۔ قمار افیون۔ شراب۔ حقہ۔ راگ۔ ناچ۔ باجہ وغیرہ ہزار ہا واہیات شغل اختیار کر لئے یہانتک کہ وزات حقہ بجانا ادھر اودھر کی زٹلیات ہانکنا شطرنج کھیلنا مرغ لڑانا۔ راگ باجہ سننا ناچ دیکھنا افیوں اور شراب میں مست رہنا تو دلچسپی کی باتیں اور ضروری مشغلہ ہو گئے اللہ کا ذکر اور دینی امور لغو بے معنی اور غیر ضروری معلوم ہونے لگ گئے پس اے مسلمانوں اگر دین و ایمان کا بحال ہونا چاہتے ہو تو توبہ کرو تمام واہیات صحبتوں اور بیہودہ شغلوں کو چھوڑ دو اور اپنے رب کی طرف جھک جاؤ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرٰى مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ پر عمل کرو اور كُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ کے پابند ہو جاؤ اور ضرور ہے کہ ہمیشہ کی عادتیں بار بار تمہیں اوارہ اور خراب کرنا چاہیں مگر اوس آیت کو زیر نظر رکھو جو فرمائی ہے اِذَا مَسَّهُمْ طٰٓئِفٌ مِّنَ الشَّيْطٰنِ تَذَكَّرُوْا فَاِذَا هُمْ مُّبْصِرُوْنَ جب اون کو شیطانی وسوسہ مس کرے تو فوراً متنبہہ ہو جاتے اور اوسیوقت دیکھنے لگتے ہیں پس فوراً توبہ کرو اور اپنے رب کی طرف جھک جاؤ اور اوسکو بہت یاد کرو

یہانتک کہ لغو خیالات اور شیطانی وساوس دور ہو کر خدا کے ذکر سے سرشار اور مسرور ہو جاؤ

۷- مومن کو ایک روحانی عقل عطا ہوتی ہے جس سے وہ ہر فعل کی حقیقت اور اوسکے انجام کو خوب دیکھتا ہے چنانچہ قرآن مجید آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے فرماتا ہے عَلٰی بَصِیْرَۃٍ اَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِیْ "میں اور میرے تابعین ایک بصیرت کے راستہ پر ہیں" یہی تو بصیرت ہے جو مومن کو دینی اور دنیاوی امور میں رہنمائی کرتی بُری اور بھلی بات کی تمیز پیدا کرتی اور دھوکے سے بچاتی ہے یہی بصیرت تھی جسنے انبیاء علیہم السلام اور اونکے تابعین کو دنیا کے مقابلہ میں صراط مستقیم پر ثابت رکھا تمام لوگ اونکو بہکا ہوا اور پاگل کہتے رہے مگر اونکو اندرونی بصارت نے کبھی شبہہ ہونے نہیں دیا جس بات کو انسان اپنی آنکھ سے دیکھ لیتا ہے اوسکو کبھی جھوٹ اور غیر واقعی خیال نہیں کر سکتا اسیطرح پر رسولوں اور اونکے تابعین کا یہ حال ہوتا تھا کہ دینی امور اونکی آنکھوں دیکھے معاملات تھے اسلئے دنیا کی تکذیب اور مخالفت اونکے ایمان میں کوئی شبہہ نہیں ڈال سکتی تھی۔ ہزار مخالفت ہو مگر اپنے چشم دید معاملات کی انسان کب تکذیب کرتا ہے بلکہ تمام مکذب اور مخالف اونکی نظر وںمیں جھوٹے اور بیوقوف ٹھہرتے ہیں مگر افسوس۔ قرآن مجید کے نہ سمجھنے اور واہیات شغلوں میں پڑ جانے سے یہ تمام بصیرت جاتی رہی ذکر الٰہی فضول اور مکروہ معلوم ہوتی اور اوسکے مخالف تمام شغل دلچسپ دلفریب اور دلربا معلوم ہونے لگی سنانے سے نہیں سنتے سمجھانے سے نہیں سمجھتے قرآنی آیات سے صاف صاف طور پر بتلایا جاتا ہے مگر نہیں مانتے اور طرح طرح کے بیہودہ عذر وں

کے ساتھ قرآن کی تکذیب اور مخالفت پر آمادہ ہو جاتے ہیں اِنَّا لِلّٰہِ
وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

۸ ذکر الٰہی سے دل مطمئن ہوتے بلائیں دور ہوتیں اور کشایش کی راہیں کھلتی ہیں چنانچہ قرآن مجید فرماتا ہے اَلَا بِذِکْرِ اللّٰہِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ آگاہ ہو کہ اللہ کے ذکر سے دل اطمینان پاتے ہیں اَمَّنْ یُّجِیْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاہُ وَیَکْشِفُ السُّوْٓءَ وَیَجْعَلُکُمْ خُلَفَآءَ الْاَرْضِ ءَاِلٰہٌ مَّعَ اللّٰہِ قَلِیْلًا مَّا تَذَکَّرُوْنَ بھلا وہ کون ہے جو مضطر کو اوس کی پکار کے وقت جواب دیتا اور اوسکی مشکل آسان کر دیتا ہے اور کون ہے جو تمکو زمین کا خلیفہ بناتا ہے کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور معبود ہے مگر تم بہت کم غور و فکر کرتے ہو۔ ان آیات بینات میں اللہ کریم تمام وساوس اور عذرات کی تردید فرماتا ہے جو آوارہ گرد لغو پسند تماشبین لوگ اپنی عادت کی موافقت میں پیش کیا کرتے ہیں کہ خالی پھرنے طاش کھیلنے حقہ بجانے زٹلیات ہانکنے اور تماشہ دیکھنے میں کسی کا کوئی نقصان نہیں محض اپنی دل لگی اور وقت گذاری ہے اسمیں دل بہلا رہتا ہے اللہ کریم فرماتا ہے اَلَا بِذِکْرِ اللّٰہِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ آگاہ ہو کہ اللہ کے ذکر سے قلوب اطمینان پاتے ہیں اور واقعی ہے بھی اسی طرح پر مگر جنکے قلوب اندھے اور مردار ہو چکے وہ اوس حظ اور اطمینان کو محسوس نہیں کر سکتے جو ایک زندہ دل انسان کو ذکر الٰہی میں حاصل ہوتا ہے اسیوجہ سے وہ اس سمت کی لذات سے مایوس ہو کر واہیات عملوں میں مشغول ہو جاتے ہیں ایک اندھا خوش نما چمن کے نظارہ سے کوئی حظ نہیں اوٹھا سکتا اسیطرح پر قلب کا اندھا انوار باطنی کے سرور سے محروم رہجاتا ہے

پس جب ایسا دیکھو کہ ہمارا دل ذکر الٰہی سے خوش نہیں ہوتا بلکہ اوس سے بھاگتا ہے تو فوراً خائف اور عبرت زدہ ہوکر اپنی اصلاح کرکیونکہ یہہ نفتی ہونے کی ایک علامت ہے۔ پھر اوسکے خلاف غزل خوانی۔ مرثیہ خوانی قوالی۔ تماشبینی اور ناچ راگ میں مشغول ہونا اوس لعنت کو اور زیادہ قایم کرتا ہے۔ ہمارا توشغل قرآن ہمارا ذکر قرآن ہمارا مطلوب قرآن اور ہماری دل لگی قرآن ہونا چاہئے اگر ایسا نہیں تو سمجھو کہ نہایت ہی خطرناک حالت ہے فَاعْتَبِرُوْا يَااُولِی الْاَبْصَارْ بعض نادان کہا کرتے ہیں کہ دنیاوی غموں اور فکروں کے دور کرنے کے واسطے یہ شغل ہیں نیز ایسے ذریعوں سے امرا کے ساتھہ واسطہ بنا رہتا ہے اور ہمارے بہت سے کام نکل آتے ہیں ان وساوس کی تردید قرآن مجید اسطرحپر فرماتا ہے کہ مشکلات کا آسان کرنا اللہ کا کام ہے اور بیقرار کی پکار کو سننا اوسکا شیوہ ہے پھر یہ کیا بیہودہ عذر تراشتے ہو۔ اطمینان چاہئے تو خدا کا ذکر حل مشکلات چاہتے ہو تو خدا کو پکارو کیا تم قدرت الٰہی کا نظارہ دن رات نہیں دیکھتے ہو کہ اوسنے تمکو زمین کا بادشاہ بنا رکھا ہے تمام حیوانات انسان کے تابع تمام عناصر انسان کے خادم۔ چاند سورج ستارے انسان کے خدمت گذار آب وہوا درخت پھل پھول تمام انسان کے کارآمد پھر سوچو تو سہی جس نے تمام مخلوقات کو تمہارا خادم بنا رکھا ہے تو کیا حرفی ضروریات میں وہ ذات مدد نہیں کر سکتی ہے افسوس اوس سمجھہ پر جو سخیر دنیا پست اور بیدین امرا کی خاطر الٰہی احکام کو پس پشت ڈالدے اور بدعادات میں اونکا ساتھہ دے۔ بے ایمان تو ان کا نہ یہاں بھلا ہوتا ہے اور نہ وہاں ہوگا۔

۹ جو شخص یہاں اندھا ہے وہ وہاں بھی اندھا رہیگا چنانچہ قرآن کریم فرماتا ہے وَمَنْ كَانَ فِي هٰذِهٖٓ اَعْمٰى فَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ اَعْمٰى وَاَضَلُّ سَبِيْلًا جو اس دنیا میں اندھا ہے وہی آخرت میں اندھا ہوگا اور بہت بے راہ۔ پس دیکھنا چاہیے کہ ہماری ایمانی آنکھیں کھل گئی یا نہیں ہمکو انوار الٰہی نظر آتے ہیں یا نہیں ہدایت اور معیت الٰہی ہمارے شامل حال ہے یا نہیں وہ بصیرت جو انبیا علیہم السلام اور اون کے تابعین کو حاصل ہوتی تھی ہمکو نصیب ہوگئی یا نہیں ہم اپنے تمام خیال ارادہ اعمال اور شغل اوس بصیرت کے مطابق درست کرتے ہیں یا نہیں ہمکو ذکر الٰہی اور دینی خدمات میں خاص دلچسپی اور استقامت حاصل ہے یا نہیں اور اوسکے خلاف غفلت آوارگی لہو ولعب اور تماشبینی سے ہمکو دوری اور نفرت ہے یا نہیں اگر ہے تو بس مراد حاصل ہے اور فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ میں ہم داخل ہیں اور اگر نہیں تو سوچنا سمجھنا چاہیے کہ کچھ خرابی ہے اور وہ کیا ہے پس اوسکے اصلاح کرنی چاہیئے ورنہ تباہ ہو چکے اور اوسکے نتائج بہت کچھ دیکھ چکے اور آیندہ دیکھینگے اور ضرور دیکھینگے فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ پس جسنے ذرہ برابر نیکی کی وہ اوسکو دیکھ لیگا اور جس نے ذرہ برابر بدی کی وہ اُسکو دیکھ لیگا۔ میں نے جہانتک ان تمام خرابیوں پر غور کیا مجھے تو یہی معلوم ہوا کہ قرآن میں لوگوں نے غور و تفکر کرنا اور اوسکے تذکروں سے دل کو صاف اور مشہود کرنا چھوڑ دیا اسلیے میں بار بار یہی علاج پیش کرتا ہوں کہ قرآن مجید کو بامعنی پڑھنا اور سمجھنا شروع کردو اسی کے مطابق اپنے خیالات اور عادات بنالو اور

اور اوسیکے تذکروں سے اپنی خلوت اور جلوت کو رونق دو تمام شغلہ جو اسکے
مخالف ہیں یکقلم چھوڑ دو اسی بنا پر میں نے تذکرۃ القرآن جاری کیا ہے
اور اللہ کریم نے اپنے فضل و کرم سے مفتاح القرآن میری قلم سے
نکلوا دیا جسکو معمولی اردو خواں ایک دو مہینہ میں پڑھکر قرآن مجید با ترجمہ
باسانی پڑھ سکتا ہے محض تھوڑی سی توجہ اور محنت کی ضرورت ہے۔ جاگو
اٹھو اور کوشش کرو زیادہ غفلت اور آوارگی اچھی نہیں

۱۰۔ افسوس مسلمانوں نے قرآن کو ذکر اور فکر کا ذریعہ نہ سمجھا بلکہ ایک
زبانی بکواس بنا لیا۔ ہائے کیا ہو گیا۔ کیوں قرآن پر تدبر نہیں کرتے
کیا دلوں پر قفل لگ گئے کیا وہ گدھے ہیں کہ ذکر و فکر کا اونمیں مادہ
ہی نہیں رہا اور وہ جانتے ہی نہیں کہ ذکر و فکر کیا ہوتا ہے۔ کیا
قرآن پھاڑ کھانے والا شیر ہے کہ اُس سے ہراساں ہو کر بھاگتے ہیں
قرآن مجید فرماتا ہے وَقَالَ الرَّسُوْلُ يَارَبِّ اِنَّ قَوْمِيْ اتَّخَذُوْا
هٰذَا الْقُرْاٰنَ مَهْجُوْرًا۔ اور رسول نے کہا اے میرے رب میری
قوم نے اس قرآن کو بکواس بنا لیا اَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ
اَمْ عَلٰى قُلُوْبٍ اَقْفَالُهَا کیا قرآن میں غور و فکر ہی نہیں کرتے
یا دلوں پر قفل لگ گئے جسکی وجہ سے وہ غور و فکر کی قابل نہیں
رہے) فَمَا لَهُمْ عَنِ التَّذْكِرَةِ مُعْرِضِيْنَ كَاَنَّهُمْ حُمُرٌ مُّسْتَنْفِرَةٌ
فَرَّتْ مِنْ قَسْوَرَةٍ۔ پس انہیں کیا ہو گیا کہ تذکرہ قرآنی سے منہ پھیرتے
ہیں گویا کہ وہ بھاگ جانے والے گدھے ہیں کہ شیر سے بھاگ
جاتے ہیں۔" ہاں اے میرے مولا تیرے سب فرمان سچ ہیں۔
بدصحبتوں۔ بدعادتوں۔ اور واہیات شغلوں کی وجہ سے دلوں

پر ایسے قفل لگ گئے ہیں کہ وہ کھلنے میں نہیں آتے اور مدتوں کی بے سمجھی سے غور و فکر کی طاقتیں ایسی ماری گئی کہ سچ مچ گدھے بن گئے ہاں اے میرے مالک اور میرے آقا اپنی بدعملیوں اور بدعادتوں کی وجہ سے ایسا حال ہوگیا کہ قرآن کے معنوں سے خوف آتا ہے اور دل کانپتا ہے جیسے چور ڈاکو اور خونی کا دل اُن جرایم کی سزائیں سنکر خوف کھایا کرتا ہے اور ایسی باتوں کو وہ سننا ہی نہیں چاہتا یہی ہمارا حال قرآنی تنذیر و تبشیر کے مقابلہ پر ہوگیا ہے ہم اپنی تباہی اور بربادی کے حال پھر اشد العذاب کے ڈر کیسے سن سکتے ہیں۔
اے خداوند تو جسکو چاہے ہدایت کرے اور جسکو چاہے گمراہ کردے ہمارے اعمال بہت خراب اور ہماری حالتیں بہت ہی خراب ہیں۔
اے خداوند تو ہی اپنے فضل سے اور اپنے کرم سے اور اپنے رحم سے ہماری دستگیری فرما۔ اے خداوند تو رحم کر۔ اے خداوند تو رحم کر اے خداوند تو رحم کر۔ آمین برحمتک یا ارحم الراحمین۔

تذکرۃ القرآن کا پہلا سال

او وہ کون سے محرکات تھے جنہوں نے تذکرۃ القرآن کی اشاعت پر ہمیں آمادہ کیا اول ظاہری محرکات قرآن کا بامعنی پڑھنا اور پڑھانا متروک ہو جانا تعلیم عربی کا سلسلہ اس ترتیب پر ہونا کہ اور کتابیں خوب سمجھ اور مذاق کے ساتھ پڑھی اور پڑھائی جاتی ہیں مگر قرآن کی وہ نوبت کبھی نہیں آتی۔ وعظوں میں مبالغہ آمیز غیر

معتبر اور جھوٹے قصوں کا کثرت سے رواج ہوجانا قرآن کی سچی سچی اور پر معنی داستانوں سے مذاق نرضنا واہیات قصوں عشقیہ فسانوں رذیلیات غزلیات - اوآرہ گردی فضول گوئی اور تماشبینی کا اس کثرت سے رواج ہونا کہ قرآنی اذکار اور دینی شعار معدوم ہوگئے یا محض رسم کے طور پر رہگئے - قرآن کی نسبت عام طور پر یہ ایمان ہونا کہ یہ مجمل اور مہمل اور غیر ضروری ہے اور اور ہی کتابوں سے تمام کام چلتا ہے اور اسی ایمان کے مطابق تمام اعمال اور عادات ہوجانا تاریخ - جغرافیہ - علوم طبعیات - کیمیا وغیرہ میں بیحد ترقیات ہونا اور مخالفین کا الفاظ تفاسیر کو پکڑ کر قرآن کو محل اعتراضات بنانا حالانکہ کسی مفسر کی ایسی رائے ہے جو اوسکے اپنے خیال یا اپنے علم پر مبنی ہو قرآن پر اعتراض وارد کرنا نادانی ہے جو کچھ تفاسیر میں لوگوں نے اوس زمانہ کے جغرافیہ یا علوم اور فنون کے مطابق درج کیا اون کی غلطیوں کا اعتراض اوس زمانہ کے جغرافیہ اور علوم وفنون پر ہوسکتا ہے نہ کہ قرآن مجید پر - جھوٹے قصوں واہیات غزلوں اور بیہودہ دیوانوں کا لاکھوں اور کروڑوں کی تعداد میں شایع ہونا اور دینی تذکروں کا مفقود ہوجانا عام طور پر مسلمانوں کو قرآنی تذکروں اور قرآنی معنوں سے مغائرت تنفر اور مخالفت ہونا ترک قرآن کی وجہ سے مسلمانوں کا یوماً فیوماً پست اور ذلیل ہوتے جانا مفلسوں اور بدکاروں اور جرایم پیشہ ہیں اونکی تعداد مقابلتاً زیادہ ہوتی جانا شرک رسم پرستی - قبر پرستی اور دنیا پرستی حد سے بڑھجانا

دوم باطنی محرکات وہ قوانین رحمانی ہیں جو خشک سالیوں کے

بعد پانی برساتے مردہ زمین کو از سر نو زندہ اور غافل بدعمل قوموں
میں دینی روح پھونکتے ہیں جبکہ دنیاوی علوم و فنون میں بیحد ترقیاں
ہو رہی ہیں تو ضرور تھا کہ قرآن بھی اپنا عروج اور جلوہ دکھاتے
جبکہ دنیا پرستی حد درجہ کو پہنچگئی ہے تو ضرور ہے قرآن مجید بھی
اپنا زندہ معجزہ دکھلا کر نفخ ارواح کرے جبکہ انسانوں کے دل عموماً
دین کی طرف سے مردہ ہوگئے تو ضرور ہے کہ قرآن کریم تجدید زمانہ اور
ہر قوم کی ہدایت کا ذمہ دار ہیجان آنے کے اسباب پیدا کرے

۲ تذکرۃ القرآن کے کیا مقاصد ہیں اور کس کس طرح پر اوسنے انکو پورا
کیا ہے۔

مقصد اول قرآنی مضامین اور مسائل کو ماہواری [illegible] صورت میں
شایع کرنا اور ایسی تجاویز اور تدبیر پیش کرنی جن سے قرآنی علوم کا رواج
ہوا۔ چنانچہ دلائل ہستی باریتعالے و اسمائے الٰہی و تقدیر و معاشرت
و حفظ صحت کے مضامین قرآن مجید سے ایک عجیب طریق پر شایع کئے
گئے اور قرآنی علوم کے رواج کے واسطے تجاویز و تدابیر ذیل پیش کی
مفتاح القرآن شایع کیا جسکو معمولی اردو خواں ایک دو مہینہ میں اور
مبتدی چھ سات مہینہ میں پڑھکر قرآن مجید با ترجمہ باآسانی پڑھسکتا ہے
اوسکے بعد قرآن مجید با ترجمہ پڑھکر دوسرے علوم شروع کرنے چاہئیں
اور ہمیشہ قرآن مجید کی تلاوت با ترجمہ کرنی چاہئیے۔

مقصد دویم قرآن کی کاملیت اور افضلیت کو تمام اقوام پر ظاہر کرنا چنانچہ
دینیات میں سب سے مقدم اور سب سے اعلے درجہ کا مضمون دلایل بر
ہستی باری تعالی ہے سو اوسکو کیسے واضح اور بیّن طور پر قرآن مجید سے

بیان کیا ممکن نہیں کہ دنیا کی کوئی قوم اپنی آسمانی کتابوں سے اوسکا مقابلہ کرسکے پھر دوم درجہ پر اسمائے آلہی کی تعریف اور اونکے عمل اور خواص ہیں اونکو بھی صاف صاف طور پر قرآن مجید سے بیان کیا گیا سوم درجہ پر مسئلہ تقدیر جو تمام انسانی ترقیات کی بنیاد ہے اوسکو قرآن کریم سے کامل طور پر بیان کیا

مقصد سوم۔ مخالفین کے اعتراضات کا جوابات نہایت شائستگی اور حلم کے ساتھ قرآن مجید سے دینا چنانچہ سب سے زیادہ ضروری اختلافات اور اعتراضات توحید وصفات باری تعالی و مسئلہ تقدیر اور قرانی قابلیت وصداقت پر ہیں اون تمام اختلافات واعتراضات کو ایسے طریق پر صاف کیا ہے کہ مخالف کو بھی سوائے تسلیم اور خموشی کے کچھہ نہیں پڑتا قرانی قابلیت اور صداقت کا ثبوت اس سے بڑھکر اور کیا ہوسکتا ہے کہ ادق سے ادق دینی مسئلوں کی نسبت ثابت کردیا کہ قرآن مجید نے اون مسائل کو ایسے کامل اور ایسے مدلل اور ایسے واضح طور پر بیان فرمایا ہے کہ اوسکی نظیر نہیں ملسکتی اور نہ اوسپر زیادتی ممکن ہے بلکہ ہر مسئلہ کی نسبت قرآن کریم ایک بحر ناپیدا کنار کی طرح ہے کہ جسقدر زیادہ غور کیا جاوے اوسیقدر نئے نئے دلایل پیدا ہوجانے والے ہیں مقصد چہارم مسلمانون کے مختلف فرقوں میں اتحاد پیدا کرنا چونکہ مخالفت کی وجہ قرآن مجید کا ترک ہونا اور غفلت سے بے علمی اور بدفہمی کا بڑھجانا ہے اسلیئے ہمنے ہر مسئلہ میں قرآن مجید کو مقدم کرلیا ہے جیسا کہ اوسکا حق ہے جب قرآن مجید تمام کتابوں پر عملاً مقدم ہوگیا اور وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيعًا پر عمل ہوگیا تو ضرور ہے کہ جزوی اختلافات جاتے رہیں اور انشراح صدر ہوکر خفیف باتوں کے جھگڑے اور باہمی

تعصبات دور ہو جاویں یہی علاج رفع اختلافات کا قرآن کریم نے بیان فرمایا ہے

۳ کیا قرآن کریم کے ترجمہ ان مقاصد کے واسطے کافی نہ تھے۔

تمام کام تو قرآنی ترجمہ ہی سے نکلتا ہے قرآن کریم تو دینیات کا ایک مستقل ابدی قانون ہے تذکرۃ القرآن کا محض یہ کام ہے کہ پیش آمد ضرورتوں کے مطابق صاف اردو میں اوسکی اشاعت کرے موجودہ تو ہونکے اعتراضات دفع کرے موجودہ خرابیونکے علاج قرآن مجید سے پیش کرے قرآن مجید کو ایک زندہ مصلح ثابت کرے اور دنیا کو دکھائے کہ اس زمانہ کی تمام اخلاقی اور روحانی فسادات کا کامل علاج قرآن مجید میں موجود ہے۔ ایسا ہی ابدالاباد تک ہر زمانہ کے واسطے یہ کامل علاج ثابت ہوگا جیسا کہ قانون گورنمنٹ اور قانونی مجمع بجائے خود ہیں اور اخبارات محض موجودہ ضرورتوں کو پیش کرنے والے ہوتے ہیں اسیطرح پر قانون قرآنی کا یہ ایک نقشہ گذار ہے۔ یا یوں کہو کہ اوسکے منشائے اور مفہوم اور موجودہ زمانہ کی اصلاحوں کا اردو ترجمان ہے۔

۴ تذکرۃ القرآن کا نام تفسیر القرآن کیوں رکھا گیا کیونکہ فی الحقیقت یہ ایک تفسیر ہے۔

اسکی وجہ یہ ہے کہ اسمیں ایک آیت کی تفسیر دوسری آیات قرآنی سے کیجاتی ہے اور بار بار ضروری مسایل اور آیات قرآنی کو یاد دلایا جاتا ہے تاکہ ذہن نشین ہو جائیں اسلئے اسکا نام تذکرۃ القرآن رکھا گیا ہے اور یہی فضل رب العالمین سے امید ہے کہ یہ ایک تفسیر کا پیش خیمہ ہے جو تفسیر القرآن بالقرآن ہو مگر اسوقت زیادہ تر اسکا یہ مقصود ہے کہ جیسے لاکھوں کروڑوں واہیات فضول غزلوں اور افتراؤں نے دلوں میں گھر کر لیا اور بچوں اور جوانوں اور بوڑھوں کے چال چلن کو افترا طلب لغو پسند اور آوارہ بنا دیا ہے اسیطرح پر قرآنی اذکار کا

عام رواج ہوکر دینی مسائل دل نشین اور تمام لغو و کذب دور ہوکر خلوص و صدق
اونکے بجائے جاگزین ہو جائیں موجودہ حالت میں اسکا نام تذکرۃالقرآن رکھا گیا ہے
۵ اسکے ماہواری شایع کرنے کی کیا ضرورت ہے ایک ہی دفعہ تفسیر کی صورت کیوں
ہیں کیوں شایع نہ کردیا جاوے۔
اسکی وجہ یہ ہے کہ بڑی کتاب کا ہر وقت ہاتھ میں رکھنا عموماً ناگوار ہوتا ہے
دوسرے بڑی کتاب کو عام طور پر دکھلانا اور سنانا مشکل ہوتا ہے مگر چھوٹے
رسالہ کو ہر شخص تھوڑی دیر میں ختم کرسکتا خود دیکھکر دوسرے کو مطالعہ کے
واسطے اور دوسرا تیسرے کو دے سکتا ہے اسیطرح اسکا فیض متعدی ہوسکتا ہے
نیز ایک رسالہ میں ایک مضمون مسلسل مذکور ہونے سے پوری بات ایک جگہ جمع
ہو جاتی ہے علاوہ ازیں دیندار لوگ تذکرہ کرسکتے ہیں ایک رسالہ کو مہینہ میں
سیکڑوں اشخاص مطالعہ کرکے دوسرے کے شوق میں منتظر رہ سکتے ہیں پھر جب
دوسرے مہینہ کا رسالہ پہنچے اوسکو بھی دست بدست لیکر یکے بعد دیگرے مطالعہ
کرسکتے ہیں اسکی بعینہ مثال اخبارات کی ہے جسکے چند اوراق ہونیکی وجہ سے
ہر شخص مطالعہ کرسکتے ہے اگر چار سال کے اخبارات کو ایک جگہ جمع کرکے
مجلد کتاب بنادی جائے تو کوئی بھی اونکو نہیں دیکھ سکتا یہی وجہ ہوکہ عام
طور پر تفسیر کا مطالعہ متروک ہوگیا ہے فی الحقیقت تذکرۃالقرآن جیسے ماہوار
رسالہ کی نہایت ہی سخت ضرورت ہے۔ صرف بھی محض ڈھائی آنہ ماہوار
کے قریب بیٹھتا ہے جو حقہ نوشی کے مصارف سے کہیں کم ہے مگر افسوس
حقہ کی یہ وقعت و عزت کہ جو کچھہ صرف ہو کھلے دیے کیا جاوے مگر تذکرہ
قرآنی کی یہ وقعت کہ اوسکا ایک جزو صرف کرتے ہوئے بھی شاق معلوم ہو
فی الحقیقت جن لوگوں کو واہیات مصارف ضروری معلوم ہوتے ہیں اونکے

کسب بھی ایسے ہی ہوتے ہیں اور جو دین کو مقدم سمجھتے ہیں اونکے کسب بھی نیک اور مصرف بھی نیک ہوتے ہیں کیا ہی سچ ہے ایکطرف تو وَنُيَسِّرُهٗ لِلْيُسْرٰى فرمایا ہے کہ ہم اوسکے واسطے دین کے راستہ آسان کرتے ہیں دوسری طرف فرمایا ہے وَنُيَسِّرُهٗ لِلْعُسْرٰى کہ ہم اوسکے واسطے خرابی کے راستہ آسان کرتے ہیں فاعتبروا یا اولی الابصار

۶ اسکی اشاعت کسقدر ہوی اور مصارف و آمد کا کیا حال رہا

اسکا جواب نقشہ ذیل میں مفصل درج ہی۔

نقشہ اشاعت و آمد و خرچ تذکرۃ القرآن سال اوّل

نام ماہ و سنہ	نام رسالہ جو شایع ہوا	تعداد اشاعت	مصارف	آمد	کیفیت
نومبر ۱۸۹۸ء	اعلان تذکرۃ القرآن	۴۰۰	[illegible]	۰	ملاحظہ نقشہ ہذا سے ظاہر ہے کہ ماہ نومبر
دسمبر ۱۸۹۸ء	تذکرۃ القرآن نمبر۱	۱۳۰۰	[illegible]	۰	اشاعت شروع ہوی پیکٹوں کی واپسی
جنوری ۱۸۹۹ء	تذکرۃ القرآن نمبر۲	۱۱۱۸	[illegible]	[illegible]	اور انکاری خطوط سے کم ہونے ہوتے تعداد اشاعت دو سو سے نو سو رہگئی مصارف کل
فروری ۱۸۹۹ء	تذکرۃ القرآن نمبر۳	۹۸۹	[illegible]	[illegible]	مبلغ ایکہزار چھ سو سترہ ہوا اور آمد کل
مارچ ۱۸۹۹ء	تذکرۃ القرآن نمبر۴	۹۳۴	[illegible]	[illegible]	مبلغ تین سو بارہ روپیہ ہوی اسلیئے
اپریل ۱۸۹۹ء	تذکرۃ القرآن نمبر۵	۹۳۴	[illegible]	[illegible]	مبلغ ایک ہزار تین سو پانچ کا نقصان رہا
مئی ۱۸۹۹ء	تذکرۃ القرآن نمبر۶	۷۸۵	[illegible]	[illegible]	یہ اس بات کا پیمانہ ہی کہ مسلمانوں میں
جون ۱۸۹۹ء	تذکرۃ القرآن نمبر۷	۷۷۵	[illegible]	[illegible]	قرآنی اذکار سے کسقدر محبت یعنی رغبت
جولائی ۱۸۹۹ء	تذکرۃ القرآن نمبر۸	۷۷۵	[illegible]	[illegible]	ہی اور کسقدر نفرت ۔ دوری اور
اگست ۱۸۹۹ء	تذکرۃ القرآن ۹	۴۵۳	[illegible]	[illegible]	مخالفت خداوند عالم کا شکر ہی کہ اوسی نے ہمکو اپنے
ستمبر ۱۸۹۹ء	تذکرۃ القرآن ۱۰	۴۵۳	[illegible]	[illegible]	خاص فضل سے قرآنی شوق عطا فرماکر ایک
اکتوبر ۱۸۹۹ء	تذکرۃ القرآن ۱۱	۴۵۳	[illegible]	[illegible]	ابتلا میں ڈالا جسکی تعبیر کیا ہمارا خلوص ہی
نومبر ۱۸۹۹ء	تذکرۃ القرآن ۱۲	۴۵۳	[illegible]	[illegible]	اور نہ طمع رہا اور دنیا پرستی کے بت دو...
میزان			[illegible]	[illegible]	

ے تعداد خریداران میں اسقدر کمی رہنے کی کیا وجوہات ثابت ہوئی۔
وہی وجوہات جنھوں نے قرآنی تراجم کا رواج معدوم کردیا جنھوں نے قرآنی اذکار سے مغائرت اور تنفر پیدا کرکے لغویات نژلیات مزخرفات اور افتراآت کو دلپسند بنادیا جنھوں نے صدق اور خلوص دور کرکے ان کے بجائے کذب اور ریا دلوں میں بھر دیا جنھوں نے پیام عاشق۔ نوائے عاشق جاں گداز۔ جاں سوز۔ دلربا۔ پنچ نژلی۔ وغیرہ ہزار ہا عشقیہ اور کذابانہ پرچوں کے کروڑوں طالب اور لاکھوں خریدار پیدا کردیئے جنھوں نے کروڑ در کروڑ ناولوں سے دکانوں۔ کتب خانوں اور انسانی دماغوں کو پر کردیا اور جھوٹے وافترا کا ایسا عادی اور مفتوں بنادیا کہ قرآنی تذکرہ لغو ٹھہر گئے۔ تماشبینی جھوٹے قصہ واہیات [illegible] دلچسپی کی باتیں بنگئیں اور قرآنی اذکار وحشت اور نفرت کے سامان بنگئے۔
بعضوں کا یہ خیال ہے کہ تفاسیر کافی ہیں اسلیئے تذکرۃ القرآن کو خرید نا نہیں چاہیئے مگر تفاسیر بجائے خود ہیں جبتک تذکرۃ القرآن جیسا مناد دربدر لوگوں کو بیدار کرتا نہ پھرے اُسوقت تک کذب فحش اور لغویات کا فساد جس نے وبائے عالمگیر کی طرح لوگوں کو ہلاک کردیا ہے کیسے رفع ہو سکتا ہے۔ اسکا کام بار بار ضروری احکام کو یاد دلانا سوتے ہوؤں کو جگانا غافلوں کو ہشیار کرنا اور شیطانی تذکروں کا جو عام طور پر دماغوں میں جانشیں ہو گئے ہیں مقابلہ کرنا ہے۔ ہاں جب کثرت سے شیطانی تذکرہ دلنشیں ہوے ہیں جب تک اوسی کثرت سے تذکرۃ القرآن نہو جائیں تب تک قرآن کریم کا کوئی مذاق اور کوئی شوق پیدا نہیں ہوسکتا جیسے دنیاوی اور نفسانی معاملات کے ہزاروں اخبار اور ہزاروں پرچے شایع ہوتے ہیں اوسیطرح تذکرۃ القرآن

دینی مسایل کی اشاعت چاہتا ہے۔

۸ عام تفاسیر سے اسمیں کیا خصوصیت ہے

اول یہ کہ مختلف فیہ اور متشابھ آیات میں بحث کرنا نہیں چاہتا۔

دوم یہ کہ قصص کو محض اوسیقدر بیان کرتا ہے جسقدر کہ قرآن سے ثابت ہوتے ہیں۔

سوم یہ کہ ہر مسئلہ قرآنی کی تفسیر بھی قرآن سے یا روزمرہ کے مشاہدوں اور واقعات سے یا کارخانہ عالم کے نظام سے یا انسان کے فطرتی علوم و معارف سے یا علوم و فنون کے دائمی اور یقینی مسائل سے کرتا ہے اور ثابت کرتا ہے کہ وہی تفسیر قرآن مجید نے بھی کی ہے۔

چہارم یہ کہ قرآن مجید کو نظام عالم و حکومت انسانی کا ابدی قانون اور ہر زمانہ میں ایک زندہ معجزہ ثابت کرنا چاہتا ہے چنانچہ آجتک جسقدر مضامین بیان ہوئے اون تمام میں دکھایا گیا ہے کہ قرآن مجید کی ہر ایک آیت بینہ کے مصداق اس زمانہ میں موجود ہیں کوئی آیت بینہ ایسی نہیں جسکا مصداق اسوقت موجود نہ ہو یا جسکی صداقت و ضرورت پر تاریخ عالم شہادت ندیتی ہو یا جسکو فطرت صحیحہ خود بخود نہ مانتی ہو۔

پنجم یہ زمانہ کی تمام خرابیوں اور فسادات کا کامل علاج قرآن کریم سے ثابت کرنا چاہتا ہے۔

ششم یہ کہ اس زمانہ میں جو جو اصلاحیں ضروری ہیں اونکی بار بار یاددہانی کرتا اور ثابت کرتا ہے کہ پیش بندی کے طور پر قرآن کریم نے اونکو تمام کامل طور پر بیان فرمایا ہے

۹ قرآن کی افضلیت اور کاملیت اسنے خاص طور پر کیسے بیان کی

اوّل اسطرح پر کہ ہر ایک دینی مسئلہ توحید و صفات باری تعالیٰ و تقدیر و معاشرت وغیرہ کے متعلق ثابت کیا کہ قرآن مجید میں اعلے اور افضل طور پر مذکور ہے نیز اوسکی تفصیل بھی

دوم اسطرح پر کہ ہر ایک آیت بینہ ایک زندہ نشان اور نفس انسان یا کارخانہ عالم میں ایک واقعہ یا ایک حصہ ہی جسکو چاہو اپنے نفس میں دیکھ لو یا

سوم اسطرح پر کہ دینی ضروریات پر قرآن کامل طور سے حاوی اور ان تمام علمی غلطیوں سے بالکل پاک و صاف ہی جو اوس زمانہ کی کتابوں میں عام طور پر پائی جاتی ہیں - اور جنپر ناداں بے علم مولوی ابھی تک اڑے ہوئے ہیں -

چہارم اسطرح پر کہ تمام مسائل باطلہ کی تردید اور تمام مسائل حقہ کی تحقیق و تصدیق اسمیں موجود ہے جسکے ایک جزء کا بھی کوئی کتاب مقابلہ نہیں کر سکتی اگر کوئی ایسی کامل کتاب بالمقابل ہے تو چاہیے کہ اوسکے ماننے والے کسی ایسے مضمون پر اوسکی بحث پیش کر کے دکھلائیں جیسا کہ تذکرۃ القرآن میں پیش کی گئی مقابلہ سے افضلیت صاف ظاہر ہو جائیگی وَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا وَلَنْ تَفْعَلُوْا فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِیْ وَقُوْدُھَا النَّاسُ وَالْحِجَارَۃُ اُعِدَّتْ لِلْکٰفِرِیْنَ

۱۰ اجتک اسمیں کیا کیا مضامین شایع ہوئے (۱) دلایل ہستی باری تعالیٰ (۲) اسمائے باریتعالےٰ کی حقیقت اوسکے عمل اور خواص (۳) مسئلہ تقدیر (۴) دعا کی حقیقت اور انعامات الٰہی کا ذکر (۵) کون لوگ غضب الٰہی کے نیچے ہیں اور کون گمراہ (۶) معاشرت (۷) حفظ صحت (۸) غفلت کے خطرناک نتایج اور انکا کامل علاج

تعلیم میں بھی بڑی مدد ملیگی اور مڈل کا امتحان بجائے چھ سال کے چار سال میں پاس ہو جائیگا انشا اللہ تعالےٰ۔ قیمت ۲/

مفتاح العرب اسکے ذریعہ سے معمولی اردو خوان تمام صرف و نحو عرب پر دو مہینہ میں ایسا حاوی اور مشاق ہو جاتا ہے کہ میزان منشعب صرف میر۔ دستور المبتدی فصول اکبری نحو میر۔ ہدایت النحو۔ کافیہ۔ شرح ملا اور مراح الارواح وغیرہ جو دو سال میں ختم ہوتی ہیں بخوبی سمجھ سکتا ہے جو صاحب مفتاح القرآن کے بعد اسکو پڑھنا چاہیں وہ ایک مہینہ میں ہی ختم کر سکتے ہیں اسکے بعد کسی دوسری کتاب صرفی یا نحوی کی ضرورت نہیں ہوگی۔ قیمت ۱۰/

مفید عام عرف معین الحکمہ یہ ایک لغات ادویہ و علاج ہے ہر مرض اور دوا کا نام اردو انگریزی فارسی عربی زبان میں لغات کی ترتیب پر درج کیا گیا ہے جس مرض یا دوا کا حال معلوم کرنا ہو تو فوراً لغات کے طور پر انہیں نکالو اور دیکھو خواہ اسکا نام انکو اردو زبان میں آتا ہو یا فارسی یا عربی یا انگریزی میں اونکی مدد سے خود کامل طور پر علاج کر سکتے ہو یا کم از کم کسی خاص نسخہ و معالجہ کی جانچ پڑتال اور قابل اخفا امراض میں جب چاہو کامل رائے حاصل کر سکتے ہو ہر مرض کے علاج میں انگریزی و یونانی نسخہ جات جو اعلیٰ درجہ پر قابل اعتبار ہیں درج کیئے گئے ہیں سہل الوصول اور دیسی ادویہ کیطرف خاص توجہ دی گئی ہے تاکہ اسکی مدد سے شہر و دیہات میں علاج بلا دقت ہو سکے۔ ہر فہیم و ذی علم کے لئے یہ کتاب حالت صحت میں رفیق جانفزا اور ایام مصیبت میں مونس و غمگسار ہوگی اسکے تتمہ میں اخلاقی اور روحانی امراض کا علاج اور مفید اور قابل اعتبار کتاب ہے کہ اسکی نظیر زمانہ سابق و حال کی کتابوں میں نہیں دیکھی جاتی۔ یہ کتاب تین جلدوں میں ہے قیمت فی جلد ؎ کل قیمت ہر سہ جلد ؎ کما نڈر دل کے طالبعلموں اور غریب علم دوست اشخاص کو بشرط تصدیق ڈاکٹروں ہیڈ ماسٹروں اور معزز عہدہ داروں نصف قیمت پر دیجا سکتی ہے **رسالۃ الاعضا مخصوصہ** جسمیں تمام امراض مخصوصہ مثلاً آتشک و سوزاک و جریان و نامردی۔ ضعف حلق عقر سرعت انزال۔ احتلام عسرت الطمث۔ اسقاط وغیرہ کا علاج جامع

کے قواعد اور آداب اور بہت سی ضروری مضامین لغت کی ترتیب پر درج کئے گئے ہیں نیز تمام ادویہ جوان اعضاء کے متعلق ہیں درج کئے گئے ہیں زمانہ موجودہ کی تمام خرابیوں اور فسادات کا اسمیں کامل علاج ہے قیمت ۸ر

مفید النساء والصبیان اس رسالہ میں اون تمام ناگہانی دکھوں اور دردوں کا علاج ہے جو عورتوں کی بےخبری دائیوں کی نادانی اور واہیات رسموں کی پابندی سے حاملہ اور زچہ اور نوزائیدہ بچوں کو ہمارے ملک میں وباء عالمگیر کی طرح ہلاک کر رہی ہیں قیمت ۳ر

تشخیص الامراض اس کتاب میں مفید عام کی طرح تمام امراض لغت کی ترتیب پر درج کئے جاکر ہر ایک مرض کی تعریف اسباب کیفیت علامات امتحان اور تشخیص درج کئے گئے ہیں طب جراحی امراض قابلہ - امراض العین - امراض النسواں - امراض الصبیان - امراض السنین وغیرہ میں سے کوئی مرض مستثنے نہیں رہا تمام امراض پر یہ کتاب کامل طور سے حاوی اور جامع ہے یہ کتاب مفید عام کیساتھ ملکر ڈاکٹری اور یونانی کا ایسا کامل کتبخانہ بنجاتا ہے کہ پھر کسی کتاب کی ضرورت نہیں رہتی اگرچہ پہلے سے اس کتاب کی نسبت ہمارا ارادہ محض اسقدر تھا کہ ہر ایک مرض کی تعریف اور تشخیص درج کی جاوے مگر بنظر تکمیل اسباب و علامات و امتحان و کیفیت کا بھی مختصر مگر کامل بیان شامل کر دیا گیا ہے باوجود زیادتی حجم بنظر افادہ عام وہی عہر قیمت ہے

الاشتہار و تراوڈی یہ اشتہاری پرچہ ہے جو ایکہزار ماہوار چھپکر تذکرۃ القرآن کیساتھ ماہواری شایع ہوکریگا شرح اندراج فی ماہ چار روپیہ فی صفحہ فی سہ ماہی عنہ فی صفحہ فی ششماہی ۹ ہ روپیہ اور فی سال سے فی صفحہ ہوگی جو صاحبان اپنے طبع شدہ اشتہارات یا رسایل بزبان اردو یا انگریزی وغیرہ اشاعت کیواسطے ارسال فرماوین وہ بشرح ذیل شایع کئے جاسکتے ہیں - بوزن ۸ ماشہ فی عدد چار روپیہ ماہوار ۸ ماشہ سے زیادہ ایکتولہ تک ۸ روپیہ ماہوار ایکتولہ سے زیادہ فی تولہ یا اوسکی کسر ۸ روپیہ ماہوار تاجروں کے لئے اپنی اشاعت کا نہایت آسان ذریعہ ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ومن اعرض عن ذکری فان لہ معیشۃ ضنکا ونحشرہ یوم القیمۃ اعمیٰ ۱۲۴

اور جس نے میرے ذکر سے منہ پھیر لیا تحقیق اوسکے واسطے گذران تنگ ہوگی اور قیامت کے دن ہم اسکو اندھا اٹھاوینگے

جلد ۲ نمبر ۲ | تذکرۃ القرآن | ماہ فبروری سنہ ۱۹۰۱ع

تذکرۃ القرآن

یہ ایک ماہواری رسالہ ہے جو اغراض ذیل پر چھپکر شایع ہوتا ہے

اول قرآنی مضامین اور مسایل کو ماہواری رسالوں کی صورت میں شایع کرنا قرآن مجید کو تمام بنی نوع کے واسطے کامل واعظ اور حقیقی خیر خواہ ثابت کرنا اور ایسی تجاویز و تدابیر پیش کرنی جن سے قرآنی علوم کا رواج ہو۔

دوم قرآن کی کاملیت و افضلیت کو تمام اقوام پر ظاہر کرنا اور اوس بیہودہ ضد اور تعصب کو دور کرنیکی کوشش کرنا جس سے مذاہب کو ایک دوسرے کا دشمن بناکر ہمدردی اور راستبازی کو کھودیا اور تمام اقوام کو بالعموم حقیقی صلاحیت و سعادت سے محروم کردیا اور خداوند عالم کی سچی پرستش کے بجائے اونکو رسومات کا پرستار بنادیا ہے

سوم مخالفین کے اعتراضات کا جواب نہایت شایستگی اور حلم کے ساتھ قرآن مجید سے دینا ضد اور تعصب کی رو سے کسی قوم یا کسی بشر کے دل آزاری نکرنا بلکہ سچی ہمدردی اور سچی خیر خواہی کے طور پر جس طریق سے تمام بد اخلاقی بے دینی اور بد ایمانی کو دور کرنیکی کوشش کرنا

چہارم مسلمانوں کے مختلف فرقوں میں اتحاد پیدا کرنا

اس رسالہ کی قیمت سالانہ مع محصول ڈاک دو روپیہ ہے جو پیشگی آنی ضرور ہے

در مطبع عزیزی مقام تراوڑی ضلع کرنال صوبہ پنجاب طبع شد

([illegible] سید الطاف حسین [illegible])

جن صاحبان کے ذمہ قیمت سال گذشتہ واجب الادا ہے براہ مہربانی مع قیمت سنہ رواں مرحمت فرماکر مشکور فرماویں اور عنداللہ ماجور ہوں۔

عجیب و غریب اور تمام تعلیم یافتوں کے واسطے نہایت ضروری و مفید کتابیں

(۱) مجموعۂ تذکرۃ القرآن ۱۳۴۸ء مجلد جسمیں مفصلۂ ذیل مضامین پر نہایت ہی عجیب و غریب بحث ہے (۱) دلایل ہستی باری تعالے (۲) اسماے باری تعالی کی حقیقت اونکے اعمال اور خواص (۳) مسئلہ تقدیر (۴) دعا کی حقیقت اور انعامات الہی کا ذکر (۵) کون لوگ غضب الہی کے نیچے ہیں اور کون گمراہ ہیں (۶) معاشرت یعنی مرد و عورت کے باہمی تعلقات کسطرح پر ہوتے ہیں (۷) اسلامی حفظ صحت (۸) غفلت کے خطرناک نتایج اور اونکا کامل علاج (۹) ذکر و فکر کی حقیقت اوسکے نتایج اور اون طاقتوں کو زایل کرنے کی خرابیاں قیمت مع محصول ڈاک دو روپیہ

مفتاح القرآن - اسکو معمولی اردو خوان ایک مہینہ میں یاد کرکے پانچ ہزار لغتوں اور ایک لاکھ سولہ ہزار صیغوں پر ایسا حاوی اور صرف و نحو میں ایسا مشاق ہوجاتا ہے کہ قرآن مجید باترجمہ پڑہ سکتا ہے۔ چھوٹے بچے بھی اوسکو چار پانچ مہینے میں یاد کرکے قرآن مجید بامعنی پڑہ سکتے ہیں اور بے معنی پڑہنے کی برابر مدت میں ختم کرسکتے ہیں پس تمام بچوں جوانوں اور بوڑھوں کو چاہئے کہ اسکو ضرور پڑہیں پھر تمام عمر قرآن مجید کی باترجمہ تلاوت کرتے رہیں ایسی عجیب خداداد نعمت کی طرف سے غفلت کرنی اس سے بڑھکر اور کیا خوش نصیبی ہوسکتی ہے کہ محض چند ماہ کی معمولی محنت سے قرآن مجید باترجمہ آتا ہے تمام مسلمانوں کو چاہئے کہ اب بچوں کو بے معنی قرآن پڑھانا چھوڑدیں اور اس قاعدہ کو پڑھاکر باترجمہ پڑھایا کریں کیونکہ آنکھوں کے ہوتے اندھا ہوکر چلنا سخت نادانی ہے اگر ایسا ہی کرینگے تو انشاء اللہ عزیز قرآنی آیتوں اور قصوں کو ایسا رواج ہوجائیگا کہ تمام واہیات غزلیں گندی شعر اور جھوٹے قصے جنھوں نے ہمارے دین و دنیا کو برباد کر رکھا ہے کلیتہً ہوا ہوجاوینگے اسی قاعدے سے اردو فارسی کے ہزارہا لغت آجائینگے جنسے مدرکی

کیا یہ آیات آپ کی نظروں میں سرسری اور لغو ہیں

۲ غفلت میں انسان اعمال کے نتایج سے عبرت حاصل نہیں کر سکتا بلکہ بیخبر بدست اور بدکاری میں غرق رہتا ہے جنانچہ قرآن مجید فرماتا ہے اِقْتَرَبَ لِلنَّاسِ حِسَابُهُمْ وَهُمْ فِي غَفْلَةٍ مُّعْرِضُونَ لوگوں کے واسطے اون کا حساب قریب ہو گیا پر وہ غفلت میں منھ پھیرے ہوئے ہیں یَا وَيْلَنَا قَدْ كُنَّا فِي غَفْلَةٍ مِّنْ هَذَا بَلْ كُنَّا ظَالِمِينَ ہائے ہماری کمبختی کہ ہم تو حقیقت میں اس حال سے غفلت میں تھے بلکہ ظالم بنے رہے پس اے مسلمانوں کب تک غفلت میں بیخبر اور بدست بنے رہوگے اور اذکار قرآنی کی طرف رجوع نکروگے

۳ غفلت سے انسان حیوان لایعقل بنجاتا اور ایسی حالت کو پہنچ جاتا ہے کہ اوسکی اصلاح غیر ممکن ہوجاتی اور سمجھ اور صلاحیت کے قوٰے مارے جاتے ہیں بلکہ نصیحت کی بات اور ذکر الٰہی سے بدکتا اور متنفر رہتا ہے جنانچہ قرآن مجید فرماتا ہے اَرَأَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ إِلَٰهَهُ هَوَاهُ أَفَأَنتَ تَكُونُ عَلَيْهِ وَكِيلًا أَمْ تَحْسَبُ أَنَّ أَكْثَرَهُمْ يَسْمَعُونَ أَوْ يَعْقِلُونَ إِنْ هُمْ إِلَّا كَالْأَنْعَامِ بَلْ هُمْ أَضَلُّ سَبِيلًا کیا تو نے اوس شخص کو دیکھا جسنے اپنی خواہش کو اپنا معبود بنا لیا کیا تو اوسکی وکالت کر سکتا ہے کیا تو گمان کرتا ہے کہ اکثر اون میں سے سنتے یا سمجھتے ہیں۔ نہیں نہیں وہ تو چوپایوں کے مشابہ ہیں بلکہ اونسے بھی زیادہ بے راہ فَمَا لَهُمْ عَنِ التَّذْكِرَةِ مُعْرِضِينَ كَأَنَّهُمْ حُمُرٌ مُّسْتَنفِرَةٌ فَرَّتْ مِن قَسْوَرَةٍ "پس اونکو کیا ہوا کہ تذکرہ قرآنی سے منہ پھیرتے ہیں گویا کہ وہ بھاگ جانے والے گدہے ہیں کہ شیر سے بھاگ جاتے ہیں" پس کب تک قرآنی اذکار سے دور اور متنفر ہو کر اللہ کریم کے ان قوانین سے بے خوف بنے رہوگے کیا غفلت کی کوئی انتہا باقی

ہے یا الفاظ زبانی ہیں کوئی مبالغہ یا لغو ہے جس کو سرسری سمجھتے رہو گے
۴ غفلت بدبختی بے ایمانی دنیا پرستی اور استغنا عن اللہ کا نتیجہ ہے جیسا کہ
قرآن مجید فرماتا ہے اَمْ حَسِبَ الَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ السَّيِّاٰتِ اَنْ يَّسْبِقُوْنَا
کیا بدکاروں کا یہ گمان ہے کہ وہ ہم پر سبقت لیجائینگے وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا عَمَّا
اُنْذِرُوْا مُعْرِضُوْنَ مگر کفار کا تو یہ حال ہوتا ہے کہ تنبیہ اور نصیحت سے منھ
پھیرتے ہیں۔ پس کہاں تک غفلت کو اختیار کرو گے اور اوس سے باہر آنیکی
کوشش نکرو گے

۵ غفلت میں انسان کا دل غیر مستقل رہنا اور آخر کار دینی و دنیاوی خرابیوں کا
باعث بنجاتا ہے۔ چنانچہ قرآن کریم فرماتا ہے وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّعْبُدُ اللّٰهَ
عَلٰى حَرْفٍ فَاِنْ اَصَابَهٗ خَيْرُ اِۨطْمَاَنَّ بِهٖ وَاِنْ اَصَابَتْهُ فِتْنَةُ اِنْ
انْقَلَبَ عَلٰى وَجْهِهٖ خَسِرَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةَ ذٰلِكَ هُوَ الْخُسْرَانُ
الْمُبِيْنُ لوگوں میں سے ایک ایسا ہے کہ ایک کنارہ پر اللہ کی عبادت کرتا ہے
پس اگر بھلائی اوسکو پہنچے تو اوس سے مطمئن ہو جاتا ہے اور اگر کوئی فتنہ پہنچے
تو جدہر سے آیا تھا اوُلٹا اودھر کو ہی لوٹ جاتا ہے دنیا کا بھی خسارہ اور
آخرت کا بھی۔ یہی تو صریح بربادی ہے پس کیا اسواسطے غافل ہو کہ خسر الدنیا
والآخرۃ میں پھنسے رہو کیا یہ الفاظ خداوندی سرسری ہیں اور قابل توجہ
نہیں ہیں۔

۶ واہیات قصہ انسان کو نامعلوم طور پر ایسا بیدین بنا دیتے ہیں کہ وہ
آیات الٰہی کو ہنسی سمجھنے لگتا ہے چنانچہ قرآن مجید فرماتا ہے وَمِنَ النَّاسِ
مَنْ يَّشْتَرِيْ لَهْوَ الْحَدِيْثِ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّيَتَّخِذَهَا
هُزُوًا اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ اور لوگوں میں کوئی ایسا بھی ہے

جو واہیات قصے مول لیتا ہے تاکہ بے سمجھے بوجھے راہ خدا سے بہکاوے اور آیات الٰہی کی ہنسی بناوے ایسے لوگوں کے واسطے رسوا کرنیوالا عذاب ہے پس کہاں تک واہیات قصوں اور ناولوں کے شتاق اور قرآنی اذکار سے متنفر رہوگے کیا بیہودہ قصوں کے رواج سے چاہتے ہو کہ آیات الٰہی کی ہنسی ہو اور راستبازی سے دور جا پڑو۔ اور عذاب مہین میں گرفتار ہو جاؤ۔

۷ جو لوگ آخرت کو بھلا دیتے ہیں وہ خود عذاب شدید کے مستحق اور دوسروں کی گمراہی کا موجب بنتے ہیں وہ شیطان کے بندہ اور شیطانی گروہ میں شامل اور دنیا اور آخرت میں برباد ہونے والے ہیں چنانچہ قرآن مجید فرماتا ہے کہ اِنَّ الَّذِیْنَ یُضِلُّوْنَ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰہِ لَھُمْ عَذَابٌ شَدِیْدٌ بِمَا نَسُوْا یَوْمَ الْحِسَابِ فَوَیْلٌ لِّلْقَاسِیَۃِ قُلُوْبُھُمْ مِّنْ ذِکْرِ اللّٰہِ اُولٰٓئِکَ فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ط تحقیق جو لوگ اللہ کی راہ سے بھلانے والے ہیں اون کے واسطے عذاب شدید ہے کیونکہ انہوں نے زمانہ حساب کو بھلا دیا اور ان لوگوں پر جنکے دل ذکر الٰہی کی طرف سے سخت ہوگئے یہ لوگ صریح گمراہی میں ہیں اِسْتَحْوَذَ عَلَیْھِمُ الشَّیْطٰنُ فَاَنْسٰھُمْ ذِکْرَ اللّٰہِ اُولٰٓئِکَ حِزْبُ الشَّیْطٰنِ اَلَآ اِنَّ حِزْبَ الشَّیْطٰنِ ھُمُ الْخٰسِرُوْنَ شیطان نے اُن پر قابو پا لیا پس اونکو اللہ کے ذکر سے غافل بنا دیا۔ یہی لوگ شیطانی گروہ ہیں۔ خبردار تحقیق شیطانی گروہ برباد ہونیوالا ہے وَمَنْ یَّعْشُ عَنْ ذِکْرِ الرَّحْمٰنِ نُقَیِّضْ لَہٗ شَیْطٰنًا فَھُوَ لَہٗ قَرِیْنٌ جو شخص ذکر رحمان سے غافل ہوتا ہے ہم اوسپر شیطان کو قابض کر دیتے ہیں پس وہ اوسکا ساتھی بن جاتا ہے پس کیا غافل رہکر دن رات یہی چاہتے ہو کہ شیطانی گروہ میں شامل ہو جاؤ لغو پسند کذاب سفری اور بے ایمان بنے رہو اور حق وسعادت کے آثار

سے دور جا پڑو

۸ غفلت سے بھرے ہوئے لوگ اٹکل بازیوں سے لعنت الٰہی کے نیچے آ جاتے ہیں جیساکہ قرآن مجید فرماتا ہے قُتِلَ الْخَرّٰصُوْنَ الَّذِیْنَ ھُمْ فِیْ غَمْرَةٍ سَاھُوْنَ اٹکل باز لوگ ہلاک ہوں جو غفلت میں بے خبر ہیں۔ پس کیا غفلت میں اٹکل بازیوں سے بیباک زندگی بسر کروگے اور تذکرۃ القران کی طرف کبھی بھی نہ جھکوگے

۹ نصیحت اور یاد دہانی مومنوں اور خداترسوں کے واسطے مفید ہے مگر جہنمیوں کے واسطے غیر موثر ہوتی ہے پس سعید وشقی اور جنتی وجہنمی کی یہی شناخت ہے کہ وہ نصیحت کو مانتا ہے یا نہیں۔ تذکیر سے عبرت زدہ ہوتا ہے یا نہیں اور ذکر الٰہی کو چاہتا ہے یا نہیں چنانچہ قرآن مجید فرماتا ہے فَذَكِّرْ اِنْ نَّفَعَتِ الذِّكْرٰى سَيَذَّكَّرُ مَنْ يَّخْشٰى وَيَتَجَنَّبُهَا الْاَشْقَى الَّذِيْ يَصْلَى النَّارَ الْكُبْرٰى پس تو نصیحت کر جہاں تک نصیحت مفید ہو جو خداترس ہے وہ نصیحت پذیر ہوجائیگا مگر وہ بدبخت گریز کریگا۔ جو بڑی آگ میں داخل ہونیوالا ہے وَذَكِّرْ فَاِنَّ الذِّكْرٰى تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِيْنَ اور تو نصیحت کر پس تحقیق مومنوں کو نصیحت سودمند ہوتی ہے پس کیا نصیحت کی بات سنوگے یا اس سے ضد اور نفرت رکھوگے کیا سعادت کی حجت اپنے نفس پر قایم کروگے یا شقاوت کی جنت کی یا جہنم کی نجات کی یا ہلاکت کی

۱۰ جب قساوت قلبی اور بدکاری انتہا درجہ کو پہنچ جاتی ہے تب سنت اللہ یہ ہے کہ رحمت اور ہدایت کے سامان پیدا ہوا کرتے ہیں جتنے سعید لوگ ان از سر نو زندہ ہو جاتے مگر بدبخت لوگ سرکشی اور مخالفت کی وجہ سے اور زیادہ برباد ہو جاتے ہیں اسکی حقیقت بعینہ ایسی ہے جیسے کہ خشک موسم کے بعد جبکہ مینہ

مردہ پڑ جاتی ہے بارش ضرور آتی اور صحیح تخموں اور جڑوں کو نشو ونما دیکر پھر
سبز کر دیتی ہے مگر گلے ہوئے تخم اور جلدی گل سڑ جاتے ہیں اب چونکہ
غفلت کی وجہ سے قساوت قلبی اور بدکاری انتہا درجہ کو پہنچ چکی ہے
اسلئے سنت اللہ کے مطابق رحمت وہدایت کے سامان بھی پیدا ہو گئے ہیں
چنانچہ قرآن مجید فرماتا ہے۔ اَلَمْ یَاْنِ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُھُمْ
لِذِکْرِ اللّٰہِ وَمَا نَزَلَ مِنَ الْحَقِّ وَلَا یَکُوْنُوْا کَالَّذِیْنَ اُوْتُوا الْکِتٰبَ
مِنْ قَبْلُ فَطَالَ عَلَیْھِمُ الْاَمَدُ فَقَسَتْ قُلُوْبُھُمْ وَکَثِیْرٌ مِّنْھُمْ
فٰسِقُوْنَ اِعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰہَ یُحْیِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِھَا قَدْ بَیَّنَّا
لَکُمُ الْاٰیٰتِ لَعَلَّکُمْ تَعْقِلُوْنَ کیا مسلمانوں کے واسطے وہ وقت نہیں
آیا کہ ذکر خدا اور ذکر قرآن کے لئے اونکے دل گداز ہوں اور اون لوگوں
کی طرح نہو جائیں جنکو پہلے کتاب دیگئی تھی پھر اون پر ایک مدّت
دراز گذر گئی۔ اور اون کے دل سخت ہو گئے اور اکثر اون میں سے فاسق
ہو گئے۔ لوگو جانو۔ کہ اللہ زمین کو اوسکے مرے پیچھے زندہ کیا کرتا ہے
ہم نے آیتیں صاف صاف بیان کر دی ہیں۔ تاکہ تم سمجھو پس کیا مسلمانوں کے
واسطے ابھی وہ وقت نہیں آیا کہ ذکر خدا اور ذکر قرآن کے واسطے اونکے
دل گداز ہوں اور زیادہ غفلت سے روز بروز سیاہ باطن نہونے جائیں
اور فاسقوں کی کثرت ہو جائے

۱۱ قرآن مجید انسان کے اندر ذکر وفکر کی قوتیں پیدا کرنی چاہتا
اور خود سراسر وعظ ونصیحت ہے سچے قصوں اور واقعی مثالوں سے
انسان کو بیدار اور خبردار کرنا اور حیوانی زندگی کے علاوہ ایک روحانی
زندگی بخشنی چاہتا ہے چنانچہ قرآن مجید فرماتا ہے اِنْ ھُوَ اِلَّا ذِکْرٌ

لِلْعٰالَمِیْنَ یہ تمام جہانون کے واسطے نصیحت ہی نصیحت ہی - پھر فرماتا ہی
اِنْ ھُوَ اِلَّا ذِکْرٰی لِلْبَشَرِ یہ تو بشر کے واسطے نصیحت ہی نصیحت ہے
پس کیا اِس نصیحت کو سننا اور سمجھنا نہیں چاہتے ہو کیا سوائے پند و نصیحت
کے اوسکا کوئی اور کام یا مقصود ہے

۱۲ عالم کا ہر ایک واقعہ نصیحتوں کی کتاب اور خود انسان کا نفس عبرتوں
کا دفتر ہے قرآن مجید اون تمام نصیحتوں اور عبرتوں کی یاد دہانی سے
بھرا ہوا ہے پر لوگ کچھہ نہیں سمجھتے چنانچہ قرآن مجید فرماتا ہے وَفِی
الْاَرْضِ اٰیٰاتٌ لِّلْمُوْقِنِیْنَ وَفِیْ اَنْفُسِکُمْ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ زمین
مین اہل یقین کے واسطے نشانات ہیں اور تمہارے نفسوں میں بھی کیا
پس نہیں دیکھتے - پس کیا عالم کے واقعات اور اپنے نفس سے تمکو
کچھہ عبرت حاصل نہیں ہوئی - کہ احکام خداوندی کی نافرمانی سے ظاہر
میں کیا حال ہو گیا اور نفس کیسے خراب ہو گئے - تو پھر ابھی اذکار قرآنی کے
منتظر ہی ہو گے

۱۳ اپنے نفس اور زمانہ کے حالات کو سوچنا اور خدا کا ذکر کرنا تزکیہ
نفس اور ترقیات روحانی کے واسطے ضروری ہیں اسکے بغیر انسان
حیوانوں سے بدتر ہو جاتا ہے چنانچہ قرآن کریم فرماتا ہے اِنَّ شَرَّ
الدَّوَابِّ عِنْدَ اللّٰهِ الصُّمُّ الْبُکْمُ الَّذِیْنَ لَا یَعْقِلُوْنَ تحقیق اللہ
کے نزدیک شریر ترین حیوانات وہ گونگے اور بہرے ہیں جو اپنی عقلوں
کو کام میں نہیں لاتے وَیَجْعَلُ الرِّجْسَ عَلَی الَّذِیْنَ لَا یَعْقِلُوْنَ
اور اللہ شرک کی نجاست اون لوگوں پہ ڈالتا ہے جو عقل کو کام میں
نہیں لاتے پھر تمام مسلمانوں کو حکم دیتا ہے فَاذْکُرُوْنِیْ اَذْکُرْکُمْ

وَاشْكُرُوْا لِيْ وَلَا تَكْفُرُوْنِ ماتم مجھکو یاد کرو میں تمکو یاد کرونگا اور میرا شکر کرو اور کفران مت کرو پس کیا قرآن کا کبھی ذکر نہیں کروگے اور اوسمیں فکر کرنا چھوڑے رکھوگے کیا شرالدواب کا خطاب جناب الٰہی سے لیکر ہی رہوگے۔

۱۴ یہ سخت نادانی اور بدفہمی ہے کہ بے علمی اور بے عقلی اور رسم پرستی کو کافی سمجھکر ترقی کے واسطے کوئی آرزو اور کوئی کوشش نہ کیجاوے نہ اصل حقیقت کی طرف نظر ہو اور نہ نتایج کی طرف غور کیا جاوے چنانچہ قرآن مجید فرماتا ہے هَلْ يَسْتَوِي الْأَعْمَىٰ وَالْبَصِيرُ أَفَلَا تَتَفَكَّرُونَ کیا اندھا اور سونکھا برابر ہو سکتے ہیں کیا تم اتنا بھی نہیں سوچتے پس کیا یہی چاہتے ہو کہ قرآن کی طرف سے اندھے بے بصر بنے رہو اور کبھی اوسکے نصایح پر غور و فکر نکرو اور نہ عبرت پکڑو اور جو اوسکے احکام کی یاد دہانی کرتا ہے اوسکی ایک نہ سنو۔

۱۵ بے سمجھے کا کام محض حیوانی فعل ہوتا ہے اوس سے انسانی قلب کچھہ روشنی حاصل نہیں کرسکتا قرآن مجید مثال کے طور پر فرماتا ہے۔ اِنَّ الَّذِيْنَ حُمِّلُوا التَّوْرَاةَ ثُمَّ لَمْ يَحْمِلُوْهَا كَمَثَلِ الْحِمَارِ يَحْمِلُ اَسْفَارًا تحقیق جن لوگوں سے تورات اٹھوائی گئی پھر اوسکو اونھوں نے نہیں اوٹھایا وہ اوس گدہے کی مثال ہیں جو کتابیں اوٹھاتا ہو پس کیا یہودیوں کی طرح حمال الکتب بنناچاہتے ہو اور غور و فکر سے بھاگتے ہو کیا قرآن کریم سمجھنے کی چیز نہیں کیا بلا سوچے سمجھے کوئی روحانی اور اخلاقی اصلاح ہوسکتی ہے کیا ایسا انسان جو قرآن کو پڑہے پر سمجھے نہیں وہ تورات والوں کی طرح كَمَثَلِ الْحِمَارِ يَحْمِلُ اَسْفَارًا نہیں

داخل ہوگا

۱۶ ذکر الٰہی سے غافل ہونا شیطان کے پنجے میں پھنسنا ہے پس جب غفلت طاری ہو یا بدصحبت سے بیہودہ باتوں میں لگجائے تو چاہیے کہ فوراً توبہ کرے اور غافلوں سے علحدہ ہوکر اپنے رب کی طرف متوجہ ہوجائے یہی تقوے کی حقیقت اور یہی اوسکا تقاضا ہے چنانچہ قرآن مجید فرماتا ہے وَإِمَّا يُنْسِيَنَّكَ الشَّيْطٰنُ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرٰى مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ اِنَّ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا اِذَا مَسَّهُمْ طٰٓئِفٌ مِّنَ الشَّيْطٰنِ تَذَكَّرُوْا فَاِذَا هُمْ مُّبْصِرُوْنَ اِنَّمَا تُنْذِرُ مَنِ اتَّبَعَ الذِّكْرَ وَخَشِيَ الرَّحْمٰنَ بِالْغَيْبِ فَبَشِّرْهُ بِمَغْفِرَةٍ وَّاَجْرٍ كَرِيْمٍ اور اگر شیطان تجھکو غافل کردے پس یاد آنے کے بعد بدعمل لوگوں کے ساتھ مت بیٹھ تحقیق متقی لوگ وہ ہیں کہ جب اون کو شیطانی وسوسہ مس کریں تو فوراً متنبہ ہوجائیں اور اوسی دم دیکھنے لگیں تو بہی تو اوسکو سمجھا سکتا ہے جو نصیحت پر چلے اور در پردہ رحمن سے ڈرتا ہے پس ایسے شخص کو مغفرت اور اجر کریم کی خوشخبری سنا پس کیا شیطان کے پنجے میں پھنسا چاہیئے ہو؟ پس کہاں تک ذکر الٰہی سے غافل بنے رہوگے کیا قرآن کی طرف توجہ کرنا اور اوسکے تذکروں کو پڑھنا منع ہے دنیا وی شغل مانع ہوتا ہے۔

۱۷ مومن کو ایک روحانی عقل ہوتی ہے جس سے ہر شے کی حقیقت اور اوسکے انجام کو خوب دیکھتا ہے چنانچہ قرآن مجید آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف سے فرماتا ہے عَلٰى بَصِيْرَةٍ اَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِيْ میں اور میرے تابعین ایک بصیرت کے رستہ پر ہیں یعنی ...

بصیرت حاصل ہے اور اگر نہیں تو پھر کیوں قرآنی اذکار سے اسقدر لاپرواہی اور غفلت و نفرت ہے۔

۱۸ ذکر الٰہی سے دل مطمئن ہوتے بلائیں دور ہوتی اور کشایش کی راہیں کھلتی ہیں چنانچہ قرآن مجید فرماتا ہے اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ آگاہ ہو کہ اللہ کے ذکر سے دل اطمینان پاتے ہیں اَمَّنْ يُّجِيْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوْٓءَ وَيَجْعَلُكُمْ خُلَفَآءَ الْاَرْضِ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ بھلا وہ کون ہے جو مضطر کو اوسکی پکار کے وقت جواب دیتا اور اوسکی مشکل آسان کردیتا ہے اور کون ہے جو تمکو زمین کا خلیفہ بناتا ہے کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور معبود ہے مگر تم بہت کم غور و فکر کرتے ہو۔ پس کیا یہ تمام کلمات لغو و سرسری ہیں کیا ذکر الٰہی اور قرآنی اذکار سے دل اوداس اور غمناک ہوتے ہیں جو اسقدر دور بھاگتے اور لاپرواہی کرتے ہو کیا خدا کو چھوڑکر اور اوسکے کلام کو سرسری سمجھکر دینا و آخرت میں سرسبز ہو سکتے ہو؟ کیا خدا اور اوسکے احکام کو چھوڑ کر اپنے کسی اور کو رازق اور مالک اپنا سمجھ لیا ہے کیا مشکل کشا دافع البلیات اور قاضی الحاجات سوائے رب العالمین کے کوئی اور بھی ہے۔

۱۹ جو شخص یہاں اندھا ہے وہ وہاں بھی اندھا رہیگا چنانچہ قرآن کریم فرماتا ہے وَمَنْ كَانَ فِيْ هٰذِهٖٓ اَعْمٰى فَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ اَعْمٰى وَاَضَلُّ سَبِيْلًا جو اس دنیا میں اندھا ہے ـ آخرت میں بھی اندھا ہوگا اور بہت بے راہ پس کیا آپ نے کوئی نور عرفان حاصل کرلیا اور اندرونی آنکھیں کھل گئی ہیں کہ اب عاقبت کا کوئی فکر نہیں رہا اور اگر نہیں تو پھر بھی قرآنی اذکار کی کوئی ضرورت نہیں اور تذکرۃ القرآن

بھی ایک غیر ضروری شے ہے۔

۲۰ افسوس مسلمانوں نے قرآن کو ذکر و فکر کا ذریعہ نہ سمجھا بلکہ ایک زبانی بکواس بنا لیا۔ ہائے کیا ہو گیا۔ کیوں قرآن پر تدبر نہیں کرتے کیا دلوں پر قفل لگ گئے کیا وہ گدھے ہیں کہ ذکر و فکر کا اونمیں مادہ ہی نہیں رہا۔ اور وہ جانتے ہی نہیں کہ ذکر و فکر کیا ہوتا ہے۔ کیا قرآن پھاڑ کھانیوالا شیر ہے کہ اس سے ہراساں ہو کر بھاگتے ہو قرآن مجید فرماتا ہے وَقَالَ الرَّسُوْلُ یَارَبِّ اِنَّ قَوْمِی اتَّخَذُوْا هٰذَا الْقُرْاٰنَ مَهْجُوْرًا اور رسول نے کہا اے میرے رب میری قوم نے اس قرآن کو بکواس بنا لیا اَفَلَا یَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ اَمْ عَلٰی قُلُوْبٍ اَقْفَالُهَا کیا قرآن میں غور و فکر ہی نہیں کرتے یا دلوں پر قفل لگ گئے جسکی وجہ سے وہ غور و فکر کے قابل ہی نہیں رہے فَمَا لَهُمْ عَنِ التَّذْكِرَةِ مُعْرِضِیْنَ كَاَنَّهُمْ حُمُرٌ مُّسْتَنْفِرَةٌ فَرَّتْ مِنْ قَسْوَرَةٍ پس انہیں کیا ہو گیا کہ تذکرہ قرآنی سے منہ پھیرتے ہیں گویا کہ وہ بھاگ جانے والے گدھے ہیں کہ شیر سے بھاگ جاتے ہیں۔ پس کیا آپ قرآن کریم کو بکواس ہی بنائے رکھوگے اور حضرت خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم کے اس درد کو زیادہ کرتے رہو گے کہ ای رب میری قوم نے اس قرآن کو بکواس بنا لیا ہے پس کیا قرآن پر غور فکر ہی نہیں کرتے ہو یا لعنت الٰہی کے نیچے آکر قرآن سمجھنے اور اس سے عبرت پکڑنے کا مادہ ہی جاتا رہا

غفلت کے خراب نتایج عقلی اور نقلی طور پر سن چکے اور اوسکی واقعی مثالیں ہزار در ہزار دن رات مشاہدہ کر رہے ہو قرآنی اذکار کی جسقدر

سخت ضرورت ہے اوسکو بھی ہر ایک پہلو سے دیکھ چکے تاہم اکثر مسلمان بھی ایمان رکھتے ہیں کہ تذکرۃ القرآن کی کوئی ضرورت نہیں سرکاری خدمات اور دنیاوی اشغال میں اوسنے ہرج ہوتا ہے کیا جس نے ایمان کو چھوڑا بے ایمانی بددیانتی اور ظلم کو اپنا پیشہ نبا لیا وہ سرکاری خدمات کو کماحقہ ادا کر سکتا ہے اور دنیاوی اشغال میں کوئی کامیابی حاصل کر سکتا ہے نہیں ہرگز نہیں بداخلاق بددیانت اور بے ایمان ملازم سلطنت کے واسطے کھرنے والی انٹون کے شایعہ ہوتے ہیں اونکی بددیانتی اپنے ہی نفس کے واسطے مضر نہیں ہوتی بلکہ ہر ایک سلطنت کے استحکام کو توڑتے اور نمک حلالی اور وفاداری کے خیالات کو ریا اور خوشامد سے بدل دیتی ہے مہذب اور عادل گورنمنٹ کے واسطے جیسی کہ گورنمنٹ برطانیہ ہے اوسکے خدمتگاروں یا رعایا کی طرف سے اعلیٰ درجہ کی یہی خدمت ہو سکتی ہے کہ دیانت امانت صدق وفا انصاف اور رحم کے نمونہ بننے اور بنانے کی کوشش کیجاوے نہ کہ ظلم اور بددیانتی کے نمونے بنے رہیں سوائے ظاہری بچاؤ اور نمائش کے کچھہ زیادہ کوشش ہی نہ کیجاوے ایسے لوگون کی دنیا بھی جلد خراب ہوجاتی ہے اور آخرت بھی - فقط

اب ہم ذیل میں اون بزرگوں کے نام درج کرتے ہیں جنھوں نے اولوں اور سابقوں کی طرح ۱۸۹۹ عیسوی کے رسالہ کی قیمت ارسال فرما کر کارخانہ تذکرۃ القران کو ممنون ومشکور فرمایا جو قلیلا ما تذکرون کے حکم کے مطابق اون چار ہزار صاحبان میں سے ہیں جنکے اعلان تذکرۃ القران سے رسائل

جاری کیے گئے اور انکاری خطوط و واپسی کتب ہوتے ہوتے آخری تعداد ۴۱۶ رہ گئی مگر انمیں سے محض ۱۵۶ صاحبان کی طرف سے آج تک قیمت بابت ۱۸۹۹ء وصول ہوئی اسلئے کل اخراجات طبع واشاعت تذکرۃ القرآن مبلغ [illegible] ہوئے۔ اور آمد [illegible] ہوئی اور کل کمی [illegible] رہی مصارف کے اسقدر زیادتی اور آمد کی کمی کی وجہ سے اشاعت باقاعدہ نہیں ہوسکی اسلئے اون مخلصین کو جو قیمت ارسال فرما چکے تھے سخت پریشانی اور بیقراری برداشت کرنی پڑی مگر ہم محض مالی دقتوں کی وجہ سے سخت مجبور رہے امید کہ آمد و خرچ پر نظر ڈالکر ہمارے احباب ہمکو معاف فرمادینگے اب اون کی خدمت میں باادب التماس ہے کہ تذکرۃ القرآن کی ضرورت کو آپ بخوبی معلوم کر چکے ہیں اسلئے اوسکی اشاعت میں خاص توجہ فرمانا اور اعلےٰ درجہ کی کوشش کرنا آپ کا فرض ہے فی زمانہ سب سے بڑا ضروری اور اہم کام اسلام کے واسطے قرآن کا رواج دینا ہے اور سنہ ۱۹۰۰ء کی بابت بھی قیمت سالانہ عطا فرماکر مشکور فرماویں اور جن صاحبان کے نام رسائل تذکرۃ القرآن جاری ہیں وہ سال گذشتہ اور سال حال کی قیمت ارسال فرمائیں

والسلام علے من اتبع الہدیٰ

اون احباب کے اسمائے گرامی جنسے رسالہ تذکرۃ القرآن ۱۸۹۹ عیسوی کی بابت قیمت سالانہ یعنی مبلغ دو روپیہ وصول ہوچکی

نمبر	نام مع پتہ وغیرہ	نمبر	نام مع پتہ وغیرہ
۱	شاہ احسن احمد صاحب ڈپٹی مجسٹریٹ غازی پور	۱۴	محمد اسعد اللہ صاحب معلم الیف اے کلاس مچھلی بندر ضلع کستنا ملک مدراس
۲	مولوی احمد الدین صاحب نائب تحصیلدار لودھی ضلع ملتان	۱۵	مرزا اسد اللہ خان صاحب تحصیلدار نورپور ضلع کانگڑہ
۳	احمد اللہ صاحب تھرڈ مجسٹریٹ حیدرآباد دکن	۱۶	سید اکبر شاہ صاحب چیف کانسٹبل پولیس ڈویژن ضلع سکار پور متعلقہ سندھ
۴	احمد جان صاحب مدرس مڈل ایم بی سکول گوجرانوالہ محلہ...	۱۷	اکبر شاہ صاحب تحصیلدار پشاور
۵	حکیم منشی احمد حسین صاحب تحصیلدار بہیر ضلع سیالکوٹ	۱۸	شیخ الٰہی بخش صاحب اسسٹنٹ سرجن سامان ضلع شاہ آباد ملک بنگال
۶	سید احمد حسین صاحب جج سلطان پور اودھ	۱۹	خان بہادر الٰہی بخش صاحب آنریری مجسٹریٹ ضلع دہلی
۷	احمد حسین صاحب مولف سوانح عمری سلطان صلاح الدین الہ آباد	۲۰	الٰہی بخش صاحب ہاسپٹل اسسٹنٹ انچارج کوٹلہ ڈسپنسری ضلع راولپنڈی
۸	میر احمد خان تحصیلدار مردان ضلع پشاور	۲۱	منشی الفت حسین صاحب پیشکار دارجلنگ ضلع بندر
۹	سید احمد شاہ صاحب تحصیلدار سنگھڑ ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خان	۲۲	الٰہی بخش صاحب ہیڈ ماسٹر نارمل سکول حیدرآباد دکن
۱۰	منشی احمد شاہ اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر ضلع جھنگ	۲۳	منشی امام صاحب ممبر میونسپل کمیٹی گودی ضلع ... ملک بنگال
۱۱	مولوی احمد شفیع صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر ضلع شاہ پور	۲۴	امجد علی صاحب ہیڈ ماسٹر کالج ہیڈ سکول پٹنہ بنگال
۱۲	منشی احمد علی صاحب ڈپٹی کلکٹر فیض آباد	۲۵	مرزا امیر بیگ صاحب خانساماں علی ہالم ضلع دارجلنگ
۱۳	سید آدم صاحب پریزیڈنٹ میونسپل کمیٹی گرہاتم ضلع ... شمالی ملک مدراس	۲۶	سید محمد امیر حسین صاحب ڈپٹی کلکٹر سلطانپور اودھ

نمبر	نام مع پتہ وغیرہ	نمبر	نام مع پتہ وغیرہ
٢٧	محمد امین خان صاحب آنریری مجسٹریٹ پولیس بردوان ضلع منٹگمری	٤٦	خدا بخش خان بہادر صاحب ڈویژنل جج امرتسر
٢٨	میر انصار علی صاحب اسسٹنٹ منٹ محکمہ آبکاری حیدرآباد	٤٧	خدا بخش صاحب سینیر صدر عدالت ضلع کوہاٹ
٢٩	سید بدر الدین حسن صاحب جیٹرار حیدرآباد دکن	٤٨	سراج الدین احمد صاحب محمدن مشنری محلہ بلی گنج مدناپور بنگالہ
٣٠	قاضی عبد اللہ صاحب موضع کنگہ تھانہ و ڈاکخانہ حویلی ضلع شاہپور	٤٩	سید سردار علیشاہ تحصیلدار راجن پور ضلع ڈیرہ غازیخان
٣١	میر برکت علی صاحب اگزیکٹو انجینیر سٹی ڈویژن حیدرآباد دکن	٥٠	سید سرور شاہ مقام و ڈاکخانہ بانسرہ ضلع ہزارہ
٣٢	حاجی ریاض الدین احمد صاحب سابق اتالیق نواب حمید اللہ خانصاحب بہادر خلف ولیعہد صاحبہ بھوپال	٥١	سردار سلطان خان صاحب سدوزی سی۔ ای۔ بی اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر کوہاٹ
٣٣	تسلیم الدین احمد صاحب وکیل رنگپور	٥٢	سلطان محمد خانصاحب خزانچی پنشنر مقام لویٹ کرنول
٣٤	منشی تصدق حسین صاحب آنریری مجسٹریٹ متولی ضلع کھیری	٥٣	شاہ علی اکبر صاحب برادر سید عبد اللہ شاہ صاحب معلم اسلامیہ اسکول
٣٥	سید تصدق حسین صاحب ڈپٹی انجنیر پون ہیل پرگنہ دارود ضلع اون ملا سوبہ برار	٥٤	محمد حمیم الدین خانصاحب کارندہ لاکیول ارم ہمبلہ انگلات موضع دیوبن ڈاکخانہ کوہ جگرانہ
٣٦	شیخ تفضل حسین صاحب تحصیلدار ساہ ضلع آگرہ	٥٥	شہامت خانصاحب قسمتی تھانہ جلہ ضلع اٹیہ
٣٧	حاجی محمد بضیہ فروش مقام جکراتہ معرفت محمد صاحب	٥٦	شیخ علی صاحب اسٹیل اسسٹنٹ مہر ضلع سکارپور کلکٹ سندھ
٣٨	شیخ حبیب احمد صاحب آنریری مجسٹریٹ بنارس	٥٧	خلیفہ رشید الدین صاحب اسسٹنٹ سرجن شفاخانہ حسین آباد لکھنؤ
٣٩	مولوی حبیب شاہ صاحب مقام خونتاب ضلع شاہ پور	٥٨	شیخ شبر خانصاحب و مل باقی نویس تحصیل کوہ مری
٤٠	میاں حسین بخش صاحب ڈسٹرکٹ جج ڈیرہ غازیخان	٥٩	طالب علی صاحب سپروائزر اسسٹنٹ مقام لودھراں ضلع ملتان
٤١	منشی حسین صاحب سیٹل منٹ تحصیلدار سیناؤ ضلع مظفرگڑھ	٦٠	طالب محی الدین صاحب نائب تحصیلدار مردان پشاور
٤٢	خواجہ حسین الدین صاحب تحصیلدار دیوگاؤں ضلع عظیم گڈھ	٦١	سید ظہور الدین صاحب سول سرجن ایدلاباد پوسٹ
٤٣	مولوی زین العابدین صاحب سب جج غازیپور		پالٹن پوری برانچ آف پانڈر کوڈا افس ضلع ولہ ملک برار
٤٤	پیر حیدر شاہ صاحب آنریری مجسٹریٹ راولپنڈی میونسپلٹی	٦٢	منشی عالمگیر خانصاحب تحصیلدار حسنپور ضلع مرادآباد
٤٥	محمد حمید علیخان صاحب حیدرآباد دکن اندرون دروازہ نیاپل روبرو مارکٹ دوکان محمد صالح چاقو فروش	٦٣	شیخ رکن الدین صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر ضلع ڈیرہ اسمعیل خان

نمبر شمار	نام مع پتہ وغیرہ
۶۴	حافظ عابد حسین۔ وکیل عدالت دیوانی جونپور
۶۵	سید عباس علی صاحب بہادر ممبر ڈسٹرکٹ بورڈ تنجور، احاطہ مدراس
۶۶	سید عبدالجبار صاحب زمیندار کومیلہ نواب باڑی احاطہ بنگال
۶۷	ڈاکٹر شیخ محمد عبدالحکیم صاحب انچارج صدر شفاخانہ ایٹہ
۶۸	عبدالرحمان خان صاحب گرداور قانونگو لودہراں ضلع ملتان
۶۹	عبدالستار صاحب ہیڈ ماسٹر میونسپل بورڈ سکول ڈیرہ اسمعیل خان۔
۷۰	حکیم عبدالشکور صاحب سکندرآباد دکن گن بازار
۷۱	عبدالعزیز صاحب نائب تحصیلدار پھالیہ ضلع گجرات
۷۲	منشی عبدالغنی صاحب خانسامان ڈیومنس جلا پہاڑ دارجلنگ
۷۳	ڈاکٹر عبداللہ خان صاحب ہاسپٹل اسسٹنٹ سیول ہسپتال مستونگ علاقہ کوئٹہ ملک بلوچستان۔
۷۴	مرزا عبداللہ بیگ داروغہ ابکاری مقیم سامانہ علاقہ پٹیالہ محلہ امام گڑہ

نمبر شمار	نام مع پتہ وغیرہ
۷۴	سید عثمان خان صاحب مددگار شاخ فوج سرکار عالی حیدرآباد دکن
۷۵	عبدالرحمان خان صاحب نائب تحصیلدار
۷۶	خان بہادر عطا محمد خان صاحب اسسٹنٹ سیول سرجن۔ پنڈ دادنخان ضلع جہلم
۷۷	راجہ عطا محمد خان صاحب۔ تحصیل ہری پور ڈاکخانہ کلہ گام ریاست کشمیر
۷۸	میاں حلیم الدین صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر
۷۹	علی محمد بیگ صاحب پوسٹ ماسٹر ڈاکخانہ کاروان ساہوان بلدہ حیدرآباد دکن
۸۰	سید غضنفر علی صاحب آنریری مجسٹریٹ [illegible]
۸۱	منشی غلام جیلانی صاحب مصنف [illegible]
۸۲	ڈاکٹر غلام جیلانی صاحب ہاسپٹل اسسٹنٹ [illegible]
۸۳	غلام حسین صاحب ڈپٹی مجسٹریٹ۔ پشاور
۸۴	شیخ غلام رحمان خان صاحب سپرنٹنڈنٹ دارجلنگ صوبہ بنگال
۸۵	مولوی حافظ غلام محمد غوث صاحب احاطہ مدراس
۸۶	قاضی غلام مرتضیٰ صاحب اسسٹنٹ ڈسٹرکٹ انسپکٹر پولیس مظفر گڑہ۔

[illegible]

نمبر	نام مع پتہ وغیرہ
۸۷	مولوی فتح الدین صاحب مختار پھلور ضلع جالندھر
۸۸	شیخ فرید الدین احمد صاحب ڈپٹی کلکٹر گونڈا
۸۹	فضل محمد صاحب نائب تحصیلدار لودھیانہ
۹۰	فضل الدین صاحب۔ قادیان ضلع گورداسپور
۹۱	فیض العسکری صاحب تحصیلدار حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ
۹۲	قاضی فضل الٰہی صاحب مدرس ایم بی ہائی سکول نبون۔
۹۳	فیض بخش صاحب تحصیلدار قصور ضلع لاہور
۹۴	ڈاکٹر فیض محمد خانصاحب بازار لال کنواں کمرہ زینت محل۔ دہلی
۹۵	سید قمر الدین صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر ضلع کوہاٹ
۹۶	پیر قمر الدین صاحب آنریری مجسٹریٹ روپڑ ضلع انبالہ۔
۹۷	کاشی ناتھ جیو صاحب عامل چھاپہ خانہ الہ آباد براہ پوسٹ ہاٹم پوری شاخ باندر کوڈر رفس ضلع اون ملک بہار
۹۸	کاظم حسین صاحب نائب تحصیلدار ہانسی ضلع حصار

نمبر	نام مع پتہ وغیرہ
۹۹	کرامت اللہ خان صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر چھپارہ
۱۰۰	سید کرامت حسین صاحب ڈپٹی کلکٹر بارہ بنکی ملک اودھ
۱۰۱	منشی کرم الٰہی صاحب ڈسٹرکٹ انسپکٹر ضلع جھنگ
۱۰۲	منشی کریم اللہ خانصاحب آنریری مجسٹریٹ مظفرنگر
۱۰۳	منشی گلزار حسین صاحب ہیڈ کلارک پی ڈبلیو گوری ڈسٹرکٹ دارجلنگ۔
۱۰۴	لطف احمد صاحب وکیل سابق الہ آباد براہ پوسٹ ہاٹم پوری شاخ باندر کوڈرانس ضلع اون ملک بہار
۱۰۵	محمد لطف اللہ صاحب مفتی ہائی کورٹ حیدرآباد
۱۰۶	لالجی دواجی سیٹھ صاحب خان بہادر سوداگر [illegible]
۱۰۷	مبارک حسین صاحب ملازم ریلوے دارجلنگ
۱۰۸	منشی محبوب علی صاحب۔ نائب دارجلنگ
۱۰۹	محمد ابراہیم صاحب سوداگر صدر بازار [illegible]
۱۱۰	ڈاکٹر محمد اسحاق صاحب [illegible] شفاخانہ [illegible]
۱۱۱	منشی محمد اسمٰعیل صاحب آنریری مجسٹریٹ کاندھلہ ضلع مظفرنگر
۱۱۲	محمد اعظم صاحب کمپونڈر شفاخانہ ماہل پور ضلع ہوشیارپور

نمبر	نام مع پتہ وغیرہ
۱۱۳	محمد اعظم صاحب سپرنٹنڈنٹ پبلک ورکس ڈیپارٹمنٹ حیدرآباد دکن۔
۱۱۴	محمد اکبر صاحب خیاط دارجلنگ
۱۱۵	محمد تبریز الدین صاحب اسسٹنٹ سٹیشن ماسٹر اینڈین سٹیٹ ریلوے سٹیشن کشن پور ضلع دربھنگہ
۱۱۶	میاں محمد جمال صاحب نائب تحصیلدار ڈیرہ گوپی ضلع کانگڑہ
۱۱۷	محمد حسین صاحب نائب تحصیلدار جہلم
۱۱۸	منشی میر محمد حسین صاحب دی کاب دارجلنگ
۱۱۹	شیخ محمد حسین صاحب بی اے منصف فتح آباد ضلع آگرہ
۱۲۰	محمد حنیف صاحب مختار کلکٹری و فوجداری شہر جونپور محلہ سپاہ
۱۲۱	محمد رفیق صاحب ناظر - دارجلنگ بنگال
۱۲۲	ایضاً
۱۲۳	محمد ذکریا صاحب مدرس غازی آباد ضلع میرٹھ مدرسہ عربیہ سرائے پختہ۔
۱۲۴	مولوی محمد عبد اللطیف صاحب منصف مرادآباد
۱۲۵	محمد حسینی درگاہ ضلع گلبرگہ شریف حیدرآباد دکن

نمبر	نام مع پتہ وغیرہ
۱۲۶	سردار محمد علی خان صاحب آنریری مجسٹریٹ کوٹ ضلع راولپنڈی۔
۱۲۷	میر محمد علی صاحب ٹکٹ کلکٹر ڈی ایچ ریلوے ضلع دارجلنگ
۱۲۸	محمد قاسم صاحب بہادر آنریری مجسٹریٹ کرور ضلع کوئمبٹور احاطہ مدراس
۱۲۹	منشی محمد نور اللہ صاحب ڈپٹی کلکٹر گونڈا
۱۳۰	حافظ محمد واحد خان صاحب - پولیس سٹیشن [illegible] ضلع ایٹہ
۱۳۱	محمد ہاشم صاحب سیٹھ صاحب کارخانہ محمد عبد الرحمان حاجی فقیر محمد سیٹھ صاحبان ہوما [illegible] ضلع مدراس۔
۱۳۲	بابو محمد یوسف علی صاحب پٹیالہ محلہ پٹیالہ خام حویلی دوشالہ دل والی
۱۳۳	محمد یوسف علی صاحب ڈپٹی مجسٹریٹ دیناجپور صوبہ بنگال
۱۳۴	منشی محمد یونس صاحب ٹکٹ کلکٹر ڈی ایچ ریلوے ضلع دارجلنگ
۱۳۵	مرزا رزاق علی بیگ صاحب اے ڈی کیمپ وزیر اعظم بہادر حیدرآباد۔

نمبر	نام مع پتہ وغیرہ
۱۳۶	سید مزمل شاہ صاحب وکیل ایدلاباد براہ پوسٹ پاٹم پوری شاخ پانڈرکوڈہ افس ضلع اون - ملک برار
۱۳۷	منشی مقبول حسین صاحب تحصیلدار پیلی بھیت
۱۳۸	شیخ ممتاز علی صاحب سررشتہ سپرنڈنٹ پولیس قصبہ سکر ضلع شکارپور سندھ
۱۳۹	موسے خانصاحب نائب شرف تحصیل عیسی خیل ضلع بنوں
۱۴۰	میر نثار حسین خانصاحب ممبر مجلسی کونسل حیدرآباد۔
۱۴۱	قاضی نصیر الحق صاحب آنریری مجسٹریٹ یوسف پور ڈاکخانہ محمد آباد ضلع غازی پور
۱۴۲	نواب علیخانصاحب امروہہ ضلع مراد آباد محلہ حکلی-
۱۴۳	نوازش علیخانصاحب حیدرآباد دکن محلہ سلطان شاہی مکان منشی امداد علیصاحب
۱۴۴	مولوی نور الضیاء الدین صاحب سجادہ نشین درگاہ مولانا قمر الدین صاحب اورنگ آبادی بیرون دروازہ دبیر پورہ بلدہ حیدرآباد دکن
۱۴۵	نور محمد مالک نوری شفاخانہ موکل ضلع لاہور
۱۴۶	حکیم نور محمد صاحب منشی فاضل مالک کارخانہ ہمدم صحت لاہور

یہ وہ صاحبان ہیں جنکی توجہ کو اللہ کریم نے قرآن مجید کی عظمت اور ضرورت
کی طرف کھینچا ہے اور جو قلیلا ما تذکرون کے منشا کے مطابق اوس
تعداد کا انتخاب ہیں جو چار ہزار میں سے باقی رہے ہیں۔ انکی سوائے
چند بزرگان دین ایسے ہیں جنکی خدمت میں تذکرۃ القرآن بطور نذر
پیش کیا جاتا ہے۔ جو اسکے وجود کی روح اور اسکے اجرائے اور ترقیات
کے لئے روحانی موجب ہیں۔ تین سو کے قریب ایسے صاحبان ہیں جنکی
خدمت میں شروع اشاعت سے رسایل بھیجے جاتے ہیں مگر اونکی طرف

ہے اور نہ قیمت سالانہ وصول ہوئی ہے۔ ہمارا یہ ایمان ہی
مسلمانوں کا دینی اور دنیاوی عروج قرآن مجید کے ساتھ وابستہ ہے
جسقدر زیادہ توجہ اور کوشش قرآنی تعلیم کے رواج دینے میں کیجاوی
اور عملی حالت اسکے مطابق بنائی جاسے اوسیقدر دنیاوی حالت خودبخود
درست ہوتی جاویگی۔ مسلمانوں کے پست اور ذلیل حالت پھر روز
افزوں تنزل کو دیکھ کر ہمدردان قوم طرح طرح کی کوششیں کر رہی ہیں
تاکہ اس بلا سے نجات ملے اسلامی سکول کالج اور انجمنیں اسی خیال اور
کوشش کا نتیجہ ہیں۔ یہ تمام کوششیں بجاسے خود پھل لا رہی ہیں اور
لائینگی کیونکہ اللہ تعالےٰ کسی کی محنت کو ضایع نہیں کرتا اور کسی پر ایک ذرہ
برابر ظلم نہیں کرتا۔ مگر یہ یاد رہے کہ جب تک قرآن کریم کی طرف سے
غفلت اور لاپرواہی ہے۔ اسوقت تک کوئی غیبی امداد ساتھ نہیں ہو سکتی
قرآن مجید ایکطرف موجب رحمت ہی۔ اور دوسری طرف موجب عذاب یعنی
خداترس اور نیک عملوں کے واسطے موجب رحمت ہے مگر بدکاروں کو وہی
موجب عذاب احکام الٰہی اور اونکی اطاعت و غیر اطاعت کے لحاظ سے
انسانوں کی چار حالتیں ہو سکتی ہیں۔ اول یہ کہ اونسے مطلق بیخبری ہو یا
صحیح علم حاصل نہوا ہو ایسی حالت میں دنیا پرستی بہت غالب ہو جاتی ہی
اس قسم کے لوگ جسقدر دنیاوی عزت و دولت کے واسطے کوشش کرتے
ہیں۔ وہ اپنی کوششوں کے مطابق کامیاب ہوتے ہیں۔ چنانچہ قرآن کریم
فرماتا ہے۔ مَنْ كَانَ يُرِيدُ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَزِيْنَتَهَا نُوَفِّ اِلَيْهِمْ
اَعْمَالَهُمْ فِيْهَا وَهُمْ فِيْهَا لَا يُبْخَسُوْنَ ۝ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَيْسَ
لَهُمْ فِى الْاٰخِرَةِ اِلَّا النَّارُ وَحَبِطَ مَا صَنَعُوْا فِيْهَا وَبٰطِلٌ مَّا كَانُوْا

یَعْمَلُوْنَ ؀ جو لوگ دنیاوی زندگی اور اوسکے آرایش کے طالب ہوتے
ہیں اون کو اونکے اعمال کے مطابق پورا پورا دیا جائیگا اور انہیں اونمیں کچھ
کمی نہ کی جاویگی ؀ مگر ان لوگوں کے واسطے آخرت میں سوائے آتش جہنم
کے کچھ نہیں - اور جو کچھ دنیا میں کر چکے ضایع ہو جائیگا اور اون کے تمام
عمل باطل ثابت ہونگے - اسوقت تمام اقوام غیر اسلام اسی قسم میں شامل
ہیں کیونکہ قرآنی تعلیمات کی حجت اونپر قایم نہیں کی گئی اور اونکی آسمانی
کتابیں طرح طرح کے حجابوں اور آمیزشوں سے مشکوک ہو گئی ہیں [illegible]
قرآن کے واسطے کوئی ایسا سلسلہ انتظام [illegible]
[illegible]
ہے کہ اونکی زبانوں میں [illegible]
خود مسلمانوں میں قرآن مجید سمجھنے اور سمجھانے کا رواج ایسا معدوم ہے
کہ اسکی پڑھنے کا رواج دنیا نئے مذہب میں لیجانے کی برابر مشکل ہو گیا ہے
یہ ایک قسم کی ضررناک مخالفت ہے جو اہل اسلام نے قرآن مجید کے
ساتھ کی ہے - اسلئے تمام قومیں دنیا میں قرآنی مخالفت کے وبال سے
محسوس اور ناموں ہیں - اور تمام وبال عدم تبلیغ احکام الٰہی کا مسلمانوں پر
پڑ رہا ہے جس سے اونکی حالت روز بروز ابتر اور ذلیل ہوتی جاتی
ہے - اس مخالفت قرآنی کے طرف اللہ کریم اسطرح ارشاد فرماتا ہے وَ
قَالَ الرَّسُوْلُ يٰرَبِّ اِنَّ قَوْمِي اتَّخَذُوْا هٰذَا الْقُرْاٰنَ مَهْجُوْرًا
وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا مِّنَ الْمُجْرِمِيْنَ ۝ اور رسول
نے کہا اے میرے رب میری قوم نے اس قرآن کو بکواس بنا لیا - اور
اسیطرح ہم نے ہر ایک نبی کے واسطے مجرم لوگوں میں سے دشمن پیدا کئے
ہیں - اے مسلمانو! یہ آیت کیسی عبرت اور توجہ کے قابل ہے آنحضرت

اور وہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جناب الٰہی میں شکایت پیش فرماتے ہیں۔ کہ اے میرے رب میری قوم نے اس قرآن کو بکواس بنالیا۔ اللہ تعالیٰ کلیہ قاعدہ کے طور پر فرماتا ہے کہ ہر ایک نبی کی امت نے جب بدکار اور سرکش لوگ ہو جاتے ہیں تو وہ ہمیشہ اسیطرح اپنے نبی سے دشمنی کیا کرتے ہیں۔ تاریخی طور پر اس قانون الٰہی کا یہ ثبوت ہے کہ موسیٰ علیہ السلام کی قوم نے اپنے نبی سے یہ مخالفت کی کہ مسیح علیہ السلام کو لعنتی قرار دیا پھر مسیح علیہ السلام کی امت نے اپنے نبی کے ساتھ یہ مخالفت کی کہ انتخاب کر خدا اور خدا کا بیٹا قرار دیا اور خاتم النبیین محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جھوٹا اور دغاباز قرار دیا جنکی نسبت توراۃ وانجیل میں صاف صاف پیشگوئیاں درج ہیں۔ دیکھو تذکرۃ القرآن جلد ا نمبر ا صفحہ ۲۷۵ سے ۲۸۰ تک۔

اب مسلمانوں نے اپنے نبی کے ساتھ یہ مخالفت کی کہ قرآن مجید کے بامعنی پڑھنے اور پڑھانے کو ایسا رواج دیا کہ بے معنی پڑھنا اور اسمیں غور و فکر کرنا قطعاً متروک ہو گیا اور ایسا متروک ہوا کہ بامعنی پڑھنے کی طرف مسلمانوں کو کھینچنا نہایت ہی دشوار امر ہو گیا ہے اگر تمام دنیا کے مخالف مسلمانوں کو قرآن مجید کے مضمون سے ایسا متنفر کرنا چاہتے تو شاید کبھی نہ کرسکتے جیساکہ اندرونی مخالفوں نے کر دیا ہے۔

دوسری حالت بلحاظ احکام الٰہی کے یہ ہے کہ عمداً انکی طرف سے کنارہ کشی اختیار کیجاوے جیساکہ اسوقت عام طور پر ہو رہا ہے کہ احکام قرآنی کے سننے اور سمجھنے اور قرآن مجید کے معنی پڑھنے سے تمام مسلمان کنارہ کش ہیں سو ایسی کنارہ کشی کا نتیجہ بھی عذاب ہے جیساکہ قرآن مجید فرماتا ہے

سَنَجْزِی الَّذِیْنَ یَصْدِفُوْنَ عَنْ اٰیٰتِنَا سُوْٓءَ الْعَذَابِ بِمَا
یَصْدِفُوْنَ۔ جو لوگ ہماری آیات سے کنارہ کشی کرتے ہیں ہم ان کو
کنارہ کشی کی وجہ سے بڑا عذاب دینگے۔ چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ یہ کنارہ
کشی کیسے کیسے عذابوں کا موجب ہو رہی ہے
تیسری حالت یہ ہے کہ آیات الٰہی کے ساتھ ایک شخص کو یاد دہانی کرائی
جاوے پر وہ کچھ بھی پرواہ نہ کرے۔ ایسے لوگ
جلد قہر الٰہی سے تباہ ہو جاتے ہیں چنانچہ قرآن م
اَظْلَمُ مِمَّنْ ذُکِّرَ بِاٰیٰتِ رَبِّهٖ ثُمَّ اَعْرَ
مُنْتَقِمُوْنَ ۵ اوس شخص سے کون زیادہ ظا
آیات سے یاد دہانی کرائی گئی پر وہ اعرا
سے انتقام لینے والے ہیں۔ یہ الفاظ کیسے
واقعی نمونہ ان الفاظ کے مطابق ہم اپنی ہی قوم میں دیکھ
عبرت نہیں۔ اور کچھ خوف نہیں یہی تو موجب تمام تباہی اور ذلت کا ہے
چوتھی حالت یہ ہے کہ آسمانی کتاب کی جو باتیں اپنے نفس اور خیالات کے
مطابق دیکھی وہ مان لی اور باقی چھوڑ دی۔ ایسی حالت بھی دنیاوی
ذلت و آخری عذاب کا موجب ہوتی ہے چنانچہ قرآن مجید فرماتا ہے
اَفَتُؤْمِنُوْنَ بِبَعْضِ الْکِتٰبِ وَتَکْفُرُوْنَ بِبَعْضٍ فَمَا جَزَآءُ
مَنْ یَّفْعَلُ ذٰلِكَ مِنْكُمْ اِلَّا خِزْیٌ فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا وَیَوْمَ
الْقِیٰمَةِ یُرَدُّوْنَ اِلٰٓی اَشَدِّ الْعَذَابِ کیا تم آسمانی کتاب کی
بعض باتوں کو مانو گے۔ اور بعض کی تکفیر کرو گے پس جو لوگ تم میں
سے ایسا کریں اونکی جزا سوائے اسکے کیا ہے کہ دنیا میں رسوا ہوں

اور قیامت کے دن سخت ترین عذاب کی طرف دھکیلے جاویں۔ الغرض
جبتک قرآن کریم مسلمانون کے اندر موجود ہے اوسوقت تک اوسپر
غور و فکر کرنا اوسکے تمام احکام کو ماننا اور عملی حالتیں اوسکی مطابق
بنانا۔ دینی اور دنیاوی ترقیات کے واسطے لازمی اور ضروری ہے
جبتک ایسا نکرینگے اوسوقت تک نہ کوئی اسلامی یونیورسٹی۔ یا کالج
یا اسکول اونکو عزت دیسکتے ہیں اور نہ کوئی انجمن یا ندوہ۔ کیونکہ الفاظ
ربانی کے مطابق عمداً غفلت۔ کنارہ کشی۔ لاپرواہی۔ اور نفس پرستی
تمام کی تمام موجب رسوائی عذاب ہے تو پھر کیا انسان خدا سے
جنگ کرکے کامیاب ہوسکتا ہے یا اوسکے قوانین کے خلاف کوئی راستہ
اختیار کرکے اپنی مراد کو پہنچ سکتا ہے ہرگز نہیں ہرگز نہیں۔ تمام سکولوں
اور انجمنوں کو جسقدر کامیابی حاصل ہوتی ہے وہ اوسی حدتک محدود
رہتی ہے جس حدتک اونھون نے اسلامی اصول اور قرآنی احکام کو عملی
طور پر اختیار کیا ہے۔ کہاں ہیں علمائے دین۔ اور ہمدردان قوم
وہ کیوں قرآنی تعلیم کی طرف پوری توجہ نہیں کرتے۔ کیا ابھی تک وہ اپنے
اصول قرآنی سے بیخبر ہیں۔ یا عمداً غافل۔ یا مستغنی اور سرکش۔ کیا ابھی
حالتیں ربانی احکام کے خلاف کوئی اصلاح یا ترقی کی امید ہو سکتی ہے
کیا کوئی انسان یا انسانی مجمع خدا کے الفاظ کو جھوٹا ثابت کرسکتا ہے
یا اوسکے قاعدوں کو توڑ سکتا ہے؟ نہیں ہرگز نہیں۔ پس جاگو اور
ہشیار ہوجاؤ۔ ایسا نہو کہ غفلت اور سرکشی میں ہلاک ہوجاؤ۔ اپنی
اپنی کوششیں تعلیم علوم و فنون کے طرف بھی مصروف رکھو کیونکہ تمام
علوم و فنون قرآن مجید کی سچی اور واقعی تفسیر ہیں مگر قرآنی تعلیم کو سبکے

مقدم کرو۔ ایمان اور تقوےٰ کے راستوں پر قایم ہو جاؤ
استغفار کے ساتھ اپنے مولا کی طرف جھک جاؤ۔ یہی راستہ ہے
جسکو اللہ تعالےٰ نے تمام کامیابوں کی جڑ قرار دیا ہے۔ تمام
قوموں کا عروج اون کے اسلامی حالت پر منحصر رہا اور رہیگا۔ کسی قوم نے فطرتی اسلام سے بہت کچھہ فیض حاصل کیا اور کسی
نے تعلیمی اسلام سے۔ الغرض تمام انسانی ترقیات اور کمالات کا سرچشمہ
اسلام ہے خواہ وہ دینی ہو یا دنیاوی اور خواہ کسی قوم نے اسلامی
اصول کو جو ہر قسم کی نیکی اور اصلاح کا ذریعہ ہیں فطرتاً اختیار
کیا ہو یا تعلیماً۔
اس مسئلہ کو ہم انشاء اللہ الکریم علیحدہ رسالوں میں مفصل شایع کرینگے
کہ ہر ایک قوم کا عروج اوسکی اسلامی حالت پر منحصر رہا ہے اور تمام
دنیا کا واقعی اور حقیقی مذہب یہی اسلام ہے۔ وَلَهُ أَسْلَمَ مَنْ
فِي السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ طَوْعًا وَكَرْهًا۔ اور جو کوئی آسمانوں
میں ہے یا زمین میں وہ اوسی کے واسطے اسلام لایا ہے خواہ
بارادہ و شوق لایا ہو یا بجبر و اکراہ۔
یہ مسئلہ قرآنی آیات سے قریب صاف طور پر بیان ہو چکا ہے
کہ مسلمانوں کا دینی و دنیاوی عروج قرآن کریم کی اطاعت پر منحصر
ہے مگر بہت سے کم علم ظاہر بیں اور ناواقف اصحاب نے اسپر
طرح طرح کے شکوک ظاہر کیے ہیں جنکی بنا دنیا پرستی یا غفلت کے
سوا ئے اور کچھہ معلوم نہیں ہوتی ہے۔ تاہم اس مسئلہ کو اور
زیادہ وضاحت کے ساتھہ صاف کرنا چاہتے ہیں کیونکہ جبتک

... شخص پر یہ بات صاف روشن ہو جاوے کہ
... ف موجب ہدایت ورحمت ہو ویسا ہی دوسری
... ر ہلاکت بھی ہے اور یہی قرآن اس وقت
... ب زوال اور دوسری قوموں کے
... ہے - تب تک ابھی وہ عزت وعظمت
... کا حقیقی طور پر مستحق ہے اور نہ
... جہ ہو سکتی ہے جو اوس کے
... وت کے متعلق واقعی طور پر
ور پیش ... ہیں کہ اس مضمون کو مفصلہ
ذیل شکلوں ...

(۱) اللہ تعالے ... ہیں بہ تقاضاے عدل ورحم
ہیں اُن میں سے ایک ... کے وقت اپنے پاک
بندوں کی خاص مدد کرے - اون کے رزق اور عزت کا حامی ہو
اور اون کا ہادی اور والی - اور غمگسار بنے

(۲) جب قوم پر خدا کا رسول کلام آلہی کے ساتھ نازل ہوا اوسکا
عروج احکام آلہی کی اطاعت پر منحصر رہا اور ہے اور رہیگا -

(۳) ہر ایک ربانی کلام اور رسول کے ساتھ عذاب آلہی بھی ضرور
ہوتا ہے - تا کہ بیباک اور ناپاک لوگ اسیطرح پھر اونکی طرف متوجہ
بلکہ جس بدکار قوم کو رب العلمین برباد کرنا چاہتا ہے پہلے اُسکے
مرفہ الحال لوگوں کی طرف احکام بھیجتا ہے - پس جب وہ نافرمانی
کرتے ہیں تب عذاب کے مستحق ٹھہر جاتے اور ہلاک کر دیئے جاتے ہیں

(۴) جو قوم کسی رسول۔ یا کلام الٰہی کی مخا…
دنیا میں بھی عذاب نازل ہوتا ہے اور …
کوئی قوم اس مخالفت میں بڑھتی ہے …
ہے۔

(۵) رجوع الی اللہ اور استغفار سے …
(۶) جو لوگ دین سے علیحدہ ہو کر …
کوشش کرتے ہیں وہ اپنی اپنی …
ہوتے ہیں ہاں اگر یہ لوگ کسی …
لگجائیں اور ظالم بنجائیں تو او…
جاتی ہیں اور اونکی ہلاکت کا …
(۷) جو لوگ آسمانی کتاب سے … یں وہ جلدی
عذاب الٰہی کے نیچے آجاتے …
(۸) جو لوگ احکام الٰہی … کے بعد بھی رجوع نکریں وہ
غضب الٰہی کے محرک اور سخت عذاب کے مستحق ٹھہر جاتے ہیں۔
(۹) جو لوگ آسمانی کتاب کی بعض باتوں کو مانیں اور بعض کو نہ
مانیں وہ دنیا میں سخت ذلیل ہوتے اور آخرت میں سخت عذاب
کی طرف دھکیلے جائینگے۔
(۱۰) عذاکا خوف نہ کرنا اور غفلت دنیا کی میں زندگی بسر کرنا برباد
ہو جانے کی علامت ہے۔
(۱۱) عذاب اکبر جو مرنے کے بعد ملیگا اوسکے علاوہ دنیا میں
بھی بدکاروں کو ایک عذاب خفیف دیا جاتا ہے تاکہ وہ حق کی

...رہو کے بچیں۔

(۱) ایمان... اعمال صالحہ کے بغیر انسان نقصان پر نقصان اٹھاتا
اور... کار برباد ہو جاتا ہے۔
... اسلام عالمگیر مذہب ہے۔ ہر ایک مخلوق اسی کو مانتی اور اسی پر چلتی
خواہ بارادہ وشوق چلے یا بوجہ اکراہ۔ ہاں ایک وہ لوگ ہیں
جنکو... ہیں فطرتاً اور تعلیماً ملا... ایک وہ ہیں جنکو محض فطرتاً
(۱۴)... لے اپنے اسلا... مطابق جیسا کوئی عمل کرتا ہے ویسا ہی
...عمل
...
... تی ترقیات اور خوبیوں کا زینہ فطرتی اور تعلیمی
اسلا... سعد... سبر... ور دنیاوی کمالات حاصل ہوتے
ہیں وہ اسلام کے ہی طفیل سے حاصل ہوتے ہیں۔ فقط

قطعہ تاریخ سال نو رسالہ تذکرۃ القرآن ۱۹۱۶ء از نتایج طبع فکر ساہب ذہن
ثاقب عالم باعمل فاضل اکمل عالیجناب مولوی ابو الجلیل محمد عبد الجلیل صاحب شفقت
بھگوانپوری یکے از مریدان جناب مولانا شاہ فضل الرحمن صاحب نور اللہ مرقدہ گنج مرادآبادی

کہاں... بیان سیرت اسلام ادہر آو
تو طلب تاریخ اسلامی کے عاشق حضرت... جو
زمانہ جو ... جس لیلے کا مجنوں یہ رسالہ ہے
رسالہ جو شایع ہو رہا ہے آج دنیا میں
ہر اہل علم کے تعویذ بازو کے یہ قابل ہے
مزدہ صحف... شفقتہ تاریخ سال نو

ہو جس شوق کہ تم ... عاشق یہ رسالہ ہے
وہ جس ... کے جلوہ کی ہیں شایق یہ رسالہ ہے
خدائی جو وہ جس ... کا واثق یہ رسالہ ہے
ہر اک ... خوبیوں میں جو یہ فائق یہ رسالہ ہے
مسلمانوں کی حرز جان کا لایق یہ رسالہ ہے
کہی اسلام کی تاریخ صادق یہ رسالہ ہے
سنہ ۱۹۱۶ء

تفہیم میں بھی بڑی مدد
ہوسکیگا انشاء اللہ تعالےٰ

مفتاح العرب اسکے
ایسا حاوی اور مشاق ہوجا
نحومیر - ہدایت النحو - کا
مفتاح القرآن کے ...
دوسری کتاب صرفی یا نحوی

مفید عام عرف معالجہ
انگریزی فارسی عربی زبان
معلوم کرنا ہو تو فوراً لغات کے
آتا ہو یا فارسی یا عربی یا انگریزی
تم کسی خاص نسخہ و معالجہ کی جانچ

کر سکتے ہو ہر مرض کے علاج میں انگریزی و یونانی نسخہ جات جو اعلیٰ درجہ پر قابل اعتبار ہیں
کئے گئے ہیں سہل الوصول اور دیسی ادویہ کیطرف خاص توجہ دی گئی ہے تاکہ اسکی مدد سے
شہر و دیہات میں علاج بلا وقت ہو سکے - ہر فہیم و ذی علم کے لئے یہ کتاب حالت صحت
میں رفیق جانفزا اور ایام مصیبت میں مونس و غمگسار ہوگی اسکے تتمہ میں اخلاقی اور روحانی
علاج اور مفید اور قابل اعتبار کتاب ہے کہ اسکی نظر زمانہ سابق و حال کی کتابوں میں نہیں
دیکھی جاتی - یہ کتاب تین جلدوں میں ہے قیمت فی جلد ۱۲ کل قیمت ہر سہ جلد عہ کمانڈر ...
طالبعلموں اور غریب علم دوست اشخاص کو بشرط تصدیق ڈاکٹروں ہیڈ ماسٹروں اور معزز عہدہ داروں
نصف قیمت پر دیجاسکتی ہے **رسالہ اعضاء مخصوصہ** جس میں تمام امراض مخصوصہ مثلاً آتشک سوزاک
وجریان و نامردی مضرات جلق عقر سرعت انزال - احتلام عسرت طمث - انسقاط وغیرہ کا علاج

...ت کی ترتیب پر درج کیے گئے ہیں نیز تمام
کے ... ہیں درج کیے گئے ہیں زمانہ موجودہ کی تمام خرابیوں اور
...کا ہیں کامل ... ہے قیمت ۸ر

النساء والصبیان اس ... میں اون تمام ناگہانی دکھوں اور دردوں کا علاج
تونکی بیخبری دائیوں کی نادانی ... ت رسموں کی پابندی سے حاملہ اور زچہ اور
کو ہمارے ملک میں ... ... کی طرح ہلاک کر رہی ہیں قیمت ۳ر

... ... یں مفید عام کی طرح تمام امراض لغت کی ترتیب پر درج کیے
... فیت علامات امتحان اور تشخیص درج کیے گئے ہیں طب جراحی
... ... ض الصبیان۔ امراض النساء وغیرہ میں سے کوئی
... تمام ... یہ کتاب کا ... سے حاوی اور جامع ہے یہ کتاب مفید عام کیساتھ
ملکر ... مصری اور یونانی کا ایسا کامل کتبخانہ بنجاتا ہے کہ پھر کسی کتاب کی ضرورت نہیں رہتی
اگرچہ پہلے سے اس کتاب کی نسبت ہمارا ارادہ محض اسقدر تھا کہ ہر ایک مرض کی تعریف اور تشخیص درج
کی جاوے مگر بنظر تکمیل اسباب و علامات و امتحان و کیفیت کا بھی مختصر مگر کامل بیان شامل کر دیا
گیا ہے باوجود زیادتی حجم بنظر افادہ عام وہی ... قیمت ہے

الاشتہار تراوڈی یہ اشتہاری پرچہ ہے جو ایکہزار ماہوار چھپکر تذکرۃ القرآن کیساتھ
... شائع ہوا کریگا شرح اندراج فی ماہ چار روپیہ فی صفحہ فی سہ ماہی ... فی صفحہ فی ششماہی
... روپیہ اور فی سال ... فی صفحہ ہوگی جو صاحبان اپنے طبع شدہ اشتہارات یا رسایل
زبان اردو یا انگریزی وغیرہ اشاعت کیواسطے ارسال فرماوینگے وہ بشرح ذیل شایع
کیے جاسکتے ہیں۔ بوزن ۳ ماشہ فی عدد چار روپیہ ماہوار ۳ ماشہ سے زیادہ ایک تولہ تک ... روپیہ
ماہوار ایک تولہ سے زیادہ فی تولہ یا اوسکی کسر ... روپیہ ماہوار تاجروں کے لیے اپنی اپنی اشاعت
کا نہایت آسان ذریعہ ہے۔

وَمَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِکْرِیْ فَاِنَّ لَہٗ مَعِیْشَۃً ضَنْکًا وَّنَحْشُرُہٗ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اَعْمٰی

اور جو شخص میرے ذکر سے منہ پھیرا ہیں تحقیق اُسکو واسطے گذران تنگ ہوگی اور قیامت کے دن ہم اُسکو اندھا اٹھاوینگے

جلد ٢ نمبر ٣ | تذکرۃ القران | سنہ ١٩ ماہ مارچ

تذکرۃ القران

یہ ایک ماہواری رسالہ ہی جو اغراض ذیل پر چھپکر شایع ہوتا ہے

١ اول - قرانی مضامین اور مسائل کو ماہواری رسالونکی صورتمیں شایع کرنا - قران کریم کو تمام بنی نوع کیواسطے کامل واعظ اور حقیقی خیرخواہ ثابت کرنا - اور ایسی تجاویز و تدابیر پیش کرنی جنسے قرانی علوم کا رواج ہو۔

٢ دوم - قران کی کاملیت و فضیلت کو تمام اقوام پر ظاہر کرنا اور اُس بیہودہ ضد او تعصب کے دور کرنیکی کوشش کرنا جس نے مذاہب کو ایک دوسرے کا دشمن بناکر ہمدردی اور اتحاد کو کھو دیا اور تمام قوم کو بالعموم حقیقی صلاحیت - وسعادت سے محروم کردیا اور خداوند عالم کی سچی پرستش کے بجائے اونکو رسومات کا پرستار بنا دیا ہے

٣ سوم - مخالفین کے اعتراضات کا جواب نہایت شایستگی اور حلم کے ساتھ قرآن مجید سے دینا - ضد اور تعصب کی رو سے کسی قوم - یا کسی بشر کی دل آزاری نکرنا - بلکہ سچی ہمدردی اور سچی خیرخواہی کے طور پر احسن طریق سے تمام بد اخلاقی - بیدینی - اور بے ایمانی کے دور کرنیکی کوشش کرنا۔

٤ چہارم - مسلمانون کے مختلف فرقوں میں اتحاد پیدا کرنا

اس رسالہ کی قیمت سالانہ مع محصول ڈاک دو روپیہ ہی جو پیشگی آنی چاہیے

در مطبع عزیزی تراوڑی ضلع کرنال ملک پنجاب طبع شد

دکاتب رسالہ ہذا سید الطاف حسن نایس کاپی نویس امروہوی عفی عنہ

جن صاحبان کی ذمہ قیمت سال گذشتہ واجب الادا ہی براہ مہربانی مع قیمت سنہ رواں کے جلد عنایت کر کے مشکور فرماویں اور عنداللہ ماجور ہوں

عجیب و غریب اور تمام تعلیم یافتوں کیواسطے نہایت ضروری مفید کتابیں

۱ مجموعہ تذکرۃ القرآن ۹۹ء ۱ جلد جسمیں مفصلہ ذیل مضامین پر نہایت ہی عجیب و غریب بحث ہو (۱) دلایل پرستی بارتیجالی (۲) اسمائی بارتیجالی کی حقیقت اونکی اعمال اور خواص (۳) مسئلہ تقدیر (۴) دعای کی حقیقت اور انعامات الٰہی کا ذکر (۵) کون لوگ غضب الٰہی کے موجب ہیں اور کون گمراہ ہیں (۶) معاشرت یعنی مرد و عورت کی باہمی تعلقات کسطرح پر ہوتے ہیں (۷) اسلامی حفظ صحت۔ (۸) غفلت کے خطرناک نتایج اور اونکا کامل علاج (۹) ذکر و فکر کی حقیقت۔ اونکی نتایج اور اون طاقتوں کو زایل کرنے کی خرابیاں قیمت مع محصول ڈاک دو روپیہ

۲ مفتاح القرآن اسکو معمولی اردو خوان ایک مہینہ میں یاد کرکے پانچہزار لغتوں اور ایک لاکھ سولہ ہزار صیغوں پر ایسا حاوی اور صرف و نحو میں ایسا مشاق ہو جاتا ہے کہ قرآن مجید با ترجمہ پڑھ سکتا ہے۔ چھوٹے بچے بھی اسکو چار پانچ مہینہ میں یاد کرکے قرآن مجید با معنی پڑھ سکتے ہیں اور بے معنی پڑھنے کی برابر مدت میں ختم کرسکتے ہیں۔ پس تمام بچوں جوانوں اور بوڑھوں کو چاہیے کہ اسکو ضرور پڑھیں۔ پھر تمام عمر قرآن مجید کی با ترجمہ تلاوت کرتے رہیں۔ ایسی عجیب خدا اور نعمت کیطرف سے غفلت نکریں اس سے بڑھکر اور کیا خوش نصیبی ہوسکتی ہے کہ محض چند ماہ کی معمولی محنت سے قرآن مجید با ترجمہ آتا ہے۔ تمام مسلمانوں کو چاہیے کہ اب بچوں کو بے معنی قرآن مجید پڑھانا چھوڑ دیں اور اس قاعدہ کو پڑھا کر با ترجمہ پڑھایا کریں۔ کیونکہ آنکھوں کے ہوتے اندھا ہو کر چلنا سخت نادانی ہے اگر ایسا ہی کرینگے تو انشاء اللہ العزیز قرآنی آیتوں اور قصوں کا ایسا رواج ہو جائیگا کہ تمام واہیات لغو گندے شعر اور جھوٹے قصے جنہوں نے ہمارے دین اور دنیا کو برباد کر رکھا ہے کلیتہً نیست و نابود ہو جائیں گے اس قاعدہ سے اردو فارسی کے ہزار ہا لغت آجائیں گے جس سے مدرسہ کی تعلیم میں بھی بڑی مدد ملیگی اور مڈل کا امتحان بجائے چھ سال کے چار سال میں ہو سکیگا انشاء اللہ تعالےٰ۔

۳ مفتاح العرب اسکے ذریعہ سے معمولی اردو خوان تمام صرف و نحو عرب پر دو مہینہ میں ایسا حاوی اور مشاق ہو جاتا ہے کہ میزان منشعب صرف میر دستور المبتدی فصول اکبری نحومیر ہدایت النحو کافیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

وَکَانَ حَقًّا عَلَیْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ

مومنوں کی مدد کرنا ہمارا فرض ہے

لِلَّذِیْنَ اسْتَجَابُوْا لِرَبِّھِمُ الْحُسْنٰی

جن لوگوں نے اپنے رب کا حکم مانا اونکے لئے بہتری ہی بہتری ہے

(۱) اللہ تعالےٰ پر جو بندوں کے حقوق بہ تقاضائے عدل و رحم ہیں انمیں سے ایک یہ بھی ہے کہ مقابلہ کے وقت اپنے پاک بندوں کی خاص مدد کرے اونکے رزق اور عزت کا حامی ہو اور اونکا ہادی اور والی اور غمگسار بنے - چنانچہ وہ خود فرماتا ہے وَکَانَ حَقًّا عَلَیْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ "مومنوں کی مدد کرنا ہمارا فرض ہے" پھر فرماتا ہے اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَھُمْ مَّغْفِرَۃٌ وَّرِزْقٌ کَرِیْمٌ "تحقیق جو لوگ اللہ کو مانتے اور عمل صالح کرتے ہیں اونکے واسطے مغفرت اور عزت والا رزق ہے" پھر فرماتا ہے - اِنَّ اللّٰہَ لَھَادِی الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا "تحقیق اللہ تعالےٰ

موسنون کا ہادی ہے" اَللّٰهُ وَلِیُّ الَّذِیْنَ آمَنُوْ" اللہ مومنون کا
والی ہے" اِنَّ اللّٰهَ یُدَافِعُ عَنِ الَّذِیْنَ آمَنُوْا" اللہ مومنون کی
بلاؤں کو دفع کرتا ہے" وَلَیَنْصُرَنَّ اللّٰهُ مَنْ یَّنْصُرُهٗ" اللہ ضرور ضرور
اوس شخص کی مدد کرتا ہے جو اوسکی خدمت کرتا ہے" وَمَنْ یَّتَوَلَّ اللّٰهَ
وَرَسُوْلَهٗ وَالَّذِیْنَ آمَنُوْ فَاِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْغٰلِبُوْنَ" جو
اللہ سے اور اوسکے رسول سے اور مومنون سے محبت کرتا ہی۔ پس اللہ کا ہی
گروہ غالب رہتا ہے"

ان آیات بینات سے صاف ظاہر ہے کہ ایماندارون کا اللہ حامی۔ ناصر
والی۔ حافظ اور ہادی ہے اون سے محبت کرتا۔ اونکے گناہوں کو بخشتا
عزت کا رزق دیتا۔ بلاؤں کو اونسے دور رکھتا اور مقابلہ کے وقت اونکو
غلبہ دیتا ہے۔ علم حیوانات میں یہ مانا ہوا مسئلہ ہی۔ اور تاریخ انسان بھی
شاہد ہے کہ تمام مخلوقات میں اپنے اپنے غلبہ اور قیام کے واسطے ہمیشہ
کشمکش رہتی ہے جو فاضل ترین ہیں۔ وہ غالب اور قایم رہتے ا
جو ناقص ترین ہیں وہ مغلوب
اور نابود ہوتے جاتے ہیں۔ عدالت اور راستی ایمانداری کے اعلیٰ اور
ضروری اجزا ہیں جس قوم میں یہ نہیں اوسکا کوئی ایمان نہیں جو شخص
ظلم کرتا۔ اور جھوٹ بولتا ہے اور ساتھ مومنیت کا دعوے رکھتا ہے وہ
فی الحقیقت جھوٹا اور بے ایمان ہے۔ تمام عالم اوسکے کذب پر شہادت
دیگا اور اللہ تعالیٰ اپنی قدرت سے اوسکو باطل ثابت کریگا۔ چنانچہ وہ خود
فرماتا ہے۔ یَمْحُ اللّٰهُ الْبَاطِلَ وَیُحِقُّ الْحَقَّ بِکَلِمٰتِهٖ" اللہ اپنے کلمات
سے باطل کو مٹاتا اور حق کو حق ثابت کرکے دکھاتا ہے۔ جھوٹا دعوے

کوئی چیز نہیں۔ سچے مومن بنو اور عملاً راستی اور عدالت سے اوسکی سچائی ظاہر کرو پھر دیکھو کہ قدرت الٰہی کس کس طرح مدد کرتی اور بے ایمانی کے مقابلہ پر تمہارا کیسا غلبہ ظاہر کرتی ہے۔ خداوند عالم کے ہاتھ میں ایک میزان ہے جسمیں تمام شخصوں اور قوموں کے ایمان اور اعمال کا موازنہ ہوتا رہتا ہے اور اون اعمال کے مطابق ہی قومیں زیر و زبر ہوتی رہتی ہیں چنانچہ وہ خود فرماتا ہے۔ اِنَّ اللّٰہَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ" تحقیق اللہ کسی قوم کی حالت کو نہیں بدلتا جب تک وہ اپنے نفسوں کی حالت کو نہ بدل لے"

(۲) جس قوم پر خدا کا رسول کلام الٰہی کے ساتھ نازل ہوا اوسکا عروج احکام الٰہی کی اطاعت پر منحصر رہا اور ہے اور رہیگا۔ چنانچہ اللہ کریم فرماتا ہے لِلَّذِیْنَ اسْتَجَابُوْا لِرَبِّهِمُ الْحُسْنٰی" جن لوگوں نے اپنے رب کا حکم مانا اونکے واسطے بہتری ہی بہتری ہے" لِلَّذِیْنَ اَحْسَنُوْا فِیْ هٰذِهِ الدُّنْیَا حَسَنَةٌ وَ لَدَارُ الْاٰخِرَةِ خَیْرٌ" جو لوگ بھلائی کرتے ہیں اون کے واسطے اس دنیا میں ہی بھلائی ہے۔ اور آخرت کا گھر تو اور بہتر ہے۔

جناب نوح علیہ السلام جو اپنی قوم کو ایک آنے والے عذاب کی خبر دینے اور اوس سے ڈرانے کے واسطے مامور ہوئے تھے۔ اپنی قوم کو خفیہ اور علانیہ طور پر۔ فرداً۔ اور مجمعوں میں سمجھاتے رہے مگر کسی نے نہ مانا آخرکار فرماتے ہیں۔ فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّکُمْ اِنَّهٗ کَانَ غَفَّارًا یُرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَیْکُمْ مِدْرَارًا وَّ یُمْدِدْکُمْ بِاَمْوَالٍ وَّ بَنِیْنَ وَ یَجْعَلْ لَّکُمْ جَنّٰتٍ وَّ یَجْعَلْ لَّکُمْ اَنْهٰرًا مَا لَکُمْ لَا تَرْجُوْنَ لِلّٰهِ وَقَارًا" پس میں نے کہا اپنے رب سے استغفار کرو تحقیق وہ

تم پر پانی برسائیگا یا آسمان سے بھیجیگا۔ تمہارے مالوں اور اولاد کو
بڑھائیگا۔ اور تمہارے لئے باغ اگائیگا۔ اور نہریں جاری کریگا۔ تمہیں کیا
ہوگیا کہ اللہ سے بڑی بڑی امیدیں نہیں رکھتے۔ ایسا ہی سیدنا ہود علیہ السلام
اپنی قوم عاد سے فرماتے ہیں۔ وَيٰقَوْمِ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْٓا
اِلَيْهِ يُرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَيْكُمْ مِّدْرَارًا وَّيَزِدْكُمْ قُوَّةً اِلٰى قُوَّتِكُمْ
وَلَا تَتَوَلَّوْا مُجْرِمِيْنَ " اے میری قوم اپنے رب سے استغفار کرو پھر
اوسکی طرف جھک جاؤ۔ وہ پانی برساتا ہوا آسمان تمہاری طرف بھیجیگا۔ اور
تمہاری موجودہ قوت کو اور ترقی دیگا اور سرکشی کرکے مجرم مت ہو۔
ایسا ہی شعیب علیہ السلام اپنی قوم مدین سے فرماتے ہیں۔ وَيٰقَوْمِ اَوْفُوا
الْمِكْيَالَ وَالْمِيْزَانَ بِالْقِسْطِ وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ اَشْيَآءَهُمْ
وَلَا تَعْثَوْا فِي الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ ۝ بَقِيَّتُ اللّٰهِ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ
مُّؤْمِنِيْنَ " اے میری قوم اپنے پیمانہ اور ترازو کو انصاف کے ساتھ
پورا کرو اور لوگوں کو اونکی چیزیں کم نہ دیا کرو اور زمین میں فساد پھیلاتے
مت پھرو۔ اگر تم مومن ہو تو تمہارے واسطے بقیت اللہ بہتر ہے" یعنی
جو ایمانداری سے بچے رہے بہتر ہے" ایسا ہی ایک اور جگہ پر قرآن کریم
فرماتا ہے۔ وَاَوْفُوا الْكَيْلَ اِذَا كِلْتُمْ وَزِنُوْا بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِيْمِ
ذٰلِكَ خَيْرٌ وَّاَحْسَنُ تَاْوِيْلًا ۝ اور جب ناپ کردو تو پورا ناپ کردو
اور سچی ترازو سے تولو۔ یہ بہتر ہے اور اسکا انجام اچھا ہے" قرآن مجید
اہل توارات و انجیل کی نسبت فرماتا ہے۔ وَلَوْ اَنَّهُمْ اَقَامُوا التَّوْرٰىةَ
وَالْاِنْجِيْلَ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِمْ مِّنْ رَّبِّهِمْ لَاَكَلُوْا مِنْ فَوْقِهِمْ
وَمِنْ تَحْتِ اَرْجُلِهِمْ " اگر یہ لوگ توارات و انجیل کو اور نیز اون

صحیفوں کو جو اوسکی طرف اوسکے رب کیطرف سے نازل ہوے دیتے تو ضرور سروں کے اوپر اور پاؤں کے تلے سے رزق حاصل کرتے یعنی ایسی برکتیں ہوتیں کہ اوپر سے بھی رزق برستا۔ اور نیچے سے بھی اوبلتا۔ چنانچہ اہل تورات و انجیل نے اپنی کتابوں کو قایم کیا تمام دنیا کی زبانوں میں اونکے ترجمہ شایع کئے اور واعظ بھیجے اب اوسکی عدیں یا فراغت رزق کہا رہی ہیں جو فی الحقیقت سروں کی طرف سے بھی برس رہا ہے اور پاؤں کے نیچے سے بھی اوبل رہا ہے۔ یہ ایک زبردست پیشگوئی تھی جسکا ظہور اسوقت تمام عالم میں مشاہدہ ہو رہا ہے۔ ایسا ہی ایک اور جگہ پر قرآن مجید فرماتا ہے۔

وَلَوْ اَنَّ اَهْلَ الْقُرٰۤى اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَفَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَرَكٰتٍ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ وَلٰكِنْ كَذَّبُوْا فَاَخَذْنٰهُمْ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ

اگر ان بستیوں کے رہنے والے خدا کو مانتے اور خدا ترس بنتے تو ہم آسمان اور زمین سے برکتوں کے دروازہ انپر ضرور کھول دیتے مگر انھوں نے تکذیب کی اسلئے ہمنے اون کرتوتوں کی سزا میں جو وہ کرتے تھے اونھیں پکڑ لیا۔ اسی طرح پر جناب خاتم النبیین سید المرسلین حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم قرآن مجید کی بسنبت سورۂ ھود میں فرماتے ہیں وَ اَنِ

اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْۤا اِلَيْهِ يُمَتِّعْكُمْ مَّتَاعًا حَسَنًا اِلٰۤى اَجَلٍ مُّسَمًّى وَّيُؤْتِ كُلَّ ذِيْ فَضْلٍ فَضْلَهٗ ؕ وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنِّيْۤ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ كَبِيْرٍ

اور یہ کہ اپنے رب سے استغفار کرو اور اوسکی طرف جھک جاؤ۔ وہ تمہیں ایک وقت مقرر تک اچھے سامان عطا کریگا اور ہر ایک اہل فضل پر اپنا فضل کریگا اور اگر سرکشی کروگے تو مجھکو تمہاری نسبت ایک بڑے دن کے عذاب کا اندیشہ ہے"

(۳) ہر ایک ربانی کلام اور رسول کے ساتھ عذاب الٰہی بھی ضرور ہوتا ہے تاکہ بیباک اور ناپاک لوگ اسیطرح پر اوسکی طرف متوجہ ہوں یا جس بدکار قوم کو رب العلمین برباد کرنا چاہتا ہے پہلے اوسکے مرفہ الحال لوگوں کی طرف احکام بھیجتا ہے پس جب وہ نافرمانی کرتے ہیں تب عذاب کے مستحق ٹھہر جاتے اور ہلاک کر دیے جاتے ہیں۔ چنانچہ قرآن مجید فرماتا ہے وَمَآ اَرْسَلْنَا فِیْ قَرْیَۃٍ مِّنْ نَّبِیٍّ اِلَّآ اَخَذْنَآ اَھْلَھَا بِالْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ لَعَلَّھُمْ یَضَّرَّعُوْنَ۔ یعنے جس کسی گاؤں میں کوئی نبی بھیجا ساتھ ہی اوسکے باشندوں پر مصیبتیں بھی ڈالی۔ اور نقصانات بھی پہنچائے۔ تاکہ وہ گڑگڑائیں پس اس آیت کریمہ سے صاف ظاہر ہے کہ ہر ایک نبی کے ساتھ ایک تنگی اور مصیبت بھی ضرور آتی ہے تاکہ اون کے دل گداز ہو کر خدا کی طرف جلدی جھکیں اور نبی کی تعلیم کو سنیں کیونکہ عموماً کوئی نبی ایسے ہی وقت میں آتا ہے۔ جبکہ غفلت۔ بے خوفی۔ اور بدکاری انتہا درجہ کو پہنچ جاتی ہے اور بلا سخت مصیبتوں کے لوگ خدا کی طرف مائل نہیں ہو سکتے۔ برعکس اسکے قرآن مجید یہ بھی فرماتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کسی فرد یا قوم پر عذاب نازل نہیں فرماتا جب تک رسول مبعوث نفرمائے۔ وَمَا کُنَّا مُعَذِّبِیْنَ حَتّٰی نَبْعَثَ رَسُوْلًا۔ اور ہم عذاب کرنے والے نہیں ہیں جب تک کسی رسول کو نہ بھیج لیں۔ ایک اور جگہ فرماتا ہے۔ وَاِذَآ اَرَدْنَآ اَنْ نُّھْلِکَ قَرْیَۃً اَمَرْنَا مُتْرَفِیْھَا فَفَسَقُوْا فِیْھَا فَحَقَّ عَلَیْھَا الْقَوْلُ فَدَمَّرْنٰھَا تَدْمِیْرًا۔ اور جب کبھی ہم یہ ارادہ کرتے ہیں کہ کسی بستی کو برباد کریں تب اوسکے مرفہ الحال لوگوں کی طرف ایک حکم بھیجتے ہیں۔ پس وہ نافرمانی کرتے ہیں تب اونپر قول عذاب حق ہو جاتا ہے

پس ادسکو مار کر تباہ کر دیتے ہیں،

(۴) جو قوم کسی رسول یا کلام آلہی کی مخالفت کرتی ہے اوسپر دنیا میں بھی عذاب نازل ہوتا ہے اور آخرت میں بھی۔ جسقدر زیادہ کوئی قوم اس مخالفت بڑھتی ہے اوسیقدر جلدی ہلاک کر دی جاتی ہے چنانچہ قرآن مجید فرماتا ہے وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا يَمَسُّهُمُ الْعَذَابُ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ ”جو لوگ ہماری آیتوں کی تکذیب کرتے ہیں اونپر نافرمانیوں کی سزامیں عذاب نازل ہوتا ہے پھر کلیہ قاعدے کے طور پر فرماتا ہے كُلَّمَا جَآءَ اُمَّةً رَّسُوْلُهَا كَذَّبُوْهُ فَاَتْبَعْنَا بَعْضَهُمْ بَعْضًا وَّجَعَلْنٰهُمْ اَحَادِيْثَ فَبُعْدًا لِّقَوْمٍ لَّا يُؤْمِنُوْنَ جب کبھی کسی امت کیطرف اُسکا رسول آیا اوسنے اوسکی تکذیب کی اسلیئے ہم نے بھی ایک کو ایک کے پیچھے ہلاک کیا اور اونکے فسانہ بنادئے پس بے ایمان لوگ پر لعنت ہو“ پھر ایک جگہ پر مثالات سے قرآن مجید اس مسئلہ کو اسطرح پر واضح فرماتا ہے اور ہمنے موسے کو کتاب توراۃ دی اور اونکے بھائی ہارون کو وزیر کے طور پر اونکے ساتھ کیا پھر اون کو حکم دیا کہ اون لوگوں کی طرف جاؤ جو ہمارے نشانیوں کو جھٹلاتے ہیں (پس) وہ گئے اور سمجھایا مگر انہوں نے نہ مانا بلکہ مقابلہ پر آمادہ ہوئے، اسلیئے ہم نے اونکا کھوج تک مٹا دیا اور قوم نوح نے بھی جب ہمارے رسولوں کو جھٹلایا تب ہمنے اونکو غرق کر دیا اور اون کو واسطے ایک عبرت کا نشان بنا دیا اور ہمنے ظالموں کے واسطے عذاب دردناک طیار کر رکھا ہے اور اسیطرح عاد اور ثمود اور خندق والوں اور اونکے درمیان میں اور بہت سی امتوں کو ہمنے ہلاک کر دیا اور سبھوں کو ہمنے اور لوگوں کی مثالیں دی

ہوے کر سمجھایا مگر کسی نے نہ سمجھا۔ اسلئے ہم نے سبکا ستیاناس کر دیا اور یہ لوگ
ضرور اوس بستی پر بھی ہو کر گذرے ہیں جسپر بری طرح پتھر برسائے گئے
ہیں تو کیا انہوں نے اوسکو دیکھا ہو گا مگر اصل یہ ہے کہ ان لوگوں کو
مرنے کے بعد جی اوٹھنے کا یقین نہیں اور اے پیغمبر جب کبھی یہ لوگ
تمکو دیکھتے ہیں تے ہنسی کرتے اور کہتے ہیں کیا اسیکو اللہ نے رسول
کرکے بھیجا ہے" چنانچہ اصل عبارت حسب ذیل ہے۔ وَلَقَدْ آتَيْنَا مُوسَى
الْكِتَابَ وَجَعَلْنَا مَعَهُ أَخَاهُ هَارُونَ وَزِيرًا ۝ فَقُلْنَا اذْهَبَا
إِلَى الْقَوْمِ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا فَدَمَّرْنَاهُمْ تَدْمِيرًا ۝ وَقَوْمَ
نُوحٍ لَمَّا كَذَّبُوا الرُّسُلَ أَغْرَقْنَاهُمْ وَجَعَلْنَاهُمْ لِلنَّاسِ آيَةً
وَأَعْتَدْنَا لِلظَّالِمِينَ عَذَابًا أَلِيمًا ۝ وَعَادًا وَثَمُودَ وَأَصْحَابَ
الرَّسِّ وَقُرُونًا بَيْنَ ذَٰلِكَ كَثِيرًا ۝ وَكُلًّا ضَرَبْنَا لَهُ الْأَمْثَالَ
وَكُلًّا تَبَّرْنَا تَتْبِيرًا ۝ وَلَقَدْ أَتَوْا عَلَى الْقَرْيَةِ الَّتِي أُمْطِرَتْ
مَطَرَ السَّوْءِ أَفَلَمْ يَكُونُوا يَرَوْنَهَا بَلْ كَانُوا لَا يَرْجُونَ
نُشُورًا ۝ وَإِذَا رَأَوْكَ إِنْ يَتَّخِذُونَكَ إِلَّا هُزُوًا
أَهَٰذَا الَّذِي بَعَثَ اللَّهُ رَسُولًا ۝

(۵) رجوع الی اللہ اور استغفار سے آنے والا عذاب ٹل جاتا ہے۔ چنانچہ
نوح علیہ السلام جو آنے والے عذاب سے یقینی خبر رکھتے تھے اپنی قوم
سے فرماتے ہیں کہ پس میں نے کہا کہ اپنے رب سے استغفار کرو تحقیق
وہ غفار ہے اگر ایسا کروگے تو وہ پانی برسانیوالا آسمان تمہاری طرف
بھیجیگا اور تمہارے مالوں۔ اور اولاد کو بڑھائیگا اور تمہارے واسطے
باغات اوگائیگا۔ اور نہریں جاری کریگا۔ ایسا ہی ہود علیہ السلام جو اپنی

جو اپنی قوم پر عذاب قریب سے یقینی خبر رکھتے تھے اونکو اوس عذاب سے بچنے کا طریق اسطرح پر تعلیم فرماتے ہیں " اور اے میری قوم اپنے رب سے استغفار کرو پھر اوسکی طرف جھک جاؤ اگر ایسا کروگے تو وہ پانی برسانیوالا آسمان تمہاری طرف بھیجیگا - اور تمہاری موجودہ قوت کو اور قوت دیگا اور سرکش ہوکر مجرم مت ہو - ایسا ہی جناب سید الرسل خاتم النبیین محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں " اور یہ کہ اپنے رب سے استغفار کرو اور اوسکی طرف جھک جاؤ - وہ تمہیں ایک وقت مقرر تک اچھی سامان عطا کریگا - اور ہر ایک اہل فضل پر اپنا فضل کریگا - ایک جگہ کلیہ قاعدہ کے طور پر قرآن مجید فرماتا ہے - وَمَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ اور اللہ ایسا نہیں ہے کہ اونپر عذاب کرنے لگجائے جبکہ وہ استغفار کرتے ہوں " فرعون کا قصہ اس مسئلہ کی کامل مثال ہے جسکی تفصیل توراۃ میں درج ہے - اور قرآن مجید اوسکی تصدیق فرماتا ہے اسلئے ہم اوسکو توراۃ مقدس سے ذیل میں نقل کرتے ہیں :- اور جسدن خداوندنے ملک مصر میں موسے سے باتیں کیں - یوں ہوا کہ خداوندنے موسے سے کہا میں خداوند ہوں - تو سب کچھ جو میں تجھے کہتا ہوں شاہ مصر فرعون سے کہہ - موسے نے خداوند سے کہا دیکھ میرے تو ہونٹوں کا ختنہ نہیں ہوا فرعون کیونکر میری سنیگا - پھر خداوندنے موسے سے کہا دیکھہ میں نے تجھے فرعون کے لئے خدا سا بنایا - اور تیرا بھائی ہارون تیرا پیغمبر ہوگا - سب کچھ جو میں تجھے حکم کروں سو تو کہنا - اور تیرا بھائی ہارون فرعون سے کہے کہ بنی اسرائیل کو اپنے ملک سے جانے دے - اور میں فرعون کا دل سخت کرونگا اور اپنی نشانیوں اور عجائب کو ملک مصر میں زیادہ کرونگا - لیکن فرعون

ماری نہ سُنیگا۔ پس میں اپنا ہاتھ مصر پر لمبا کرونگا۔ اور اپنی فوجوں کو جو میری قوم بنی اسرائیل ہے بڑے معجزہ دکھاکے ملک مصر سے نکال لاؤنگا۔ اور میں جب مصر پر ہاتھ چلاؤنگا۔ اور بنی اسرائیل کو انہیں سے نکال لاؤنگا تب مصری جانینگے کہ میں خداوند ہوں۔ موسیٰ اور ہارون نے جیسا خداوند نے انہیں کہا انہوں نے ویساہی کیا۔ اور جسوقت اون دونوں نے فرعون سے گفتگو کی۔ موسیٰ اسی برس۔ اور ہارون تراسی برس کا تھا۔

اور خداوند نے موسے اور ہارون کو کہا کہ جب فرعون تمہیں کہے کہ اپنا معجزہ دکہاؤ۔ تو ہارون کو کہیو کہ اپنا عصا لے اور فرعون کے آگے پھینکدے۔ وہ ایک سانپ بن جائیگا۔ تب موسیٰ اور ہارون فرعون کے آگے گئے اور انہوں نے وہ جو خداوند نے انہیں فرمایا تھا کیا ہارون نے اپنا عصا فرعون اور اوسکے خادموں کے آگے پھینکا اور وہ سانپ ہوگیا۔ تب فرعون نے بھی داناؤں اور جادوگروں کو طلب کیا چنانچہ مصر کے جادوگروں نے بھی اپنے جادوؤں سے ایسا ہی کیا کہ اون میں سے ہر ایک نے اپنا اپنا جادو کا عصا پھینکا اور وہ سانپ ہوگیا لیکن ہارون کا عصا اونکے عصاؤں کو نگل گیا۔ اور اوسنے فرعون کے دلکو سخت کردیا کہ اُسنے اونکی جیسا خداوند نے کہا تہا نہ سُنی۔ پھر خداوند نے موسے سے کہا کہ فرعون کا دل سخت ہے اور ان لوگوں کو جانے نہیں دیتا۔ اب تو صبح کو فرعون کے پاس جا دیکھ کہ وہ دریا پر جائیگا تو لب دریا جدہر سے وہ آوے اوسکے مقابل کھڑا ہو جیو۔ اور وہ عصا جو سانپ ہوا تھا اپنے ہاتھ میں لیجیو اور اوسے کہیو کہ خداوند عبرانیوں کے خدا نے میری تئیں تجھ پاس بھیجا ہے اور کہا کہ میرے لوگوں کو جانے دے تاکہ وے بیابان میں میری عبادت کریں۔ اور دیکھ کہ تو نے کبھی اب تک نہ سنی۔ خداوند نے یوں فرمایا کہ تو اسی سے جانیگا کہ

میں خداوند ہوں۔ دیکھ کہ میں یہ عصا جو میرے ہاتھ میں ہے دریا کے پانی پر مارونگا
اور وہ لہو ہو جائیگا۔ اور مچھلیاں جو دریا میں ہیں مر جاوینگی اور دریا بدبو ہو جائیگا
اور مصر کے لوگ دریا کا پانی پیتے ہوئے گھن کھاوینگے۔

پھر خداوند نے موسیٰ سے کہا کہ ہارون سے کہہ کہ اپنا عصا لیکر اپنا ہاتھ مصر کے پانیوں
پر اور اونکی نہروں۔ اور اونکے دریاؤں۔ اور اونکے تالابوں۔ اور اونکے جوہروں
پر چلا تاکہ وے لہو بن جاویں اور سارے ملک مصر میں ہر ایک لکڑی اور پتھر کے برتن میں لہو
ہو جاوے۔ تب موسیٰ اور ہارون نے جیسا کہ خداوند نے فرمایا تھا کیا اور عصا
اٹھایا اور دریا کے پانی پر فرعون کی آنکھوں اور اوسکے نوکروں کی آنکھوں کے
سامنے مارا اور دریا کا پانی سب لہو ہو گیا اور دریا کی مچھلیاں مر گئیں اور
دریا بدبو ہو گیا اور مصر کے لوگ دریا کا پانی نہ پی سکے اور مصر کی ساری زمین
میں لہو تھا۔ تب مصر کے جادوگروں نے بھی اپنے جادوؤں سے ایسا ہی کیا
پر فرعون کا دل سخت ہو گیا اور جیسا کہ خداوند نے کہا تھا اوسنے اونکی نہ سنی
اور فرعون پھرا اور اپنے گھر کو گیا اور اوسکا دل اس بات پر بھی متوجہ نہوا
اور سارے مصریوں نے دریا کے آس پاس کوئے کھودے کہ اون
سے پانی پیویں کیونکہ وہ دریا کا پانی نہ پی سکے۔ اور جب سے کہ خداوند
نے دریا کو مارا سات دن گذر گئے۔ پھر خداوند نے موسیٰ سے کہا کہ فرعون کے
پاس جا اور کہہ اوس سے کہہ کہ خداوند یوں کہتا ہے کہ میرے لوگوں کو
جانے دے تاکہ وے میری عبادت کریں۔ اور اگر تو جانے نہ دیگا تو دیکھ
میں تیرے ملک کے سب اطراف کو مینڈکوں سے بھر دونگا اور وے اوپر آکے
تیرے گھر میں اور تیری آرامگاہ میں۔ اور تیرے پلنگ پر اور تیرے نوکروں
کے گھروں میں اور تیری رعیت پر۔ اور تیرے تنوروں میں۔ اور تیرے آٹے

...ے لگنوں میں داخل ہونگے۔ اور مینڈک تجھہ پر اور تیری رعیت
...یرے سب نوکروں پر چڑھینگے۔
اور خداوند نے موسے کو فرمایا کہ ہارون سے کہہ کہ اپنا عصا نہروں اور دریاؤں
اور حوضوں پر بڑھا۔ اور مینڈکوں کو ملک مصر پر چڑھا چنانچہ ہارون نے
مصر کے پانی پر ہاتھ بڑھایا اور مینڈک چڑھ آئے۔ اور مصر کی زمین چھپادی
اور جادوگروں نے بھی اپنے جادوؤں سے ایسا ہی کیا۔ اور مصر کی زمین پر
مینڈک چڑھائے۔
تب فرعون نے موسی اور ہارون کو بلایا اور کہا کہ خداوند سے شفاعت کرو
کہ مینڈکوں کو مجھہ سے اور میری رعیت سے دفع کرے اور میں اون لوگوں
کو جانے دونگا کہ وے خداوند کے لئے قربانی کریں۔ موسے نے فرعون
کو کہا کہ تو میرے اوپر اپنی بڑائی کر میں تیرے اور تیرے نوکروں اور تیری
رعیت کے لئے کب دعا مانگوں کہ مینڈک تجھسے اور تیرے گھروں سے دفع
ہو دیں اور دریا ہی میں رہیں۔ وہ بولا کہ کل تب اوس نے کہا کہ تیرے کہنے
کے مطابق ہوگا تاکہ تو جانے کہ خداوند ہمارے خدا کی مانند کوئی نہیں
اور مینڈک تجھے اور تیرے گھروں کو اور تیرے نوکروں اور تیری رعیت
کو چھوڑ دینگے۔ دریا ہی میں رہا کرینگے۔ پھر موسے اور ہارون فرعون
پاس سے نکل گئے اور موسے نے خداوند کے آگے بسبب مینڈکوں کی جو
اوس نے فرعون پر بھیجے تھے دعا مانگی۔ اور خداوند نے موسیٰ کی دعا کے
موافق کیا۔ اور مینڈک گھروں اور گاؤں اور کھیتوں میں سے مرگئے اور
انہوں نے جہاں تہاں انہیں جمع کرکے تودے لگا دئے کہ زمین بدبو ہوگئی
پر جب فرعون نے دیکھا کہ مہلت ملی تو اوس نے اپنا دل سخت کیا۔ اور جیسا

خداوند نے کہا تھا اونکی نہ سُنی۔ تب خداوند نے موسے سے کہا کہ
ہارون سے کہہ کہ اپنا عصا بڑھا اور اس زمین کے گرد کو مار تا کہ وہ تمام
ملک مصر میں جوئیں بنجاویں۔ انہوں نے ایسا ہی کیا اور ہارون نے اپنا
ہاتھ عصا کے ساتھ بڑھایا اور زمین کی گرد کو مارا اور وہ انسان اور حیوان
پر جوئیں بن گئیں۔ اور سب گرد زمین کی تمام ملک مصر میں جوئیں ہوگئیں۔
اور جادوگروں نے بھی چاہا کہ اپنے جادوں سے جوئیں نکالیں پر نکال نسکی
اور انسان اور حیوان کو جوئیں لپیٹ رہی تھیں تب جادوگروں نے فرعون
سے کہا کہ یہ خدا کی قدرت ہے اور فرعون کا دل سخت ہوگیا اور جیسا خداوند
نے کہا تھا اونکی نہ سُنی۔

تب خداوند نے موسے سے کہا کہ صبح سویرے اٹھ اور فرعون کے آگے کھڑا ہو
دیکھ کہ وہ دریا پر آئیگا تو اوسے کہہ کہ خداوند یوں کہتا ہے کہ میرے لوگوں
کو جانے دے کہ وے میری عبادت کریں نہیں تو اگر تو انہیں جانے نہ دیگا
تو دیکھ میں تجھپر اور تیرے نوکروں پر اور تیری رعیت پر اور تیرے گھروں
میں غول کے غول مچھر بھیجونگا کہ مصریوں کے گھر اور تمام زمین جہاں
جہاں وے ہیں اون غولوں سے بھر جاویگی۔ اور میں اوسدن جشن کی
زمین کو جسمیں میری قوم رہتی ہے جدا کرونگا کہ غول مچھروں کے وہاں
نجاوینگے تاکہ تو جانے کہ زمین کے درمیان خداوند میں ہوں اور میں
تیرے لوگوں اور اپنے لوگوں میں جدائی کرونگا اور یہ معجزہ کل ہوگا
چنانچہ خداوند نے یوں ہی کیا اور فرعون کے گھر اور اوسکے نوکروں
کے گھروں اور سارے ملک مصر میں مچھروں کے غول آئے۔ کہ زمین مچھروں
کے غول سے خراب ہوگئی۔ تب فرعون نے موسی اور ہارون کو بلایا اور

...ور اپنے خدا کے لئے اس زمین میں قربانی کرو۔ موسے نے کہا
... نالایق ہیں کہ ہم خداوند اپنے خدا کے لئے وہ قربانی کریں جس کی
مصری نفرت رکھتے ہیں۔ سو اگر ہم مصریوں کی آنکھوں کے آگے وہ قربانی
کریں جس سے وے بیزار ہیں۔ تو کیا وے ہمیں پتھراؤ نکرینگے ہم تین
دن کی راہ بیابان میں جاینگے اور اپنے خدا کے لئے جیسا کہ وہ ہمکو فرمائیگا
قربانی کرینگے فرعون بولا کہ میں تمہیں جانے دونگا کہ تم خداوند اپنے
خدا کے لئے بیابان میں قربانی کرو۔ لیکن تم بہت دور مت جاؤ میرے لئے
شفاعت کرو موسیٰ بولا دیکھ میں تیرے پاس سے باہر جاتا ہوں اور میں
خداوند کے آگے شفاعت کرونگا کہ مچھروں کے غول فرعون اور اوسکے
نوکروں اور اوس کی رعیت پر سے کل جاتے رہیں لیکن ایسا نہو کہ فرعون
پھر دغابازی کرے۔ اور لوگوں کو خداوند کے لئے قربانی کرنے کو جانے
نہ دے۔ تب موسے فرعون پاس سے باہر گیا اور خداوند سے شفاعت کی۔
خداوند نے موسیٰ کی عرض کے موافق کیا اور اوس نے مچھروں کے غولوں
اور فرعون اور اوسکے نوکروں اور اوسکی رعیت پر سے دور کیا کہ ایک بھی
نہ رہا۔ فرعون نے اس بار بھی اپنا دل سخت کیا۔ اور ان لوگوں کو ہرگز جانے
کی رخصت نہ دی۔
تب خداوند نے موسے کو کہا کہ فرعون کے پاس جا اور اوسے کہہ کہ خداوند
عبرانیوں کا خدا یوں کہتا ہے کہ میرے لوگوں کو جانے دے تاکہ وے
میری عبادت کریں۔ کیونکہ اگر جانے نہ دیگا اور اب بھی اونہیں روکے گا
تو دیکھ کہ خداوند کا ہاتھ۔ تیرے مواشی پر جو دشت میں ہیں۔ گھوڑوں۔
گدھوں۔ اونٹوں۔ بیلوں۔ اور بھیڑوں پر ہوگا بڑی مری پڑیگی۔ اور خداوند

اسرائیل اور مصریوں کے مواشی کو آپس سے جدا کریگا۔ اور اون میں سے
جو بنی اسرائیل کی ہے کوئی نہ مریگی۔ اور خداوند نے ایک وقت مقرر کیا
اور کہا کہ کل خداوند ویسا ہی زمین پر کریگا اور خداوند نے دوسرے دن
ایسا ہی کیا اور مصریوں کے سب مواشی مر گئے۔ لیکن بنی اسرائیل کے مواشی
سے ایک بھی نہ مرا۔ چنانچہ فرعون نے بھیجا تو کیا دیکھتا ہے کہ اسرائیلیوں
کے مواشی کا کوئی بھی نہ مرا تھا تو بھی فرعون کا دل سخت ہوا۔ اور اوس نے
لوگوں کو جانے نہ دیا۔

اور خداوند نے موسیٰ اور ہارون سے کہا کہ دونوں ہاتھ بھر کے بھٹی کی راکھ
سے لو۔ اور موسیٰ اوسے فرعون کے سامنے آسمان کی طرف اوڑاوے
اور وہ مصر کی ساری زمین میں غبار ہو جاویگی اور تمام ملک مصر کے آدمی اور
چارپایوں کے بدن پر پھوڑے اور پھپھولے ہو نکلینگے۔ چنانچہ اونھوں نے
بھٹی کی راکھ لی اور فرعون کے آگے کھڑے ہوئے اور موسیٰ نے اوسے آسمان
کی طرف پھینک دیا اور وہ انسان اور بہایم کے بدن پر پھوڑے اور پھپھولے
پیدا ہوگئے۔ اور جادوگر پھوڑوں کے سبب موسیٰ کے آگے کھڑے نہ رہ
سکے کہ جادوگروں اور سارے مصریوں پر پھوڑے تھے۔ اور خداوند نے
فرعون کے دل کو سخت کر دیا اور اوس نے جیسا کہ خداوند نے موسیٰ سے
کہا تھا۔ اونکی نہ سنی۔

پھر خداوند نے موسیٰ سے کہا کہ صبح سویرے اوٹھ اور فرعون کے آگے کھڑا ہو
اور اوسے کہہ کہ خداوند عبرانیوں کا خدا یوں کہتا ہے کہ میرے لوگوں کو جانے دے
تاکہ وے میری عبادت کریں۔ اسلئے کہ میں اب کے اپنی ساری بلائیں تیرے
دل اور تیرے نوکروں اور تیری رعیت پر نازل کرونگا تاکہ تو جانے کہ تمام

دے زمین میں میری مانند کوئی نہیں ہے۔ اور اب میں اپنا ہاتھ
…ونگا اور تجھے اور تیری رعیت کو وبا سے ماروں گا اور تو زمین پر سے
ہلاک ہوگا۔ اور میں نے تجھے فی الحقیقت اسلیئے برپا کیا ہے کہ اپنی قوت تجھے
دکھاؤں تاکہ میرا نام سارے جہان میں مشہور ہووے۔ اب تک تو میرے
لوگوں پر تکبر کرتا جاتا ہے کہ انہیں جانے نہیں دیتا۔ دیکھہ میں کل اسی وقت
ایسے بڑے بڑے اولے جو مصر میں اوسکے ابتداے بنیاد سے اب تک نہ
پڑے تھے برساؤنگا پس نوکروں کو ابھی بھیج اور اپنے مواشی اور جو کچھہ تیرا
مال میدان میں ہے جمع کر کہ ہر ایک انسان اور حیوان پر جو میدان میں ملیگا
اور گھر میں لایا نہ جائیگا اولے پڑینگے اور وے ہلاک ہونگے۔ فرعون
کے نوکروں میں ہر ایک جو خداوند کے کلام سے ڈرتا تھا اپنے نوکروں
اور اپنے مواشی کو گھروں میں بھگا لے آیا اور جس نے خداوند کی بات یاد
نکی اپنے نوکروں اور اپنے مواشیوں کو میدان میں رہنے دیا۔
اور خداوند نے موسے کو کہا کہ اپنا ہاتھ آسمان کی طرف بڑھا تاکہ ساری
ملک مصر میں انسان اور حیوان اور کھیت کی سبزی پر جو مصر کی زمین میں
ہے اولے پڑیں۔ اور موسے نے اپنا عصا آسمان کی طرف اٹھایا اور
خداوند نے گرجایا اور اولے بھیجے اور آگ زمین پر چلتی تھی اور خداوند
نے مصر کی زمین پر اولے برسائے۔ پس اولے گرے اور اولوں میں آگ
لپٹی ہوئی تھی آگ اس شدت سے کہ ایسا تمام ملک مصر میں جب سے کہ وہ
آباد ہوا تھا نہوا تھا اور اولوں نے سارے ملک مصر میں انکو جو میدان
میں تھے کیا انسان اور کیا حیوان سب کو مارا اور اولوں سے میدان کی
سبزی سب ماری گئی اور میدان کی سبزی سب ماری گئی اور میدان کے سارے

درخت ٹوٹ گئے۔ مگر فقط جشن کی زمین میں جہاں بنی اسرائیل تھے اولے نہ پڑے۔
تب فرعون نے موسیٰ اور ہارون کو بلوایا اور انہیں کہا کہ میں نے اس دفعہ گناہ
کیا خداوند عادل ہے میں اور میری قوم گنہگار ہیں۔ خداوند سے شفاعت
کرو کہ بڑی گرج اور اولے موقوف ہوں اور میں تمہیں
جانے دونگا اور تم اس سے آگے یہاں نہیں رہنے کے۔ تب موسیٰ نے اوسکو
کہا کہ میں شہر سے باہر نکلتے ہی خداوند کے آگے ہاتھ اوٹھاؤنگا۔ اور گرج
موقوف ہو جائیگا اور اولے بھی موقوف ہونگے تاکہ تو جانے کہ زمین خداوند
ہی کی ہے پر تو اور تیرے نوکر میں جانتا ہوں کہ اب بھی خداوند خدا سے
نہ ڈرینگے سو اوان اور سن مارے پڑے کیونکہ جو کی بالیں
آ چکی تھیں اور السی پھول چکی تھی پر گیہوں اور اجلیاں مارے نہ پڑے کیونکہ
وے بڑھی نہ تھیں اور موسیٰ فرعون پاس سے شہر کے باہر جا کر خداوند
کے آگے ہاتھ پھیلائے تب گرج اور اولے موقوف ہو گئے اور مینھ جو زمین پر
برستا تھا تھم گیا۔ جب فرعون نے دیکھا کہ مینھ اور اولے اور گرج موقوف ہوئی
تو پھر گناہ کیا اور اوسنے اور اوسکے نوکروں نے دل اپنا سخت کر لیا اور
فرعون کا دل سخت ہو گیا۔ اوسنے ہرگز بنی اسرائیل کو جیسا کہ خداوند نے
موسیٰ کی معرفت کہا تھا جانے کی رخصت ندی۔
پھر خدا نے موسیٰ سے کہا کہ فرعون پاس جا کہ میں نے اوسکے دل کو اور
اوسکے نوکروں کے دلوں کو سخت کر دیا ہے تاکہ میں اپنی یہ نشانیاں انمیں
ظاہر کروں۔ اور تاکہ تو اپنے بیٹے اور اپنے پوتے کو میری قدرتیں
اور میری نشانیاں جو میں نے مصر میں انمیں ظاہر کیں سناوے تاکہ تم
جانو کہ خداوند میں ہی ہوں چنانچہ موسیٰ اور ہارون نے فرعون پاس آ کے

خداوند عبرانیوں کا خدا یوں کہتا ہے کہ کب تک عاجزی کرنے سے
باز رہیگا میرے لوگوں کو جانے دے کہ وے میری عبادت کریں نہیں
تو میرے لوگوں کو جانے نہ دیگا تو دیکھ کل میں تیرے سارے ملک میں
ٹڈیاں بھیجونگا اور اون سے زمین کے سطح چھپ جائینگے کہ کوئی زمین کو دیکھنے
نہ پاویگا اور وہ اوس باقیات کو جو اولوں کی آفت سے تیرے لئے بچ رہی
ہے کھا جائینگی اور ہر ایک درخت کو جو میدان میں ہے چٹ کرینگی۔ اور وے
اسطرح سے کہ تیرے باپ دادوں نے اور نہ تیرے باپ دادوں کے باپ
دادوں نے جس روز سے کہ وے دنیا میں آئے آجتک نہیں دیکھا۔ تیرے گھر
اور تیرے نوکروں کے گھر اور سارے مصریوں کے گھر بھر جاینگے۔ تب وہ پھرا
اور فرعون پاس سے نکل گیا۔ تب فرعون کے نوکروں نے اسے کہا کہ کب تک
ہم اس مرد کے پھندے میں رہیں اون لوگوں کو جانے دے تاکہ وے
خداوند اپنے خدا کی عبادت کریں اب تک تجھے خبر نہیں کہ مصر اجڑ گیا۔ تب
موسے اور ہارون فرعون پاس پھر لائے گئے اور اوس نے انہیں کہا کہ جاؤ
اور خداوند اپنے خدا کی عبادت کرو پر کون سے لوگ ہیں جو جاینگے۔ موسے
بولا کہ ہم اپنے جوانوں اور اپنے بوڑھوں۔ اور اپنے بیٹوں اور اپنی بیٹیوں
اور اپنے گلوں اور اپنے گائے بیلوں سمیت جاوینگے کہ ہمکو ضرور ہے کہ اپنے
خدا کی عید کریں تب اوسنے انہیں کہا کہ خداوند یوں ہی تمہارے ساتھ رہے
جو میں تمہیں اور تمہارے بچوں کو جانے دوں دیکھو کہ بدی تمہارے آگے
ہے۔ ایسا نہوگا اب تم جو مرد ہو سو جاؤ اور خداوند کی عبادت کرو کہ تمہاری
خواہش یہی تھی پس وے فرعون کے آگے سے دھکیا کے نکالے گئے۔
تب خداوند نے موسے سے کہا کہ اپنا ہاتھ ٹڈیوں کے لئے مصر کی زمین پر

بڑھا۔ تاکہ وے ملک مصر پر آئیں اور ہر ایک سبزے کو جو اس ملک میں اولوں
سے بچ رہے ہیں کھالیں۔ پس موسیٰ نے زمین مصر پر اپنا عصا اٹھایا اور
خداوند نے اس سارے دن اور ساری رات میں پروا آندھی چلائی جب
صبح ہوئی تو پروا آندھی ٹڈیاں لائی۔ اور ٹڈیاں تمام مصر پر آئیں اور مصر
کے تمام اطراف پر پڑیں۔ اور ایسی شدید تھیں کہ اُن سے پیشتر ایسی ٹڈیاں
نہ آئی تھیں نہ اون کے بعد پھر آویں گی۔ کہ سارا روے زمین اونسے چھپ گیا
ایسا اندھیرا ہو گیا کہ اونہوں نے اوس زمین کے ہر ایک سبزے اور درختوں
کے میوے کو جو اولوں سے بچ گئے تھے چاٹ لیا اور تمام ملک مصر میں کسی درخت
پر اور میدان کی گھاس میں سبزی نہ چھوٹی۔
تب فرعون نے موسیٰ اور ہارون کو جلد بلایا اور کہا کہ میں خداوند تمہارے خدا
کا اور تمہارا گنہگار ہوں سو اب میں تمہاری منت کرتا ہوں فقط اس مرتبہ میرا گناہ
بخشو اور خداوند اپنے خدا سے شفاعت کرو کہ فقط اسی موت کو مجھ سے دور
کرے۔ چنانچہ وہ فرعون پاس سے نکل گیا اور خداوند سے شفاعت کی اور خدا
نے پچھوا آندھی بھیجی جو ٹڈیوں کو لیگئی اور دریاے قلزم میں ڈالدیا اور مصر کی
تمام اطراف میں ایک ٹڈی نہ رہی۔ پر خداوند نے فرعون کے دل کو سخت
کر دیا کہ اونے بنی اسرائیل کو جانے کی رخصت ندی۔
پھر خداوند نے موسیٰ سے کہا کہ اپنا ہاتھ آسمان کی طرف لمبا کر تاکہ ملک مصر میں
تاریکی ہو ایسی تاریکی جو ٹٹولی جاوے۔ چنانچہ موسیٰ نے اپنا ہاتھ آسمان
کی طرف اٹھایا اور تین دن تک سارے ملک مصر میں گہرا اندھیرا رہا۔ انہوں
نے آپس میں کسی نے کسی کو نہ دیکھا اور نہ کوئی تین دن تک اپنی جگہ سے ہلا
سارے بنی اسرائیل کے مکانوں میں اجالا تھا۔ تب فرعون نے موسیٰ کو بلایا

ہم جاؤ خداوند کی عبادت کرو فقط تمہارے گلّے اور تمہارے
ڈھور یہاں رہیں تمہارے بچے بھی تمہارے ساتھ جاویں۔ موسے نے
کہا لیکن ضرور ہے کہ تو ہمارے ہاتھ میں قربانیوں اور سوختنی قربانیوں
کے لئے ذبیحہ دیوے تاکہ ہم خداوند اپنے خدا کے آگے قربانی کریں
ہماری مواشی بھی ہمارے ساتھ جاوینگی اور ایک کھر بھی نہ چھوڑا جائیگا
کیونکہ ہمیں ضرور ہے کہ انمیں سے خداوند اپنے خدا کی عبادت کے لئے لیویں
اور جب تک وہاں نہ جائیں ہم نہیں جانتے کہ کونسی چیزوں سے خداوند
کی عبادت کریں۔
لیکن خداوند نے فرعون کے دل کو سخت کر دیا۔ اُسنے اونکا جانا نہ چاہا
اور فرعون نے اُسے کہا کہ میرے سامنے سے جا آپ سے ہشیار رہ پھر میرا منھ
دیکھنے کو مت آئیو کیونکہ جسدن تو میرا منھ دیکھیگا تو مر جائیگا۔ تب موسے نے
کہا کہ تو نے اچھا کہا۔ میں پھر تیرا منھ نہ دیکھونگا۔
خداوند نے موسے سے کہا کہ میں فرعون اور مصریوں پر ایک بلا اور لاونگا
بعد اوسکے وہ تمہیں یہاں سے جانے دیگا اور جب وہ تمہیں جانے دیگا
تو یقیناً تم سب کو دھکیا کے نکال دیگا۔ سو اب تو لوگوں کے کانوں میں
کہہ کہ ہر ایک مرد اپنے پڑوسی اور ہر ایک عورت اپنی پڑوسن سے روپے
کے برتن اور سونے کے برتن عاریت لیوے۔ اور خداوند نے اون لوگوں
کو مصریوں کی نظر میں عزت بخشی اور یہ موسے بھی زمین مصر میں فرعون کے خادموں
کے نزدیک اور لوگوں کی نگاہ میں بزرگ تھا۔ اور موسے نے کہا کہ خداوند
یوں کہتا ہے کہ میں آدھی رات کو نکلکے مصر کے بیچوں بیچ جاونگا اور زمین
مصر میں سارے پلوٹھے فرعون کے پلوٹھے سے جو تخت پر بیٹھا ہے لیکے

اوس لونڈی کے بلوٹھے تک جو چکی کی اوٹ میں ہے اور سارے چارپایوں کے
بلوٹھے مر جاوینگے۔ اور ساری مصر کی زمین ایسا بڑا ماتم ہوگا کہ جیسا کبھی نہوا تھا
نہ کبھی پھر ہوگا۔ لیکن سارے بنی اسرائیل پر ایک کتا بھی جیبھ نہ ہلاویگا نہ تو
انسان پر اور نہ حیوان پر۔ تاکہ تم جانو کہ خداوند کیونکر مصریوں اور اسرائیلیوں
میں فرق کرتا ہے اور یہ تیرے سب نوکر مجھہ پاس رجوع کرینگے اور اپنے
تئیں یہ کہتے ہوئے میرے آگے خم کرینگے کہ تو نکل جا۔ اور سب لوگ جو تیری
پیروی میں جاویں اور بعد اوسکے میں نکل جاؤنگا پھر وہ فرعون پاس سے شدت
سے جھنجھلاتا ہوا نکل گیا اور خداوند نے موسے سے کہا کہ فرعون تمہاری
نہ سنیگا۔ تاکہ میرے عجائبات زمین مصر میں فراوان ہوں اور موسے اور
ہارون نے یہ عجائبات فرعون کو دکھائے اور خداوند نے فرعون کے
دل کو سخت کردیا کہ اوسنے اپنے ملک سے بنی اسرائیل کو جانے نہ دیا۔
پھر خداوند نے زمین مصر میں موسی اور ہارون کو کہا کہ یہ مہینا تمہارے
لئے مہینوں کا شروع ہوگا اور یہ تمہارے سال کا پہلا مہینا ہوگا۔
اسرائیلیوں کے سارے گروہ سے یہ بات کہو کہ اس مہینے کے دسویں دن
ہر ایک مرد اپنے اپنے باپ دادوں کے گھرانے کے مطابق ایک برہ گھر
پیچھے ایک برہ اپنے لئے لیوے اور اگر وہ گھرانا برہ کا مقدور نہ رکھتا ہو
تو وہ اور اس کا ہمسایہ جو اوسکے گھر سے لگا ہوا ہو نفری کے شمار کے موافق
معین
لیوے اور تم ہر ایک آدمی پر اوسکے کھانیکے موافق حساب میں برے کے
کہو تمہارا برہ بے عیب چاہئے۔ نر اور مادہ ہو تم بھیڑوں سے یا بکریوں سے
لیجیو۔ اور تم اوسے اس مہینے کی چودھویں تک رکھ چھوڑیو اور اسرائیلیوں
کے فرقہ کی ساری جماعت شام کو ذبح کرے۔ اور وے لہو کو لیویں اور

رہیں جہاں وے اوسے کھاوینگے اوسکے دروازہ کے دہنے اور بائیں
اور اوپر کی چوکھٹ پر چھاپا ماریں اور وے اوسی رات کو وہ گوشت بھنا
ہوا بے خمیری روٹی کے ساتھ - کڑوی ترکاری سمیت کھاویں اوسے کچا
اور پانی میں اُبال کے ہرگز نہ کھاویں بلکہ اوسکو سری پاؤنوں سمیت اور اوسکی
انتڑیاں آگ پر بھون کے کھاویں - اور تم صبح تک اوسمیں سے
کچھ بھی نہ باقی رہنے دیجیو - اور اگر کچھ اوسمیں سے صبح تک باقی بچا رہے
آگ سے جلا دیجیو

اور تم اوسے یوں کھائیو کمریں باندھکے اپنی جوتیاں پاؤنوں میں پہنے ہوئے
اپنا عصا اپنے ہاتھ میں لیے ہوئے اور تم اوسے جلد کھائیو کہ فسح خداوند
کی ہے اسلیے کہ میں آج رات ملک مصر میں گذر کرونگا اور سب پلوٹھے
انسان کے اور حیوان کے جو ملک مصر میں ماروں گا اور مصر کے سارے
معبودوں پر عدالت کا حکم جاری کرونگا کہ میں خداوند ہوں اور وہ خون تمہارے
لیے ان گھروں پر جہاں تم ہو نشان ہوگا اور میں وہ لہو دیکھ کے
تم پر سے گذر جاؤنگا اور جب میں مصر کی زمین کے رہنے والوں کو
ماروں گا تو وبا تم پر نہ آویگی کہ تمہیں ہلاک کرے اور یہ دن تمہارے
لیے ایک یادگار ہوگا اور تم خداوند کے لیے اس دن میں عید پشت در
پشت کیجیو اس عید کو ابد تک ہمیشہ کی رسم مقرر کیجیو - سات دن تک تم
بے خمیری روٹی کھائیو - تم پہلے ہی دن خمیر اپنے گھروں سے باہر
کر دیجیو - اسلیے کہ جو کوئی پہلے دن سے لیکے ساتویں دن تک کسی دن
خمیری روٹی کھاویگا - تو وہ شخص اسرائیل میں سے کاٹا جاویگا - اور پہلے
دن مجمع مقدس ہوگا - اور ساتویں دن بھی تمہارے واسطے مجمع مقدس

ہوگا ان میں کسی طرحکا کام نہ کیا جاویگا سوا اوسکے کہ ہر ایک آدمی کچھ
کھاوے یہی فقط کیا جاوے اور تم بے خمیری روٹی کی عید مانیو
کیونکہ اسی دن میں تمہارے لشکروں کو مصر کی زمین سے باہر لایا ہوں
اسلئے تم اسدن کو اپنی زمانہ میں ہمیشہ کی رسم کے لئے یاد رکھیو پہلے مہینے
کی چودہویں تاریخ سے شام کو اکیسویں تاریخ تک تم بے خمیری روٹی
کھائیو سات دن تک تمہارے گھروں میں خمیر پایا نہ جاوے کیونکہ
جو کوئی خمیری کھائیگا۔ اسرائیل کی جماعت سے کاٹا جاویگا خواہ وہ مسافر
ہو خواہ اوسکی پیدایش وہیں ہوئی ہو۔ تم خمیری کوئی چیز مت کھائیو تم
اپنی سب بستیوں میں خمیری روٹی کھائیو۔ تب موسیٰ نے اسرائیل کے
سارے بزرگوں کو بلایا اور اونہیں کہا کہ اپنے اپنے گھرانے کے موافق ایک
برہ گلہ سے لاؤ اور فسح کا برہ ذبح کرو۔ اور تم زوفے کا ایک گچھا
لو اور اوسے اوس لہو میں جو باسن میں ہے ڈبوؤ اور اوسے اوپر کی چوکھٹ
اور دونوں بازو دروازے کے اوس لہو سے چھاپو اور تم میں سے کوئی
صبح تک اپنے گھر کے دروازے سے باہر نہ جاوے [illegible]
تاکہ مصریوں کو مارے اور جب وہ اوپر کی چوکھٹ اور دونوں بازو
پر لہو کو دیکھیگا تو خداوند دروازے پر سے گذر جائیگا اور [illegible]
نہ چھوڑیگا کہ تمہارے گھروں میں آکے تمہیں مارے اور تم اپنے اور اپنے
بیٹوں کے لئے رسم کے لئے اس کام کی ہمیشہ محافظت کیجیو اور
یوں ہوگا کہ تم جب اوس زمین میں جو خداوند تمہیں اپنے وعدہ
کے موافق دیگا۔ داخل ہوگے تو تم اس عبادت کی محافظت کرو گے
اور یوں ہوگا کہ جب تمہاری اولاد تم سے کہیں کہ تم [illegible]

ہو۔ تو تم کہو گے کہ یہ فسح کی قربانی خداوند کے لئے ہے جو
ریں بنی اسرائیل کے گھروں پر سے گذرا جس وقت اوس نے مصریوں
کو مارا اور ہمارے گھروں کو بچایا تب لوگوں نے سر جھکائے اور سجدہ
کئے۔ اور بنی اسرائیل چلے گئے اور انھوں نے جیسا کہ خداوند نے موسے
اور ہارون کو فرمایا تھا کیا انھوں نے ویسا ہی کیا۔
اور یوں ہوا کہ خداوند نے آدھی رات کو مصر کی زمین میں سارے پلوٹھے
فرعون کے پلوٹھے سے لیکے۔ جو اپنے تخت پر بیٹھا تھا اُس قیدی کے پلوٹھے
تک جو قیدخانہ میں تھا چارپایوں کے پلوٹھے سمیت ہلاک کئے۔ اور
فرعون رات کو اٹھا وہ اوسکے سب نوکر اور سارے مصری اوٹھے اور
مصر میں بڑا نوحہ تھا۔ کیونکہ کوئی گھر نہ رہا جس میں ایک نہ مرا
تب اوس نے موسے اور ہارون کو رات ہی کو بلایا اور کہا کہ اٹھو اور
میرے لوگوں میں سے نکل جاؤ۔ تم اور بنی اسرائیل جاؤ۔ اور جیسا تم نے
کہا ہے خداوند کی عبادت کرو۔ اپنے گلے اور گائے بیل بھی لو جیسا
تم نے کہا ہے۔ اور روانہ ہو اور میرے لئے بھی برکت چاہو۔ اور مصری
اون لوگوں پر جبر کرتے تھے تاکہ اونہیں ملک مصر سے جلد خارج کریں
کیونکہ وے سمجھے کہ ہم سب مرجاینگے۔ اور اون لوگوں نے آٹا گوندھا ہوا
بیشتر اوس سے کہ وہ خمیر ہو آٹے کے لگنوں سمیت کپڑوں میں باندھکے
اپنے کاندھوں پر اوٹھالیا اور بنی اسرائیل نے موسے کے کہنے کے موافق
کیا اور انھوں نے مصریوں سے روپے کے برتن اور سونے کے برتن
اور کپڑے عاریت لئے اور خداوند نے اون لوگوں کو مصریوں کی
نگاہ میں ایسی عزت بخشی کہ انھوں نے انہیں عاریت دی اور انھوں نے

مصریوں کو لوٹ لیا۔
اور بنی اسرائیل نے رعمسیس سے سکات تک پیادے سفر کیا۔ اون کے مرد سوا لڑکوں کے چھ لاکھ کے قریب تھے۔ اور ایک دوسری بڑی گروہ مل جلکر اُن کے ساتھ گئی اور گلے اور ریوڑ اور بہت بڑی مواشی گئی۔ اور اونہوں نے اوس گوندہے ہوئے آٹے جو وے مصر سے لے نکلے تھے بے خمیری روٹیاں پکائیں کیونکہ وہ خمیر نہوا تھا۔ اسلئے کہ وے مصر سے جبرًا نکالے گئے تھے۔ اور وہاں ٹھہر نہ سکے اور نہ کچھ کھانا اپنے لئے تیار کرنے پائے اور بنی اسرائیل کے جو مصر کے باشندے تھے بود و باش چار سو تیس برس تک تھی۔ اور چار سو تیس برس کے آخر یوں ہوا کہ ٹھیک اوسیدن خداوند کی ساری فوجیں زمین مصر سے نکل گئیں۔ یہہ خداوند کی وہ رات ہی جو چاہئے خوب یاد رکھی جاوے کہ وہ انہیں مصر کی زمین سے باہر لایا خداوند کی یہ وہی رات ہے جسے چاہئے کہ سارے بنی اسرائیل اپنے قرنوں میں یاد رکھیں۔
پھر خداوند نے موسے اور ہارون کو کہا کہ فسح کی یہ رسم ہے۔ کہ کوئی بیگانہ اوسے نہ کھاوے لیکن ہر ایک شخص کا غلام جو زر خرید ہے جب اوسکا ختنہ کیا جاوے تو وہ اوسے کہاوے۔ بیگانہ۔ اور مزدور نہ کھاوے یہ ایک ہی گھر میں کھایا جاوے اوسکا گوشت کچھ گھر سے باہر نہ لیجایا جاوے اور نہ اوسکی ہڈی توڑی جاوے اسرائیل کی ساری جماعت اوسپر عمل کرے اور اگر کوئی بیگانہ تمہارے ساتھ مقیم ہو اور خداوند کی فسح کیا چاہے تو اوسکی سب مرد اپنی ختنہ کروائیں تب وہ نزدیک آوے اور فسح کرے اور اب وہ گویا تمہاری زمین میں پیدا ہوا ہے کیونکہ نامختون

ھا یگا۔ وطنی اور بیگانہ کی جو تمھارے بیچ میں ہر ایک
ہدی سارے بنی اسرائیل نے جیسا کہ خداوند نے موسیٰ اور
ہن کو فرمایا ویسا ہی کیا۔ اور یوں ہوا کہ ٹھیک اوسی دن خداوند
نے بنی اسرائیل کو اون کے لشکروں کے ساتھ زمین مصر سے باہر نکالا
اور خداوند نے موسےٰ کو فرمایا کہ سب پلوٹھے میرے لئے مقدس کر
جو کوئی کہ بنی اسرائیل میں۔ کھولنیو الا رحم کا ہے کیا انسان اور کیا حیوان
میرا ہے۔
اور موسےٰ نے لوگوں سے کہا کہ تم یہ دن جس میں تم مصر سے باہر آئے
اور قید خانہ سے باہر نکلے یاد رکھیو۔ کہ خداوند تمکو زبردستی۔ دہاں
سے نکال لایا خمیری روٹی کھائی نہ جاوے تم ابیب کے مہینے میں۔ آج
کے دن باہر نکلے۔ اور یہ ہوگا کہ جب خداوند تجھے کنعانیوں۔ اور
حتیوں۔ اور اموریوں۔ اور حویوں اور یبوسیوں کی زمین میں لاوے
جسے اسنے تمہارے باپ دادوں سے قسمیہ کہا ہے کہ تمہیں دیوے گا
جہاں دودھ اور شہد بہتا ہے۔ تو تو اس مہینہ میں یہ عبادت یاد
رکھیو۔ سات دن تک تو بے خمیری روٹی کھائیو اور ساتویں دن خدا
کے لئے عید ہوگی بے خمیری روٹی سات دن کھائی جاوے اور
خمیری روٹی تیرے پاس نظر نہ آوے اور نہ خمیر تیرے سارے ملک
میں تیرے رو برو دکھائی دیوے۔ اور تو اوسی روز اپنے بیٹے پر
ظاہر کیجیو۔ کہ جب ہم مصر سے باہر نکلے تب خداوند نے ہم سے جو کچھ کیا
اوس سبب سے یہ ہے۔ اور یہ ایک نشانی تجھہ پاس تیرے ہاتھ میں
اور تیری دونوں آنکھوں کے سامنے ایک یادگار ہوگی۔ تاکہ خداوند

کی شرع تیرے منہہ میں ہو کیونکہ خداوند نے تجھے بہ زبردستی ملک مصر سے
نکالا۔ تو یہہ حکم اسی وقت معین میں سال بسال یاد رکھیو۔ اور یوں ہوگا
کہ جب خداوند تجھے کنعانیوں کی زمین میں جیسے اوس نے تجھہ سے
اور تیرے باپ دادوں سے قسم کھائی ہے لاوے اور اوسے تجھے
دیوے تو سب کو جو کہ رحم کا کھولنیوالا ہے خداوند کے لئے جدا کیجیو
سارے نر تیرے مواشی میں جو پہلے پیدا ہوئے خداوند کے ہونگے
اور گدھے کے پہلے بچے کے بدلے برّے کو فدیہ دیجیو۔ اور اگر تو
اوسکا فدیہ نہ دیوے تو اوسکی گردن توڑ ڈالیو اور اپنے فرزندوں
میں آدمی کے سارے پلوٹھوں کا فدیہ دیجیو۔
اور یوں ہوگا کہ جب تیرا بیٹا آیندہ کو تجھہ سے پوچھے۔ اور کہے کہ یہ
کیا ہے تو تو اوسے کہیو کہ خداوند ہمکو بہ زبردستی مصر اور غلاموں
کے گھر سے باہر لایا اور جب فرعون نے چاہا کہ ہمیں جانے دے تو ایسا
ہوا کہ خداوند نے مصر میں سب پلوٹھے انسان کے پلوٹھوں سے
لیکے حیوان کے پلوٹھوں تک مار ڈالے۔ اسواسطے میں اون سب
نروں کو جو رحم کے کھولنیوالے ہیں خداوند کے لئے ذبح کرتا ہوں
لیکن اپنے فرزندوں کے سب پلوٹھوں کا فدیہ دیتا ہوں۔ اور یہہ
تیرے ہاتھ میں ایک علامت۔ اور تیری آنکھوں کے بیچ ایک یادگار
ہوگا کیونکہ خداوند زبردستی سے ہمکو مصر سے باہر نکال لایا۔
اور جب فرعون نے اُن لوگوں کو جانے دیا تو یوں ہوا کہ خدا نے
انہیں یہہ رہبری نہ کی کہ وے فلسطیوں کی راہ سے جاویں اگرچہ وہ
نزدیک کی راہ تھی کیونکہ خدا نے کہا ایسا نہو کہ وے لوگ لڑائی دیکھکے

اور مصر کو پھر جاویں بلکہ خدا نے اون لوگوں کو دریاے قلزم کے بیاباں کی طرف پھیرا اور بنی اسرائیل صف باندھے ہوئے زمین مصر سے نکلے چلے گئے اور موسے نے یوسف کی ہڈیاں ساتھ لیں کیونکہ اُسنے بنی اسرائیل کو تاکیداً قسم دیکے کہا تھا کہ خدا یقیناً تمہاری خبرگیری کریگا تم یہاں سے میری ہڈیاں اپنے ساتھ لیجائیو۔

تب پھر وے سب سکات سے روانہ ہوئے اور بیاباں کے کنارہ ایتام میں اُتر پڑے اور خداوند دن کو بدلی کے ستون میں تاکہ اونہیں راہ بتاوے اور رات کو آگ کے ستون میں ہوکے تاکہ اونہیں روشنی بخشے اُن کے آگے چلا جاتا تھا۔ تاکہ دن رات چلے جائیں۔ وہ بدلی کا ستون دن کو اور آگ کا ستون رات کو اون لوگوں کے آگے سے ہرگز نہ اُٹھایا جاتا تھا

اور خداوند نے موسے سے فرمایا کہ بنی اسرائیل سے کہہ کہ پھریں۔ اور فی الحیرات کے آگے مجدال اور دریا کے درمیان۔ مقیم ہوں بعل صفون کے مقابل جو دریا کے کنارے ہے مقیم ہوں۔ فرعون بنی اسرائیل کے حق میں کہیگا کہ وے اوس زمین میں پھنسے ہیں اور بیابان نے انہیں بند کیا ہے۔ اور میں فرعون کے دل کو سخت کرونگا کہ وہ اون کا پیچھا کرے گا اور میں فرعون اور اوسکے سارے لشکر پر غالب ہونگا تاکہ مصری جانیں کہ خداوند میں ہوں اور انہوں نے ایسا ہی کیا۔

اور جب شاہ مصر کو خبر دی گئی کہ وے لوگ بھاگ گئے تو فرعون اور اوس کے خادموں کا دل اون لوگوں کی طرف سے پھر گیا۔ اور وے

شرح تلان - اور مراح الارواح - وغیرہ سے دو سالمیں نہیں پڑھا۔ جو صاحب بفضلہ
چاہیں۔ وہ ایک مہینہ میں ہی ختم کر سکتے ہیں اسکے بعد کسی دوسری کتاب صرفی یا نحوی کی

۴ مفید عام عرف معین الحکمہ - یہ ایک لغات ادویہ وعلاج ہی بہ حروف
انگریزی - اردو - فارسی - عربی زبان میں لغات کی ترتیب پر درج ہ گا
کرنا ہو تو فوراً لغات کے طور پر اسمیں نکالو اور دیکھ لو خواہ اسکا نام آپکو
عربی - یا انگریزی میں اسکی مدد سے خود کامل طور پر علاج کر سکتے ہ گا
جانچ پڑتال - اور قابل اخفا امراض ہیں جب چاہو کامل رائے حاصل کر سکتے ہو
و یونانی نسخہ جات جو اعلیٰ درجہ پر قابل اعتبار ہیں درج کئے گئے ہیں۔ سہل الوصول
خاص توجہ دیگئی ہے تاکہ اسکی مدد سے شہر و دیہات میں علاج بلا دقت ہو سکے۔ ہر فہم و ذی صاحب
حالت صحت میں رفیق خاطر - اور ایام مصیبت میں مونس و غمگسار ہوگی اسکے تتمہ میں اخلاقی اور روحانی امراض
کا علاج نہایت ہی دلچسپ اور معقول طور پر درج کیا گیا ہے - یہ ایک ایسی جامع اور مفید - اور قابل اعتبار
کتاب ہے کہ اسکی نظیر زمانہ سابق و حال کی کتابوں میں نہیں دیکھی جاتی - یہ کتاب تین جلدوں میں ہے
قیمت فی جلد ہے کل قیمت ہر سہ جلد عہ - کمپاؤنڈروں - طالبعلموں - اور غریب علم دوست اشخاص کو
بشرط تصدیق ڈاکٹروں - ہیڈ ماسٹروں - اور معزز عہدہ داروں کی نصف قیمت پر دیجا سکتی ہے -

۵ رسالہ اعضائے مخصوصہ - اسمیں تمام امراض مخصوصہ مثلاً آتشک - سوزاک - جریان - نامردی
مضرات جلق - عقر - سرعت انزال - احتلام - عسرت البول - استقاط وغیرہ کا علاج - جماع کے قواعد
اور آداب - اور بہت سے ضروری مضامین لغت کی ترتیب پر درج کئے گئے ہیں - نیز تمام ادویہ جو ان کے
اعضا کو متعلق ہیں درج ہیں زمانہ موجودہ کی تمام خرابیوں اور فسادات کا اسمیں کامل علاج ہے قیمت

۶ مفید النساء والصبیان - اس رسالہ میں تمام ناگہانی دکھوں - اور دردوں کا علاج ہے
جو عورتوں کی بیخبری اور دایوں کی نادانی - اور واہیات رسموں کی پابندی سے حاملہ - اور زچہ اور نوزائیدہ
بچوں کو ہمارے ملک میں وبائے عالمگیر کی طرح ہلاک کر رہی ہے - قیمت ۴ر

۷ تشخیص الامراض - اس کتاب میں مفید عام کی طرح تمام امراض لغت کی ترتیب پر درج کیے جا کر ہر ایک مرض کی تعریف - اسباب - کیفیت - علامات - امتحان اور تشخیص درج کیے گئے ہیں [illegible] جراحی - امراض قابلہ - امراض العین - امراض النسوان امراض الصبیان - امراض السنین وغیرہ کوئی مرض مستثنیٰ نہیں رہا - تمام امراض پر یہ کتاب کامل طور سے حاوی اور جامع ہے - یہ کتاب [illegible] ڈاکٹری - یونانی کا ایسا کامل گنجانہ بنجاتا ہے کہ پھر کسی کتاب کی ضرورت نہیں رہتی پہلے سے اس کتاب کی نسبت ہمارا ارادہ محض اسقدر تھا کہ ہر ایک مرض کی تعریف اور تشخیص درج [illegible] مگر بنظر تکمیل اسباب و علامات و امتحان و کیفیت کا بھی مختصر مگر کامل بیان شامل کر دیا گیا ہے باوجود [illegible] حجم کے بنظر افادہ عام قیمت وہی دو روپیہ آٹھ آنہ ہے [illegible]

۱۸ الاشتہار تراوڑی - یہ اشتہاری پرچہ ہے جو ایکہزار ماہوار چھپکر تذکرۃ القرآن کے ساتھ ماہواری شایع ہوا کریگا - شرح اندراج فی ماہ چار روپیہ فی صفحہ فی سہ ماہی [illegible] فی صفحہ فی ششماہی [illegible] روپیہ اور فی سال [illegible] روپیہ فی صفحہ ہوگی - جو صاحبان اپنی طبع شدہ اشتہارات یا رسائل بزبان اردو یا انگریزی وغیرہ اشاعت کیواسطے ارسال فرویں وہ بشرح ذیل شایع کیے جا سکتے ہیں بوزن ۳ ماشہ فی عدد چار روپیہ ماہوار - ۳ ماشہ سے زیادہ ایک تولہ تک [illegible] روپیہ ماہوار - ایک تولہ سے زیادہ فی تولہ یا اوسکی کسر سے [illegible] روپیہ ماہوار - تاجروں کے لیئے اپنی اپنی اشاعت کا یہ نہایت آسان ذریعہ ہے - اجرت اشتہار درخواست کے ساتھ آنی چاہئے - ورنہ عدم تعمیل معاف

نوٹ - تمام درخواستیں - بنام فتح محمد خان منیجر تذکرۃ القرآن مقام تراوڑی ضلع کرنال آنی چاہئیں

المشتہر

خاکسار فتح محمد خان منیجر تذکرۃ القرآن مقام تراوڑی ضلع کرنال صوبہ پنجاب

وَمَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِىْ فَاِنَّ لَهٗ مَعِيْشَةً ضَنْكًا وَّنَحْشُرُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَعْمٰى

(ترجمہ) جسنے میرے ذکر سے منہ پھیرا پس تحقیق اُسکے واسطے گذران تنگ ہوگی اور قیامت کے دن ہم اُسکو اندھا اُٹھاوینگے

جلد ۲ نمبر ۴ | تذکرۃ القرآن | ماہ اپریل سنہ ۱۹

تذکرۃ القرآن

یہ ایک ماہواری رسالہ ہے جو اغراض ذیل پر چھپکر شایع ہوتا ہے

(۱) اوّل - قرانی مضامیں اور رسائل کو ماہواری رسالوں کی صورتیں شایع کرنا - قرآن کریم کو تمام بنی نوع کیواسطے کامل واعظ اور حقیقی خیرخواہ ثابت کرنا - اور ایسی تجاویز وتدابیر پیش کرنی جسنے قرانی علوم کا رواج ہو -

(۲) دوئم قران کی کاملیت وفضیلت کو تمام اقوام پر ظاہر کرنا اور اُس بیہودہ ضد اور تعصب کے دور کرنیکی کوشش کرنا جس نے مذاہب کو ایک دوسرے کا دشمن بناکر ہمدردی اور راستبازی کو کھو دیا اور تمام اقوام کو بالعموم حقیقی صلاحیت - وسعادت سے محروم کردیا اور خداوند عالم کی سچی پرستش کے بجائے اونکو رسومات کا پرستار بنادیا ہے

(۳) سوم - مخالفین کے اعتراضات کا جواب نہایت شایستگی اور حلم کے ساتھ قرآن مجید سے دینا - ضد اور تعصب کی رو سے کسی قوم - یا کسی بشر کی دل آزاری نکرنا - بلکہ سچی ہمدردی اور سچی خیرخواہی کے طور پر انھیں طریق سے تمام بد اخلاقی - بیدینی - اور بے ایمانی کے دور کرنیکی کوشش کرنا -

(۴) چہارم - مسلمانوں کے مختلف فرقوں میں اتحاد پیدا کرنا

اس رسالہ کی قیمت سالانہ مع محصول ڈاک دو روپیہ ہے جو پیشگی آنی چاہئے

در مطبع عزیزی تراوڑی ضلع کرنال ملک پنجاب طبع شد

(کاتب رسالہ ہذا سید الطاف حسن تابش کاپی نویس امروہوی عفی عنہ)

عجیب و غریب اور تمام تعلیم یافتوں کیواسطے نہایت ضروری اور مفید کتابیں

۱ مجموعۂ تذکرۃ القرآن ۹۹ اجلد جسمیں مفصلہ ذیل مضامین پر نہایت ہی عجیب و غریب بحث ہے (۱) دلایل ہستی باریتعالی (۲) اسمائے باریتعالی کی حقیقت اونکے اعمال اور خواص (۳) مسئلہ تقدیر (۴) دعا کی حقیقت اور انعامات الٰہی کا ذکر (۵) کون لوگ غضب الٰہی کے نیچے ہیں اور کون گمراہ ہیں (۶) معاشرت یعنی مرد و عورت کے باہمی تعلقات کسطرح پر ہوتے ہیں (۷) اسلامی حفظ صحت (۸) غفلت کے خطرناک نتایج اور اونکا کامل علاج (۹) ذکر و فکر کی حقیقت۔ اونکے نتایج اور اون طاقتوں کو زایل کرنے کی خرابیاں قیمت مع محصول ڈاک دو روپیہ

۲ مفتاح القرآن اسکو معمولی اردو خواں ایک مہینہ میں یاد کر کے پانچ ہزار لغتوں اور ایک لاکھ سولہ ہزار صیغوں پر ایسا حاوی اور صرف و نحو میں ایسا مشاق ہو جاتا ہے کہ قرآن مجید با ترجمہ پڑھ سکتا ہے۔ چھوٹے بچے بھی اسکو چار پانچ مہینہ میں یاد کر کے قرآن مجید با معنی پڑھ سکتے ہیں اور جتنی پڑھنے کی برابر مدت میں ختم کر سکتے ہیں۔ پس تمام بچوں جوانوں اور بوڑھوں کو چاہئے کہ اسکو ضرور پڑھیں۔ پھر تمام عمر قرآن مجید کی با ترجمہ تلاوت کرتے رہیں۔ ایسی عجیب خداداد نعمت کیطرف سے غفلت نکریں اس سے بڑھکر اور کیا خوش نصیبی ہو سکتی ہے کہ محض چند ماہ کی معمولی محنت سے قرآن مجید با ترجمہ آتا ہے۔ تمام مسلمانوں کو چاہئے کہ اب بچوں کو بےمعنی قرآن مجید پڑھانا چھوڑ دیں اور اس قاعدہ کو پڑھا کر با ترجمہ پڑھایا کریں۔ کیونکہ آنکھوں کے ہوتے اندھا ہو کر چلنا سخت نادانی ہے اگر ایسا ہی کرینگے تو انشاء اللہ العزیز قرآنی آیتوں اور قصوں کو ایسا رواج ہو جائیگا کہ تمام واہیات لغو اور گندے شعر اور جھوٹے قصے جنہوں نے ہمارے دین اور دنیا کو برباد کر رکھا ہے کلیتہً ہوا ہو جائینگے اس قاعدہ سے اردو فارسی کے ہزار ہا لغت آجائینگے جس سے مدرسہ کی تعلیم میں بھی بڑی مدد ملیگی اور مڈل کا امتحان بجائے چھ سال کے چار سال میں ہو جائیگا انشاء اللہ تعالے۔

۳ مفتاح العرب اسکے ذریعہ سے معمولی اردو خواں تمام صرف و نحو عرب پر دو مہینہ میں ایسا حاوی اور مشاق ہو جاتا ہے کہ میزان منشعب صرف میر۔ دستور المبتدی فصول اکبری۔ نحو میر۔ ہدایت النحو کافیہ

تذکرۃ القرآن — ماہ اپریل سنہ ۱۹۰۱ع

جلد ۲ — نمبر ۴

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

سلسلہ کیلئے دیکھو بابت ماہ مارچ

بولے کہ ہم نے یہ کیا کیا کہ اسرائیل کو اپنی خدمت گاری سے باہر جانے دیا
تب اوسنے اپنی گاڑیاں جوتیں اور اپنے لوگ ساتھ لئے۔ اور اوس نے
چھ سو چنی ہوئی گاڑیاں ساتھ لیں اور اون سب پر سردار بٹھلائے اور
خداوند نے شاہ مصر فرعون کے دل کو سخت کر دیا اور وہ بنی اسرائیل
کے پیچھے چڑھ دوڑا پر بنی اسرائیل بالادستی سے نکلے۔ اور مصری اون کا
پیچھا کئے چلے گئے اور فرعون کے سارے گھوڑوں اور اوس کی گاڑیوں
اور اوسکے سواروں اور اوسکے لشکر نے ان کو جو خیمہ کھڑا کرتے ہوئے
دریا پر فی الحیرات اور اوسکے آگے بعل صفون کے مقابل جا ہی لیا۔
اور جب فرعون نزدیک ہوا اور بنی اسرائیل نے آنکھیں اوپر کیں اور
مصریوں کو اپنے پیچھے آتے دیکھا اور وے شدت سے ڈرے تب
بنی اسرائیل نے خداوند سے فریاد کی۔ اور موسے سے کہا کہ کیا مصر میں قبریں

کی جگہ نہ تھی کہ تو ہمکو وہاں سے بیابان میں مرنے کے لئے لایا۔ تو نے
ہم سے یہ کیا معاملہ کیا کہ ہمکو مصر سے نکال لایا۔ کیا یہ وہی بات نہیں جو ہم
نے مصر میں تجھ سے کہی تھی کہ ہم سے ہاتھ اٹھا تا کہ ہم مصریوں کی خدمت
کریں کہ ہمارے لئے مصریوں کی خدمت کرنا بیابان میں مرنے سے بہتر تھا
تب موسے نے لوگوں کو کہا خوف نہ کرو کھڑے رہو اور خداوند کی نجات
دیکھو جو آج کے دن وہ تمہیں دیوے گا۔ کیونکہ اُن مصریوں کو جنہیں تم
آج دیکھتے ہو تم انہیں پھر تا ابد نہ دیکھو گے۔ خداوند تمہارے لئے جنگ
کریگا۔ اور تم چپ چاپ رہو گے۔

تب خداوند نے موسے سے کہا کہ لوگ کیوں میرے آگے چلیں۔ تو اپنا عصا
اٹھا اور دریا پر اپنا ہاتھ بڑھا۔ اور اوسے حصہ کر بنی اسرائیل دریا کے
بیچ میں سے سوکھی زمین پر ہو کے گذر جائینگے اور دیکھ کہ میں مصریوں
کے دلوں کو سخت کر دونگا اور وے اونکا پیچھا کرینگے اور میں فرعون
اور اوسکی سپاہ اور اوسکی گاڑیوں اور اوسکے سواروں پر اپنا جلال
ظاہر کرونگا۔ اور یہ مصری جب میں فرعون اور اوسکی گاڑیوں پر اور اوسکے
سواروں پر اپنا جلال ظاہر کروں گا تو جانیں گے کہ میں خدا ہوں۔

اور خدا کا فرشتہ جو اسرائیلی لشکر کے آگے چلا جاتا تھا۔ پھرا اور اون کی
پشت پر آیا اور بدلی کا وہ ستون اونکے سامنے سے گیا اور اون کی
پشت پر جا ٹھہرا۔ اور وہ مصریوں کے لشکر اور اسرائیلی لشکر کے بیچ میں آیا
اور وہ ایک اندھیری بدلی ہوئی پر رات کو روشن ہوئی سو تمام
رات ایک لشکر دوسرے کے نزدیک نہ آیا پھر موسے نے دریا پر ہاتھ
بڑھایا اور خداوند نے بہ سبب بڑی پوربی آندھی کے تمام رات میں دریا

کو چلایا اور دریا کو سکھا دیا۔ اور پانی کو دو حصے کیا۔ اور بنی اسرائیل دریا کے بیچ میں سے سوکھی زمین پر ہو کے گذر گئے۔ اور پانی کی اون کے دہنے اور بائیں دیوار تھی۔

اور مصریوں نے پیچھا کیا اور اون کا پیچھا کیے ہوئے۔ اور فرعون کے سب گھوڑے اور اوسکی گاڑیاں اور اوسکے سوار دریا کے بیچوں بیچ تک آئے اور یوں ہوا کہ خداوند نے پچھلے پہر اوس آگ اور بدلی کے ستون میں سے مصریوں کے لشکر پر نظر کی۔ اور مصریوں کی فوج کو گھبرا دیا۔

اور اونکی گاڑیوں کے پہیوں کو نکال ڈالا ایسا کہ مشکل سے چلتی تھیں چنانچہ مصریوں نے کہا کہ اور اسرائیلیوں کے منہ پر سے بھاگ جاویں کیونکہ خداوند اونکے لیے مصریوں سے جنگ کرتا ہے۔

اور خداوند نے موسے سے کہا کہ اپنا ہاتھ دریا پر بڑھا تاکہ پانی مصریوں اور اونکی گاڑیوں اور اونکے سواروں پر پھر آوے۔ اور موسے نے اپنا ہاتھ دریا پر بڑھایا اور دریا صبح ہوتے اپنے قوت اصلی پر لوٹا۔ اور مصری اوسی کے آگے بھاگے اور خداوند نے مصریوں کو دریا میں ہلاک کیا۔ اور پانی پھرا۔ اور گاڑیوں اور سواروں اور فرعون کے سب لشکر کو جو اون کے پیچھے دریا کے بیچ آئے تھے چھپا لیا۔ اور ایک بھی اون میں سے باقی نہ چھوٹا۔ پر بنی اسرائیل خشک زمین پر دریا کے بیچ میں چلے گئے اور پانی کی اونکے دہنے اور بائیں دیوار تھی۔ سو خداوند نے اوس دن اسرائیلیوں کو مصریوں کے ہاتھ سے یوں بچایا۔ اور اسرائیلیوں نے مصریوں کی لاشیں دریا کے کنارے پر دیکھیں۔ اور اسرائیلیوں نے او بڑی قدرت جو خداوند نے مصریوں پر ظاہر کی دیکھی۔ اور لوگ خداوند سے

ڈرے تب خداوند پر اور اوسکے بندے موسےٰ پر ایمان لائے
تب موسیٰ اور بنی اسرائیل نے خداوند کے آگے یہ گیت گایا۔ اور بولے کہ
میں خداوند کی حمد وثنا گاؤں گا۔ کہ اوس نے بڑے جلال سے اپنے
تئیں ظاہر کیا اوس نے گھوڑے کو اوسکے سوار سمیت دریا میں ڈال دیا۔
خداوند میری قوت اور میرا راگ ہے اور وہ میری نجات ہوا۔ وہ
میرا خدا ہے میں اوسکی بڑائی کرونگا میرے باپ کا خدا ہے میں اوسکی بزرگی
کرونگا۔ خداوند صاحب جنگ ہے۔ یہوواہ اوسکا نام ہے۔ فرعون
کی گاڑیاں اور اوس کا لشکر اوس نے دریا میں ڈال دیا۔ اوسکے چنے ہوئے
سردار دریائے قلزم میں ڈبائے گئے۔ گہراؤں نے انہیں چھپا لیا۔ وے
پتھر کی مانند تھاہ کو چلے گئے۔ اے خداوند تیرا دہنا ہاتھ زور میں مشہور ہوا
اور خداوند تیرے دہنے ہاتھ نے بیریوں کو چور چار کیا۔ تو نے اپنے
بڑے جلال سے اپنا سامہنا کرنے والوں کو ڈھا دیا۔ تو نے اپنے غضب
کو بھیجا۔ جس نے اون کو ڈنٹھی کی مانند جلایا۔ اور تیرے نتھنوں کے
دم سے پانی ایک جگہ سمٹ گیا اور موجیں تودا تودا کھڑی ہوگئیں۔ اور
دریا کے بیچ میں گہراپے جم گئے۔ دشمن بولا میں پیچھا کرونگا میں جا لونگا
میں لوٹ کا مال بانٹوں گا۔ اُن سے میرا جی اپنا ٹھنڈا کروں گا میں اپنی
تلوار کھینچوں گا میرا ہاتھ انکو ہلاک کرے گا۔ تو نے اپنی ہوا سے
پھونک ماری دریا نے انہیں چھپا لیا۔ وے سیسے کی طرح زور سے
کے پانی میں تلے بیٹھ گئے۔ معبودوں میں خداوند تجھسا کون ہے۔ پاکیزگی
میں کون ہے تیرا سا جلال والا۔ ڈرانیوالا صاحب بڑائیوں کا۔ اور
عجائبات کا بنانیوالا۔ تو نے اپنا دہنا ہاتھ بڑھایا۔ زمین انہیں

نگل گئی۔ تو نے اپنی رحمت سے اون لوگوں کی جنہیں تو نے چھڑایا رہنمائی کی تو نے اپنے زور سے اُنہیں اپنے مقدس مکان تک لا پہنچایا۔ قومیں سنینگی اور کانپ جاوینگی اور فلسطیوں کو خوف پکڑیگا۔ تب ادوم کے رئیس حیران ہونگے۔ مواب کے پہلوانوں کو کپکپی پکڑیگی۔ کنعان کے سب رہنے والے پگھل جاوینگے اُنہیں خوف اور ہراس ہوگا۔ وے تیرے بزرگ ہاتھ سے پتھر کی طرح بے حس و حرکت بن جاوینگے جب تک تیرے لوگ گذر نہ جاویں اور خداوند جب تک تیرے لوگ جنہیں تو نے خرید کیا۔ گذر نہ جاویں۔ تو انہیں لاویگا اور اُنہیں اپنی میراث کے پہاڑ پر درخت کی طرح لگاویگا۔ اُس جگہ پر جو خداوند تو نے اپنے رہنے کے لئے بنائی ہے اور جائے قدس میں جو خداوند تیرے ہاتھوں نے قائم کی ہے۔ خداوند ابد الآباد سلطنت کریگا۔ اسلئے کہ فرعون کا گھوڑا گاڑیوں اور اوسکے سواروں سمیت دریا میں گیا۔ اور خداوند نے دریا کے پانی کو اون پر پھیرا لیکن بنی اسرائیل دریا کو بیچوں بیچ سے سوکھی زمین پر ہوکے چلے گئے۔

اس تمام قصہ کو قرآن کریم نہایت مختصر اور پر معنی طور پر بار بار ارشاد فرماتا ہے ایک جگہ پر عصائے موسے اور ید بیضائے کا ذکر فرماکر ارشاد فرماتا ہے فَذَانِكَ بُرْهَانَانِ مِنْ رَبِّكَ إِلَىٰ فِرْعَوْنَ وَمَلَإِيْهِ سا تیرے رب کی طرف سے فرعون اور اوسکے سرداروں کی طرف یہ دو برھان ہیں دوسری جگہ پر بلائے قحط کی نسبت اس طرح فرماتا ہے وَلَقَدْ أَخَذْنَا آلَ فِرْعَوْنَ بِالسِّنِينَ وَنَقْصٍ مِنَ الثَّمَرَاتِ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُونَ اور ہمنے آل فرعون کو قحط سالیوں میں اور

کمی پیداوار میں مبتلا کیا تاکہ وہ متنبہ ہوں۔ پھر متفرق معجزات کی نسبت فرماتا ہے۔ فَاَرْسَلْنَا عَلَیْهِمُ الطُّوْفَانَ وَالْجَرَادَ وَالْقُمَّلَ وَالضَّفَادِعَ وَالدَّمَ اٰیٰتٍ مُّفَصَّلٰتٍ فَاسْتَکْبَرُوْا وَکَانُوْا قَوْمًا مُّجْرِمِیْنَ۔ پس ہم نے اون پر طوفان اور ٹڈیاں اور چچڑی وجوں اور مینڈک اور خون بھیجے جو علیحدہ علیحدہ نشانات تھے مگر وہ تکبر کرتے رہے اور سرکش بنے رہے۔ متواتر عذابوں کے بعد ایمان لانے اور موسے علیہ السلام سے التجا کے دعا وشفاعت کرنے کی بابت قرآن کریم پھر فرماتا ہے وَلَمَّا وَقَعَ عَلَیْهِمُ الرِّجْزُ قَالُوْا یٰمُوْسَی ادْعُ لَنَا رَبَّکَ بِمَا عَهِدَ عِنْدَکَ لَئِنْ کَشَفْتَ عَنَّا الرِّجْزَ لَنُؤْمِنَنَّ لَکَ وَلَنُرْسِلَنَّ مَعَکَ بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ فَلَمَّا کَشَفْنَا عَنْهُمُ الرِّجْزَ اِلٰٓی اَجَلٍ هُمْ بٰلِغُوْهُ اِذَا هُمْ یَنْکُثُوْنَ۔ جب کبھی او پر عذاب آتا وہ کہتے اے موسے اپنے رب سے اوس عہد کے طفیل جو تیرے ساتھ کیا ہے ہمارے واسطے دعا کر۔ اگر تو ہمسے اس عذاب کو دور کر دیگا تو ہم ضرور ضرور تجھپر ایمان لاوینگے اور ضرور ضرور تیرے ساتھ بنی اسرائیل کو بھیجدینگے پس جب ہم ایک وقت خاص کے لئے جسکو اونھوں نے پہنچنا تھا۔ عذاب کو دور کر دیتے تو فوراً بدعہدی کرنے لگتے۔ یہانتک کہ بار بار کی عہد شکنی اور سرکشی اور روزافزوں تشدد دیکھکر بنی اسرائیل بہت گھبرا اوٹھے اور موسے علیہ السلام نے بدین الفاظ اونکو تسکین دی۔ عَسٰی رَبُّکُمْ اَنْ یُّهْلِکَ عَدُوَّکُمْ وَیَسْتَخْلِفَکُمْ فِی الْاَرْضِ یعنی قریب ہے کہ تمہارا رب تمہارے دشمن کو ہلاک کردے اور تمہیں

اس زمین میں جانشین کرے۔ اور خود بھی حضرت موسیٰ نے آخرکار تنگ آکر بد دعا کی۔ رَبَّنَا اطْمِسْ عَلٰٓى اَمْوَالِهِمْ وَاشْدُدْ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُوْا حَتّٰى يَرَوُا الْعَذَابَ الْاَلِيْمَ۔ اے ہمارے رب انکے مالوں پر بگاڑ دے پھیر دے اور اون کے دلوں کو سخت کر دے کہ نہ ایمان لاویں یہانتک کہ دیکھ لیں دردناک عذاب۔ اس بد دعا کا نتیجہ یہ ہوا کہ آخرکار وہ دریا میں غرق کر دیئے گئے غرق ہوتے وقت بھی فرعون چلایا اٰمَنْتُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا الَّذِيْٓ اٰمَنَتْ بِهٖ بَنُوْٓا اِسْرَآءِيْلَ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ۔ میں ایمان لایا کہ تحقیق کوئی معبود سوائے اوس ذات کے نہیں ہے جس پر بنی اسرائیل ایمان لائے ہیں اور میں مسلمانوں میں سے ہوں۔

سیدنا یونس علیہ السلام کا قصہ بھی مسئلہ استغفار اور اوسکے نتائج کے عجیب مثال ہے۔ سورہ والصّٰفّٰت۔

وَاِنَّ يُوْنُسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ۝ اِذْ اَبَقَ اِلَى الْفُلْكِ

اور بیشک یونس رسولوں میں سے ہے کہ جب بھاگ کر بھری ہوئی کشتی

الْمَشْحُوْنِ ۝ فَسَاهَمَ فَكَانَ مِنَ الْمُدْحَضِيْنَ ۝

کی طرف پہنچے اور وہاں اہل کشتی کے ساتھ) قرعہ ڈالا اور قرعہ میں انکا نام نکلا ایکو

فَالْتَقَمَهُ الْحُوْتُ وَهُوَ مُلِيْمٌ ۝ فَلَوْلَآ اَنَّهٗ كَانَ مِنَ

دریا میں پھینکدیا گیا تب اوسکو مچھلی نے نگل لیا۔ اور وہ اوسوقت بہت ملامت زدہ ہو۔ پس اگر

الْمُسَبِّحِيْنَ ۝ لَلَبِثَ فِيْ بَطْنِهٖٓ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ

وہ تسبیح کرنیوالوں میں نہوتا تو اوسکے پیٹ میں یوم حشر تک رہتا (لیکن انھوں نے تسبیح کی)

فَنَبَذْنٰهُ بِالْعَرَآءِ وَهُوَ سَقِيْمٌ ۝ وَاَنْۢبَتْنَا عَلَيْهِ

اسلئے ہم نے اوسکو میدان میں ڈالدیا۔ مگر وہ بہت نڈھال ہوگیا تھا۔ اور ہمنے اوپر

شَجَرَۃً مِّنْ یَّقْطِیْنٍ ۝ وَاَرْسَلْنٰہُ اِلٰی مِائَۃِ اَلْفٍ

ایک درخت بھی اُگا دیا اور پیغمبر بناکر ایک لاکھ آدمی کی طرف بلکہ

اَوْ یَزِیْدُوْنَ ۝ فَاٰمَنُوْا فَمَتَّعْنٰھُمْ اِلٰی حِیْنٍ ۝

اوس سے کچھ زیادہ کی طرف بھیجا تب وہ لوگ ایمان لائے اسلئے ہمنے انکو ایک مدت تک ہانسی خوشی رکھا

سورۃ الانبیاء میں بھی اسکی طرف حسب ذیل اشارہ ہے

وَذَا النُّوْنِ اِذْ ذَّھَبَ مُغَاضِبًا فَظَنَّ اَنْ لَّنْ نَّقْدِرَ

اور ذا النون کو یاد کرو جب خفا ہوکر چلدے۔ اور ایسا گمان کیا کہ ہم پر قابو نہ پائیںگے

عَلَیْہِ فَنَادٰی فِی الظُّلُمٰتِ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ

پس آخرکار اندھیروں کے اندر چلا اوٹھے کہ اے خدا تیری سوا کوی معبود نہیں تو

سُبْحٰنَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ ۝ فَاسْتَجَبْنَا

پاک ہے تحقیق میں ہی ظالموں میں سے تھا پس ہم نے اوسکی پکار کو سنا

لَہٗ وَنَجَّیْنٰہُ مِنَ الْغَمِّ ؕ وَکَذٰلِکَ نُنْجِی الْمُؤْمِنِیْنَ

اور اوسکو غم سے نجات دی اور اسیطرح ہم مومنوں کو نجات دیا کرتے ہیں

توریت مقدس میں یہ قصہ حسب ذیل ہے۔

یونہ نبی کی کتاب (باب اول)

اور خداوند کا کلام یونہ بن امتی کو پہنچا۔ اور اوسنے کہا کہ اوٹھ اور اوس بڑے شہر نینواہ کو جا اور اوسکی مخالفت میں منادی کر کیونکہ اونکی شرارت میرے سامنے اوپر آئی ہے لیکن یونہ خداوند کے حضور سے ترسیس کو بھاگنے کے لئے اوٹھا اور وہ یافا میں اتر گیا اور وہاں ایک جہاز کو جو ترسیس کو جانے پر تھا پایا تب اوسکا کرایہ دیکر اوسپر چڑھا تاکہ خداوند کے حضور سے

ترسیس کو اونکے ساتھ جاوے۔

لیکن خداوند نے سمندر پر ایک بڑی اندھی بہیجی اور سمندر کے درمیان طوفان نے شدت کی ایسی کہ گمان تھا کہ جہاز تباہ ہوجاویگا۔ تب ملاح ہراسان ہوئے اور ہر ایک نے اپنے اپنے معبود کو پوکارا اور وے اجناس جو جہاز پر تہیں سمندر میں ڈالدی تاکہ یوں اوسے ہلکا کریں پر یونہ جہاز کے اندر ۹ اوترکر پڑا تھا اور سو گیا تب ناخدا اوسکے پاس گیا اور اوسے کہا کہ کیوں ہوا کہ تو پڑکے سورہا اٹھ اپنے خدا کو پکار ۱۰ اگر ایسا ہوگا کہ خدا ہمیں یاد کریگا تو ہم ہلاک نہ ہونگے اور انھوں نے آپس میں کہا کہ آؤ ہم لوگ قرعہ ڈال کر ۱۱ دریافت کریں کہ کسکے سبب سے ہم پر یہہ بلا آئی چنانچہ انھوں نے قرعہ ڈالا۔ اور قرعہ میں یونا کا نام نکلا تب انھوں نے اوس سے کہا تو ہمکو بتلا کس کے سبب یہ بلا ہم پر آتی ہے ۱۲ تیرا کیا پیشہ ہے اور تو کہاں سے آیا تیرا وطن کہاں اور تو کس قوم میں کا ہے اوسنے اونسے کہا کہ میں عبرانی ہوں اور یہوواہ آسمان کے خدا سے جس نے سمندر اور خشکی کو پیدا کیا ہے ۱۳ ترسان ہوں تب وے لوگ نہایت ڈرے اور اوسے کہنے لگے تو نے ایسا کیوں کیا۔ کیونکہ انھوں نے دریافت کیا تھا کہ وہ خداوند کے حضور سے بھاگا ہے۔ اسلئے کہ اوسنے آپ اونہیں کہا تھا۔

تب انھوں نے اوس سے پوچھا کہ ہم تجھ سے کیا کریں تاکہ سمندر ہمارے لئے ساکت ہوجاوے کہ سمندر زیادہ طوفانی ہوتا چلا جاتا تھا تب اوسنے اونہیں کہا کہ تم لوگ مجھکو اٹھا کر سمندر میں ڈالدو

تو تمہارے واسطے سمندر کا تلاطم جاتا رہیگا۔ کیونکہ میں جانتا ہوں
کہ یہ بڑی اندہی میرے ہی سبب سے پیدا ہوئی ہے پھر بھی ملاحوں
نے ڈانڈ مارنے میں بڑی کوشش کی تاکہ کنارہ پکڑیں لیکن دی نہ سکے
اسلئے کہ سمندر اونکی مخالفت میں اور بھی زیادہ زور سے موج مارتا
تھا تب وے خداوند کے حضور میں چلائے اور بولے کہ اے خداوند
ہم تیری منت کرتے ہیں کہ ہم لوگ اس آدمی کی جان کے سبب سے ہلاک
نہ ہوویں اور خون ناحق کو ہماری گردن پر مت ڈال کیونکہ اے
خدا تو نے جو چاہا سو ہی کیا ہے اور انہوں نے یونہ کو اٹھا کر سمندر
میں ڈال دیا اور سمندر کا تلاطم موقوف ہو گیا تب وے خداوند سے
بہت ڈرے اور انہوں نے خداوند کے حضور ایک قربانی گذرانی
اور نذریں مانی۔
پھر خداوند نے ایک بڑی مچھلی مقرر کر رکھی تھی کہ یونہ کو نگل جاوے
اور یونہ تین دن رات مچھلی کے پیٹ میں رہا۔ باب دویم
تب یونا نے مچھلی کے پیٹ میں خداوند اپنے خدا سے دعا مانگی اور
کہا کہ میں نے اپنے پیٹ میں خداوند خدا کو پوکارا اور اوس نے میری
سنی ہاں میں پاتال کے بطنوں میں چلایا۔ اور تو نے میری آواز سنی
کیونکہ تو ہی نے مجھے گہراؤ میں سمندر کے درمیان ڈالا اور پانی کی
دھاروں نے مجھے گھیر لیا۔ اور تیری ساری موجیں اور ڈھیو مجھپر سے
گذر گئے تب میں نے کہا کہ میں تیری نظر سے دور پھینکا گیا تو بھی
تیرے مقدس ہیکل کی طرف پھر نظر کرونگا پانیوں نے مجھکو میری
جان تک گھیر لیا اور گہراؤ نے چاروں طرف سے مجھکو بند کر رکھا ہے

اور سمندر کے سوار میرے سر پر لپیٹے گئے۔ اور میں پہاڑوں کی جڑوں تک اوتر کے جاتا زمین کے اڑ بینگے مجہپر ہمیشہ کے لئے بند رہتے مگر اے خداوند میرے خدا تو میرے جان کو گور میں سے رہائی دیگا۔ جسوقت میرا جی مجہہ میں ڈوب گیا تب میں نے خداوند کو یاد کیا اور میری دعا تیرے مقدس ہیکل میں تجہہ تک پہنچی۔ جو لوگ کہ جہوٹہی بطالت کو مانتے ہیں وے اپنی نعمتیں کہو دیتے ہیں پر میں شکر گذاری کی آواز سنا کے تیرے آگے قربانی گذرانونگا۔ میں اپنی نظروں کو ادا کرونگا نجات خداوند سے ہے اور خداوند نے مچہلی کو کہا اور اوسنے یونہ کو خشکی پر اوگل دیا۔

باب سوم

اور خداوند کا کلام دوسرے بار یونہ کو پہنچا اور اوسنے کہا کہ اٹھ اوس بڑے شہر نینوہ کو جا اور وہاں اوس بات کی منادی کر جسکا میں تجھے حکم دیتا۔ تب یونہ خداوند کے کلام کے مطابق اُٹھکر نینوہ کو گیا اور نینوا خدا کے سامنے ایک بڑا شہر تھا کہ اوسکے احاطہ تین دن کی راہ تھی اور یونہ شہر میں داخل ہونے لگا اور ایک دن کی راہ میں جا کے منادی کی اور کہا چالیس اور دن ہونگے تب نینوہ برباد کیا جاویگا تب نینوا کے باشندوں نے خدا پر اعتقاد کیا۔ اور روزہ کی منادی کی اور سب نے چہوٹے سے بڑے تک ٹاٹ پہنا اور یہہ خبر نینوہ کے بادشاہ کو پہنچی اور وہ اپنے تخت پر سے اوٹھا اور بادشاہی لباس کو اتار ڈالا اور ٹاٹ اوڑھکر راکھ پر بیٹھ گیا۔ اور بادشاہ اور اوسکے ارکان دولت کے فرمان سے ایک اشتہار نینوہ میں کیا گیا اور اس بات کی منادی ہوئی کہ کوئی انسان یا حیوان گلہ یا رمہ کوئی چیز مطلق

نہ چکھے۔ اور نہ کھاوے اور نہ پانی پیوے لیکن انسان اور حیوان ٹاٹ سے ملتبس ہوویں اور خدا کے حضور شدت سے نالہ کریں بلکہ ہر کوئی اپنی بری راہ سے اور اپنے اپنے ظلم سے جو اون کے ہاتھوں میں ہے باز آویں کیا جانیں کہ خدا پھریگا اور پچھتایگا اور اپنے قہر شدید سے باز آویگا تاکہ ہم لوگ ہلاک نہ ہوں اور خدانے اونکے کاموں کو دیکھا کہ وے اپنے برے راہ سے باز آئے۔ تب خدا اوس بدی سے جو اونسنے کی تھی کہ میں اون سے کرونگا پچھتا کے باز آیا اور اوسنے اون سے وہ بدی نہ کی۔

باب چہارم

پر یونہ اوس سے نہایت ناخوش ہوا اور بہت رنجیدہ ہو گیا اور اوسنے خداوند کے آگے دعا مانگی اور کہا کہ اے خداوند میں تجھ سے عرض کرتا ہوں کہ یہہ میرا مقولہ نہ تھا جسوقت میں ہنوز اپنے وطن میں تھا اسلیئے میں آگے سے ترسیس کو بھاگا کیونکہ میں جانتا تھا کہ تو کریم اور رحیم خدا ہے جو غصہ کرنے میں دھیما ہے اور نہایت مہربان اور پچھتا کے آپکو بدی سے باز رکھتا ہے اب اے خداوند میں تیری منت کرتا ہوں کہ میری جان کو مجھہ سے لے لے کیونکہ میرا مرنا میرے جینے سے بہتر ہے تب خدانے فرمایا کیا تو شدت سے رنجیدہ ہوتا ہے؟ اور یونہ شہر سے باہر جاکے شہر کی پورب طرف بیٹھا اور وہاں اپنے لئے ایک چھپر بنایا اور اوسکے نیچے چھاؤں میں بیٹھ رہا کہ دیکھے اوس شہر کا حال کیا ہوتا ہے تب خداوند نے رینڈی کا ایک درخت اوگایا اور اوسے یونہ کے اوپر دوڑایا تاکہ وہ اوسکے سر پر سایہ کرے اور اوسے تکلیف سے چھڑائے اور یونہ اوس رینڈی کے پیڑ کے سبب سے

نہایت خوش ہوا۔ لیکن دوسرے دن صبح کی وقت خدا کے ایک کیڑے کو تیار کیا اور اوس نے اوس رینڈی کے درخت کو کاٹا ایسا کہ وہ سوکھ گیا اور جب آفتاب چڑھا تب ایسا ہوا کہ خدا نے پورب کی طرف سے ... چلائی اور آفتاب کی گرمی نے یونہ کے سر میں اثر کیا وہ غش میں آیا اور اپنی جان کے لئے موت چاہی اور کہا کہ اس میرے جینے سے میرا مرنا بہتر ہے۔ اور خدا نے یونہ کو کہا کیا تو اس رینڈی کے درخت کے سبب شدت سے رنجیدہ ہے اوسنے کہا میں یہانتک رنجیدہ ہوں کہ مرنا چاہتا ہوں تب خداوند نے فرمایا کہ تجھے اس رینڈی کے درخت پر رحم آیا جسکے لئے تونے کچھ محنت نہ کی اور نہ تونے اوسے اوگایا جو ایک ہی رات میں اوگا اور ایک ہی رات میں سوکھ گیا۔ اور کیا مجھے لازم نہ تھا کہ میں اتنے بڑے شہر نینوہ پر جسمیں ایک لاکھ بیس ہزار آدمیوں سے زیادہ جو اپنے دہنے بائیں ہاتھ کے درمیان امتیاز نہیں کرسکتے۔ اور مواشی بھی بہت ہیں۔ شفقت نہ کروں۔

(۲) جو لوگ دین سے علیحدہ ہوکر دنیاوی عزت اور دولت کے واسطہ کوشش کرتے ہیں وہ اپنی کوششوں کے مطابق کامیاب ہوتے ہیں۔ ہاں اگر یہ لوگ کسی رسول یا کلام الٰہی کی مخالفت کرنے لگجائیں اور ظالم بنجائیں تو اونکی دنیاوی کوشش بھی برباد ہوجاتی اور اونکی ہلاکت کا موجب ہوجاتی ہیں۔ چنانچہ قرآن مجید فرماتا ہے

مَنْ كَانَ يُرِيدُ الْحَيَوٰةَ الدُّنْيَا وَزِينَتَهَا نُوَفِّ إِلَيْهِمْ أَعْمَالَهُمْ فِيهَا وَهُمْ فِيهَا لَا يُبْخَسُونَ ۝ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ لَيْسَ لَهُمْ فِي الْآخِرَةِ

اِلَّا النَّارُ وَحَبِطَ مَا صَنَعُوْا فِیْهَا وَبَاطِلٌ مَّا کَانُوْا یَعْمَلُوْنَ

جو شخص اور آرائش چاہتا ہے ہم اوسکو اوسکے اعمال کے مطابق دنیا میں دیتے ہیں اور اونکی محنت میں کچھہ کمی نہیں کی جاتی مگر ان لوگوں کے واسطے آخرت میں آگ کے سوائے کچھہ نہیں وہاں اونکی تمام دنیاوی محنتیں برباد جاوینگی اور تمام اعمال باطل ثابت ہونگے اس آیہ کریمہ سے صاف ظاہر ہے کہ دنیا کے واسطے جسقدر کوئی شخص محنت اٹھاتا ہے اوسکے مطابق وہ ضرور پھل حاصل کرلیتا ہے خواہ کوئی مومن ہو یا غیر مومن۔ اوسکی محنت میں کچھہ کمی نہیں کیجاتی مگر دنیا پرستوں کی صنعتیں اور محنتیں آخرت میں کچھہ کارآمد نہونگی اور اون کو سوائے آتش جہنم کے اور کچھہ حاصل بھی نہوگا۔ ان لوگوں کی دنیاوی کامیابی اور ترقی بھی اوسوقت تک ہے جب تک وہ ظلم کا پیشہ اختیار نہ کریں اور نہ کسی رسول یا کلام الٰہی کی مخالفت پر کمربستہ ہوں ورنہ دنیا میں بھی ایسے لوگ جلد ہلاک اور تباہ کردے جاتے ہیں۔ چنانچہ کافروں کی نسبت خداوند عالم فرماتا ہے اِنَّ اللّٰہَ مُخْزِی الْکٰفِرِیْنَ تحقیق اللہ کافروں کو رسوا کرنیوالا ہے پھر فرماتا ہے اِنَّ اللّٰہَ عَدُوٌّ لِّلْکٰفِرِیْنَ۔ تحقیق اللہ کافروں کا دشمن ہے پھر فرماتا ہے۔

اِنَّ الَّذِیْنَ یُحَآدُّوْنَ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ اُولٰٓئِکَ فِی الْاَذَلِّیْنَ جو لوگ اللہ اور اوسکے رسول کی مخالفت کرتے ہیں وہ بہت ذلیل ہوتے ہیں۔ یہہ مسئلہ نمبر ۳ میں شرح طور پر بیان ہو چکا ہے ظالموں کی نسبت اللہ کریم فرماتا ہے فَکَاَیِّنْ مِّنْ قَرْیَۃٍ اَهْلَکْنٰهَا وَهِیَ ظَالِمَۃٌ فَهِیَ خَاوِیَۃٌ عَلٰی عُرُوْشِهَا وَبِئْرٍ۔

دنیاوی ترقی کا راز

مُعَطَّلَةٍ وَقَصْرٍ مَّشِيْدٍ پس بہت سی بستیوں کو ہمنے ہلاک کر دیا کیونکہ
اوسکے باشندے ظالم ہو گئے تھے۔ پس وہ اپنی چھتوں پر گرے پڑے
ہیں اور بہت سے چاہات اور پختہ مکانات ویران پڑے ہیں ایک
اور مقام پر قرآن مجید کفار کی نسبت فرماتا ہے لَهُمْ عَذَابٌ فِي الدُّنْيَا
وَلَعَذَابُ الْآخِرَةِ اَشَقُّ اونکے واسطے دنیاوی زندگی میں عذاب
ہے اور آخرت کا عذاب تو بیشک بہت ہی سخت ہے۔

لَهُمْ عَذَابٌ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَلَعَذَابُ الْآخِرَةِ

چنانچہ قرآن کریم فرماتا ہے سَنَجْزِي الَّذِيْنَ يَصْدِفُوْنَ عَنْ
اٰيٰتِنَا سُوْٓءَ الْعَذَابِ بِمَا كَانُوْا يَصْدِفُوْنَ۔ اون لوگوں کو
جو ہماری آیتوں سے کنارہ کشی کرتے ہیں اس جرم کنارہ کشی کی سزا میں
ہم شتاب بڑا عذاب دینگے۔

(۸) جو لوگ احکام الٰہی کی یاد دہانی کے بعد بھی رجوع نہ کریں وہ غضب
کے محرک اور سخت عذاب کے مستحق ٹھہر جاتے ہیں چنانچہ قرآن مجید فرماتا ہے
وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ ذُكِّرَ بِاٰيٰتِ رَبِّهٖ ثُمَّ اَعْرَضَ عَنْهَا اِنَّا
مِنَ الْمُجْرِمِيْنَ مُنْتَقِمُوْنَ اوس شخص سے زیادہ کون ظالم ہے جسکو
اوسکے رب کی آیات سے یاد دہانی کرائی گئی پر اوسنے اعراض کیا
تحقیق ہم ایسے مجرموں سے انتقام لینے والے ہیں

(۹) جو لوگ آسمانی کتاب کی تحقیق باتوں کو مانیں اور بعض کو نہ مانیں
وہ دنیا میں سخت ذلیل ہونگے اور آخرت میں سخت عذاب کی طرف
جائینگے چنانچہ قرآن کریم فرماتا ہے اَفَتُؤْمِنُوْنَ بِبَعْضِ الْكِتٰبِ
وَتَكْفُرُوْنَ بِبَعْضٍ فَمَا جَزَآءُ مَنْ يَّفْعَلُ ذٰلِكَ مِنْكُمْ اِلَّا خِزْيٌ

فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُرَدُّوْنَ اِلٰى اَشَدِّ الْعَذَابِ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ کیا تم اس کتاب کے بعض باتوں کو مانتے اور بعض کی تکفیر کرتی ہو۔ پس جو شخص ایسا کرے اوسکی جزا سوائے اسکے اور کیا ہوسکتی ہے کہ دنیاوی زندگی میں ذلت اٹھاوے اور قیامت کو سخت تریں عذاب کی طرف دھکیلا جاوے۔

(۱۰) خدا کا خوف نہ کرنا اور غفلت وبیباکی میں زندگی بسر کرنا برباد ہوجانے کی علامت ہے چنانچہ قرآن مجید فرماتا ہے اَفَاَمِنُوْا مَكْرَ اللّٰهِ فَلَا يَاْمَنُ مَكْرَ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْخٰسِرُوْنَ۔ کیا تم اللہ کی نامعلوم سزاؤں سے بے خوف ہوگئے۔ پس یاد رکھو کہ اللہ کی نامعلوم سزاؤں سے وہی لوگ بیخوف ہیں جو برباد ہونے والے ہیں

(۱۱) عذاب اکبر۔ جو مرنے کے بعد ہوگا اوسکے علاوہ دنیا میں ہی بدکاروں کو ایک عذاب خفیف دیا جاتا ہے تاکہ وہ حق کی طرف رجوع کرسکیں چنانچہ قرآن کریم فرماتا ہے وَلَنُذِيْقَنَّهُمْ مِّنَ الْعَذَابِ الْاَدْنٰى دُوْنَ الْعَذَابِ الْاَكْبَرِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ اور ہم اونکو اوس عذاب اکبر کے علاوہ ایک عذاب ادنے بھی ضرور چکھاتے ہیں تاکہ وہ رجوع کریں۔

(۱۲) ایمان اور اعمال صالحہ کے بغیر انسان نقصان پر نقصان اٹھاتا اور آخرکار بدکار ہوجاتا ہے چنانچہ قرآن مجید فرماتا ہے وَالْعَصْرِ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِيْ خُسْرٍ اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ زمانہ کو دیکھو۔ تحقیق

انسان نقصان ہی نقصان میں ہے مگر جو خدا کو مانیں اور عمل صالح کریں اور ایک دوسرے کو حق اور صبر کے ساتھ نصیحت کرتے رہیں ؛۔

۱۳۔ تمام عالم کی ہر ایک مخلوقات کا مذہب اسلام ہے خواہ بارادہ شوق ہو یا بہ جبر و اکراہ بعض اس دین پر فطرتاً اور تعلیماً قایم رہتے ہیں اور بعض کسیطرح بھی نہیں۔ چنانچہ قران کریم فرماتا ہے۔ وَلَهٗٓ اَسْلَمَ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ طَوْعًا وَّكَرْهًا وَّاِلَیْهِ یُرْجَعُوْنَ ۝ جو کوئی آسمانوں میں یا زمین میں ہے وہ خدا کے واسطے مسلمان ہے خواہ برضائے خاطر ہو یا باکراہ اور سب کو اسی کی طرف واپس ہونا ہے ایک اور جگہہ پر دین قیم کی نسبت رب العالمین فرماتا ہے فِطْرَتَ اللّٰهِ الَّتِیْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَیْهَا لَا تَبْدِیْلَ لِخَلْقِ اللّٰهِ ذٰلِكَ الدِّیْنُ الْقَیِّمُ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا یَعْلَمُوْنَ ۝ فطرت اللہ وہ ہے جسپر اللہ نے لوگوں کو پیدا کیا ہے اللہ کی پیدایش کیواسطے کوئی تبدیلی نہیں۔ یہی دین قیم ہے مگر اکثر لوگ نہیں سمجھتے۔ اس فطرتی اسلام کی نسبت اور الفاظ میں قران مجید دوسری جگہ اسطرحپر فرماتا ہے وَنَفْسٍ وَّمَا سَوّٰىهَا فَاَلْهَمَهَا فُجُوْرَهَا وَتَقْوٰىهَا قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰىهَا وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰىهَا قسم ہے نفس کی اور اُس ذات کی جس نے اُس کو ایسا درست بنایا پھر اُس کے اندر نیکی اور بدی کا علم ڈالدیا۔ تحقیق جس نے اُسکو پاک کیا وہ فلاح یافتہ ہوا اور جس نے اُسکو ناپاک کیا وہ برباد ہوا۔ پھر جا بجا قران کریم کا نام تذکرہ اور ذکر یعنی یاددہانی رکھا گیا ہے۔ یاددہانی اُنہیں امور کی ہوتی ہے جو پہلے سے کسی نہ کسی طریق پر معلوم ہو چکے اور پھر فراموش ہو گئے ہوں ؛۔

نظم

خدا کی یاد سے دل شاد ہوئے ۔ جو اُجڑا گھر ہے وہ آباد ہووے
نہ کر غفلت خدا کی یاد سے تو ۔ کہ تا سرسبز اور شاداں رہے تو
خدا کا نام ہے لوگو پیارا ۔ نہ پکڑو اُس سے اکدم بھی کنارا
جو چھوڑی یاد لوگوں نے خدا کی ۔ تبھی شدت ہوئی قحط اور وبا کی
خدا پر ہے فرض مومن کی امداد ۔ فرض ہے یہ بروے عدل اور داد
عمل نیک اور اُس مولا پہ ایماں ۔ اسی سے عزت و نصرت ہے ایجاں
ہر اک نیکی کا پھل ہے شادمانی ۔ خدا کا رحم و فضل و کامرانی
شرارت سے گھٹے عقل اور عزت ۔ خدا کا ہو غضب اور قہر و لعنت
بھلائی کا ہے پھل سکھ اور راحت ۔ برائی کا ہے پھل دکھ اور مصیبت
مصائب جسقدر ہیں اِس جہاں میں ۔ وہ سب اپنے ہی فعلوں کا بیاں ہیں
نہ ہو گر عفو تقصیراتِ انساں ۔ ٹھکانا کچھ نہیں پھر ایک بھی آں
سبھی کذاب اور جبار و بیداد ۔ بہت ہی جلد ہو جاتے برباد
خدا دیتا ہے اُن کی نسل کو مار ۔ اگر ہو بھی وہ ہو جاتی ہے بدکار
نگہ آخر کو ہو جاتے ہیں ابتر ۔ ترقی پاتے ہیں پھر اُن سے بہتر
اُجڑ جاتے ہیں اُن کے سبکنات ۔ نہیں کام آتے ہیں باغات و جاہات
خدا کے حکم کو جو مانتے ہیں ۔ اُسیکو ربِ عالم جانتے ہیں
وہ پھلتے پھولتے ہیں دو جہاں میں ۔ سدا رہتے ہیں مولا کی اماں میں
نہ کوئی خوف و حزن اُنکو ستاوے ۔ نہ کوئی دشمن اُنپر غلبہ پاوے
بلائیں اُنپہ بھی آتی ہیں گاہے ۔ کرے پاک اُنکو مولا جیسے چاہے

ستاتے ہیں اُنہیں بدکار بدذات
کہ پاتے ہیں مخالف اُنکے حالات

مدد کرتا ہے بس اللہ اُن کی
مٹا دیتا ہے ظالم کا نشاں بھی

خدا فرما چکا قرآں کے اندر
کہ مومن کی مدد ہے حق ہمپر

جو رکھتے ہیں درست ایمان و اعمال
بڑھاتا ہے خداوند اُن کا اقبال

مصائب میں مدد کرتا ہے دایم
طریق نیک پر رکھتا ہے قایم

ہمیشہ رحم اور فضل و کرم سے
بچا رکھتا ہے اُن کو خوف و غم سے

سدا چاہو جو اُس مولا سے رحمت
وہ بنتا ہے کفیل رزق و عزت

مٹاتا ہے خدا باطل کو دایم
جو حق ہے اُسکو کر دیتا ہے قایم

نہیں کرتا کسی کو حق برباد
نہ چھوڑے جب تلک وہ عدل اور داد

نہیں ہوتی کوئی بھی قوم پامال
نہ بدلے جب تلک وہ اپنا احوال

خدا کا فضل گر تم چاہتے ہو
کسی انسان کو ہرگز نہ دکھ دو

بھلائی کی رکھو ہر وقت نیت
کہ تا برسے خدا کی تم پہ رحمت

اگر ظلم و شرارت سے بچوگے
خدا کے فضل سے شاداں رہوگے

بھلائی سے بھلا پاؤگے مدام
شرارت سے بنوگے سخت ناکام

کروگے ظلم گر یک ذرہ بھر بھی
نتیجہ اُس کا دیکھوگے ضروری

رہوگے جسطرح خلق خدا ساتھ
وہی تمسے کریگا رب کا ہاتھ

ہمیشہ رحم سے پاؤگے رحمت
ہمیشہ ظلم سے پاؤ زحمت

بھلوں کی ہے بھلائی دو جہاں میں
خدا کے قہر سے وہ ہیں اماں میں

یہی تھا نوح سب لوگوں سے کہتا
اسی تلقیں میں دن رات رہتا

کہ اُس مولا سے چاہو مغفرت تم
خلوص دل سے مانگو مغفرت تم

کہ وہ ہے قادر غفار و منان
کرم سے اپنے برسائے گا باران

بڑھائے مال اور نسلیں تمھاری — کرے باغات سبز انہار جاری
تمھاری کیا ہوئی تعلیم و عقلیں — کہ اللہ سے نہیں رکھتے امیدیں
اسیطرح ہیں فرما گئے ہو د — کہ استغفار اور توبہ کرو زود
اگر تم مغفرت چاہو خدا سے — کرو توبہ ہر اک ظلم و دغا سے
وہ بھیجیگا کرم سے بادلوں کو — بڑھائیگا تمھاری قوتوں کو
کرو مت سرکشی حکم خدا سے — بنوست مجرم ظلم و دغا کے
شعیب مدینی کا تھا یہ فرماں — کہ رکھو ٹھیک تم کیال و میزاں
حقوق خلق میں نقصاں کرو مت — دغا و مکر پر مایل رہو مت
نہ پھیلاؤ زمیں میں تم فسادات — بگڑ جائیں گے ورنہ اِس سے حالات
بچے جو کچھ تمھیں صدق و صفا سے — مُبارک ہے وہی فضل خدا سے
اگر مومن ہو تم مانوگے یہ بات — شرارت سے سدا بہتر ہے خیرات
رکھو پوری تم اپنی ناپ و میزان — اِسی میں ہوویگی برکت فراواں
در برکات ہے صدق و صفائی — تجارت جس نے یورپ کی بڑھائی
صفائے صدق پر رحمت خدا کی — دغا بازی پہ ہے لعنت خدا کی
یہی ہے نسبت تورات و انجیل — کہ گر کرتے رہیں حکموں کی تعمیل
جو اُترا اُنپہ ہے اُنکے سوا بھی — کریں قایم وہ سب تعلیم ساری
ملے رزق اُنکو فضل بیکراں سے — رہے ملتا زمین و آسماں سے
چنانچہ حالت یورپ کو دیکھو — اشاعتہا ہے توراتی کو سوچو
تراجم ہو گئے ہر یک زباں میں — منادی ہو گئی سارے جہاں میں
اِسی سے ہے سدا اقبال یورپ — عروج و غلبۂ اطفال یورپ
یہی ہے نسبت امصار دیگر — بیاں قرآں میں باصد تواتر

اگر اہل القرا سے ایمان لاویں — خدا کے حکم سے باہر نجاویں
تو پاویں برکتیں ارض و سما کی — سدا ہوتی رہے رحمت خدا کی
مگر مدام جھٹلاتے رہے وہ — سزا اعمال کی پاتے رہے وہ
ہوئے برباد تکذیب و جفا سے — نہ پائی کچھ اماں قہر خدا سے
یہی فرماتے ہیں ختم الرسل بھی — کہ اے کفار اور جہال مکی
تم اپنے رب سے غفران چاہو — خلوصِ دل سے اسکی سمت دوڑو
کہ تا بخشے تمہیں سامانِ جینے — توقف دیوے تا اجلِ مسمے
جو اہلِ فضل ہے وہ فضل پاوے — بزیرِ رحمتِ رحمٰن آوے
اگر کذاب اور سرکش رہوگے — عذاب اللہ سے کیونکر بچوگے
بڑے دن کا عذاب آویگا تمپر — بغاوت سے تمہاری ہے یہی ڈر
چنانچہ جتنے تھے مکہ میں کفار — بنے اللہ کے بندے یا ہوئے خوار
ہوئے ختم اس نبی کی زندگی میں — یہ نصرت تھی خدا کی بندگی میں
برا انجام ہے ظلم و دغا کا — یہی قانون ہے جاری خدا کا
کہیں ہوں ظالم و کذاب و فجار — بزودی ہوتے ہیں بے نسل اور خوار
اگر راشی ہیں یا سودی ہیں یا چور — نہیں پاتے بہت ایام وہ زور
نہیں چلتی ہیں انکی نسلیں دو چار — کہ پڑنے لگتی ہے اللہ کی مار
فنا ہو جاتے ہیں قہرِ خدا سے — یہی قانون ہے بس ابتدا سے
اجڑ جاتے ہیں ان کے قصرِ عالی — پڑے رہجاتے ہیں محلات خالی
جو ہو اولاد وہ ہوتی ہے بدکار — بہت عیاش و مسرف اور زناکار
کرے تکذیب جو امت نبی کی — نہیں رہتی ہے دنیا میں کبھی بھی
اٹھا دیتا ہے انکو رب عالم — ہویدا کرتا ہے پھر اور آدم

بڑا ہی ظلم ہے تکفیر و تکذیب　　خدا کرتا ہے اُنکی جلد تخریب

جو اُترے کوئی حکم آسمانی　　اطاعت میں ہے اُس کے کامرانی

بغاوت اور نفرت اور غفلت　　یہ ہوجاتے ہیں بس اسباب لعنت

کلام اللہ قرآنِ مقدس　　شفا و وعظ و رحمت ہے یہی بس

کرے جو اسکی اب تکفیر و تکذیب　　خدا سے جلد تر ہو اسکی تعذیب

مصائب اور ذلت کی پڑے مار　　معیشت تنگ ہو دائم رہے خوار

یہی لعنت تھی جس سے نوح کی قوم　　ہوئی مستغرق طوفاں بیک یوم

جو کی فرعون نے موسےٰ کی تکفیر　　خدا نے غرق سے کی اُسکی تدمیر

ثمود و عاد اور اقوام دیگر　　ہوئے تکذیب سے نابود و ابتر

خدا نے بس نہیں چھوڑا کسی کو　　ہوئے تکذیب پیشہ لوگ جو جو

مسلمانو سنو سُننا اگر ہے　　ہماری بہتری قرآن پر ہے

اگر کرتے رہیں اُسکی اطاعت　　ملے دُنیا و عقبےٰ میں فراغت

اگر سرکش رہیں یا غافل اس سے　　رہیں بدمست یا کچھ کاہل اِس سے

سبھی اشکال میں برباد ہونگے　　مصائب دن بدن ایذا دہ ہونگے

نہ پکڑیں جب تلک قرآن کو ہم　　رہے گا حال تنگ و زار دائم

تلاوت کا ہے حق غور و تفکر　　تفقہ اور تدبر اور تذکر

خلاف اِس کے بلا معنی تلاوت　　بقول حق ہے نبیوں کی عداوت

نبی فرماتے ہیں با کلفت و یاس　　کیا اُمت نے میری اِسکو بکواس

پڑے غفلت میں معنی سے یہاں تک　　مٹا تفہیم کا نام و نشاں تک

مسلمانوں نے جو قرآن کو چھوڑا　　خدا نے رشتہ رحمت کو توڑا

کیا پھر خوب تنگ و خوار اُنکو　　دیا ہر طرحکا آزار اُن سکو

معیشت تنگ کی اور دین برباد — مصائب دن بدن ہیں دیکھو ایزاد
بڑے نادان ہیں اور سخت ظالم — جو لا پرواہ ہیں قرآن سے عالم
جو پڑھتے ہیں کتابیں اور دل سے — نہیں پڑھتے ہیں قرآں غور دل سے
سمجھتے ہیں اسے بے سود و بیکار — نہ دل سے ہیں اس سے سخت بیزار
رسومی طور پر بس مانتے ہیں — نہیں کوئی ضرورت جانتے ہیں
کتابہائے دگر کے سخت مشتاق — مگر قرآن ہے اُن کے لئے شاق
زمانہ سے کیا گم درس فرقاں — تبھی جاتا رہا سب دین وایماں
ہوئی کم دولت و توقیر ساری — ترقی پر ہے بس تنگی و خواری
بنا رکھا ہے اسکو محض بکواس — نہیں تفہیم کے جاتی کبھی پاس
مسلمانوں عجب یہ ماجرا ہے — کہ اعراض اسقدر اس سے ہوا ہے
سمجھ آتا نہیں کیا تمکو اتنا — کہ یکساں ہیں نہیں اندھا و بینا
سمجھنے کے لئے قرآن ہے آیا — عجب نور و بیاں ہے ساتھ لایا
ہوا کرتے ہیں جو گمراہ و غافل — نصیحت سے چرایا کرتے ہیں دل
جو خالص وعظ اس قرآن کو پایا — تبھی معنی سے اس کے دل چرایا
خدا فرماتا ہے باصد تواتر — کہ قرآں سے غرض ہے بس تذکر
مبارک نور اور کامل شفا ہے — نصیحت کو فقط حق نے دیا ہے
نہیں مطلب ہے کچھ قرآن کا اور — مگر کرتے رہو تم فکر اور غور
کرو علم و عمل اس کے مطابق — نہ ہو جاؤ مخالف مثل سابق
اگر اس سے یہی غفلت رکھو گے — عذاب دین و دنیا میں رہو گے
ہوا کیا دین اور ایماں تمہارا — کہ قرآں سے ہوا مطلق کنارا

دیگر

کیا ہوا قرآں سے نفرت ہو کیوں — اور مخالف بات سے رغبت ہے کیوں
جسقدر ہے لغو و کذب و افترا — ہر نفس میں اُسکی ہے حرص و ہوا
فحش اور جھوٹی کتابیں بیحساب — لا رہی ہیں دین و دنیا کا عذاب
پر اُنہیں کا ہر نفس میں ذوق ہے — رات دِن بیہودگی کا شوق ہے
ذکر گر آئے کہیں قرآن کا — فکر ہو جاتا ہے واں ہر جان کا
دِل رہے حاضر نہ کچھ ہوش و حواس — جان پژمردہ ہوا ور چہرہ اُداس
لاکھ اخبار اور قصّہ واہیات — مشغلہ دلچسپ ہیں دِن اور رات
پر کلام اللہ سے دِلچسپی نہیں — بھاگ جائیں وعظ سے اِسکی وہیں
سخت وحشت معنے قرآن سے — رغبت و الفت ہے بس شیطان سے
چونکہ دشمن ہوگئے قرآن کے — اِسلئے بندہ بنے شیطان کے
حکم ہے یہ صاف اُس رحمان کا — غافل اُس سے دوست ہے شیطان کا
ترک قرآں کے لئے باتیں ہزار — ضد معنی پر وجوہاتیں ہزار
ہر پڑھیں دایم کتابیں واہیات — فحش و لغو و افترا کو ہر لیات
اِس کے سو سو نفع بتلاتے رہیں — ڈھکلوں سے دِلکو سمجھاتے رہیں
ضدِ معنیِ کلام اللہ پر — ہو رہے ہیں بیخبر اور بے بصر
سو سناؤ ایک بھی سُنتا نہیں — اسطرف کوئی بھی دِل جُھکتا نہیں
کیا یہی ہے مدعا تعلیم کا — نام تک جاتا رہے تفہیم کا
کیا نبی تعلیم کرتے تھے یہی — غور مت قرآن پر کرنا کبھی
اِس کے معنی کی ضرورت کچھ نہیں — دیکھنا معنی نہ سُن پاؤ کہیں
اِسکو بے معنی پڑھا کرنا مُدام — اِسکے معنی کچھ نہیں آئینگے کام
پڑھتے رہنا شوق سے دیگر کتب — ماسوائے قرآن کے لازم ہیں سب

اور باتوں کا سمجھنا ہے ضرور
پر نہیں قرآں میں کوئی بھی نور

پڑھتے رہنا شوق سے بس حرف نحو
پر اسے کر دینا دل سے صاف محو

ذرّہ بھر اس کا نہ رکھنا تم خیال
اس سے کچھ حاصل نہیں ہوگا کمال

اسکو کرلینا فقط بکواس تم
اور نہ رکھنا اس سے کوئی آس تم

وعظ اور تدریس سے دینا نکال
مطلب اِس کا ہے فضول اور ہے محال

کام دیوینگی تمہیں باقی کتب
اِسلئے اِس کی نہ رکھنا کچھ طلب

عقل کو اِسمیں لگانا مت کبھی
ورنہ تُم ہو جاؤگے کافر جبھی

عقل کا اِسمیں نہیں ہے کوئی کار
فتنہ ہونگے اِس کے معنی سے ہزار

اے مسلمانوں یہی ایمان ہے
کفر کا موجب یہی قرآن ہے؟

حیف ایسے دین اور ایمان پر
کفر جو بڑھتا ہے اِس قرآن پر

یہ تو رحمت ہے شفا ہے نور ہے
سخت بد قسمت ہے جو اندھا رہے

یہ کلامِ پاک ہے حق سب ہیں
اِسکے لفظوں میں کوئی دھوکا نہیں

مبہم و مجمل نہیں اس کا بیاں
ہر امر کا صاف دیتا ہے نشاں

مردہ دِل میں ڈالتا ہے جان یہ
زندہ کر دیتا ہے سب ایمان یہ

بخشتا ہے وصل رب پاک سے
خود سے گر اسکو تو پڑھتا رہے

رحمت و نور و بیاں ہے بس یہی
حق تعالیٰ کا نشاں ہے بس یہی

ذکر یار و دلستاں ہے بس یہی
دستگیر بیکساں ہے بس یہی

مصلح آوارگاں ہے بس یہی
روح افسردہ کی جاں ہے بس یہی

راحت و نور و اماں ہے بس یہی
ربِّ عالم کا بیاں ہے بس یہی

جاں فزائے عارفاں ہے بس یہی
سچی سچی داستاں ہے بس یہی

دلکشائے عابداں ہے بس یہی
اور علاجِ غافلاں ہے بس یہی

نورِ چشمِ عاقلاں ہے بس یہی — جانفزائے عارفاں ہے بس یہی
جان بخشِ عاشقاں ہے بس یہی — دستگیرِ طالباں ہے بس یہی
صادقوں کا حرزِ جاں ہے بس یہی — روح بخشِ تائباں ہے بس یہی
دلنوازِ طالباں ہے بس یہی — چارہ سازِ مومناں ہے بس یہی
دلفزائے عاجزاں ہے بس یہی — دلنوازِ بیدلاں ہے بس یہی
رہنمائے گمرہاں ہے بس یہی — غمگسارِ عالماں ہے بس یہی
کاشفِ رازِ نہاں ہے بس یہی — دلبرِ پیر و جواں ہے بس یہی
ہر بلا میں پاسباں ہے بس یہی — ہادیٔ راہِ جناں ہے بس یہی
دلدہِ دلدادگاں ہے بس یہی — جاں گدازِ فاسقاں ہے بس یہی
مومنوں کے رزق و عزت کا کفیل — ربِ عالم کی مدد کا ہے وکیل
فاسقوں کو اس سے نفرت ہو سدا — صادقوں کو اس سے رغبت ہو سدا
کافروں کے واسطے کرب و بلا — مومنوں کے واسطے نور و شفا
کھینچتا ہے نیک بندوں کو ضرور — پر جو ہیں بدکار وہ رہتے ہیں دور
ظالموں کو اس سے وحشت ہو سدا — عادلوں کو اس سے الفت ہو سدا
مشرکوں کے واسطے اندھیر ہے — منکروں کے واسطے شمشیر ہے
مخلصوں کے واسطے رحمت ہے یہ — سرکشوں کے واسطے زحمت ہے یہ
دل کی آنکھوں کے لئے ہے صاف نور — پر طلب اور شوق و محنت ہے ضرور
طالبوں کو صاف بتلاتا ہے راہ — کھینچتا ہے زور سے سوئے اللہ
ہے خدائے پاک کا پیارا کلام — جلد کر دیتا ہے حق سے التیام
آزما لو دیکھ لو اے طالبو — چند ہفتہ شوق سے اسکو پڑھو
ہر جگہ آئی ہیں اللہ کی نذیر — اور لائی علم و دانش بے نظیر

پر کیا لوگوں نے ازبس ارتداد ‏ پس کیا اپنی کتابوں میں فساد
اِسلیئے وہ شرک سے خالی نہیں ‏ مثل قرآں ہے نہیں وحدت کہیں
ہے یہی تعلیم محفوظ و صحیح ‏ اور تعلیمیں ہیں آمیزش صریح
صاف اُنمیں ہے دروغ و افترا ‏ اُن سے پھر کیونکر ملے راہ صفا
متقی کے واسطے نور و بیاں ‏ ہے یہی قرآن اقدس بیگماں
ہے یہی تعلیم حق اور صاف صاف ‏ مشکلوں کا ہوا اسی سے انکشاف
ظلمتیں ساری اِسی سے دور ہوں ‏ واصل حق اِس سے سب مہجور ہوں
امّی و عالم ہوں یکساں فیضیاب ‏ سب کریں اپنے موافق اکتساب
ہر بشر کے واسطے کافی ہے یہ ‏ ہر مرض کے واسطے شافی ہے یہ
سارے دردوں کے لئے کامل دوا ‏ سب اندھیروں کے لئے کامل ضیا
بس یہی قرآن ہے قرآن ہے ‏ خوب جانے جسمیں کچھ ایمان ہے
نیک و بد کی بس یہی میزان ہے ‏ حق و ناحق میں یہی فرقان ہے
چشمۂ صدق و صفا قرآن ہے ‏ منبع فضل و ہدا قرآن ہے
جانفزائے مردگاں قرآن ہے ‏ روح دِل پژمردگاں قرآن ہے
حق تعالی کا ہے یہ سچّا کلام ‏ دلبر عالم کا ہے اصلی پیام
ذرّہ شک کی اس میں گنجایش نہیں ‏ اِس بنا یک ذرّہ آسایش نہیں
خواب غفلت میں پڑے سوتے ہو کیوں ‏ عمر اپنی مُفت میں کھوتے ہو کیوں
شوق دِل سے اِسکی جانب اب جھکو ‏ آنکھ اپنی کھولکر اِسکو پڑھو
دائمی آرام میں آجاؤ گے ‏ معرفت کے نور سارے پاؤ گے
حق تعالی کے بہت ہوگے قریب ‏ جلد تر پنچاؤ گے اُس کے حبیب
اور ملینگی عزت دنیا و دیں ‏ رحمت و برکات اور فضلِ متیں

ظلمتیں سب دور تر ہو جائینگی | ہر طرف کی برکتیں آجائینگی

اعلان ضروری

مفتاح القرآن۔ جسقدر پہلی طبع میں چھپا تھا ختم ہوچکا اب اور بھی عجیب تر پیرایہ میں اِس کا دوسرا ایڈیشن طیار ہو رہا ہے جو پہلے سے کئی باتوں میں بڑھکر جس نے صاف صاف ثابت کردیا ہے کہ قرآن مجید کا بامعنی پڑہنا ہندوستانی طلبا کے واسطے اُردو سے بھی آسان تر ہے معمولی اُردو خواں ایک مہینہ میں اور چھوٹے بچے چار مہینہ میں اسکو ختم کرکے قرآن مجید باترجمہ بآسانی پڑہ سکتے ہیں

مفید عام۔ جسقدر پہلی ایڈیشن میں چھپی تھی قریب اختتام ہوگئی شایقین جلد جلد درخواستیں بھیجیں ورنہ دوسری ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑے گا۔

تشخیص الامراض۔ یہ عجیب وغریب کتاب ہاتھوں ہاتھ جارہی ہے شایقین جلد درخواستیں بھیجیں ورنہ دوسری ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑے گا۔

جن صاحبان کی خدمتمیں تذکرۃ القرآن شروع سے پہنچتا ہے اُنکی خدمتمیں عرض ہے کہ تمام رسایل کو محفوظ رکھیں کیونکہ اللہ کریم کے فضل وکرم سے یہ ایک عجیب وغریب تفسیر کا پیش خیمہ ہیں اور خود بھی آیات بنیات کی صحیح اور واضح تفسیر ہیں جن صاحبان کے پاس کوئی نمبر کم ہو وہ ۲ر کے ٹکٹ بھیجکر منیجر تذکرۃ القرآن سے طلب فرما سکتے ہیں۔

المعلن

خاکسار فتح محمد خاں منیجر تذکرۃ القرآن ومفید عام وغیرہ مقام تراوڑی ضلع کرنال

شرح صرف اور مراح الارواح وغیرہ سے بہتر جو مطالب ہیں تحریر ہوا جو صاحب شوق قرآن کو سمجھ کر پڑھنا
چاہیں۔ وہ ایک ہی مہینہ میں ختم کرسکتے ہیں۔ اسکے بعد کسی دوسری کتاب صرفی یا نحوی کی ضرورت نہیں ہوتی

۴ مفید العلم عرف مشین الحکمت۔ یہ ایک لغات ادویہ و علاج ہے ہر مرض اور دوا کا نام۔
انگریزی۔ اردو۔ فارسی۔ عربی زبانوں میں لغات کی ترتیب سے درج کیا گیا ہے۔ جس مرض یا دوا کا حال معلوم
کرنا ہو تو فوراً لغات کے طور پر اس میں نکالو اور دیکھ لو خواہ اسکا نام آپکو اردو زبان میں آتا ہو یا فارسی۔ یا
عربی۔ یا انگریزی میں اسکی مدد سے خود کامل طور پر علاج کرسکتے ہو۔ یا کم از کم کسی خاص نسخہ و معالجہ کی
حاجت نہ رہیگی۔ اور قابل اخفا امراض میں جب چاہو کامل راز حاصل کرسکتے ہو ہر مرض کے علاج میں۔ انگریزی
و یونانی نسخہ جات جو اعلیٰ درجہ پر قابل اعتبار ہیں درج کئے گئے ہیں۔ سہل الحصول اور دیسی ادویہ کیطرف
خاص توجہ دیگئی ہے تاکہ اسکی مدد سے شہر و دیہات میں علاج بلا دقت ہوسکے۔ ہر فہیم و ذی علم کے لئے یہ کتاب
حالت صحت میں رفیق خاطر ہے۔ اور ایام مصیبت میں مونس و غمگسار ہوگی۔ اسکے تتمہ میں اخلاقی اور روحانی امراض
کا علاج نہایت ہی دلچسپ اور معقول طور پر درج کیا گیا ہے۔ یہ ایک ایسی جامع اور مفید۔ اور قابل اعتبار
کتاب ہے کہ اسکی نظیر زمانہ سابق و حال کی کتابوں میں نہیں مل سکتی یہ کتاب تین جلدوں میں ہے
قیمت فی جلد [illegible] کل قیمت ہر سہ جلد [illegible] سکولوں۔ طالبعلموں۔ اور غریب علم دوست اشخاص کو
بشرط تصدیق ڈاکٹروں۔ ہیڈ ماسٹروں۔ اور معزز عہدہ داروں کی نصف قیمت پر دیجاسکتی ہے۔

۵ رسالہ اعضائے مخصوصہ۔ اسمیں تمام امراض مخصوصہ مثلاً آتشک۔ سوزاک و جریان۔ نامردی
کمزوری جلق۔ عقر۔ سرعت انزال۔ احتلام۔ عسرت الطمث۔ استسقاء وغیرہ کا علاج۔ جماع کے قواعد
اور آداب۔ اور بہت ضروری مضامین لغت کی ترتیب سے درج کئے گئے ہیں۔ نیز تمام ادویہ جو ان کی
اعضا سے متعلق ہیں درج ہیں زمانہ موجودہ کی تمام خرابیوں اور فسادات کا اسمیں کامل علاج ہے قیمت [illegible]

۶ مفید النساء والصبیان۔ اس رسالہ میں تمام زنانہ امراض و حمل۔ اور درد زہ کا علاج ہے
جو عورتوں کی بے خبری اور دائیوں کی نادانی۔ اور واہیات رسموں کی پابندی سے حاملہ۔ اور زچہ اور نوزائیدہ
بچوں کو جان سے کھو بیٹھتی ہیں یا وبا کی طرح ہلاک کر رہی ہے۔ قیمت ۳ر

۲۷ تنقیح الامراض - اس کتاب میں مفید عام کی طرح تمام امراض لغت کی ترتیب پر درج کئے جاکر ہر ایک مرض کی تعریف - اسباب - کیفیت - علامات - امتحان اور تنقیح درج کئے گئے ہیں طب - جراحی - امراض قابلہ - امراض العین - امراض النسوان امراض الصبیان - امراض السین وغیرہ میں سے کوئی مرض مستثنیٰ نہیں رہا - تمام امراض پر یہ کتاب کامل طور سے حاوی اور جامع ہے - یہ کتاب مفید عام کے ساتھ ملکر ڈاکٹری - یونانی کا ایسا کامل کتبخانہ بنجاتا ہے کہ پھر کسی کتاب کی ضرورت نہیں رہتی اگرچہ پہلے سے اس کتاب کی نسبت ہمارا ارادہ صرف اسقدر تھا کہ ہر ایک مرض کی تعریف اور تشخیص درج کی جاوے مگر بنظر تکمیل اسباب و علامات و امتحان و کیفیت کا بھی مختصر مگر کامل بیان شامل کردیا ہے باوجود زیادتی حجم کے بنظر افادہ عام قیمت وہی دو روپیہ آٹھہ آنہ ہے ؏

۲۸ الاشتہاد تراوڑی - یہ اشتہاری پرچہ ہے جو ایکہزار ماہوار چھپکر تذکرۃ القرآن کے ساتھ ماہواری شایع ہوا کریگا بشرح اندراج فی ماہ چار روپیہ فی صفحہ فی سہ ماہی ؏ فی صفحہ فی ششماہی بیس روپیہ اور فی سال ۳۶ روپیہ فی صفحہ ہوگی - جو صاحبان اپنی طبع شدہ اشتہارات یا رسائل بزبان اردو یا انگریزی وغیرہ اشاعت کیواسطے ارسال فرماویں وہ بشرح ذیل شایع کئے جاسکتے ہیں بوزن ۳ ماشہ فی عدد چار روپیہ ماہوار - ۳ ماشہ سے زیادہ ایک تولہ تک ؏ روپیہ ماہوار - ایک تولہ سے زیادہ فی تولہ یا اوسکی کسر سے ؏ روپیہ ماہوار تاجروں کے لئے اپنی اپنی اشاعت کا یہ نہایت آسان ذریعہ ہے - اجرت اشتہار درخواست کے ساتھ آنی چاہئے - ورنہ عدم تعمیل معاف

نوٹ - تمام درخواستیں - بنام فتح محمد خان مینیجر تذکرۃ القرآن مقام تراوڑی ضلع کرنال آنی چاہئیں

الملتمس

خاکسار فتح محمد خان مینیجر تذکرۃ القرآن مقام تراوڑی ضلع کرنال صوبہ پنجاب

وَمَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِي فَاِنَّ لَهُ مَعِيشَةً ضَنْكًا وَنَحْشُرُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اَعْمٰى

اور جو شخص میرے ذکر سے منہ پھیرا اسکی تحقیق اسکو واسطے گذران تنگ ہوگی اور قیامت کے دن ہم اسکو اندھا اٹھاوینگے

جلد ۲ نمبر ۵	تذکرۃ القرآن	سنہ ۱۹ ماہ مئی

یہ ایک ماہواری رسالہ ہے جو اغراض ذیل پر چھپکر شایع ہوتا ہے

اول ۱ - قرانی مضامین اور مسائل کو ماہواری رسالونکی صورتمیں شایع کرنا - قران کریم کو تمام بنی نوع کیواسطے کامل رہنما اور حقیقی خیرخواہ ثابت کرنا - اور ایسی تجاویز و تدابیر پیش کرنی جنسے قرانی علوم کا رواج ہو۔

دویم ۲ قران کی کاملیت و فضیلت کو تمام اقوام پر ظاہر کرنا اور اس بیہودہ ضد اور تعصب کے دور کرنیکی کوشش کرنا جس نے مذاہب کو ایک دوسرے کا دشمن بناکر ہمدردی اور یکجہتی کو کھودیا اور تمام اقوام کو بالعموم حقیقی صلاحیت - وسعادت سے محروم کردیا اور خداوند عالم کی سچی پرستش کے بجائے اونکو رسومات کا پرستار بنادیا ہے

سوم ۳ - مخالفین کے اعتراضات کا جواب نہایت شایستگی اور حلم کے ساتھ قرآن مجید سے دینا - ضد اور تعصب کی روسے کسی قوم - یا کسی بشر کی دل آزاری نکرنا - بلکہ سچی ہمدردی اور سچی خیرخواہی کے طور پر احسن طریق سے تمام بد اخلاقی - بیدینی - اور بے ایمانی کے دور کرنیکی کوشش کرنا -

چہارم ۴ - مسلمانوں کے مختلف فرقوں میں اتحاد پیدا کرنا

اس رسالہ کی قیمت سالانہ مع محصول ڈاک دو روپیہ ہے جو پیشگی آنی چاہئے

در مطبع عزیزی تراوڑی ضلع کرنال ملک پنجاب طبع شد

کاتب رسالہ ہذا سید الطاف حسن [illegible]

جن صاحبان کے ذمہ قیمت سال گذشتہ واجب الادا ہے براہ مہربانی مع قیمت سنہ رواں کے جمع فرما کر مشکور فرماویں اور عند اللہ ماجور ہوں

عجیب و غریب اور تمام تعلیم یافتوں کے واسطے نہایت ضروری مفید کتابیں

۱ مجموعہ تذکرۃ القرآن ۱۹۲۱ء مجلد۔ جسمیں مفصلہ ذیل مضامین پر نہایت ہی عجیب و غریب بحث ہے (۱) دلایل پرستی بارتیجالی (۲) اسمائی بارتیجالی کی حقیقت اوسکے اعمال اور خواص (۳) مسئلہ تقدیر (۴) دعا کی حقیقت اور انعامات الٰہی کا ذکر (۵) کون لوگ غضب الٰہی کے نیچے ہیں اور کون گمراہ ہیں (۶) معاشرت یعنی مرد و عورت کے باہمی تعلقات کسطرح پر ہوتے ہیں (۷) اسلامی حفظ صحت (۸) غفلت کے خطرناک نتایج اور اوسکا کامل علاج (۹) ذکر و فکر کی حقیقت۔ اوسکے نتایج اور اون طاقتوں کو زایل کرنے کی خرابیاں قیمت مع محصول ڈاک دو روپیہ

۲ مفتاح القرآن اسکو معمولی اردو خوان ایک مہینہ میں یاد کرکے پانچہزار لغتوں اور ایک لاکھ سولہ ہزار صیغوں پر ایسا حاوی اور صرف و نحو میں ایسا مشاق ہوجاتا ہے کہ قرآن مجید بازجمہ پڑھ سکتا ہے۔ چھوٹے بچے بھی اسکو چار پانچ مہینہ میں یاد کرکے قرآن مجید بامعنی پڑھ سکتے ہیں اور بعینی پڑھنے کی برابر مدت میں ختم کرسکتے ہیں۔ پس تمام بچوں جوانوں اور بوڑھوں کو چاہئے کہ اسکو ضرور پڑھیں۔ پھر تمام عمر قرآن مجید کی بازجمہ تلاوت کرتے رہیں۔ ایسی عجیب خداداد نعمت کیطرف سے غفلت نکریں اس سے پڑھ کر اور کیا خوش نصیبی ہوسکتی ہے کہ محض چند ماہ کی معمولی محنت سے قرآن مجید بازجمہ آتا ہے۔ تمام مسلمانونکو چاہئے کہ اب بچونکو بعینی قرآن مجید پڑھانا چھوڑ دیں اور اس قاعدہ کو پڑھاکر بازجمہ پڑھایا کریں۔ کیونکہ آنکھوں کے ہوتے اندھا ہوکر چلنا سخت نادانی ہے اگر ایسا ہی کرینگے تو انشاء اللہ العزیز قرآنی آیتوں اور قصوں کا ایسا رواج ہوجائیگا کہ تمام واہیات غزلیں گندے شعر اور جھوٹے قصے جنہوں نے ہمارے دین اور دنیا کو برباد کر رکھا ہے کالعدم ہوجائیں گے اس قاعدہ سے اردو فارسی کے ہزارہا لغت آجائیں گے جس سے مدرسہ کی تعلیم میں بھی بڑی مدد ملیگی اور مڈل کا امتحان بجائے چھ سال کے چار سال میں ہوجائیگا انشاء اللہ تعالےٰ۔

۳ مفتاح العرب اسکے ذریعہ سے معمولی اردو خوان تمام صرف و نحو عرب پر دو مہینہ میں ایسا حاوی اور مشاق ہوجاتا ہے کہ میزان منشعب صرف میر دستور المبتدی فصول اکبری نحو میر ہدایت النحو کا

تذکرۃ القرآن ماہ مئی ۱۹۰۸ء

جلد ۲ || نمبر ۵

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ○

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم ○

دعا

ادعوا ربکم تضرعاً وخفیۃ ط ان اللہ لا یحب المعتدین

اپنے رب کو تضرع اور خوف کے ساتھ پکارو تحقیق اللہ زیادتی کرنیوالوں سے محبت نہیں کرتا

ولا تفسدوا فی الارض بعد اصلاحہا وادعوہ

زمین میں اصلاح کے بعد فساد نہ کرو اور خوف وطمع کے ساتھ

خوفاً وطمعاً ط ان رحمت اللہ قریب من المحسنین

اس سے دعا مانگا کرو۔ تحقیق اللہ کی رحمت محسنوں سے قریب ہے

اِس آیت شریف میں دعا کا حال اور اُسکی قبولیت کے طریق بیان فرمائے گئے ہیں۔ تضرع یعنی گڑگڑانا اور خوف یعنی اپنے گناہوں کی شامت اور خدا کی عدالت سے ڈرنا دعا کیواسطے لازمی امور ہیں۔ جسقدر کوئی دعا اِن دو حالتوں سے خالی ہوگی اُسیقدر قبولیت سے دور ہوگی کیونکہ تضرع میں انتہا درجہ کا عجز و نیاز شامل ہوجاتا ہے اور خوف میں اپنی عبودیت وگنہگاری اور خداوند عالم کی

الوہیت اور قدوسیت کا اظہار ہوتا ہے جسقدر تضرع اور خوف کسی انسان میں
ترقی کریں اُسیقدر وہ گناہوں سے پاک ہو کر خدا کی جناب میں مقبول اور پیارا
ہو جاتا ہے۔ برعکس اس کے جو انسان خدا کی طرف سے لاپرواہ اور بے خوف بنا رہتا
ہے اسیقدر متکبر ظالم سرکش اور بدکار ہوتا جاتا اور حدود انسانیت سے جو عجز و نیاز
راستبازی اور عبودیت ہیں خارج ہو جاتا ہے۔ جب تضرع اور خوف کی
خوبیوں سے کوئی انسان عاری ہوا تو سمجھنا چاہیئے کہ وہ انسانیت سے خارج
اور جناب الٰہی سے مردود ہوگا گویا کہ تضرع اور خوف سے علیحدہ ہونا بدکاری
میں پڑ جانا اور خدا کی حضور میں غیر مقبول ہو جانا ہے چنانچہ آیت مذکورۃ الصدر
میں ایک طرف یہ حکم ہے کہ اپنے رب کو تضرع اور خوف کے ساتھ پکارو
دوسری طرف ساتھ ہی یہ تنبیہ ہے کہ اللہ حد سے گذر جانے والوں کو دوست
نہیں رکھتا دوسرے الفاظ میں اس آیۃ کریمہ کا مطلب اسطرح پر بیان کر سکتے
ہیں کہ اپنے رب کو عجز و نیاز گریہ وزاری اور خوف کے ساتھ پکارتے رہو اگر
ایسا نکرو گے تو اُن غافلوں اور ظالموں میں شامل ہو جاؤ گے جو اپنی زیادتیوں
کی وجہ سے اس قابل نہیں رہتے کہ خدا اُن سے محبت کرے پھر دوسرے الفاظ
میں اسکی تشریح اسطرح پر ہے ولا تفسدوا فی الارض بعد اصلاحہا
وادعوہ خوفاً وطمعاً یعنی اصلاح کے بعد زمین میں فساد نکرو اور خوف
وطمع کے ساتھ اللہ سے دعائیں مانگا کرو۔ پھر اور پیرایہ میں آیندہ الفاظ اس
مطلب کو اور بھی صاف کرتے ہیں۔ ان رحمت اللہ قریب من المحسنین
تحقیق اللہ کی رحمت محسنوں سے قریب ہے۔ رحمت الٰہی جو دعاؤں کی قبولیت
کا موجب ہوتی ہے اُسکی نسبت اللہ کریم فرماتا ہے کہ وہ نیکی کرنے والوں کے
قریب ہے جب کوئی نیک بندہ اللہ کو پکارے تو رحمت الٰہی اُسکی قبولیت

کے واسطے حرکت میں آجاتی ہے۔ الغرض مومن متقی اور نیک ہونا گریہ و زاری اور عجز و نیاز کے ساتھ دعائیں مانگنا قبولیت کے واسطے لازمی امور ہیں برعکس اس کے بدکاری اور ظلم کی حالتمیں جو دعائیں لاپروائی اور بیدلی کے ساتھ کیجائیں وہ قبولیت حاصل نہیں کر سکتی چنانچہ آیتہائے مذکورۃ الصدر ذیل الفاظ ذیل اس کے شاہد ہیں ان اللہ لایحب المعتدین تحقیق اللہ حد سے گذر جانے والوں کو دوست نہیں رکھتا قرآن مجید جو ہر ایک روحانی مسئلہ کو طرح طرح کی تمثیلات اور ہر طرح کے پیراؤں میں صاف اور روشن کرنا چاہتا ہے اور مقامات میں اس مسئلہ کی تشریح اسطرح پر فرماتا ہے۔ وما للظالمین من انصار ظالموں کا کوئی مددگار نہیں ان اللہ لایھدی القوم الفاسقین اللہ بدکاروں کو کامیابی کے راستہ نہیں دکھاتا ان اللہ لایھدی القوم الظالمین اللہ ظالموں کی ہدایت نہیں کرتا وما دعاء الکافرین الا فی ضلل نافرمانوں کی دعا بس بھٹکتی رہتی ہے جیسے کوئی راہ سے بھٹکا ہوا مسافر منزل مقصود کو نہیں پہنچ سکتا اسیطرح کسی ایسے شخص کی دعا جو خدا کو نہیں مانتا کسی قبولیت کو نہیں پہونچتی یہی وجہ ہے کہ ظالم اور بدکار قومیں جو خدا کی نسبت ایمان صحیح نہیں رکھتی اور اصلاح نفس وغیرہ دینت کے راستوں سے دور ہیں اپنی دعاؤں کو بے اثر دیکھکر انکی قبولیت سے ہی انکار ہو گئی ہیں اور دعا کو محض عبادت سمجھتی ہیں یہ سب بے ایمانی کا دوسرا درجہ ہے اوّل درجہ تو وہ ہے کہ خدا کی ہستی ہی سے انکار کیا جاوے دویم درجہ یہ ہے کہ اُسکو کارخانہ عالم کیطرف سے بے اختیار محض یا معطل مانا جاوے۔ پاک بندوں کی مخلصانہ دعائیں ضرور جناب الٰہی تک پہنچتی اور مناسب جواب حاصل کرتی ہیں یہ ایک پس پردہ مکالمہ ہے جو مومن بندہ اور اُسکے رب کے

درمیان ہوتا ہے یہ ایک روحانی ملاقات ہے جو پاک روح کو اُس کے
مولا کے ساتھ ہوتی ہے اِدہر سائل پورے یقین اور ایمان کے ساتھ
اپنے عجز و نیاز اور توبہ و استغفار کو رحیم و کریم مالک کے آگے پیش کرتا ہے
اُدہر خداوند عالم کی رحمت کامیابی کی صورت یا مناسب تشفی سے اُسکی
دلداری کرتی ہے نصرت الٰہی کے مشاہدات اپنی زندگی میں معائنہ ہو کر مومن
کے یقین کو روز بروز ترقی ہوتی اور معرفت بڑھتی ہے دُنیا میں کوئی مذہب اور
کوئی قوم ایسی نہیں جسکی آسمانی کتابوں میں دعا کی تعلیم نہو بلکہ کوئی فرد بشر بھی
ایسا نہیں جو دلگداز مصائب اور جانسوز تکالیف کے وقت خود بخود اپنے رب
سے مدد اور معافی کا خواستگار رہوتا ہو۔ ہاں یہ تو ضرور ہے کہ سعید اور خدا ترس
لوگ تو بات بات میں اپنے رب کو پُکارتے اپنے آپ کو ناچیز اور ناتواں
خیال کر کے اُس قادر مطلق کی مدد کے خواہاں ہوتے ہیں ہر ایک حاجت میں
اور ہر ایک دُکھ میں جو ضرورت ہو اُس مولا سے چاہتے ہیں کوئی دُنیاوی تکلیف
یا حاجت ہو یا دینی ہر ایک امر میں خدا سے دعائیں مانگتے ہیں۔ اِن لوگوں کا
حال بعینہٖ ایک معصوم بچہ کے مشابہ ہوتا ہے جو ہر ایک ضرورت کے وقت
رو دیتا اور ماں ماں کر کے پُکارتا ہے ایسے ہی یہ خدا کے پیارے اپنے محبوب
اور مولائے حقیقی کو بھی ہر ضرورت کے وقت پُکارتے ہیں اور جیسے ماں شفقت
و رحمت کے ساتھ اپنے معصوم بچہ کی کارسازی کرتی ہے ویسے ہی رب العالمین
کمال شفقت و رحمت کے ساتھ اپنے عاجز بندے کی کارسازی کرتا ہے۔
دوئم درجہ کے وہ لوگ ہیں جو عموماً غفلت اور لاپروائی میں اپنی زندگی بسر کرتے
اور اپنی طاقتوں اور کوششوں کو اپنے واسطے کافی سمجھتے ہیں معمولی حالتوں میں
کبھی خدا کو یاد نہیں کرتے مگر غیر معمولی حالتوں میں ضرور اُسکی طرف جُھکتے دعائیں

مانگتے نذرو نیاز مانتے اور اُس کے پاک بندوں سے دعا کا سوال کرتے ہیں
جبتک یہ لوگ خود توبہ و استغفار نہ کریں اپنے مالک کے آگے دردِ دل
اور عجز و نیاز کے ساتھ نہ روئیں اُسوقت تک کوئی قبولیت حاصل نہیں کر سکتے
اِس لئے یہ لوگ دعاؤں کی کچھ حقیقت نہیں سمجھتے مگر مصیبت کے وقت
فطرتی ایمان اندرونی طور پر جوش مار کر خدا کی طرف اُنکو ضرور جھکا دیتا ہے۔
سویم درجہ کے وہ لوگ ہیں جو معمولی تکالیف میں بھی خدا کی طرف نہیں جھکتے
اور نہ کوئی اُس سے مدد مانگتے ہیں مگر جب ناقابل برداشت تکالیف اُنکے سر
آپڑتی اور اُن کے گھمنڈ خودروی اور بے نیازی کو توڑ کر دلوں کو شکستہ و مایوس
کردیتی ہیں اُسوقت یہ بھی خدا کے آگے رونے لگتے اور دعائیں مانگتے ہیں۔
الغرض کوئی مذہب آسمانی ایسا نہیں جسمیں دعاؤں کی تاکید نہ ہوا ور کوئی فرد
بشر ایسا نہیں جس کی فطرت ایک نہ ایک وقت اُسکو دعاؤں کی طرف نہ جھکا دے
پھر وہ انسان کیسا لا مذہب اور فطرت انسانی و مشاہدات جاودانی طرف سے
کیسا جاہل ہے جو دعاؤں کو فضول یا غیر مقبول خیال کرتا ہے اور وہ قوم کیسی
نادان ہے جس نے عدم قبولیت دعا کو اصول ایمانی میں سے قرار دیا ہے۔
تمام عالم میں دعاؤں کی آواز ہے بچہ جوان اور بوڑھے سب خدا کو پکارتے ہیں
علم والے اور بے علم سب مکے سب فطرتاً دعا کی اصلیت کے قابل ہیں سارے
مذہب اور ساری قومیں خدا سے دعائیں کرتی ہیں۔ اتنا فرق ضرور ہے کہ ایک
لوگ دکھ اور سکھ تنگی اور فراخی میں ہر ایک ضرورت کے وقت خدا کی مدد ہدایت
اور رحمت کے طالب رہتے ہیں اور ایک لوگ تھوڑی تھوڑی تکالیف کیوقت
اور ایک لوگ سخت مصائب کیوقت۔ پھر کیا ایسا ایمان جو کم و بیش ہر ایک
فطرت میں موجود ہے باطل ہے؟ تو پھر ماننا چاہیئے کہ تمام علوم متعارفہ اور

فطرتی عقائد باطل ہیں اور ساتھ ہی ماننا چاہئے کہ تمام علوم انسانی باطل ہیں کیونکہ تمام علوم کی بنیاد علوم متعارفہ اور فطرتی عقاید ہوتے ہیں۔ الغرض دعاؤں کو بے حقیقت سمجھنا دہریت یا سوفسطائی کا ایک شعبہ ہے یا بے ایمانی وبدکاری کا ایک نتیجہ۔

دعاؤں کی قبولیت سے انکار
خلاف دیں وفطرت کا ہے اظہار

سعیدوں کی رفیق دم دعا ہے
عبودیت کا خاصہ التجا ہے

خدا داتا ہے اور انساں گدا ہے
عبادت کا یہی تو مدعا ہے

دعاؤں سے ہو قربت اور رحمت
خدا کی مغفرت اور فضل ونصرت

دعا ہر ایک فطرت کی صدا ہے
ہر اک دُکھ میں اسی کا آسرا ہے

دعا سے جو کوئی کرتا ہے انکار
سمجھ لو ہے وہ غافل اور بدکار

سعادت جب تلک انساں میں قایم
کراتی ہے دعائیں رب سے دایم

تکبر اور رعونت اور جہالت
دعاؤں سے کرادیتی ہیں نفرت

دعا تو مغز ہے ہر بندگی کا
سہارا ہے بہت یہ زندگی کا

دعا میں سستی وانکار وغفلت
یہ کرتے ہیں حماقت کی دلالت

نہیں کرتا ہے جو اللہ کو یاد
وہ ہوجاتا ہے بس بدکار وبرباد

دعا سے رحمت خالق ہو شامل
دعا سے دین اور ایماں ہو کامل

بڑھے اس سے خلوص ونور عرفاں
زیادہ دم بدم ہو دین وایماں

خدا کی ہو مدد اور فضل ورحمت
ملے مقصد ٹلے رنج اور زحمت

دعا میں شرط ہے اخلاص وزاری
گداز ودرد وخوف وانکساری

خدا کا خوف ہو خلقت پہ شفقت
نفس میں جوش ہو اور دل میں رقت

دعا میں ہو اگر کچھ بے نیازی
نہیں ہوتی ہے اس سے کارسازی

جو ہوں ناحق و بے معنی دعائیں ❊ اجابت حق تعالےٰ کی نہ پائیں
یونہی برباد اور بیکار جائیں ❊ سراسر زحمت و نقصاں لائیں
جو ہو مغرور یا جبّار و کذّاب ❊ دعاؤں میں نہ ہووے اُسکی ایجاب
دعا کو فطرتاً سب جانتے ہیں ❊ قبولیت کو اسکی مانتے ہیں
کوئی بے علم ہو یا علم والا ❊ وہ قایل فی الحقیقت ہے دعا کا
کوئی ہر وقت کرتا ہے دعائیں ❊ کوئی اُسوقت جب آئیں بلائیں
غرض خالی نہیں کوئی دعا سے ❊ تنفر اِس سے ہے نفرت خدا سے
نہ کوئی قوم و مذہب ہے نہ انساں ❊ نہیں جس میں دعا پر کوئی ایماں

الغرض دعا ایک ایسا فطرتی امر ہے کہ دُنیا کا کوئی مُلک یا شہر اور گانوں تو درکنار کوئی گہر کبھی ایسا نہیں جس میں دعا پر فطرتی ایمان ہونے کا ثبوت نہ ملتا ہو کہیں بڑے چھوٹوں کے حق میں دعائیں کرتے ہیں اور کہیں چھوٹے بڑوں کے حق میں کہیں نوکر اپنے آقاؤں کے حق میں اور کہیں آقا اپنے نوکر کے حق میں کہیں دوست کو دوست دعائیں دیتا ہے اور کہیں دشمن کو دشمن بد دعائیں سلام گڈ مارننگ جیتے رہو خوش رہو اسی فطرتی ایمان کا ظہور ہیں تمام زبانوں میں خدا تعالیٰ کے تمام قاضی الحاجات۔ مجیب الدعوات۔ رحیم و کریم۔ ذو الفضل العظیم ۰ داتا۔ بخشنہا اور غفار ہیں۔ یہ اسمائے الٰہی بھی قبولیت دعا کی طرف صاف دلالت کرتے ہیں پھر ایسے عام یقین سے عمداً انکار کرنا جسپر تمام بنی نوع کی فطرتیں۔ زبانیں۔ رسومات اور عبادات شاہد ہیں اور جسپر تمام آسمانی تعلیموں کا اتفاق ہے کیسی جہالت ہے کیا یہ سب کچھ باطل ہے نہیں ہرگز نہیں۔ بلکہ دعا کی قبولیت سے انکار کرنا اِس امر کا اقرار ہے کہ اُس کا ایمان اللہ کریم کی نسبت ناقص یا کالعدم ہے یا غفلت و بدکاری کذب و ریا اور ظلم و

وتکبر کی وجہ سے ایسا مردود ہوگیا ہے کہ خدا کی جناب میں اُس کی کوئی دعا قبول نہیں ہوتی اسلئے قبولیت دعا سے انکار کر بیٹھا ہے۔ اپنے آقا سے انعامات کی اُمید اُس نوکر کو ہوتی ہے جو خلوص اور خوشدلی کے ساتھ خدمت کرتا رہا ہو اور ہمیشہ ہر طرح پر اُسکو خوش رکھا ہو۔ جو نوکر اپنے آقا کی مرضی کے خلاف چلے اُسکو بخیل بے رحم اور ظالم خیال کرتا رہے اور اپنی بدظنی بے ایمانی اور بدچلنی سے ہمیشہ اُسکو ناخوش رکھے وہ اُس سے انعامات کی کیا امید کرسکتا ہے وفادار خیرخواہ مستعد اور فرمانبردار نوکر کو اپنے آقا سے ہر طرح کی بھلی اُمید ہوتی اور اُسکی التجائیں قبول ہوتی ہیں برعکس اُس کے بیوفا بدخواہ سُست اور نافرمان نوکر کو ہمیشہ اپنے آقا سے خوف رہتا اور اُسکی التجائیں بجائے قبولیت کے اور نفرت اور غضب پیدا کرتی ہیں یہی حال نیک اور بد کی دعاؤں کا ہوتا ہے چنانچہ قرآن مجید فرماتا ہے ان الذین اٰمنو والذین ھاجروا وجاھدوا فی سبیل اللّٰہ اولٰئک یرجون رحمت اللّٰہ ؕ واللّٰہ غفور الرحیم ۝ تحقیق جو لوگ ایمان پر قایم رہتے خدا کے واسطے وطنوں کو چھوڑتے اور جان و مال سے ہر طرح کی کوشش کرتے ہیں یہی لوگ ہیں جو اللہ کی رحمت کی اُمید کرتے ہیں کیونکہ اللہ غفور اور رحیم ہے اِس آیت سے ظاہر ہے کہ قبولیت دعا کے واسطے سب سے پہلے صفات باری تعالیٰ پر صحیح ایمان ہونا اور پھر اُس ایمان کے مطابق اپنے عقاید اعمال اور عادات کو درست رکھنا ضروری ہے جو قوم خدا کو معطل یا نادار یا بے اختیار محض مانے وہ اُس کے فضل و کرم کی کیا اُمیدیں کرسکتی ہے دویم درجہ پر خوشنودی رب العالمین کے واسطے تکالیف اُٹھانا اور ہر طرح کی محنت برداشت کرنا ضروری ہیں خواہ وطن چھوڑنا پڑے یا جنگ و جدال تک کا سامنا ہو کسیطرح احکام الہی سے باہر نہ جائے الغرض جو لوگ ایمان و اعمال اور جدو

کے ساتھ خدا کے سچے بندے اور سچے پرستار بنے رہتے ہیں وہی رحمت الٰہی
کے اُمیدوار ہوتے اور اُنہیں کی دعائیں قبول ہوتی ہیں اللہ کریم کے دو اسمائے
ہیں جو قبولیت دعا کے موجب ہوتے ہیں اوّل غفور دوئم رحیم غفور کے معنی
ہیں بہت بخشنے والا اور رحیم کے معنی بہت رحم کھانے والا۔ جب کوئی مومن بندہ
اپنے خدا سے کچھ مانگتا ہے تو اُسکی غفاری بہت سارے گناہوں کو بخشدیتی ہے
ساتھ ہی اُسکی رحمت حرکت میں آکر اُسکی دعا کو قبول فرماتی یا کسی اور بہتر طریق سے
اطمینان کردیتی ہے۔ اسطرح پر ایک بایمان سایل اُن انعامات کا مستحق ٹھہر جاتا
ہے جو کمی محنت یا شامت اعمال کی وجہ سے اُسکو نہیں مل سکتے تھے۔ یہی سلسلہ
ہم دنیاوی معاملات میں بھی شب و روز ملاحظہ کرتے ہیں۔ ایک وفادار نوکر کی
کسی سستی یا غفلت سے اگر اُس کا آقا ناراض ہو کر اُسکی ترقی کو روک لے تو اُسکی
توبہ اور التجا کرنے پر فوراً بخشدیتا اور فراخ دلی کے ساتھ اپنی حدِ اختیار کے مطابق
سلوک کرتا ہے۔ بہر خدا کی بخشش اور رحمت تو بے حد و بے انتہا ہے جیساکہ قرآن
کریم فرماتا ہے لاتقنطو من رحمت اللہ ان اللہ یغفر الذنوب جمیعاہ
اللہ کی رحمت سے ناامیدی مت کرو۔ تحقیق اللہ تمام گناہوں کو بخشدیتا ہے
ہمارے ایمان اور اعمال کیسے ہی خراب کیوں نہوں اور جناب باری سے ہم
کیسے ہی مردود کیوں نہ ہوگئے ہوں ہمیں مایوس نہونا چاہیئے کیونکہ وہ تمام گناہوں
کو بخشدیتا اور رحمت بھیجنے کے واسطے طیار رہتا ہے۔ قبولیت دعا اور رحمت
کے بارج ہمارے گناہ ہوتے ہیں مگر جب اللہ کریم تمام گناہوں کو بخشنے والا
ہے پھر کیوں مایوس ہوں۔ رحمت الٰہی سے مایوس ہونا گمراہی کی دلیل ہے
جیساکہ قرآن کریم فرماتا ہے ومایقنت من رحمت ربہٖ الا القوم
الضالون۔ اپنے رب کی رحمت سے کوئی ناامید نہیں ہوتے مگر گمراہ لوگ

اُس قوم کے دین اور عقل پر افسوس جو خدا کو بخشش اور رحمت کے صفات میں بے اختیار مانتے اور دعاؤں کو محض ایک طریق عبادت خیال کرتے ہیں۔ اُن کے نزدیک دعائیں ایک قسم کی جھوٹی عبادات ہیں۔ یہ نتیجہ اُس بیجا تصرف کا ہے جو محجوب اور بیدین لوگوں نے کلام الٰہی کی تفسیر میں کیا ہے۔

خود جو ہیں مردود دربارِ خدا وہ کیا کرتے ہیں انکار دعا

رحمت و فضل خدا سے دور ہیں بے خبر ہیں بے بصر بے نور ہیں

اسقدر عام تمہید کے بعد ہم مضمونِ دعا کو چند اشکال کی صورت میں بیان کرتے ہیں :-

۱ دعاوں کی قبولیت کا ایمان ہر ایک انسان کی فطرت میں موجود ہے سعیدوں میں یہ ایمان زندہ رہتا اور ہر ایک چھوٹی بڑی ضرورت کے وقت اُنکو کامل یقین کے ساتھ خدا کی طرف جھکاتا ہے برعکس اس کے سعید مومن کی یہ ایک بڑی پہچان ہے کہ وہ ہر حال میں اپنے خدا کی نصرت مغفرت اور رحمت کا طالب رہتا ہے جسقدر انسان دنیا پرست، غافل اور جناب الٰہی سے دور ہوتا جاتا ہے اُسیقدر یہ ایمان ضعیف اور بیجان ہوتا جاتا ہے یہانتک کہ پردے

درجہ کے بدبخت لوگوں میں بلا انتہا درجہ کے دکھ اور مصیبت کے ظاہر نہیں ہوتا۔

چنانچہ یہ ایمان نیک و بدلوگوں میں مختلف درجوں پر ہم شب و روز خود مشاہدہ کرتے ہیں کوئی قوم توکیا کوئی فرد بشر بھی ایسا نہیں جو ایک نہ ایک وقت اپنے خدا سے امداد اور مشکلکشائی کا خواستگار نہوتا ہو اسکی تمثیلات سے قرآن مجید بھرا ہوا ہے ایک طرف انبیا علیہم السلام اور اُن کے سچے تابعین کا گروہ ہے جو بات بات میں اپنے رب سے دعائیں مانگتا ہے۔

حاملانِ عرش پکارتے ہیں۔ ربنا وسعت کل شیئًا رحمۃً وعلماہ اے ہمارے رب تیری رحمت اور تیرا علم ہر ایک شے میں پھیلا ہوا ہے آدم علیہ السلام کی دعا ہے ربنا ظلمنا انفسنا وان لم تغفر لنا وترحمنا لنکونن من الخاسرین۔ اے ہمارے رب ہمنے اپنے نفسوں پر ظلم کیا اور اگر تو ہماری مغفرت نکرے اور ہم پر رحم نہ کرے تو ہم ضرور تباہ ہو جاویں۔ نوح علیہ السلام دعا کرتے ہیں۔ رب لا تذر علی الارض من الکافرین دیارا۔ اے میرے رب تو زمین پر کافروں کا کوئی ملک نہ رہنے دے۔ ابراہیم علیہ السلام کی دعا ہے۔ رب اجعل ھذا البلد امنا وارزق اھلہ من الثمرات من امن منھم باللہ والیوم الاخرط اے میرے رب تو اِس شہر مکہ کو با امن بنا اور اُس کے رہنے والوں میں سے جو اللہ اور آخرت پر ایمان رکھیں اُنکو پھلوں کا رزق دے۔ شعیب علیہ السلام کی دعا ہے۔ ربنا افتح بیننا وبین قومنا بالحق۔ اے ہمارے رب تو ہمارے اور ہماری قوم کے درمیان حق حق فیصلہ کر دے صالح کی دعا ہے ربنا ھب لنا

من اذواجنا وذریاتنا قرۃ اعین اے ہمارے رب تو ہماری بیبیوں اور
ہماری اولاد میں سے قرۃ العین عطا کر۔ یونس کہتے ہیں رب انی ظلمت نفسی
اے میرے رب تحقیق میں نے ہی اپنے نفس پر ظلم کیا۔ حضرت سلیمانؑ کی دعا ہے
رب اغفرلی وھب لی ملکا لا ینبغی لاحد من بعدی۔ اے میرے رب تو
میری مغفرت کر اور مجھکو ایسا ملک عطا کر جو میرے بعد کسی کو نہ پہنچ سکے حضرت مسیح
علیہ السلام کی دعا ہے ربنا انزل علینا مائدۃ۔ اے ہمارے رب تو ہمپر
ایک خوان نازل کر۔ اصحاب کہف کی دعا ہے۔ ربنا اتنا من لدنک
رحمۃ۔ اے ہمارے رب تو ہمپر اپنی جناب سے رحمت بھیج۔ انکے علاوہ
اور ہزارہا متفرق دعائیں ہیں جیسے ربنا انت ولینا فاغفرلنا وارحمنا۔
ربنا لا تواخذنا ان نسینا او اخطانا ربنا ولا تحمل علینا اصرا کما حملتہ
علی الذین من قبلنا ربنا ولا تحملنا ما لا طاقت لنا بہ واعف عنا واغفرلنا
وارحمنا انت مولانا فانصرنا علی القوم الکافرین۔ ربنا اغفرلنا ذنوبنا
واسرافنا فی امرنا وثبت اقدامنا۔ الغرض ربنا اور ربی کی پکار سے
تمام قرآن بھرا ہوا ہے دوسری طرف دنیا پرستوں بدکاروں اور ملحدوں کا گروہ
ہے جسکی مثال فرعون اور اُس کا گروہ ہے۔ فقط مصیبت کیوقت وہ بھی
موسیٰ علیہ السلام سے دعا کے خواستگار ہوتے ہیں۔ تفصیل کے لئے دیکھو
رسالجات مارچ واپریل ۱۹۰۱؁ صفحہ ۷۔۳ پھر ایک عام مثال کے طور پر قرآن مجید
فرماتا ہے۔ اذا رکبوا فی الفلک دعوا اللہ مخلصین لہ الدین فلما نجھم
الی البر اذا ھم یشرکون۔ جب کشتی میں سوار ہوتے ہیں تب اللہ کو دینی اخلاص
کے ساتھ پکارتے ہیں مگر جب ہم اُن کو صحیح سلامت خشکی پر پہنچا دیتے ہیں تب
فوراً شرک کرنے لگتے ہیں۔

۲- دعاؤں کی قبولیت سے معرفت ترقی پکڑتی اور ایمانی اصول یقینی صورت میں متبدل ہو جاتے ہیں۔

جب ایک مومن بندہ اپنے رب کو کسی ضرورت یا کسی مشکل کے وقت پکارتا ہے تب ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کوئی سن رہا ہے پھر اور زیادہ اُمید خلوص اور عجز کے ساتھ پکارتا ہے تب پہلا احساس اور بھی تیز ہو جاتا اور اُسکو اپنی دعاؤں میں زیادہ پُرجوش بنا دیتا ہے آخر کار رب العالمین جو ارحم الراحمین ہے کمال فضل اور رحمت کے ساتھ اُسکو خواب یا الہام کے ذریعہ سے جواب دیتا ہے یہ جواب ایسا تسلی بخش ہوتا ہے کہ سائل کو ایسا یقین کامل ہو جاتا ہے جیسا کہ حواس ظاہری کے احساس پر یعنی جسقدر آنکھوں سے دیکھی ہوئی شے یا کانوں سے سُنی ہوئی آواز کے واقعی وجود پر پورا یقین ہوتا ہے ویسا ہی اس باطنی اطلاع کی صداقت پر کامل بھروسہ ہوتا ہے۔ جب بار بار اپنی دعاؤں کے جواب میں یقینی اسکو مشاہدہ کرتا ہے تب باری تعالیٰ کی صفت رحمت کے عجیب عجیب خواص اُسکو معلوم ہوتے جاتے ہیں اپنے تجربہ سے وہ دیکھتا ہے کہ کن کن باتوں سے خدا خوشنود ہوتا اور کن کن باتوں سے ناراض ہوتا ہے کن حالتوں میں اُسکی دعا کو جلد تر قبولیت حاصل ہوتی ہے اور کن حالتوں میں دیر لگتی اور کن حالتوں میں کوئی جواب نہیں ملتا اسطرح پر تمام اصول ایمانی اور حقیقت واقعی طور پر معلوم ہوتی جاتی ہے۔ صفائی علوم کے ساتھ اخلاص محبت وفا صبر شکر رضا اور تسلیم کی قوتیں بھی ترقی پکڑتی ہیں اور وہ خوب سمجھتا ہے کہ ایک وقت خدا تعالیٰ سے مانگنے کا ہے اور ایک وقت اُسکی رضا پر صبر و شکر کرنے کا ایک وقت اُس کے انعامات سے مسرور اور ممتاز ہونے کا ہے اور ایک وقت ابتلاؤں

ہیں وفاداری اور تسلیم ظاہر کرنے کا۔ الغرض ایسا مومن اپنے خدا سے بار بار ملتا ہمکلام ہوتا اور دین کے راستوں میں بیناؤں کی طرح چلتا ہے برعکس اُس کے جو مقبول نہیں وہ خدا سے دور ہے اور دین کے راستوں میں اندھوں کی طرح چلتا ہے۔ اسطرح پر دعاؤں کا سلسلہ حصول رشد و سعادت کا موجب ہوتا ہے چنانچہ قرآن مجید فرماتا ہے واذا سالك عبادی عنی فانی قریب اجیب دعوۃ الداع اذا دعان فلیستجیبوالی والیومنوابی لعلھم یرشدون۔ اگر میرے بندے تجھ سے میری بابت سوال کریں پس اُنکو جواب دے کہ میں قریب ہوں۔ دعا کرنیوالا جب مجھے پکارے میں اسکو قبول کرتا یا جواب دیتا ہوں پس میرے بندوں کو چاہئے کہ مجھ سے دعائیں مانگا کریں اور مجھپر ایمان رکھیں تاکہ وہ رشد حاصل کریں۔ یہ یاد رہے جیسا کہ ہم تمہید میں بیان کر آئے ہیں کہ قبولیت دعا کے واسطے صحت ایمان استغفار توبہ صبر اور عجز و نیاز ضروری ہیں چنانچہ اس آیت میں اللہ تعالیٰ لفظ عبادی سے اپنے بندوں کو مخاطب کرکے اپنے قریب اور مجیب ہونے کا اظہار فرماتا ہے اور دعا کرنے والے کو لفظ الداع سے عام نہیں رہنے دیا بلکہ الف لام سے مخصوص کردیا ہے اور آیات قرآنی اس مسئلہ کو اور زیادہ واضح کرتی ہیں چنانچہ ارشاد ہوتا ہے۔ فاستغفروہ ثم توبوا الیہ ط ان ربی قریب مجیب ٥ خدا سے استغفار کرو اور اُس کی طرف جھک جاؤ کہ تحقیق میرا رب قریب اور مجیب ہے ایک اور مقام پر ارشاد ہے یاایھا الذین اٰمنوا استعینوا بالصبر والصلوۃ ط ان اللہ مع الصابرین۔ اے مومنو اللہ سے صبر اور نماز کے ساتھ مدد چاہا کرو کہ تحقیق اللہ صابریں کے ساتھ ہے۔

۳۔ صفات باری تعالیٰ میں سے اجابت دعا ایک

ایسی صفت ہے جو عفو رحم اور مغفرت کا مظہر بنتی اور

اور اولیاء کرام کی زندگی میں عجیب در عجیب کرشمہ دکھلاتی ہے

امام الوقت مسیح موعود و مہدی مسعود اپنے رسالہ برکات الدعا میں فرماتے ہیں

"دعا کی ماہیت یہ ہے کہ ایک سعید بندہ اور اُس کے رب میں ایک تعلق

مجاذبہ ہے یعنی پہلے خدا تعالیٰ کی رحمانیت بندہ کو اپنی طرف کھینچتی ہے پھر بندہ

کے صدق کی کششوں سے خدا تعالیٰ اُس سے نزدیک ہو جاتا ہے اور دعا کی

حالت میں وہ تعلق ایک خاص مقام پر پہنچکر اپنے خواص عجیبہ پیدا کرتا ہے سو

جس وقت بندہ کسی سخت مشکل میں مبتلا ہو کر خدا تعالیٰ کی طرف کامل یقین اور کامل

اُمید اور کامل محبت اور کامل وفاداری اور کامل ہمت کیساتھ جھکتا ہے اور نہایت

درجہ کا بیدار ہو کر غفلت کے پردوں کو چیرتا ہوا فنا کے میدانوں میں آگے سے

آگے نکل جاتا ہے پھر آگے کیا دیکھتا ہے کہ بارگاہ الوہیت ہے اور اُس کے

ساتھ کوئی شریک نہیں تب اُسکی روح آستانہ پر سر رکھدیتی ہے اور قوت

جذب جو اُس کے اندر رکھی گئی ہے وہ خدا تعالیٰ کی عنایات کو اپنی طرف کھینچتی

ہے تب اللہ جل شانہ اُس کام کے پورا کرنے کی طرف متوجہ ہوتا ہے اور اُس

دعا کا اثر اُن تمام مبادی اسباب پر ڈالتا ہے جن سے ایسے اسباب پیدا ہوتے

ہیں۔ جو اُس مطلب کے حاصل ہونے کے لئے ضروری ہیں۔ مثلاً اگر بارش کے

لئے دعا ہے۔ تو بعد استجابت دعا کے وہ اسباب طبعیہ جو بارش کے لئے

ضروری ہوتے ہیں اُس دعا کے اثر سے پیدا کئے جاتے ہیں۔ اور اگر قحط کے

لئے بدعا ہے تو قادر مطلق مخالفانہ اسباب کو پیدا کر دیتا ہے۔ اسی وجہ سے

یہ بات ارباب کشف اور کمال کے نزدیک بڑے بڑے تجارب سے ثابت

ہو چکی ہے۔ کہ **کامل** کی دعا میں ایک قوت تکوین پیدا ہو جاتی ہے۔ یعنی باذنہ تعالیٰ وہ دعا عالم سفلی اور علوی میں تصرف کرتی ہے۔ اور عناصر اور اجرام فلکی اور انسانوں کے دلوں کو اس طرف لے آتی ہے جو طرف مؤید مطلوب ہے خدا تعالیٰ کی پاک کتابوں میں اسکی نظیریں کچھ کم نہیں ہیں۔ بلکہ اعجاز کے بعض اقسام کی حقیقت بھی دراصل **استجابت** دعا ہی ہے۔ اور جسقدر ہزاروں معجزات **انبیا** سے ظہور میں آئے ہیں۔ یا جو کچھ کہ **اولیا** کرام ان دنوں تک عجائب کرامات دکھلاتے رہے انکا اصل اور منبع یہی **دعا** ہے۔ اور اکثر دعاؤں کی اثر سے ہی طرح طرح کے خوارق قدرت قادر کا تماشا دکھلا رہے ہیں وہ جو **عرب** کے بیابانی ملک میں ایک عجیب ماجرا گذرا کہ لاکھوں مُردے تھوڑے دنوں میں زندہ ہو گئے۔ اور پشتوں کے بگڑے ہوئے الہٰی رنگ پکڑ گئے۔ اور آنکھوں کے اندھے بینا ہوئے۔ اور گونگوں کی زبان پر الہٰی معارف جاری ہوئے۔ اور دُنیا میں یکدفعہ ایک ایسا انقلاب پیدا ہوا کہ نہ پہلے اُس سے کسی آنکھ نے دیکھا اور نہ کسی کان نے سُنا۔ کچھ جانتے ہو وہ کیا تھا؟۔

وہ ایک فانی فی اللہ کی اندھیری راتوں کی دعائیں ہی تھیں جنہوں نے دنیا میں شور مچا دیا۔ اور وہ عجائب باتیں دکھلائیں جو اُس امی بیکس سے محالات کی طرح نظر آتی تھیں۔ اللھم صل وسلم وبارک علیہ وآلہ بعدد ھمہ وغمہ وحزنہ لھذہ الامۃ وانزل علیہ انوار رحمتک الی الابد“

قرآن مجید سے تاثیرات دعا کی بابت یہانتک ثابت ہوتا ہے کہ جب کوئی شخص مصائب میں گرفتار ہوتا ہے یا کوئی قوم خراب حال ہو جاتی ہے

اُس مصیبت اور تباہی کے وقت جو دعائیں زار زار اور بے اختیار اُنکے
سوہوں سے نکلتی ہیں وہ ایک نہ ایک وقت ضرور اپنا اثر کرتی اور زمانہ کا
تخت پلٹ دیتی ہیں یہی سلسلہ دعا ہے جو مغلوب کو غالب اور زیردست
کو زبردست بنا دیتا ہے۔ اور عروج اور غلبہ کے وقت میں عموماً لوگ لاپرواہ
متکبر سرکش اور ظالم بنجاتے ہیں اسلئے دعائیں اُن سے چھوٹ جاتی اور
یہ لاپرواہی اُن کے زوال کا موجب بنتی ہے۔ برعکس اس کے جو لوگ تباہی
اور مظلومیت کی حالت میں ہوتے ہیں وہ عموماً کثرت سے اپنے خدا کو پکارتے
ہیں اسلئے آخرکار اُنکی آہ وزاری مقبول ہوکر عروج کا باعث بنجاتی ہے یہ سلسلہ
عروج وزوال کا کنبوں خاندانوں اور قوموں میں اس کثرت سے دیکھا جاتا
ہے کہ یہ بات ضرب المثل ہوگئی ہے "ہر بات کا انت ہے" یعنی انتہائے
زوال کے بعد عروج اور انتہائے عروج کے بعد زوال شروع ہو جاتا ہے
اصل راز اس شخصی اور قومی عروج وزوال کا دعا اور غنا ہے۔کسی بزرگ کا شعر ہے
بترس از آہ مظلوماں کہ ہنگام دعا کردن ✤ اجابت از در حق بہر استقبال می آید
قرآن مجید ان تصرفات الٰہیہ کی نسبت اسطرح پر فرماتا ہے۔
اَمَّن یجیب المضطر اذا دعاہ ویکشف السوء ویجعلکم خلفاء الارض
ءَ الٰہٌ مع اللہ ط بھلا کون ہے جو بیقرار کی سنتا ہے جسوقت۔ وہ اُسکو پکارتا ہے
اور مصیبت کو دور کر دیتا اور تمکو زمین کے خلیفہ بناتا ہے کیا اللہ کے ساتھ کوئی
اور معبود ہے اِس آیت سے صاف ظاہر ہے کہ مصیبت کا دور ہونا اور زمین
میں عروج پانا اضطراری دعاؤں سے شروع ہوتا ہے یہ تمام قدرت اللہ کو
ہے جس کے سوائے اور کوئی معبود نہیں اور یہ مسئلہ بھی ایسا صاف اور بدیہی
کہ ہر ایک انسان اپنے دِل سے سوال کرکے اِس نتیجہ کو پہنچ سکتا ہے اسیواسطے

یہ تمام حقیقت سوال کی صورت میں بیان فرمائی گئی ہے تاکہ ہر ایک سمجھدار آدمی خود سوچے اور سمجھے۔

(۴) جو لوگ دعائیں نہیں مانگتے وہ سخت غافل بیدین اور بدکار ہو جاتے اور اُن تعلقات باطنی سے محروم رہجاتے ہیں جو مومن بندہ کے واسطے رفع الی اللہ اور ازدیاد بصر کا موجب ہوتے ہیں

جو شخص خدا سے کچھ نہیں مانگتا وہ عبودیت کی حقیقت اور رب العالمین کے رحمت وفضل سے ناآشنا محض ہے انسان کی کیا حقیقت ہے جو اپنے رب سے لاپرواہ بنا رہے ہم ظاہری سلسلوں میں بھی جو باطنی قواعد کا نمونہ ہیں یہی دستور دیکھتے ہیں کہ جو ماتحت اپنے افسر کو حقیر یا بے اختیار یا بخیل یا موذی خیال کرکے اُس سے کسی قسم کے فیض کی اُمید نہ رکھے اور نہ کبھی اُس سے کوئی سوال کرے بلکہ سوال کو لاحاصل ہتک خیال کرتا رہے وہ کبھی اپنے افسر کی خوشنودی حاصل نہیں کرسکتا اور اُن تمام فیوض سے محروم رہجاتا ہے جو اُسکی نسبت حسن ظن رکھنے اچھی خدمات کرنے اور دلجوئی کرنے سے حاصل ہوسکتے تھے اور عموماً لاپروائی بڑہتے بڑہتے تنفر کو پہنچ جاتی ہے جو مخالفت اور نقصانات کا موجب ہوتی ہے پھر جب ایک ناچیز انسان اپنی لیاقتوں اور قوتوں پر متکبر اور سرکش بنا رہے اور رب العالمین کی کچھ حقیقت نہ سمجھے نہ اُس سے دعاؤں کی قبولیت کا یقین کرے اور نہ اُس سے فیوض و انعامات کی توقع رکھے تو پھر اُس کا کیا دین اور کیا ایمان ہے اور خداوند عالم کو اُسکی

کیا پرواہ ہے - عموماً دنیا پرستوں جاہلوں غافلوں متکبروں اور بدکاروں کا یہی حال ہوتا ہے کہ اپنی کمائی پرست عیش وتنعم میں غرق اور دنیاوی شغلوں میں خدا سے بیخبر رہتے ہیں پھر رب العالمین کو کچھ نہیں سمجھتے اور محض حیوانی زندگی بسر کرتے ہیں کہ گاؤخر کی طرح سوائے شکم سیری کے کچھ خیال انکو نہیں آتا بلکہ حیوانوں سے بھی پرے ہو جاتے ہیں قرآن مجید میں نوح علیہ السلام نے غافلوں اور بدکاروں کو مخاطب کرکے فرماتے ہیں مالکم لاترجون لله وقارا تمھیں کیا ہو گیا کہ اللہ سے بڑی بڑی اُمیدیں نہیں رکھتے ایک اور جگہ پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں ما یعبئو بکم ربی لولا دعاؤکم لوگو اگر تم دعائیں نکرو تو میرے رب کو تمھاری کیا پرواہ ہے - پھر ایک اور جگہ پر قرآن کریم فرماتا ہے انلزمکموھا وانتم لھا کارھون - کیا ہم تمھارے شامل حال انعامات اور برکات کردیں جبکہ تم کراہیت کرتے ہو -

تو اے بندہ ناتواں چیز کیا ہے	مالک سے بیفکر ایسا ہوا ہے
جو ہے مالک الملک و خلاق عالم	قدیر اور عزیز اور رزاق عالم
جو چاہے تو یکدم میں برباد کردے	دکھوں سے ترے گھر کو اور دور کو بھردے
جو چاہے تجھے سخت بیمار کردے	تو نازاں ہے یکدم میں نادار کردے
کثرت گناہوں سے باغات سارے سکھادے	زمانہ کو خشکی سے دکھ سے مرادے
نہیں اور پہاڑوں کو تھر تھر ہلا دے	مکانات عالی دھڑا دھڑ گرادے
وباؤں سے اور مرض لاوے تباہی	ہزاروں کا یکدم میں کردیوے راہی
نہیں اُسکی پرواہ کچھ بھی سمجھتا	خداوند عالم کو یوں ہی سمجھتا
نہیں تو یہی کیا ایک بندہ خدا کا	ملا کیا تجھے حکم ارض وسما کا
نور رکھتا ہے لوگوں سے اُمید نہ رحم	نہیں یاد یکدم خداوند عالم

سوالات کرتا ہے انساں سے تو — نہیں مانگتا کچھ بھی رحماں سے تو
بھلا کیا خدا کمتر انساں سے ہے — کہ مایوس و بیفکر رحماں سے ہے
خلایق کے در پر پڑا پھر رہا ہے — اُمید اور خوف اُن سے ہی کر رہا ہے
مگر رب سے مایوس بیزار ہے تو — اسیوجہ سے تنگ اور خوار ہے تو
دعا اور عبادت سے ہے عار تجھکو — فیوضِ خدا سے ہے انکار تجھکو
وہ ہے صاحب مغفرت اور رحمت — وہی دیوے عزت وہی دیوے ذلت
نہیں اُس کے حکموں میں مختار کوئی — نہیں کر سکے اُس سے تکرار کوئی
نہ مانگے اگر تو خدا سے دعائیں — رہے سخت بیدین و آئیں بلائیں
رہے دور اللہ کی مغفرت سے — محبت کرے ظلمت و شیطنت سے
سیاہی ترے دلپہ چھائی رہے بس — مصیبت صدا تجھپہ آتی رہے بس
خرابی رہے دین و ایماں میں تیرے — بدی کی طرف تجھکو شیطان پھیرے
یہاں اور وہاں سخت اندھار ہو تو — ہمیشہ کو پھر دکھ سے روتا رہے تو
نہ ہو تجھکو حاصل محبت خدا کی — نہ نصرت خدا کی نہ رحمت خدا کی
رہے بیخبر دل کے انوار سے تو — پڑے دور نیکوں کے اطوار سے تو
ارے بیخود و سرکش و مست و جاہل — دعاؤں میں یک لحظہ بھی ہو نہ کاہل
تو رکھ ورد ہر وقت اچھی دعا کا — کہ بندہ ہے محتاج ہر دم خدا کا
نہ رکھ اپنے مولا سے اتنا تکبر — نہ کر ایسے آقا سے بیجا تنفر
خدا کا نہیں اسمیں کچھ بھی بگڑتا — بگڑتا ہے جو کچھ تیرا ہی بگڑتا

۵- دعاؤں کا قبول نہونا اس باتکی دلیل ہے کہ وہ مشرک ہے یا غفلت اور بیراہی کی وجہ سے جناب الٰہی

میں اُسکو قبولیت حاصل نہیں ایسے شخص کو توبہ
واستغفار کے ساتھ خداوند عالم کو پکارنا چاہیئے۔
چنانچہ قرآن مجید فرماتا ہے وما دعاء الکافرین الا فی ضلل خدا سے
منکروں کی دعا بھٹکتی بھٹکتی پھرا کرتی ہے ان اللہ لا یہدی القوم
الفاسقین اللہ بدکاروں کو کامیابی کے راستے نہیں دکھاتا ان اللہ لا
یحب المعتدین اللہ حد سے گذر جانے والوں کو دوست نہیں رکھتا
الا ان لعنت اللہ علی الکاذبین یاد رکھو کہ جھوٹوں پر اللہ کی لعنت ہے
الا ان لعنت اللہ علی الظالمین یاد رکھو کہ ظالموں پر اللہ کی لعنت ہے
ان رحمت اللہ قریب من المحسنین تحقیق اللہ کی رحمت محسنوں کے
قریب ہے وما للظالمین من انصار ظالموں کا کوئی مددگار نہیں ہوتا
لہٗ دعوۃ الحق ط والذین یدعون من دونہٖ لا یستجیبون لھم بشیٔ الا
کباسط کفیہ الی الماء لیبلغ فاہ وما ھو ببالغہ ط وما دعاء الکافرین الا فی
ضلل۔ اُسکو پکارنا حق ہے جو لوگ خدا کو چھوڑ کر اوروں سے دعا کرتے ہیں
وہ اُنکی کچھ بھی قبولیت نہیں کر سکتے مگر جیسے ایک شخص اپنے دونوں ہاتھ
پانی کی طرف پھیلائے تاکہ پانی اُس کے منہ میں آجائے حالانکہ وہ اُس تک
از خود آنے والا نہیں اور کافروں کی دعا تو یوں ہی بھٹکی پھرا کرتی ہے۔

نہ ہووے جو مقبول تیری دعا	سمجھ لے کہ ہے تو ہی دور از خدا
قریب الشیاطین ہے رب سے دور	نہیں اُسکی رحمت کا تجھپر ظہور
ترے دین و ایماں میں کچھ فرق ہے	شرارت میں یا شرک میں غرق ہے
بھلائی نہیں ہے کوئی تیرے پاس	تبھی اپنے رب سے نہیں تجھکو آس

نہیں تیری سنتا ہے رب کریم	بدافعالیوں سے ہوا ہے رجیم
نکوکار ہوتے ہیں بس باریاب	شریروں سے ہے دور اسکی جناب
ریاکار ہو یا جفاکار ہو	دغا باز ہو یا کہ بدکار ہو
دعا اس کی ہوتی نہیں ہے قبول	پکار اس کی جاتی ہے ساری فضول
گناہوں سے جب تک نہو پاک صاف	دعاؤں سے ہرگز نہو انکشاف
خدا پاک ہے پاک کا ہے حبیب	نکوکار کو ہے قریب اور مجیب

۶- دعاؤں کا قبول ہونا اس امر کی دلیل ہے کہ اُس کا دین و ایمان خداوند عالم کی نظر میں منظور ہے وہ خدا کا محبوب ہے خداوند کریم اُسکی سُنتا اور اُسکو جواب دیتا ہے۔

چنانچہ قرآن کریم فرماتا ہے ان رحمت اللہ قریب من المحسنین۔ تحقیق اللہ کی رحمت محسنوں کے قریب ہے۔

۷- خداوند عالم سے رحمت مغفرت اور فضل کی دعائیں مانگنا ہر ایک مومن پر لازم ہے۔

چنانچہ قرآن مجید فرماتا ہے فلیستجیبو الی و الیومنو ابی لعلہم یرشدون پس چاہیے کہ مجھسے دعائیں مانگا کریں اور مجھپر ایمان رکھیں تاکہ رشد حاصل کریں پھر فرماتا ہے وسئلوا اللہ من فضلہ اللہ سے اُس کے فضل کا سوال کرتے رہو۔ پھر ارشاد ہے ادعوا ربکم تضرعا و خیفۃ اپنے رب سے تضرع اور خوف کے ساتھ دعائیں کرو لہ دعوۃ الحق اُسیکو پکارنا حق ہے یا ایہا الذین امنوا استعینو بالصبر و الصلوٰۃ اے اہل ایمان لوگو تم اللہ سے صبر اور عبادت کیساتھ

مدد طلب کیا کرو ادعونی استجب لکم تم مجھ سے دعا کرو اور میں قبول کرونگا اور
بھی صدہا آیات حکم اور تمثیل کے طور پر ہیں جن سے دعاؤں کا مانگنا لازمی ثابت
ہوتا ہے واقعی طور پر بھی یہ ایک صاف اور ظاہر بات ہے کہ جو شخص خدا کو
رب العالمین رحمٰن رحیم قاضی الحاجات غافر الذنب قابل التوب
سمیع الدعا اور ذوالفضل العظیم مانتا ہے مگر عملاً اُس سے کوئی توقع نہیں
رکھتا اور نہ کبھی اُس سے کچھ مانگتا ہے اور نہ مانگنے میں کچھ فائدہ کی اُمید خیال
کرتا ہے پھر اُس کا کیا دین اور کیا ایمان ہے فی الحقیقت اُسکی نظروں میں
خدا بھی ایک بیکار اور فضول شے ہے جو اپنے اختیار اور ارادہ سے کچھ تصرف
نہیں کرسکتا بلکہ اُس کے اعمال کے مطابق نتائج پیدا کرنے پر مجبور ہے یا خود بخود
وہ نتائج پیدا ہوتے رہتے ہیں واقعی ایسا ایمان دہریت کی ایک صورت
ہے جو مجوب الحال مدعیان ایمان نے پیدا کی ہے نعوذ باللہ من شرور
انفسنا ومن سیئات اعمالنا ومن یھدی اللہ فلا مضل لہ ومن یضلل
فلا ھادی لہ

۸- دعاؤں میں ہمیشہ دنیا و آخرت کی بھلائی اور رب العالمین کی رضا مدنظر رکھنی چاہیئے محض دنیاوی آرام و آسائش کا طالب رہنا بے دینی اور بے ایمانی کی علامت ہے۔ چنانچہ قرآن کریم فرماتا ہے فمن الناس من یقول
ربنا اتنا فی الدنیا وما لہ فی الاخرۃ من خلاق ○ ومنھم من یقول ربنا
اتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الاخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار۔ پھر لوگوں

میں سے کچھ ایسے ہیں جو کہتے ہیں کہ اے ہمارے رب تو ہمیں دُنیا میں عطیات کر اور آخرت میں اُنکا کچھ حصہ نہیں اور لوگوں میں سے کچھ ایسے ہیں جو کہتے ہیں اے ہمارے رب تو ہمیں دنیا میں بھی خیر و برکت دے اور آخرت میں بھی خیر و برکت دے اور جہنم کے عذاب سے بچا پس نمونہ کے طور پر اِن آیات میں یہ تعلیم دیگئی ہے کہ جو لوگ خدا سے دنیا ہی دنیا طلب کرتے ہیں وہ بے دین اور بے ایمان ہیں اُنکو آخرت میں کچھ نہیں ملیگا مگر جو لوگ صاحب دین و ایمان ہیں وہ یہی دعا مانگا کرتے ہیں کہ اے ہمارے رب تو دنیا و آخرۃ میں ہمکو بھلائی دے اور جہنم کے عذاب سے بچا پھر ایک اور دعا نمونہ کے طور پر انبیا علیہم السلام اور اُن کے سچے تابعین کی طرف سے قرآن مجید میں درج ہے ربنا اغفر لنا ذنوبنا و اسرافنا فی امرنا و ثبت اقدامنا و انصرنا علی القوم الکافرین فاتٰھم اللہ ثواب الدنیا و حسن ثواب الاخرۃ اے ہمارے رب تو ہمارے گناہوں کو بخش اور ہماری زیادتیوں کو معاف کر اور ہمیں ثابت قدم رکھ اور کافروں کے مقابلہ پر ہماری مدد کر پس اللہ نے اُنکو دنیا میں تو جو بدلہ دینا سو دیا آخرت میں بھی اچھا بدلہ دیا۔ فلسفہ دعا پر ہم کسیقدر سورۃ الحمد کی تفسیر میں بھی لکھ چکے ہیں دیکھو تذکرۃ القرآن مئی ۱۸۹۹ء صفحہ ۱۴۲۔

دعا کی نسبت عام شبہات اور اعتراضات جو پیش کئے جاتے ہیں اُنکا بیان حضرت مسیح الزماں علیہ السلام کی کتاب برکات الدعا سے ذیل میں نقل کر کے ہدیۂ ناظرین کرتے ہیں۔

"سید صاحب اپنے رسالہ مندرجہ عنوان میں دعا کی نسبت اپنا یہ عقیدہ

ظاہر کرتے ہیں کہ استجابت دعا کے یہ معنی نہیں ہیں کہ جو کچھ دعا میں مانگا گیا ہے وہ دیا جائے کیونکہ اگر استجابت دعا کے یہی معنی ہوں کہ وہ سوال بہر حال پورا کر دیا جائے تو دو مشکلیں پیش آتی ہیں **اوّل** یہ کہ ہزاروں دعائیں نہایت عاجزی اور اضطراری سے کیجاتی ہیں مگر سوال پورا نہیں ہوتا جسکے یہ معنی ہوتے ہیں کہ دعا قبول نہیں ہوئی حالانکہ خدا نے استجابت دعا کا وعدہ کیا ہے۔

دوسری یہ کہ جو امور ہونے والے ہیں وہ مقدر ہیں اور جو نہیں ہونے والے ہیں وہ بھی مقدر ہیں۔ اُن مقدرات کے برخلاف ہرگز نہیں ہو سکتا پس اگر استجابت دعا کے معنی سوال کا پورا کرنا قرار دئے جائیں تو خدا کا یہ وعدہ کہ ادعونی استجب لکم اُن سوالوں پر جنکا ہونا مقدر نہیں ہے صادق نہیں آسکتا یعنی ان معنوں کی رو سے یہ عام وعدہ استجابت دعا کا باطل ٹھیریگا کیونکہ سوالوں کا وہی حصہ پورا کیا جاتا ہے جس کا پورا کیا جانا مقدر ہے۔ لیکن استجابت دُعا کا وعدہ عام ہے جسمیں کوئی بھی استثنا نہیں پھر جس حالت میں بعض آیتیں ظاہر کر رہی ہیں کہ جن چیزوں کا دیا جانا مقدر نہیں وہ ہرگز دی نہیں جاتیں اور بعض آیتوں سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ کوئی دعا رد نہیں ہوتی اور سب کی سب قبول کیجاتی ہیں اور نہ صرف اسیقدر بلکہ یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے تمام دعاؤں کے قبول کرنیکا وعدہ کر لیا ہے۔ جیسا کہ آیت ادعونی استجب لکم سے ظاہر ہے پھر اس تناقض اور تعارض آیات سے بجز اس کے کیونکر مخلصی حاصل ہو کہ استجابت دعا سے عبادت کا قبول کرنا مراد لیا جائے یعنی یہ معنی کئے جائیں کہ دعا ایک عبادت ہے اور جب وہ دل سے اور خشوع اور خضوع سے کیجائے تو اُس کے قبول کرنیکا خدا تعالیٰ نے وعدہ فرمایا ہے پس استجابت دُعا کی حقیقت بجز اس کے اور کچھ نہیں کہ وہ دعا ایک عبادت متصور ہو کر اُسپر ثواب مترتب ہوتا ہے ہاں اگر مقدر میں

ایک چیز کا ملنا ہے اور اتفاقاً اس کے لئے دُعا بھی کی گئی تو وہ چیز ملجائی ہے مگر نہ
دعا سے بلکہ اسکا ملنا مقدر تھا اور دعا میں بڑا فائدہ یہ ہے کہ جب دُعا کرنیکے وقت
خدا کی عظمت اور بے انتہا قدرت کا خیال اپنے دل میں جمایا جاتا ہے تو وہ خیال
حرکت میں آکر اُن تمام خیالات پر جن سے اضطرار پیدا ہوا ہے غالب ہو جاتا ہے
اور انسان کو صبر اور استقلال پیدا ہو جاتا ہے اور ایسی کیفیت کا دل میں پیدا ہونا
لازمہ عبادت ہے اور یہی دعا کا مستجاب ہونا ہے۔ پھر سید صاحب اپنے رسالہ
کے اخیر میں لکھتے ہیں کہ جو لوگ حقیقت دُعا سے ناواقف اور جو حکمت اسمیں ہے
اُس سے بیخبر ہیں وہ کہہ سکتے ہیں کہ جب یہ امر مُسلم ہے کہ جو مقدر نہیں ہے وہ نہیں
ہونیکا تو دعا سے کیا فائدہ ہے۔ یعنی جبکہ مقدر بھرحال ملرہیگا خواہ دعا کرو یا نہ کرو
اور جس کا ملنا مقدر نہیں اُسکے لئے ہزاروں دعائیں کئے جاؤ کچھ فائدہ نہیں تو پھر
دعا کرنا ایک امر عبث ہے اِس کے جواب میں سید صاحب فرماتے ہیں کہ اضطرار
کے وقت استمداد کی خواہش رکھنا انسان کی فطرت کا خاصہ ہے سو انسان اپنے
فطرتی خاصہ سے دُعا کرتا ہے بلا خیال اِس کے کہ وہ ہوگا یا نہیں اور بمقتضائے
اُسکی فطرت کے اُسکو کہا گیا ہے کہ خدا ہی سے مانگو جو مانگو۔

اِس تمام تحریر سے جسکو ہمنے بطور خلاصہ اوپر لکھدیا ہے ثابت ہوا کہ سید صاحب
کا یہ مذہب ہے کہ دُعا ذریعہ حصول مقصود نہیں ہو سکتی اور نہ تحصیل مقاصد کے لئے
اُس کا کچھ اثر ہے اور اگر دعا کرنے سے کسی داعی کا فقط مقصد ہو کہ بذریعہ دعا کوئی
سوال پورا ہو جائے تو یہ خیال عبث ہے کیونکہ جس امر کا ہونا مقدر ہے اُس کے
لئے دعا کی حاجت نہیں اور جسکا ہونا مقدر نہیں ہے اُسکے لئے تضرع و ابتہال
بیفائدہ ہے۔ غرض اِس تقریر سے بتمام تر صفائی کُھل گیا کہ سید صاحب کا یہی
عقیدہ ہے کہ دُعا صرف عبادت کے لئے موضوع ہے اور اُسکو کسی دنیوی مطلب

کے حصول کا ذریعہ قرار دینا طمع خام ہے۔

اب واضح ہو کہ سید صاحب کو قرآنی آیات کے سمجھنے میں سخت دہوکا لگا ہوا ہے
مگر ہم انشاء اللہ تعالیٰ اُس دہوکے کی کیفیت کو اس مضمون کے اخیر میں بیان کرینگے
اسوقت ہم نہایت افسوس سے یہ ظاہر کرتے ہیں کہ اگر سید صاحب قرآن کریم کے
سمجھنے میں فہم رسا نہیں رکھتے تھے تو کیا وہ قانون قدرت بھی جسکی پیروی کا وہ دم مارتے
ہیں اور جسکو وہ خدا تعالیٰ کی فعلی ہدایت اور قرآن کریم کے اسرار غامضہ کا مفسر قرار
دیتے ہیں اس مضمون کے لکھنے کے وقت انکی نظر سے غائب تھا۔ کیا سید صاحب
کو معلوم نہیں کہ اگرچہ دُنیا کی کوئی خیر و شر مقدر سے خالی نہیں تاہم قدرت نے اُسکے
حصول کے لئے ایسے اسباب مقرر کر رکھے ہیں جن کے صحیح اور سچے اثر میں کسی عقلمند کو کلام
نہیں مثلاً اگرچہ مقدر پر لحاظ کر کے دوا کرنا یا نکرنا درحقیقت ایسا ہی ہے جیسا کہ دعا
یا ترک دعا مگر کیا سید صاحب یہ رائے ظاہر کر سکتے ہیں کہ مثلاً علم طب سراسر باطل ہے
اور حکیم حقیقی نے دواؤں میں کچھ بھی اثر نہیں رکھا پھر اگر سید صاحب باوجود ایمان بالتقدیر
کی اس بات کے بھی قائل ہیں کہ دوائیں بھی اثر سے خالی نہیں تو پھر کیوں خدا تعالیٰ
کے یکساں اور متشابہ قانون میں فتنہ اور تفرقہ ڈالتے ہیں کیا سید صاحب کا یہ مذہب
ہے کہ خدا تعالیٰ اس بات پر تو قادر تھا کہ تربد اور سقمونیا اور سنا اور حب الملوک میں تو
ایسا قوی اثر رکھے کہ انکی پوری خوراک کھانے کے ساتھ ہی دست چھوٹ جائیں
یا مثلاً سم الفار اور بیش اور دوسری ہلاہل زہروں میں وہ غضب کی تاثیر ڈالدی کہ کامل
قدر شربت چند منٹوں میں ہی اس جہان سے رخصت کر دے لیکن اپنے برگزیدوں
کی توجہ اور عقد ہمت اور تضرع کی بھری ہوئی دعاؤں کو فقط مردہ کی طرح رہنے دے جنمیں
ایک ذرہ بھی اثر نہ ہو۔ کیا یہ ممکن ہے کہ نظام الٰہی میں اختلاف ہو اور وہ ارادہ جو خدا تعالیٰ
نے دواؤں میں اپنے بندوں کی بھلائی کے لئے کیا تھا وہ دعاؤں میں مرعی نہ ہو نہیں نہیں

ہرگز نہیں بلکہ خود سید صاحب دعاؤں کی حقیقی فلاسفی سے بیخبر ہیں اور اُنکی اعلیٰ تاثیروں پر
ذاتی تجربہ نہیں رکھتے اور اُنکی ایسی مثال ہے جیسے کوئی ایک مدت تک ایک پورانی اور سالخوردہ
اور مسلوب القویٰ دوا کو استعمال کرے اور پھر اُسکو بے اثر پاکر اُس دوا پر عام حکم لگادے کہ اس میں
کچھ بھی تاثیر نہیں۔ افسوس صد افسوس کہ سید صاحب باوجودیکہ پیرانہ سالی تک پُہنچ گئی مگر ابتک
اُنپر یہ سلسلہ نظام قدرت مخفی رہا کیونکر قضا و قدر کو اسباب سے وابستہ کردیا گیا ہے اور کس قدر یہ
سلسلہ اسباب اور مسببات کا باہم گہرے اور لازمی تعلقات رکھتا ہے اور یہی وجہ ہے کہ وہ
اس دہوکے میں پھنس گئے کہ اُنھوں نے خیال کرلیا کہ گویا بغیر اِن اسباب کے جو قدرت نے روحانی اور
جسمانی طور پر مقرر کر رکھے ہیں کوئی چیز ظہور پذیر ہوسکتی ہے یوں تو دنیا میں کوئی چیز بھی مقدر سے
خالی نہیں مثلاً جو انسان آگ اور پانی اور ہوا اور مٹی اور اناج اور نباتات اور حیوانات و جمادات
وغیرہ سے فائدہ اُٹھاتا ہے وہ سب مقدرات ہی ہیں لیکن اگر کوئی نادان ایسا خیال کرے کہ بغیر
اُن تمام اسباب کے جو خدا تعالیٰ نے مقرر کر رکھے ہیں اور بغیر اُن راہوں کے جو قدرت نے معین کردی ہیں
ایک چیز بغیر توسط جسمانی یا روحانی وسائل کے حاصل ہوسکتی ہے تو ایسا شخص گویا خدا تعالیٰ کی
حکمت کو باطل کرنا چاہتا ہے۔ میں نہیں سمجھسکتا کہ سید صاحب کی تقریر کا بجز اس کے کچھ اور بھی ماحصل ہے
کہ وہ دعا کو منجملہ اُن اسباب مؤثرہ کے نہیں سمجھتے جنکو اُنھوں نے بڑی مضبوطی سے تسلیم کیا ہوا ہے
بلکہ اس راہ میں حد سے زیادہ قدم رکھدیا ہے مثلاً اگر سید صاحب کے پاس آگ کی تاثیر کا ذکر کیا جائے تو
وہ ہرگز اُس سے منکر نہیں ہونگے اور ہرگز یہ نہیں کہینگے کہ اگر کسی کا جلنا مقدر ہے تو بغیر آگ کے بھی جل
رہیگا تو پھر میں حیران ہوں کہ وہ باوجود مسلمان ہونیکے دُعا کی تاثیروں سے جو آگ کی طرح کبھی
اندھیرے کو روشن کردیتی ہیں اور کبھی گستاخ دست انداز کا ہاتھ جلادیتی ہیں کیوں منکر ہیں کیا اُنکو دُعا
کے وقت تقدیر یاد آجاتی ہے اور جب آگ وغیرہ کا ذکر کریں تو پھر تقدیر بھول جاتی ہے کیا اِن دونوں چیزوں پر
ایک ہی تقدیر حاوی نہیں ہے پھر جس حالت میں باوجود تقدیر ماننے کے وہ اسباب مؤثرہ کو اس شدت سے
مانتے ہیں کہ اُسکے غلو میں وہ بدنام بھی ہوگئے ہیں تو پھر اس کا کیا موجب ہے کہ وہ نظام قدرت جسکو وہ تسلیم کرچکے ہیں

ص ہیں دُعا میں اُنکو یاد نہیں رہا یہانتک کہ کہتے ہیں تو کچھ تاثیر ہے مگر دعا میں اتنی بھی نہیں۔ پس اصل حقیقت یہ ہے کہ وہ اِس کوچہ سے بیخبر ہیں اور نہ ذاتی تجربہ اور نہ تجربہ اولیاء انکو صحبت ملی

شرح قانون - اصلاح الارواح - وغیرہ سے دو سالمیں نہیں ہو سکتا جو صاحب مفتاح القرآن کے بعد انکو پڑھنا
چاہیں - وہ ایک مہینہ میں ہی ختم کر سکتے ہیں انکے بعد کسی دوسری کتاب صرفی یا نحوی کی ضرورت نہیں رہتی

۴ **مفید عالم** - عرف معین الحکمہ - یہ ایک لغات ادویہ و علاج ہے ہر مرض اور دوا کا نام -
انگریزی - اردو - فارسی - عربی زبان میں لغات کی ترتیب پر درج کیا گیا ہے جس مرض یا دوا کا حال معلوم
کرنا ہو تو فوراً لغات کی طور پر اُسمیں نکالو اور دیکھ لو خواہ اُسکا نام آپکو اُردو زبان میں آتا ہو یا فارسی - یا
عربی - یا انگریزی میں اسکی مدد سے خود کامل طور پر علاج کر سکتے ہو یا کم از کم کسی خاص نسخہ و معالجہ کی
جانچ پڑتال - اور قابل اخفا امراض میں جب چاہو کامل رائے حاصل کر سکتے ہو - ہر مرض کے علاجمیں - انگریزی
و یونانی نسخہ جات جو اعلیٰ درجہ پر قابل اعتبار ہیں درج کئے گئے ہیں - سہل الوصول اور دیسی ادویہ کیطرف
خاص توجہ دیگئی ہے تاکہ اسکی مدد سے شہر و دیہات میں علاج بلا دقت ہو سکے - ہر فہم و ذی علم کے لئے - یہ کتاب
حالت صحت میں رفیق جانفزا اور ایام مصیبت میں مونس و غمگسار ہوگی اسکے تتمہ میں اخلاقی اور روحانی امراض
کا علاج نہایت ہی دلچسپ اور معقول طور پر درج کیا گیا ہے - یہ ایک ایسی جامع اور مفید - اور قابل اعتبار
کتاب ہے کہ اسکی نظیر زمانہ سابق و حال کی کتابوں میں نہیں دیکھی جاتی - یہ کتاب تین جلدوں میں ہے
قیمت فی جلد [illegible] کل قیمت ہر سہ جلد [illegible] - کمپاونڈروں - طالبعلموں - اور غریب علم دوست اشخاص کو
بشرط تصدیق ڈاکٹروں - ہیڈ ماسٹروں - اور معزز عہدہ داروں کی نصف قیمت پر دیجا سکتی ہے -

۵ **رسالہ اعضائے مخصوصہ** - اسمیں تمام امراض مخصوصہ مثلاً آتشک - سوزاک و جریان - نامردی
مضرات جلق - عقر - سرعت انزال - احتلام - عسرت الطمث - اسقاط وغیرہ کا علاج - جماع کے قواعد
اور آداب - اور بہت سے ضروری مضامین لغت کی ترتیب پر درج کئے گئے ہیں - نیز تمام ادویہ جو ان
اعضا کے متعلق ہیں درج ہیں زمانہ موجودہ کی تمام خرابیوں اور مفاسد اُنکا اسمیں کامل علاج ہے قیمت [illegible]

۶ **مفید النساء والصبیان** - اس رسالہ میں تمام ناگہانی دکھوں - اور دردوں کا علاج ہے
جو عورتوں کی بے خبری اور دائیوں کی نادانی - اور رسموں کی پابندی سے حاملہ - اور زچہ اور نوزائیدہ
بچوں کو ہمارے ملک میں وباء عالمگیر کی طرح ہلاک کر رہی ہے - قیمت ۳ر

۲۷ تنقیح الامراض - اس کتاب میں مفید عام کی طرح تمام امراض لغت کی ترتیب پر درج کئے گئے ہیں ہر ایک مرض کی تعریف - اسباب - کیفیت - علامات - امتحان اور تنقیح درج کئے گئے ہیں طب جراحی - امراض قاتلہ - امراض العین - امراض النسوان امراض الصبیان - امراض السین وغیرہ میں سے کوئی مرض مستثنیٰ نہیں رہا - تمام امراض پر یہ کتاب کامل طور سے حاوی اور جامع ہے - یہ کتاب مفید عام کے ساتھ ملکر ڈاکٹری - یونانی کا ایسا کامل کتبخانہ بنجاتا ہے کہ پھر کسی کتاب کی ضرورت باقی نہیں رہتی اگرچہ پہلے سے اس کتاب کی نسبت ہمارا ارادہ محض اسقدر تھا کہ ہر ایک مرض کی تعریف اور تنقیح درج کی جاوے مگر بنظر تکمیل اسباب و علامات و امتحان و کیفیت کا بھی مختصر مگر کامل بیان شامل کر دیا گیا ہے باوجود زیادتی حجم کے بنظر افادہ عام قیمت وہی دو روپیہ آٹھ آنہ ہے عہ

۲۸ الاشتہار تراوڑی - یہ اشتہاری پرچہ ہے جو ایکہزار ماہوار بطفیل تذکرۃ القرآن کے ساتھ ماہواری شایع ہوا کریگا - بشرح اندراج فی ماہ چار روپیہ فی صفحہ فی سہ ماہی عہ فی صفحہ فی ششماہی [illegible] روپیہ اور فی سال [illegible] روپیہ فی صفحہ ہوگی - جو صاحبان اپنی طبع شدہ اشتہارات یا رسائل بزبان اردو یا انگریزی وغیرہ اشاعت کیواسطے ارسال فرماویں وہ بشرح ذیل شایع کئے جا سکتے ہیں بوزن ۲ ماشہ فی عدد چار روپیہ ماہوار - ۳ ماشہ سے زیادہ ایک تولہ تک [illegible] روپیہ ماہوار - ایک تولہ سے زیادہ فی تولہ یا اوسکی کسر سے [illegible] روپیہ ماہوار - تاجروں کے لئے اپنی اپنی تجارت کا یہ نہایت آسان ذریعہ ہے - اجرت اشتہار خواست کے ساتھ آنی چاہیئے - ورنہ عدم تعمیل معاف

نوٹ - تمام درخواستیں بنام فتح محمد خان منیجر تذکرۃ القرآن مقام تراوڑی ضلع کرنال آنی چاہئیں

الملتمس

خاکسار فتح محمد خان منیجر تذکرۃ القرآن مقام تراوڑی ضلع کرنال صوبہ پنجاب

اِس رسالہ کی قیمت سالانہ مع محصول ڈاک دو روپیہ ہے جو پیشگی آنی چاہیے

وَمَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِيْ فَاِنَّ لَهٗ مَعِيْشَةً ضَنْكًا وَّنَحْشُرُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَعْمٰى

جس شخص نے میرے ذکر سے منہ پھیرا پس اُس کے واسطے گذران تنگ کی اور قیامت کے دن ہم اسکو اندھا اٹھاوینگے

تذکرۃ القرآن

جلد ۔ نمبر | ماہ جولائی سنہ ۱۹۱

{یہ ایک ماہواری رسالہ ہے جو اغراض ذیل پر چھپکر شائع ہوتا ہے}

اوّل - قرآنی مضامین اور مسائل کو ماہواری رسالوں کی صورت میں شائع کرنا قرآن کریم کو تمام بنی نوع کیواسطے کامل واعظ اور حقیقی خیرخواہ ثابت کرنا اور ایسی تجاویز وتدابیر پیش کرنی جن سے قرآنی علوم کا رواج ہو۔

دوم - قرآن کی کاملیت وفضلیت کو تمام اقوام پر ظاہر کرنا اور اُس بیہودہ ضد اور تعصب کو دور کرنیکی کوشش کرنا۔ جسنے مذہب کو ایک دوسرے کا دشمن بناکر ہمدردی - اور راستبازی کو کھو دیا اور تمام اقوام کو بالعموم حقیقی صلاحیت وسعادت سے محروم کردیا اور خداوند عالم کی سچی پرستش کی بجائے اُنکو رسومات کا پرستار بنادیا ہے۔

سوم - مخالفین کے اعتراضات کا جواب نہایت شائستگی اور حلم کے ساتھ قرآن مجید سے دینا۔ ضد اور تعصب کی روسے کسی قوم - یا کسی بشر کی دل آزاری نکرنا - بلکہ سچی ہمدردی اور سچی خیرخواہی کے طور پر احسن طریق سے تمام بداخلاقی - بے دینی - اور بے ایمانی کے دور کرنیکی کوشش کرنا۔

چہارم - مسلمانوں کے مختلف فرقوں میں اتحاد پیدا کرنا۔

جن صاحبان کے ذمہ قیمت سال گذشتہ واجب الادا ہے براہ مہربانی مع قیمت سنہ رواں مرحمت فرماکر مشکور فرماویں اور عنداللہ ماجور ہوں

عجیب و غریب اور تمام تعلیم یافتوں کیواسطے نہایت ضروری اور مفید کتابیں

مجموعہ تذکرۃ القرآن ۱۹۱۸ء مجلد جسمیں مفصلہ ذیل مضامین پر نہایت ہی عجیب و غریب بحثیں ہیں

۱- (۱) دلایل ہستی باریتعالیٰ (۲) اسمائے باریتعالیٰ کی حقیقت اُن کے اعمال اور خواص (۳) مسئلہ تقدیر (۴) دعا کی حقیقت اور انعامات الہی کا ذکر (۵) کون لوگ غضب الہی کے نیچے ہیں اور کون گمراہ ہیں (۶) معاشرت یعنی مرد و عورت کے باہمی تعلقات کسطرح پر ہوتے ہیں (۷) اسلامی حفظ صحت۔ (۸) غفلت کے خطرناک نتایج اور اُن کا کامل علاج (۹) ذکر و فکر کی حقیقت۔ اُس کے نتایج اور اُن طاقتوں کو زائل کرنیکی خرابیاں قیمت مع محصول ڈاک دو روپیہ ؏

۲- مفتاح القرآن۔ اِسکو معمولی اُردو خواں ایک مہینہ میں یاد کر کے پانچہزار لغتوں اور ایک لاکھ سو ہزار صیغوں پر ایسا حاوی اور صرف نحو میں ایسا مشاق ہوجاتا ہے کہ قرآن مجید باترجمہ پڑھسکتا ہے۔ چھوٹے بچے بھی اسکو چار پانچ مہینہ میں یاد کر کے قرآن مجید بامعنی پڑھسکتے ہیں اور بے معنی پڑھنے کی برابر مدت میں ختم کر سکتے ہیں۔ پس تمام بچوں جوانوں اور بوڑھوں کو چاہئے کہ اِسکو ضرور پڑھیں۔ پھر تمام عمر قرآن مجید کی باترجمہ تلاوت کرتے رہیں۔ ایسی عجیب خداداد نعمت کی طرف سے غفلت نکریں اِس سے بڑھکر اور کیا خوش نصیبی ہوسکتی ہے کہ محض چند ماہ کی معمولی محنت سے قرآن مجید باترجمہ آتا ہے۔ تمام مُسلمانوں کو چاہئے کہ اب بچوں کو بے معنی قرآن مجید پڑھانا چھوڑدیں اور اِس قاعدہ کو پڑھاکر باترجمہ پڑھایا کریں۔ کیونکہ آنکھوں کے ہوتے اندھا ہوکر چلنا سخت نادانی ہے اگر ایسا ہی کرینگے تو انشاءاللہ العزیز قرآنی آیتوں اور قصّوں کو ایسا رواج ہوجائیگا کہ تمام واہیات غزلیں گندے شعر اور جھوٹے قصّے جنھوں نے ہمارے دین اور دُنیا کو برباد کر رکھا ہے کُلیتہً ہوا ہو جائینگے اِس قاعدے سے اُردو فارسی کے ہزارہا لغت آجائیں گے جن سے مدرسے کی تعلیم میں بھی بڑی مدد ملیگی اور مڈل کا امتحان بجائے چھ سال کے چار سال میں پاس ہوسکیگا انشاءاللہ تعالیٰ۔

۳- مفتاح العرب۔ اِس کے ذریعہ سے معمولی اُردو خواں تمام صرف نحو عرب پر دو مہینہ میں ایسا حاوی اور مشاق ہوجاتا ہے۔ کہ میزان۔ منشعب۔ صرف میر۔ دستور المبتدی۔ فصول اکبری۔ نحو میر۔ ہدایت النحو۔ کافیہ۔ شرح ملا۔ اور مراح الارواح۔ وغیرہ وغیرہ سے دو سال میں نہیں ہوسکتا۔ جو صاحب مفتاح القرآن کے بعد اِسکو پڑھنا چاہیں۔ وہ ایک مہینے میں ہی اِسکو ختم کر سکتے ہیں اِس کے بعد کسی دوسری کتاب صرفی یا نحوی کی ضرورت نہیں رہتی۔

۴- مفید عام۔ عرف معین الحکیم۔ یہ ایک لغات ادویہ و علاج ہے ہر مرض اور دوا

تذکرۃ القرآن ماہ جولائی سنہ ۱۹۰۰ء

جلد ۲ نمبر ۷

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

تفاسیر قرآنی میں اختلاف اور اُن میں توفیق و تطبیق

قرآن مجید کے مفصل نور مبین لاریب فیہ میزان مہیمن حکم اور تفصیل کل شے ہونے کے متعلق چند سوالات بذریعہ چٹھی کے ہمارے پاس پہونچے ہیں۔ ذیل میں ہم اصل چٹھی اور عبارات ترجمہ تفسیر کبیر کو درج کر کے آخر میں ثابت کرینگے کہ قرآن مجید کے الفاظ جنپر اسقدر اختلاف کیا گیا ایسے محکم اور صاف ہیں کہ اُن میں کسی قسم کے جھگڑے یا شک کی گنجایش نہیں وما توفیقی الا باللہ العلی العظیم

جناب منیجر صاحب تذکرۃ القرآن زاد فیوضکم۔ السلام علیکم رحمتہ اللہ وبرکاتہٗ

آپ کے رسالجات تذکرۃ القرآن جو قرآن مجید کی حقانیت عظمت اور کمالیت ثابت کرنیکے لئے بےنظیر رسائل ہیں وہ تمام شروع سے اجتک مینے بغور مطالعہ کیے اُنمیں یہ مضمون نہایت ہی شد و مد اور تکرار کے ساتھ شائع ہونا رہا ہے کہ قرآن

نہایت آسان اور اُس کا بیان نہایت صاف اور عام فہم ہے آپکی متواتر تحریر
پر مجھکو یہ خیال ہوا کہ کسی اُردو تفسیر اور ترجمہ کی مدد سے قرآن مجید کا مطالعہ کروں
اِس شوق سے میں نے تفسیر کبیر کے اُردو ترجمہ کا مطالعہ شروع کیا ابھی ۲۰ اوراق کے
قریب ہی مطالعہ کئے تھے کہ نہایت حیران و پریشان اور مضطر ہو گیا کچھ بھی سمجھ میں
نہ آیا آپ کے رسالجات سے جو یہ بات دل پر منقش ہوئی ہے کہ قرآن مجید کا بیان
بہت ہی واضح اور صاف ہے اور ہر ایک قابلیت و استعداد کا آدمی اُس سے
مستفیض ہو سکتا ہے یک قلم جاتی رہی جبکہ مفسرین کا یہ حال ہے کہ ایک ایک
لفظ پر اختلاف اور بحث ہے اور ہر ایک صاحب اپنے اپنے معنی کی حمایت میں
قرآن اور حدیث اور آثار سے ثبوت پیشکرتے ہیں تو پھر کون سے معنوں کو صحیح
اور کون سے کو غلط مانا جاوے اور دل کا اطمینان کسطرح پر ہو یہانتک نوبت ہے کہ
کہ ہدایت کے معنوں پر اختلاف اور بحث متقی کے معنوں پر اختلاف اور بحث یومنون
کے معنوں پر اختلاف اور بحث غیب کے معنوں پر اختلاف اور بحث اقامت صلوٰۃ
کے معنوں پر اختلاف اور بحث ینفقون پر اختلاف اور بحث رزق پر اختلاف
اور بحث الغرض کوئی لفظ اور کوئی آیت نہیں جسپر کچھ نہ کچھ اختلاف اور بحث نہو
پھر آپ متواتر اپنے رسایل میں یہ کیسے لکھتے ہیں کہ قرآن کا بیان واضح صاف اور
آسان ہے۔ اور تمام مفسرین کے خلاف آپکی بات کیسے تسلیم کیجا سکتی ہے نمونہ
کے طور پر میں تفسیر کبیر سے هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيْمُوْنَ
الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ لا کی تفسیر نقل کرکے آپکی خدمت میں بھیجتا ہوں
آپ براہ مہربانی میرے خدشات کا جواب دیں اگرچہ میں ایک ناچیز شخص ہوں اور

اس قابل نہیں ہوں کہ آپ اپنے قیمتی ورق اور بیش بہا رسالہ میں مجھکو جگہ دیں
مگر یہ مضمون بنفسہ نہایت ضروری ہے اور آپ جو ہزارہا روپیہ قرآن مجید کی اشاعت
نورمبین ثابت کرنے میں صرف کر رہے ہیں تو پھر لازم ہے کہ جو اعتراضات اور خدشات
پیدا ہوں اُنکی آپ صفائی بھی کریں ورنہ آپکا بیان ایکطرفہ مدعیانہ ہوجاویگا اسکی
وقعت دانشمندوں کی نظر میں کچھ بھی نہیں ہوسکتی اور جبکہ آپکا دعویٰ ہے کہ قرآن
مجید میں ہر ایک شے کی تفسیر اور ہر ایک بات کا بیان موجود ہے تو آپ پر لازم ہے
کہ میرے اِن سوالات کا جواب بھی آپ قرآن مجید کی رو سے ہی دیں جیسا کہ
آپ خود پسند مضامین میں آجتک ہر ایک بات قرآن مجید سے ثابت کرتے
کرتے رہے ہیں امید کہ میرے سوالات پر توجہ فرماکر اِن کا جواب آپ اپنے
رسائل میں ہی شائع کریں گے تاکہ مسلمانوں کو عام طور پر فائدہ پہونچے - اب ذیل
میں تفسیر کبیر کی ترجمہ کی اصل عبارت نقل کرکے مع اپنے سوالات کے پیش
کرتا ہوں - هُدًى لِّلْمُتَّقِينَ ۝ الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَ
مِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنفِقُونَ ۝ اِس مقام پر چند مسائل ہیں (مسئلہ اولے) یہ ہے کہ
ہدایت کی حقیقت کیا ہے پس معلوم کرو کہ ہدایت کے معنے بتلا دینا ہے - اور صاحب
کشاف نے بیان کیا ہے ہدایت بتلا دینے کا نام ہے جس سے مطلب
حاصل ہوجائے اور بعض کہتے ہیں ہدایت رہبری حاصل ہونے اور علم کا
نام ہے مگر تینوں قولوں میں قول اوّل صحیح اور دوسرا تیسرا غلط ہے اِس لئے
کہ اگر ہدایت کے اندر مطلوب کا حاصل ہونا ہی معتبر ہوتا تو ہدایت یاب نہونیکی
صورت میں ہدایت کے معنے کا تحقیق نہ ہوتا اِس لئے کہ ہدایت یاب نہ ہونیکی

صورت میں ظاہر ہے کہ ہدایت کا راستہ بتلا دینے سے مطلوب حاصل نہ ہو مگر ہم دیکھتے ہیں کہ باوجود ہدایت یاب نہونیکے معنے پائے جاتے ہیں اس لئے کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ واما ثمود فهدينا هم فاستحبوا العمى على الهدىٰ اس آیت میں خدا تعالیٰ نے باوجود اُن کے ہدایت یاب نہونیکے یہ فرمایا کہ ہمنے اُن کو ہدایت کی علاوہ بریں لغت عرب میں یہ کہنا صحیح ہے۔ هديته فلم يهتدىٰ۔ اس بیان سے ہمارے ثابت ہوگیا اور صاحب کشاف نے اپنے قول پہ تین طرح سے استدلال کیا ہے (۱) یہ کہ ہدایت ضلالت کے مقابلہ واقع ہوتی ہے خدا تعالیٰ فرماتا ہے اولئك الذين اشتروا الضلالة بالهدىٰ اور دوسری جگہ فرماتا ہے لعلى هدىً او فى ضلال مبين۔ (۲) مدح کے مقام پر جسطرح مهتدی کہتے ہیں اسیطرح مہدی کہتے ہیں پس اگر ہدایت کے اندر مقصود کا حاصل ہونا معتبر نہ ہوتا تو مہدی کے اندر کوئی مدح و تعریف نہ ہوتی اسلئے کہ یہ احتمال باقی رہتا کہ ہدایت پائی گئی ہو مگر ہدایت یاب نہ ہوا ہو (۳) اہتداء کا لفظ ھدیٰ کے بعد بطور مطاوع کے واقع ہوتا ہے اور بولتے ہیں هديته فاهتدىٰ جیسے کہتے ہیں۔ كسرته وقطعته فانقطع پس جسطرح توڑنے اور کاٹنے کے لئے ٹوٹنا اور کٹجانا لازم ہے اسیطرح ہدایت کے لئے ہدایت یاب ہونا لازم ہوگا۔ پہلی دلیل کا جواب یہ ہے کہ ہدایت اور اہتداء میں فرق ضرور ہے اسلئے کہ ہدایت کا مقابل اضلال اور اہتداء کا مقابل ضلال ہوتا ہے پس ہدایت کو ضلال کے مقابل کہنا غلط ہے دوسری دلیل کا جواب یہ ہے کہ مہدی اُس شخص کو کہتے ہیں جسکو ہدایت سے نفع ہوتا ہے اور جسکو ہدایت سے نفع ہوتا ہے اُسکو مہدی

کہتے ہیں علاوہ بریں جب وسیلہ سے مقصود حاصل نہو تو اُس کا وجود و عدم برابر ہوتا ہی
تیسرے کا جواب یہ ہے کہ ایتمار امر کا مطاوع ہوتا ہے اور کہتے ہیں ایتمر تہ
فائتمر اور ہم دیکھتے ہیں کہ امر کے لئے ایتمار یعنے قبول کرنا لازم نہیں ہے۔
اسیطرح ہدایت کیلئے ہدایت یاب ہونا لازم نہیں ہے علاوہ بریں جسطرح کہتے ھدیتہ
فاھتدی اسیطرح یہ بھی تو کہتے ہیں ھدیتہ فلم یھتد پس جو لوگ ہدایت
خاص علم کا نام رکھتے ہیں اُن کا قول بھی غلط ہے اِس لئے کہ قرآن کو خدا تعالیٰ
نے ھدیٰ فرمایا ہے اور اسمیں شک نہیں ہے کہ قرآن خود علم نہیں ہے اِس بیان
مذکورہ بالا سے ثابت ہوگیا کہ ہدایت صرف بتلا دینے اور رہنمائی کا نام ہے ہدایت
یاب ہونے اور علم کا نام نہیں ہے (مسئلہ دوم) متقی اسم فاعل کا صیغہ ہے
وقاہ فاتقی سے ماخوذ ہے یعنے باب افتعال سے ہے۔ اور وقائت کے معنے
لغت میں فرط صیانت اور پورے طور پر محفوظ رکھنے کے ہیں جب تمکو یہ بات
معلوم ہوگئی تو ہم کہتے ہیں کہ خدا تعالیٰ نے اِس جگہ متقین کو مدح کے طور پر ذکر فرمایا
ہے لہذا دُنیا کے امور میں اپنی حفاظت اور نگرانی کرنا متقی کے لئے باین معنے اولی
ہوا بلکہ آخرت کے امور میں بھی پرہیزگاری کرنا از روئے لغوی معنے کے مناسب
ہوگا تاکہ حفاظت اور فرط صیانت کے مناسب ہوا ور دین میں متقی اور پرہیزگار ہونے
اور اپنی محافظت کرنیکے یہ معنی ہونگے کہ عبادات کی بجا آوری کرے اور جن امور سے
اُسکو ممانعت کی گئی ہے اُن سے الگ رہے۔ اور علما کا اِس باب مین اختلاف
ہے کہ تقوے کے اندر صغائر سے بچنا بھی معتبر ہے یا نہیں بعض فرماتے ہین کہ تقوے
کے اندر صغائر سے بچنا بھی معتبر ہے اِسواسطے کہ وعید کے اندر صغائر بھی داخل ہیں

اور بعض کا مذہب ہے کہ تقویٰ کے اندر صغائر سے بچنا ضروری نہیں یعنی متقی اُسکو
کہیں گے جو کبائر سے احتراز کرتا ہو اگرچہ صغائر سے نہ کرتا ہو۔ اور اُس بات میں تو سب کا
اتفاق ہے کہ جسطرح کبائر سے توبہ کرنا واجب ہے صغائر سے بھی واجب ہے نزاع
حرف اِسی بات میں ہے کہ جو شخص صغائر سے احتراز نہیں رکھتا ہے اُسکو متقی
کہسکتے ہیں یا نہیں کہسکتے حدیث شریف میں تو اسطرح وارد ہوا ہے کہ حضور سرور
صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ بندہ متقین کے درجہ کو نہیں پہونچتا جبتک کہ
مضائقہ کے چیزوں کے چیزوں کے خوف سے اُن چیزوں کو ترک نکردے جن کے اندر
مضائقہ نہیں ہے اور حضرت ابن عباس رضؓ سے مروی ہے کہ متقی وہ لوگ ہیں جو
عقوبت الٰہی کے خوف سے اُس چیز کو ترک کردیتے ہیں جس کی طرف اُنکی خواہش
کا میلان ہوتا ہے اور جو چیز خدا تعالےٰ کی طرف سے آئی ہے اُس کی تصدیق کرکے
خدا تعالےٰ کے رحمت کے امید وار ہوتے ہیں۔ اور معلوم کرنا چاہئے کہ دراصل
تقوےٰ کے معنے خشیت اور خوف کے ہیں چنانچہ خدا تعالیٰ سورۂ نساء کے شروع
میں فرماتا ہے یاایھا الناس اتقوا ربکم اور اسی کی مثل سورۂ حج کے شروع میں
ارشاد ہوا ہے اور سورۂ شعراء میں ارشاد ہوتا ہے اذ قال لھم اخوھم نوح
الا تتقون یعنے جب اُن سے اُن کے بھائی نوح نے کہا کیا تم ڈرتے نہیں
اور اسیطرح حضرت ہود اور صالح اور لوط اور شعیب علیہم السلام نے اپنی اپنی
قوم سے کہا ہے اور سورۂ عنکبوت میں ہے قال ابراھیم لقومہ اعبدوا
اللہ واتقوہ اسیطرح خدا تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے واتقوا اللہ حق تقاتہ اور فرماتا
ہے وتزودوا فان خیر الزاد التقوی اور فرماتا ہے واتقوا یوما لا تجزی

نفس عن نفس شیئا اور معلوم کرنا چاہیے کہ دراصل تقویٰ کے معنے اگرچہ
وہی ہیں جس کا ہم بیان کر چکے ہیں۔ مگر قرآن کے اندر جو جابجا تقویٰ کا لفظ آیا ہے
اُس سے مقصود اصلی کہیں ایمان ہے کہیں توبہ کہیں طاعت اور کسی مقام پہ ترک
معصیت اور کہیں اخلاص دیکھو اس آیت میں تقویٰ سے ایمان مراد ہے والزمھم
کلمۃ التقویٰ یہاں اِس سے توحید مراد ہے اور دوسری جگہ فرماتا ہے اولئک
الذین امتحن اللہ قلوبھم للتقویٰ اور سورۃ شعراء میں قوم فرعون الا یتقون
یہاں تقویٰ اختیار نہ کرنے سے ایمان نہ لانا مراد ہے۔ اور اِن آیات میں جو تقویٰ
کا لفظ وارد ہوا ہے اُس سے توبہ مراد ہے سورہ توبہ کے اندر ارشاد ہوتا ہے ولو ان
اھل القریٰ اٰمنوا واتقوا الایہ یہاں تقویٰ سے توبہ کرنا مراد ہے اور سورہ نحل
کے اندر جو ارشاد ہوتا ہے یہاں اطاعت مراد ہے ان انذروا انہ لا الہ الا انا
فاتقون اور اسی سورۃ میں ہے افغیر اللہ تتقون اور سورۃ مومنین میں ارشاد
ہوتا ہے وانا ربکم فاتقون اور دیکھو اس آیت میں تقوے سے ترک معصیت
مراد ہے واتوا البیوت من ابوابھا واتقوا اللہ اور اس آیت کے اندر جو سورۃ
حج میں واقع ہے تقوے سے اخلاص مراد ہے فانھا من تقوی القلوب اور
اس آیت میں بھی اخلاص ہی مراد ہے وایای فاتقون اور معلوم کرنا چاہیے
کہ تقویٰ کا درجہ بہت بلند ہے خدا تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔ ان اللہ مع الذین اتقوا
والذین ھم محسنون اور فرماتا ہے ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم اور حضرت ابن
عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص تمام لوگوں میں
بزرگ بننے کی خواہش رکھتا ہو اُسکو چاہیئے کہ خدا کا خوف کرے اور جو شخص سب سے

زیادہ قوی بننا چاہے اُسکو چاہیئے کہ خدا پر توکل کرلے اور جو شخص سب لوگوں سے زیادہ دولتمند بننا چاہے اُسکو چاہیئے کہ بہ نسبت اُس چیز کے جو اُس کے ہاتھ میں ہے اُس چیز پر زیادہ بھروسہ رکھے جو خدا کے ہاتھ میں ہے۔ حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ فرماتے ہیں تقوے کی حقیقت یہ ہے کہ معصیت کے اوپر اڑنہ جاوے اور طاعت پر گھمنڈ نکرے اور حسن رضؓ فرماتے ہیں تقویٰ کی حقیقت یہ ہے کہ تو خدا کے مقابلہ میں کسی چیز کو اختیار نکرے اور اِس امر کو سمجھ لے کہ سب کام اُس کے قبضہ میں ہیں اور ابراہیم بن ادہم رضؓ فرماتے ہیں تقویٰ کی حقیقت یہ ہے کہ خلقت تیری زبان میں کوئی عیب نہ دیکھے اور ملائکہ تیرے افعال میں کوئی عیب نہ دیکھیں اور خدا تعالیٰ تیرے باطن میں کوئی عیب نہ دیکھے واقدی رح فرماتے ہیں تقویٰ کی حقیقت یہ ہے کہ انسان اپنے باطن کو خدا تعالیٰ کے لئے اِسطرح آراستہ کرے جسطرح ظاہر کو خلقت کے لئے آراستہ کرتے ہیں بعض بزرگوں نے تقویٰ کی حقیقت یہ بیان کی ہے کہ جس جگہ سے تیرے مولیٰ نے تجھکو منع کیا ہے وہ اُس جگہ تجھکو نہ دیکھیں۔ بعض علما کہتے ہیں متقی وہ شخص ہے جس میں یہ اوصاف ہوں من سلك سبيل المصطفیٰ ونبذ الدنيا وراء القفا وكلف نفسه الاخلاص والوفا واجتنب الحرام والجفا اور متقی کے لئے اگر کوئی اور دوسری فضیلت نہو تو صرف اسیقدر فضیلت بہت کافی ہے کہ خدا تعالیٰ نے یہاں فرمایا ہے هدًى للمتقين اور دوسری جگہ فرماتا ہے شهر رمضان الذی انزل فيه القرآن هدًى للناس اِس سے ثابت ہوتا ہے کہ انسان صرف وہی لوگ ہیں جو متقی ہیں اور جو متقی نہیں وہ گویا درحقیقت انسان نہیں ہے (مسئلہ سوم)

چند سوالات پر مشتمل ہے (**سوال اوّل**) ایک شئے کا ہدایت اور دلیل ہونا کسی خاص شخص کے ساتھ مختص نہیں ہوتا پھر اسکی کیا وجہ کہ قرآن صرف متقیوں کے لئے ہدایت ہے علاوہ بریں متقی تو وہی شخص ہوتا ہے جسکو ہدایت ہو چکتی ہے پھر دوبارہ اُس کے ہدایت یاب ہونیکی کیا معنے پس قرآن کا متقیوں کے لئے ہدایت ہونا کیونکر صحیح ہوگا (**جواب**)۔ قرآن کا ہدایت ہونا کسی گروہ کیلئے مخصوص نہیں ہے بلکہ جس طرح متقیوں کیلئے اُس میں ہدایت ہے اور خدا تعالیٰ کے اور اُسکی دین اور رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کی صداقت کی طرف رہنمائی کرتا ہے اسیطرح سے کافروں کیلئے وہ رہنمائی کرتاہے مگر خدا تعالیٰ نے مدح کے طور پر یہاں متقیوں کا ذکر فرمایا ہے تاکہ معلوم ہو جائے کہ قرآن سے صرف متقی لوگ ہدایت یاب اور منتفع ہوتے ہیں جس طرح کہ دوسرے مقام پہ فرماتا ہے **انما انت منذر من یخشاھا** نیز ارشاد ہوتا ہے **انما تنذر من اتبع الذکر** حالانکہ رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم سب لوگوں کو ڈراتے تھے مگر صرف اِن لوگوں کے ذکر کرنیکی وجہ یہی ہے کہ آپ کے ڈرانے سے نفع انہیں لوگوں کو ہوا نہ دوسروں کو۔ اور جو لوگ ہدایت کے معنے یہ بیان کرتے ہیں کہ جو رہنمائی مقصود کیطرف پہونچا وے اُن کے اوپر یہ اعتراض وارد ہی نہیں ہوتا اِس لئے کہ قرآن سے مقصود کو پہونچنے والے صرف یہی متقی لوگ ہیں (**سوال دوم**) خدا تعالیٰ نے یہاں تمام قرآن کو ہدایت فرمایا ہے اور ہم دیکھتے ہیں کہ قرآن کے اندر بہت سے مجمل اور متشابہ ہیں اگر عقل کی رہنمائی نہ ہو تو محکم اور متشابہ کی تمیز بھی نہ ہو سکے اِس سے تو یہ معلوم ہوا کہ درحقیقت ہدایت عقل کے رہنمائی ہے نہ قرآن حضرت **علی** کرم اللہ وجہہ سے

مروی ہے کہ جب انھوں نے حضرت عباس رضؓ کو خارجیوں کے پاس بھیجا ہوتا تو حضرت علی اِن سے کیوں فرماتے علاوہ بریں ہم دیکھتے ہیں کہ اسلام کے تمام فرقے اِسی قرآن سے اپنی اپنی حجت پکڑتے ہیں اور قرآن میں صدہا آیتیں ہیں بعض بعض آیتوں سے صریح طور پر جبر اور بعض سے صریح طور پر قدر ثابت ہوتا ہے اور نہایت دقت اور محنت کے ساتھ اُن میں توفیق کیجاتی ہے پھر قرآن کس سے ہدایت ہوا۔ جواب یہ تمام متشابہات اور مجملات جو قرآن میں ہیں یہ بات ضروری ہے کہ جو کچھ اُن سے مراد ہے وہ متعین ہے خواہ اُس کے تعین عقل کی رہنمائی سے ہو یا سمع کی یا نقل سے جب مراد متعین ہوگئی تو اُس کے ہدایت نہیں ہونے میں کیا کلام باقی رہا۔ (سوال سوم) جس چیز کے صحت پر قرآن کا حجت ہونا موقوف ہے قرآن اُس کے اندر ہدایت نہیں ہے بنا بریں قرآن خدا تعالیٰ کی معرفت ذات وصفات اور معرفت نبوت میں ہدایت نہوا لیس ظاہر ہے کہ یہ مطالب اشرف المطالب ہیں جب اِن چیزوں میں قرآن ہدایت نہوا تو پھر ہر طور پر اسکو کیوں ہدایت کیا گیا (جواب) کسی چیز کے ہدایت ہونے میں یہ شرط نہیں ہے کہ وہ تمام امور کے اندر ہدایت ہو بلکہ بعض امور میں ہدایت ہونا کافی ہے بنا بریں قرآن احکام شرعی کے معلوم کرنے میں ہدایت ہو یا جو چیزیں عقل کے اندر مندرج ہیں اُن کی تاکید میں ہدایت ہو اور ھدی للمتقین سے نہایت قوت کیساتھ یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ مطلق عموم کو نہیں چاہتا اِس لئے کہ خدا تعالیٰ نے قرآن کو ھدی للمتقین فرمایا ہے اور لفظ کے اندر کوئی قید نہیں لگائی اور پھر ہم دیکھتے ہیں کہ اثبات صانع اور اُس کی صفات اور اثبات نبوت میں

قرآن کا ہدایت ہونا محال ہے اس سے ثابت ہوگیا کہ مطلق سے عموم کا فائدہ
حاصل نہیں ہوتا (سوال چہارم) ھُدًی وہ چیز ہو سکتی ہے جو اسقدر ظاہر و
واضح ہو کہ اُس سے دیگر اشیا بھی ظاہر ہو جائیں اور ہم دیکھتے ہیں کہ قرآن کے اندر
یہ بات نہیں ہے اسلئے کہ مفسرین جب ایک آیت بھی ذکر کرتے ہیں تو اُس
کے متعلق کئی کئی قول متعارض ومختلف بیان کرتے ہیں اور جو چیز ایسی ہو وہ خود کیسے
ظاہر نہیں ہو سکتی تو وہ دیگر اشیاء کیلئے کیا ہدایت ہو سکتی ہے (جواب) جو مفسر
اقوال متعارض اور مختلف ذکر کرتے ہیں اور ایک قول کو باقی اقوال پر ترجیح نہیں دیتے
اُنپر یہ اعتراض وارد ہو سکتا ہے ہمارے اوپر وارد نہیں ہو سکتا اِس لئے کہ ہم ایک
قول کو بالدلیل باقی اقوال پر ترجیح دیتے ہیں (چہارم) صاحب کشاف نے
بیان کیا ہے کہ ھدی للمتقین محل رفع میں ہے اِس لئے کہ وہ ترکیب میں مبتدا
محذوف کی یا لاریب فیہ کے ساتھ ملکر ذٰلک کی خبر ہے یا ظرف ملتزم کو خبر کہا جائے
تو یہ اُس کا مبتدا ہے اور نصب بھی ہو سکتا ہے بایں طور کہ اُسکو حال کہیں اور
اُس کے اندر عامل اشارہ کے معنے یا ظرف ہوگا اور جس میں سب سے زیادہ بلاغت
پائی جائے وہ یہ ہے کہ ان سب احتمالات کو چھوڑ کر یہ کہا جائے کہ الٓمٓ خود مستقل
جملہ ہے یا حروف تہجی کا ایک حصہ ہے جسکو ما قبل یا ما بعد سے کچھ تعلق نہیں اور
ذٰلک الکتٰب جملہ ثانیہ ہے اور لاریب فیہ تیسرا جملہ ھدی للمتقین چوتھا
جملہ ہے اسوقت میں ایک عجیب منتظم طور پر ان جملوں کی ترتیب ہوگئی اور سلک
مرواریدکی طرح سب جملے الگ الگ اور منتظم رہتے بیچ میں اُن کے اندر کوئی حرف
رابط نہیں ہے اور پھر تاکہ سب جملے اپنے ما بعد اور ما قبل سے باعتبار تعلق معنوی کے

پیوستہ ہو رہا ہے اُس کا بیان یہ ہے کہ اولاً خدا تعالیٰ نے اِس بات سے آگاہ کیا کہ یہ وہ کلام ہے جس سے معارضہ کیا گیا ہے پھر اسبات کیطرف اشارہ کیا گیا کہ یہ وہی کتاب ہے کہ جسکی اِس کمال درجہ کی تعریف کیگئی ہے پس گویا اِس نے سبب معارضہ کو ثابت کردیا بعدازاں اُس سے اسبات کی نفی کردی کہ اُسمیں شک و شبہہ نہیں واقع ہو سکتا ہے تو یہ اُس کے کمال کی شہادت ہوگئی اِس کے بعد اُس سے یہ خبر دیگئی کہ یہ متقیوں کے لئے ہدایت ہے تو اُس سے قرآن کا ایسا یقینی ہونا ثابت ہوگیا کہ شک اُس کے اِرد گرد بھی نہیں پھٹک سکتا پھر یہ چاروں جملے باوجود اپنے کمال بلاغت اور ایک نادر ترتیب کے عجیب و غریب نکتوں سے بھری ہوئی ہیں پہلے جملہ میں حذف ہے اور مقصود کیطرف نہایت نازک طور پر اشارہ پایا جاتا ہے دوسرے جملہ میں قرآن کی عظمت و شان کامل طور پر ثابت ہوتی ہے تیسرے جملہ میں لفظ ریب کے مقدم کرنے سے وہی نکتہ پایا جاتا ہے جس کا ہم بیان کرچکے ہیں چوتھے جملہ میں ایک تو حذف ہے دوسرے مصدر یعنی ھدیٰ کو وصف یعنی ہادی کے قایم مقام کیا گیا ہے تیسرے اُس کو معرف باللام نہیں کیا گیا بلکہ نکرہ رکھا گیا۔

اَلَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِالْغَیْبِ وَیُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوۃَ وَمِمَّا رَزَقْنٰھُمْ یُنْفِقُوْنَ

جو لوگ بغیر دیکھی ہوئی باتوں پر ایمان لاتے ہیں اور نماز کو ٹھیک کرتے ہیں اور جو ہمنے اُنکو دیا ہے اُسمیں سے کچھ صرف کرتے ہیں

جاننا چاہیئے کہ اِس آیت میں چند مسائل ہیں مسئلہ اولیٰ۔ صاحب کشاف نے بیان کیا ہے اَلَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ کا تعلق یا تو مُتَّقِیْنَ سے کچھ تعلق نہیں بلکہ مبتدا واقع ہے اور اولٰئک علیٰ ھدیٰ اُس کی خبر ہے پس اگر متقین کیساتھ اُس کا تعلق ہو تو متقین پر وقف کرنا حسن غیر تام ہو اور اگر اُس سے تعلق

نہ ہو تو متقین پر وقف تام ہوگا۔ (مسئلہ دوم) بعض کہتے ہیں اَلَّذِيْنَ
يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ الآیہ مُتَّقِيْن کے لئے بمنزلہ تفسیر کے ہو سکتا ہے اِس لئے
کہ متقی وہی شخص ہے جو حسنات کو عمل میں لائے اور سئیات کو ترک کرے۔ اور عمل
کی دو قسمیں ہیں عمل کا صدور قلب سے ہوتا ہے یا جوارح سے عمل قلبی کا بیان۔
اَلَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ میں موجود ہے اور افعال جوارح کے اصل الاصول نماز
اور زکوٰۃ اور صدقہ ہے اِس لئے کہ عبادت بدنی ہوتی ہے یا مالی عبادت بدنی میں
سب سے بڑھکر نماز ہے اور مالی میں سب سے بڑھکر زکوٰۃ اِسلئے آنحضرت صلعم نے نماز کو
دین کا ستون اور زکوٰۃ کو اسلام کا پُل ارشاد فرمایا ہے اور سئیات کا ترک کرنا خود
نماز میں داخل ہے اِس لئے خدا تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰی
عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ اور عقل چاہتی ہے کہ یہ چیزیں متقین کیلئے تفسیر
کے طور پر واقع ہوں اس لئے کہ سعادت کا کمال جبھی حاصل ہوتا ہے کہ جن چیزوں
کا ترک کرنا چاہیئے اُنکو ترک کیا جائے اور جنکا عمل میں لانا چاہئے اُن کو عمل میں
لایا جائے پس نامناسب چیزوں کے ترک کا نام تقویٰ ہوا۔ اور فعل دو قسم کے
ہوتے ہیں فعل قلب اور فعل جوارح فعل قلب ایمان ہے اور فعل جوارح نماز اور زکوٰۃ
ہے اور یہاں پر تقویٰ کو جو دراصل ترک کا نام ہے فعل یعنی ایمان اور نماز زکوٰۃ پر
مقدم کیا اِس لئے کہ قلب کا حال مثل ایک تختی کے ہے جس کے اندر عقائد حقہ اور
اخلاق حسنہ کے نقوش قبول کرنیکی قابلیت ہے اور تختی کے اندر خوشنما نقوش کا درج
کرنا چاہے تو پیشتر بدنما نقوش سے اُس کا صاف کرلینا ضرور ہوتا ہے یہی حال اخلاق
کا بھی ہے پس خدا تعالےٰ نے پیشتر تقویٰ ذکر فرمایا جسمیں ناشائستہ افعال کا چھوڑنا

پڑتا ہے اور اُس کے بعد شایستہ پاکیزہ افعال کو ذکر فرمایا ۔ **مسئلہ سوم**) صاحب کشاف نے بیان کیا ہے کہ ایمان بروزن افعال آمن سے ماخوذ ہے اور آمن بمعنی صدق کے آتا ہے اُس کے اصلی معنی تکذیب اور مخالفت سے امن میں رہنے کے ہیں اور اُس کا تعدیہ با کیساتھ اسواسطے ہوتا ہے کہ وہ اقرار اور اعتراف کے معنے پر مشتمل ہے اور ابوزید نے جو نقل کیا ہے **ما آمنت ان اجد صحابة** ما امنت کو **ما وثقت** کے معنے میں کہا ہے یعنی ایمان کے معنی وثوق اور اعتماد کے ہوئے تو اُس کا جواب یہ ہے کہ وثوق کے اندر بھی امن اور سکون اور طمانیت ہوتی ہے تاہم **یومنون بالغیب** میں دونوں معنی عمدگی کے ساتھ ہو سکتے ہیں یعنی غیب کی باتوں کا اقرار کرتے ہیں یا اُسکی حقانیت پر اعتماد رکھتے ہیں اب یہاں سے معلوم کرو کہ اہل قبلہ نے اِس بات میں اختلاف کیا ہے کہ ایمان کی حقیقت شرع کے اندر کیا ہے اور اُن کے اندر چار فرقے ہیں (**فرقہ اول**) کہتا ہے کہ ایمان کی حقیقت زبان سے اقرار کرنا اور قلب اور جوارح سے افعال کا عمل میں لانا ہے تمام معتزلہ اور خوارج اور فرقہ زیدیہ اور اہل حدیث اِسی کے قائل ہیں اُنہیں سے خوارج کا اسبات پر اتفاق ہے کہ علما پر ایمان لانے میں اتنی چیزیں داخل ہیں خدا تعالیٰ کی معرفت اور اُس چیز کی معرفت جسپر خدا تعالیٰ نے دلیل عقلی یا دلیل نقلی قایم کی ہے خواہ کتاب ہو یا سنت اور خدا تعالیٰ کے تمام اوامر اور نواہی میں اطاعت خواہ بڑے کام ہوں یا چھوٹے وہ کہتے ہیں اِن سب کے مجموعہ کا نام ایمان ہے اور اُن خصلتوں سے ایک خصلت کے ترک کردینے کا بھی نام کفر ہے اور معتزلہ کا اِس بات پر اتفاق ہے کہ جب ایمان کا تعدیہ با کے ساتھ ہوتا ہے

تو ایمان سے تصدیق مراد ہوتی ہے اسواسطے جب کہتے ہیں فلان امن
باللہ وبرسولہ تو اس سے تصدیق مراد ہوتی ہے اسواسطے کہ جس صورت میں
ایمان اداء واجبات کے معنے میں آتا ہے اسوقت یہ تعدیہ ممکن نہیں ہوتا مثلاً
جب کوئی نماز پڑھے یا روزہ رکھے تو یہ نہیں کہہ سکتے کہ آمن بکذا بلکہ کہینگے کہ
آمن باللہ جسطرح کہتے ہیں صام وصلی للہ پس جب ایمان کا تعدیہ باء لیا
ہوتا ہے تو اہل لغت کے طریق پر اُس سے معنی مراد ہوتے ہیں اور جب اُس کا
مطلق طور پر بلا کسی حرف کے ذکر کرتے ہیں تو معتزلہ کا اس بات پر اتفاق ہے کہ وہ
اسوقت اپنے معنے لغوی یعنی تصدیق سے دوسرے معنے کی طرف منقول ہوتا
ہے مگر اُن میں بھی باہم بچند وجوہ اختلاف ہے ایک یہ کہ ایمان تمام اطاعات کے
عمل میں لانے کا نام ہے خواہ واجبات ہوں یا مندوبات اقوال ہوں یا افعال
یا اعتقادات واصل بن عطاء اور ابو الہذیل اور قاضی عبد الجبار بن احمد کا قول ہے
دوسرے یہ کہ ایمان صرف واجبات کے عمل میں لانیکا نام ہے نہ نوافل کے
ابو علی اور ابو ہاشم کا قول یہی ہے تیسرے یہ کہ ایمان تمام اُن امور سے بچنیکا نام
ہے جن کے اندر وعید وارد ہوئی ہے پس وہ کہتے ہیں کہ مومن عند اللہ وہ
شخص ہے کہ تمام کبائر سے اجتناب کرے اور عند الناس مومن وہ شخص ہے
کہ جو تمام اُن چیزوں سے اجتناب کرے کہ جنمیں وعید وارد ہوئی ہے نظام کا قول
یہی ہے مگر نظام کے اصحاب میں سے بعض کہتے ہیں کہ مومن عند اللہ اور
عند الناس ہونیکے لئے تمام کبائر سے اجتناب کرنا شرط ہے اور اہل حدیث
نے دو وجہیں ذکر کیں ہیں کہ ایمان کامل اور اصل ایمان کی حقیقت معرفت ہے

اور اُس کے بعد ہر طاعت جُدا جُدا ایمان ہے اور یہ طاعت اُسیوقت ایمان ہو سکتی ہے جب ایمان کے اصل اصول یعنی معرفت کے ساتھ پائی جائیں اور وہ کہتے ہیں اصل کفر انکار قلبی کا نام ہے یعنی کفر کا اصل اصول وہ ہی ہے پھر اُس کے بعد ہر معصیت جدا جدا کفر ہے غرض یہ ہے کہ جبتک معرفت قلبی نہو کوئی طاعت ایمان نہیں ہے اور جبتک اِنکار قلبی نہو تو کوئی معصیت کفر نہیں ہے اِسواسطے کہ فرع کا ثبوت بغیر اصل کے نہیں ہوتا عبداللہ بن سعید بن کلاب کا مذہب یہی ہے دوسری وجہہ یہ ہے کہ ایمان اصل میں تمام طاعات کا نام ہے اور تمام ملکر ایک ایمان قایم ہوتا ہے اور تمام فرائض اور نوافل ایمان کے اندر داخل ہیں مگر اتنا فرق ہے کہ اگر کوئی شخص کسی فرض کو ترک کردے تو اُس کے ایمان میں نقصان آجاویگا اور نفل کے ترک کرنے سے کوئی ایمان میں نقصان نہیں آتا بعض کہتے ہیں کہ ایمان دراصل فرایض کا نام ہے نوافل اِسمیں داخل نہیں ہیں (فرقہ دوم) ایمان کا مدار قلب پر بھی ہے اور زبان پر بھی ہے اور اِس فرقہ میں کئی فرقہ ہیں ایک فرقہ یہ ہے کہ ایمان کی حقیقت زبان سے اقرار کرنا اور دل سے یقین کرنا ہے امام ابو حنیفہ رضؓ صاحب اور عامہ فقہا کا مذہب یہی ہے پھر ان میں بھی دو طرح سے اختلاف ہے ایک اختلاف تو یہ کہ اِس معرفت کی حقیقت کیا ہے بعض کہتے ہیں کہ معرفت اعتقاد قطعی کا نام ہے خواہ وہ اعتقاد تقلید کے طور پر پیدا ہو خواہ دلیل سے اکثر لوگ اِسی امر کے قائل ہیں اِسی بنا پر وہ کہتے ہیں کہ جو بطور تقلید کے ایمان لاوے وہ بھی مسلمان ہے اور بعض کے نزدیک معرفت اُس یقین کا نام ہے جو استدلال سے پیدا ہو دوسرا اختلاف یہ ہے کہ ایمان کے

اندر جن چیزوں کا علم اور یقین معتبر ہے وہ کون کون چیزیں ہیں۔ بعض متکلمین کہتے ہیں خدا تعالیٰ اور اُس کی صفات کا کامل طور پر علم ایمان کیلئے ضروری ہے پھر چونکہ صفات الٰہی میں لوگوں کا کثرت سے اختلاف ہے اس لئے ہرگروہ کو کافر بتاتا ہے اور اہل انصاف کا قول یہ ہے کہ ایمان کے اندر اُن چیزوں کا علم معتبر ہے جنکا بالضرورۃ دین میں داخل ہونا معلوم ہوگیا ہے اِس قول کے موافق بہت سے امور ایسے ہیں کہ جنکا ایمان کے اندر ہونا ضروری نہیں ہے مثلاً خدا تعالیٰ کا اپنے علم کیلئے عالم ہونا یا اپنی ذات کے لئے عالم ہونا یا خدا تعالیٰ کا مرئی یا غیر مرئی ہونا (**قول دوم**) یہ ہے کہ ایمان قلب اور نیز زبان کی تصدیق کا نام ہے بشر بن عتاب موسیٰ اور ابو محسن **اشعری** کا قول یہ ہے اور تصدیق قلبی سے وہ کلام مراد ہے جو ذہن میں قایم ہوتا ہے (**قول سوم**) صوفیہ کے ایک گروہ کا قول ہے کہ ایمان دو چیزوں کے مجموعہ کا نام ہے **اقرار باللسان** اور **اخلاص بالقلب** (**فرقہ سوم**) اِس بات کا قائل ہے کہ ایمان فقط عمل قلبی کا نام ہے اور اِس فرقہ میں بھی دو گروہ ہیں ایک گروہ کہتا ہے کہ ایمان صرف دِل سے خدا تعالےٰ کے پہچاننے کا نام ہے حتیٰ کہ کسی شخص نے دل سے خدا تعالیٰ کو پہچان لیا اور زبان سے اِنکار کیا اور اُسی حالت میں مرگیا یعنی مرتے وقت تک اقرار نہیں کیا تھا تو وہ تحقیق مومن ہوگا اور اُس کے ایمان میں نقص نہوگا **جہم بن صفوان** کا قول یہ ہے اُس کے نزدیک کتابوں اور رسولوں اور یوم آخرت کے پہچاننے کی ضرورت نہیں ہے اور **کعبی** نے جہم بن **صفوان** سے روایت کیا ہے کہ اُس کے نزدیک ایمان خدا تعالیٰ کے

پہچاننے اور اُن چیزوں کے معلوم کرنے کا نام ہے کہ جنکا بالضرورۃ دین محمدی میں سے ہونا معلوم ہے دوسرا گروہ کہتا ہے کہ ایمان صرف تصدیق قلبی کا نام ہے

حسین بن افضل بجلی کا قول یہ ہی ہے (**فرقہ چہارم**) کہتا ہے کہ ایمان فقط زبان سے اقرار کرنے کا نام ہے اسمیں دو گروہ ہیں ایک گروہ کہتا ہے کہ ایمان فقط زبان سے اقرار کرنے کا نام ہے مگر ایمان ہونے میں معرفت قلبی کا ہونا مشروط ہے اگرچہ وہ ایمان کی حقیقت میں داخل نہیں ہے **غیلان ابن مسلم دمشقی** اور **فضل رقاشی** کا قول یہ ہی ہے اگرچہ **کعبی** نے بیان کیا ہے کہ یہ غیلان کا قول نہیں ہے دوسرا فرقہ کہتا ہے کہ ایمان صرف زبان سے اقرار کرنے کا نام ہے **کرامیہ** کا قول یہ ہی ہے اُن کے نزدیک منافق ظاہر میں مومن اور باطن میں کافر ہے لہذا دنیا میں اُس کو مومن کا حکم اور آخرت میں کافر کا حکم ہوگا یہانتک جو ہمنے بیان کیا لوگوں کے تمام اقوال تھے جو ایمان کی حقیقت شرعی میں مختلف ہیں اور ہمارا مذہب یہ ہے کہ تصدیق قلبی کا نام ہے اور ہمکو اس مقام پر تصدیق قلبی کی ماہیت بیان کرنا ضروری ہے اور معلوم کرنا چاہئے اگر کوئی شخص کہے کہ عالم حادث ہے تو اس کا ماحصل یہ نہوگا کہ عالم حادث ہے بلکہ یہ ماحصل ہوگا کہ وہ شخص عالم کی حدوث کا قائل ہے اور عالم کا حادث ہونا اور بات ہے اور اُس شے حدوث کا حکم کرنا اور بات ہے پس یہ حکم ذہنی خواہ ثبوت کے ساتھ یا انتفا کے ساتھ ایک ایسا امر ہے جسکو ہر زبان میں ایک خاص لفظ سے تعبیر کیا جاتا ہے اور صیغوں اور عبارتوں کا مختلف ہونا باوجودیکہ حکم ذہنی ایک ہی چیز ہے اسبات پر دلالت کرتا ہے کہ حکم ذہنی اور چیز ہے اور یہ الفاظ 18

اور عبارات دوسری چیز ہیں علاوہ ہیں یہ الفاظ اُس حکم ذہنی پر دلالت کرتے ہیں اور دال مدلول کی غیر ہوا کرتا ہے پھر ہم کہتے ہیں کہ یہ امر ذہنی علم کے بھی غیر ہے اسواسطے کہ جو شخص ایک چیز سے جاہل ہو کبھی وہ بھی اُس چیز کا حکم کر دیتا ہے اِس سے ثابت ہوا کہ حکم ذہنی دوسری چیز ہے اور علم دوسری چیز اب ہم کہتے ہیں کہ تصدیق قلبی سے یہ ہے حکم ذہنی مراد ہے پھر اِس مقام پر ایک بحث لفظی باقی رہگئی ہے وہ یہ ہے کہ لغت میں اِس حکم ذہنی کا نام تصدیق ہوتا ہے یا اُن الفاظ کا نام ہوتا ہے جو اِس حکم ذہنی پر دلالت کرتے ہیں اِس قول کی تحقیق ہمنے اصول فقہ میں بیان کردی ہے جب یہ تمکو معلوم ہوگیا تو اب ہم کہتے ہیں کہ ایمان اعتقاد کے ساتھ اُن امور کی تصدیق کا نام ہے جنکا بالضرورت دین محمدی میں سے ہونا معلوم ہوگیا ہے اِس مذہب کے ثابت کرنے میں ہمکو چار قیدوں کے ثابت کرنیکی ضرورت ہے (قید اول) یہ ہے کہ ایمان تصدیق سے عبارت ہے اِس کا ثبوت بچند وجوہ ہوتا ہے (۱) اصل لغت میں ایمان کے معنی تصدیق کے ہیں پس اگر عرف شرع میں تصدیق کا نام نہو تو لازم آتا ہے کہ جس کلام میں یہ ایمان پایا جائے وہ کلام عربی نہو اور یہ بات قرآن کے عربی ہونیکی منافی ہے (۲) ایمان ایسا لفظ ہے کہ جو شب و روز مسلمانوں کی زبان پر رہتا ہے پس اگر اپنے لغوی معنے سے منقول ہوکر دوسرے معنے میں آیا ہو یعنی تصدیق کے علاوہ کوئی اور معنے مراد ہوتے تو یہ امر ایسا نہیں تھا کہ اُس سے لوگ سکوت کرتے اور کبھی اِس امر کا ذکر نہ کرتے کیونکہ ایسے امور کے نقل کرنیکی سخت ضرورت ہوتی ہے لہذا دوسرے معنی میں اِس کا منقول ہونا مشہور ہوجاتا

بلکہ حد تواتر کو پہونچ جاتا ہے اور جب یہ بات نہیں ہے تو ہمکو معلوم ہو گیا کہ وہ اپنے
اصلی معنی پر باقی ہے (۳) اِس بات پر سبکا اتفاق ہے کہ ایمان کا تعدیہ جب
حرف بار کے ساتھ ہوتا ہے تو اُسوقت اُس کے لغوی معنے مراد ہوتے ہیں بنا بریں
ہم کہتے ہیں کہ جب اُس کا تعدیہ نہو تب بھی وہی معنے مراد ہونے چاہئیں۔
(۴) خدائتعالٰی نے جس مقام پر ایمان کا ذکر فرمایا ہے قلب کی طرف اُس کی
نسبت فرمائی ہے جا بجا اِس قسم کا ارشاد ہوا ہے چنانچہ فرماتا ہے۔ من الذین
قالوا امنا بافواههم ولم تؤمن قلوبهم۔ اور فرماتا ہے وقلبه مطمئن
بالایمان اور فرماتا ہے کتب فی قلوبهم الایمان اور فرماتا ہے قالت
الاعراب آمنا قل لم تومنوا ولکن قولوا اسلمنا ولما یدخل الایمان
فی قلوبکم (۵) خدائے تعالٰی نے جا بجا ایمان کے ساتھ ساتھ عمل صالح
کا ذکر فرمایا ہے اور اگر عمل صالح اندر ایمان کے داخل ہوتا تو عمل صالح کے بیان
کی کیا ضرورت تھی (۶) خدائتعالے نے بہت سے مقامات پر ایمان کیساتھ
معاصی کا ذکر فرمایا ہے اِس سے معلوم ہوتا ہے کہ ایمان معاصی کے ساتھ جمع
ہو جاتا ہے ارشاد ہوتا ہے۔ الذین امنوا ولم یلبسوا ایمانهم بظلم
الاٰیۃ اور فرماتا ہے وان طائفتان من المؤمنین اقتتلوا فاصلحوا
بینهما فان بغت احدهما علی الاخرى فقاتلوا التی تبغی حتی
تفئ الی امر الله۔ اور حضرت ابن عباس رضہ نے اِس امر پر آیتہ یا ایها الذین
امنوا کتب علیکم القصاص فی القتلی سے تین طور پر استدلال کیا
ہے (۱) اِس آیت کے معنے یہ ہیں کہ اے ایمان والو مقتولین کے بارہ میں تمہارے

اوپر قصاص مقرر کیا گیا اور یہ مسئلہ ہے کہ قصاص قصد قتل کرنے والے پر واجب ہوتا ہے پھر باوجود قتل عمد کے خدا تعالےٰ یاایھاالذین آمنوا کے ساتھ خطاب فرماتا ہے اِس سے ثابت ہوا کہ قصداً قتل کرنے والا ایمان سے خارج نہیں ہوتا بلکہ مومن باقی رہتا ہے (۲) خدا تعالےٰ فرماتا ہے فمن عفی له من اخیه شیٔ یعنی جس کے لئے اُس کے بھائی کی طرف سے کچھ چھوڑ دیا جائے اور یہ بات ظاہر ہے کہ خدا تعالےٰ نے جو اُسکو بھائی فرمایا ہے تو یہ فقط اخوت ایمان کیوجہ سے فرمایا ہے لقوله تعالیٰ انما المومنون اخوة یعنی ایمان والے تو بھائی بھائی ہیں (۳) اِس کے بعد خدا تعالےٰ فرماتا ہے ذالك تخفیف من ربکم ورحمة یعنے یہ تخفیف ہے تمہارے رب کی طرف سے رحمت اور ظاہر ہے کہ تخفیف اور رحمت کا مستحق مومن ہی ہوتا ہے اور ایک اِس آیت سے بھی ہمارا مدعا ثابت ہوتا ہے کہ خدا تعالےٰ فرماتا ہے والذین آمنوا ولم یھاجروا۔ کہ اِس آیت میں خدا تعالےٰ نے ہجرت نکرنے والے کو مومن فرمایا باوجودیکہ ترک ہجرت کے بارہ میں سخت وعید آچکی تھی چنانچہ فرماتا ہے الذین تتوفاھم الملائکة ظالمی انفسھم اور فرماتا ہے مالکم من ولایتھم من شیٔ حتیٰ یھاجروا دیکھو کہ خدا تعالےٰ نے اِن آیات میں ترک ہجرت کے متعلق کسقدر شدت فرمائی ہے مگر تاہم ہجرت نہ کرنے والوں کو مومن فرمایا ہے نیز اُن آیتوں سے ہمارا مدعا ثابت ہوتا ہے کہ خدا تعالےٰ فرماتا ہے۔ یاایھا الذین آمنوا لاتتخذوا عدوی وعدوکم اولیاء اور فرماتا ہے یاایھا الذین آمنوا لاتخونوا الله والرسول وتخونوا اماناتکم اور فرماتا ہے یا

ایھا الذین آمنوا توبوا الی اللہ توبۃ نصوحًا اور ظاہر ہے کہ بگناہ کے لئے توبہ کا حکم نہیں ہو سکتا اور فرماتا ہے۔ وتوبوا الی اللہ جمیعًا ایھا المومنون اگر کوئی کہے کہ اِس سے لازم آتا ہے کہ ہر مومن گنہگار ہو حالانکہ ایسا نہیں ہے اُس کا جواب یہ ہے کہ بلاشبہ یہ آیت گنہگاروں کے حق میں ہے اور بے گناہ اِس سے مستثنیٰ ہیں مگر ہم کہتے ہیں کہ اُنہیں گنہگاروں کے اعتبار سے یہ آیت ہماری حجت ہے۔ (قید دوم) یہ ہے کہ ایمان تصدیق زبانی کا نام نہیں ہے اِس کی دلیل یہ ہے کہ خدا تعالےٰ فرماتا ہے ومن الناس من یقول آمنّا باللہ وبالیوم الاخر وماھم بمومنین۔ یعنی بعض لوگ کہتے ہیں خدا پر اور یوم آخرت پر ہمارا ایمان ہے حالانکہ وہ لوگ مومن نہیں ہیں خدا تعالےٰ نے اُنکو اِس آیت میں فرمایا کہ مومن نہیں ہیں اور اگر تصدیق زبانی کا نام ایمان ہوتا تو یہ ایمان کی نفی کیونکر ہوتی۔ (قید سوم) یہ ہے کہ ایمان مطلق تصدیق یعنی ہر تصدیق کا نام نہیں ہے اِس لئے کہ جو شخص بت کی یا شیطان کی تصدیق کرے اُسکو مومن نہیں کہہ سکتے (قید چہارم) یہ ہے کہ ایمان میں تمام صفات الٰہی کا تصدیق کرنا شرط نہیں ہے اِس کا ثبوت یہ ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اُس شخص کیلئے بھی ایمان کا حکم دیدیا کرتے تھے جو بالکل خدا تعالیٰ کی عالم بذاتہ یا عالم بالعلم ہونے سے خالی الذہن ہوتا تھا اور اگر اِس قسم کی چیزوں کا علم اور تصدیق ایمان کے لئے شرط ہوتی تو رسول خدا صلعم کیسکو مومن نہ فرماتے البتہ اسوقت ایمان یا عدم ایمان کا حکم دیتے کہ جب پیشتر آپ اُسکا امتحان لے لیا کرتے کہ یہ اِن امور کو جانتا ہے یا نہیں یہانتک جو کچھ ہمنے

بیان کیا ایمان کی تحقیق تھی اب اگر اس مقام پر کوئی اعتراض کرے کہ یہاں دو صورتیں پائی جاتی ہیں ایک صورت تو یہ ہے کہ اگر کسی شخص نے خدا تعالیٰ کو دلیل اور برہان سے پہچانا اور جس وقت اُس کی معرفت پوری ہو چکی ہے اُسی وقت وہ معاً مرگیا اور اتنا زمانہ مہلت نہ پایا کہ زبان سے کلمۂ شہادت نکالتا ایسے شخص کو ہم دریافت کرتے ہیں کہ وہ مومن ہے یا کافر اگر تم اُسکو مومن کہتے ہو تو اُس کا مومن کہنا درحقیقت اسبات کا قائل ہونا ہوا کہ ایمان کی حقیقت میں زبانی اقرار معتبر نہیں ہے اور یہ بات اجماع کے خلاف ہے اور اگر یہ کہتے ہو کہ یہ شخص کافر ہے تو کہنا بھی غلط ہے اِسواسطے کہ حدیث شریف میں آیا ہے جس کے دِل میں ذرہ بھر بھی ایمان ہوگا دوزخ سے نکل آئے گا اور اُس شخص کا دِل تو ایمان سے پُر ہو رہا ہے پھر تم کسطرح کہہ سکتے ہو کہ وہ مومن نہیں ہے دوسری صورت یہ ہے کہ ایک شخص نے خدا تعالے کو دلیل سے پہچانا اور اتنا وقت بھی پایا کہ زبان سے کلمہ شہادت نکال سکتا تھا مگر نکالا نہیں تو اُس شخص کو بھی ہم دریافت کرتے ہیں کہ مومن ہے یا نہیں اگر مومن کہتے ہو کہ مومن نہیں ہے تو بھی غلط ہے اِسواسطے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جس کے دِل میں ذرہ برابر بھی ایمان ہوگا دوزخ سے نکل آئیگا اور اُس شخص کا دِل تو ایمان سے پُر ہے اور یہ بات ظاہر ہے کہ زبانی سکوت کرنے سے ایمان قلبی معدوم نہیں ہو جاتا اِس کا جواب یہ ہے کہ امام **غزالی** رح نے اِن دو صورتوں میں اجماع کو غیر تسلیم کیا ہے اور اِن دونوں شخصوں کو مومن کہا ہے اور کہا ہے کہ اِن دونوں کا زبان سے کلمہ شہادت نہ پڑھنا بمنزلہ اور معاصی کے ہوگا جو ایمان کے ساتھ جمع ہو جاتے ہیں۔ (**مسئلہ چہارم**) بعض

کا قول ہے کہ غیب مصدر کا صیغہ ہے اُسکو قائم مقام اسم فاعل کے کر دیا گیا ہے
جسطرح صوم بمعنی صائم کے اور روز بمعنی زائر کے آجاتا ہے یومنون بالغیب
میں دو قول ہیں (۱) وہ قول ہے جسکو ابو مسلم اصفہانی نے اختیار کیا ہے کہ
بالغیب درحقیقت مومنین کی صفت ہے یعنی ایمان والے جسطرح حضور کی حالت
میں خدا پر ایمان رکھتے ہیں اسیطرح غیبت میں خدا پر اُنکو ایمان ہے بخلاف منافقین
کے کہ ایمان والوں سے اُنکی مُلاقات ہوتی ہے تو امنا کہتے ہیں اور اپنے سرداروں
کے پاس جاکر کہتے ہیں ہم تو تمہارے ساتھ ہیں مسلمانوں سے ہم توٹھٹھا کرتے تھے
اُس کی نظیر یہ آیت ہے۔ ذالك ليعلم انى لم اخنه بالغيب۔ یعنی حضرت
یوسف علیہ السلام کہتے ہیں یہ اسواسطے ہوا تاکہ عزیز کو معلوم ہو جائے کہ غیبت
کی حالت میں مَیں نے خیانت نہیں کی اسیطرح کہا کرتے ہیں۔ نعم الصدیق ۴۲
لك فلان يظهر الغيب۔ یعنی فلاں شخص تیرا اچھا دوست ہے کہ پس پشت
بھی تیرے ساتھ دوستی رکھتا ہے اِس آیت میں مومنین کی مدح پائی جاتی ہے
کہ اُنکا ظاہر اور باطن یکساں ہے منافقین کی طرح اُن کی حالت نہیں ہے کہ
اُن کے دلمیں کچھ ہے زبان پر کچھ ہے۔ (۲) جمہور مفسرین کا قول ہے کہ غیب
وہ چیز ہے جو اس سے غائب ہو پھر اس غیب کی دو قسمیں ہیں ایک وہ کہ جسپر دلیل
قایم ہو سکتی ہے دوسری وہ جسپر دلیل قائم نہیں ہوتی اِس آیت میں غیب سے
وہ امور مراد ہیں جنکا ثبوت دلیل اور فکر سے ہوتا ہے اور یہیں متقیوں کی بڑی
مدح پائی جاتی ہے اور اِس غیب میں اتنی چیزوں کا علم داخل ہے خدا تعالےٰ
کی ذات اور صفات اور آخرت اور نبوت اور احکام اور شرائع یہ ایسے علوم ہیں

کہ استدلال سے اِن کے حاصل کرنے میں مشقت عظیم ہوتی ہے اسیواسطے
متقی لوگ بنا رعظیم کے مستحق ہوتے۔ ابومسلم نے اپنے قول پر کئی طرح استدلال
کیا ہے (۱) یہ کہ آیۂ والذین یومنون بما انزل الیک وما انزل من
قبلک وبالآخرۃ ھم یوقنون میں اشیار غائبہ کے ایمان لانیکا ذکر فرمایا ہے
پس اگر یومنون بالغیب سے بھی اشیار غائبہ مراد ہوں تو معطوف علیہ ایک
چیز ہو جائینگے حالانکہ اُنمیں مغائرت ہونی چاہیے (۲) اگر یومنون بالغیب
سے غائب چیزوں پر ایمان مراد ہو تو یہ بالکل صادق ہوگا کہ انسان کو علم غیب
ہوتا ہے اور یہ بات اِس آیت کے خلاف ہے۔ وعندہ مفاتیح الغیب
لا یعلمھا الاھو اور جس تقدیر پر یہ مراد ہو کہ غیب کی حالت میں خدا
۲۰۵ پر ایمان رکھتے ہیں تو یہ قباحت لازم نہیں آتی (۳) غیب کا اطلاق اُسی چیز
پر ہو سکتا ہے جس پر حضور کا اطلاق بھی ہو سکتا ہو بنا بریں خدا تعالےٰ کی ذات اور
صفات کو غیب نہیں کہہ سکتے پس اگر یومنون بالغیب سے اشیار غائبہ
کا ایمان مراد ہو تو خدا تعالےٰ کی ذات اور صفات پر ایمان لانا اِسمیں داخل
نہ ہوگا بلکہ صرف ایمان بالآخرت باقی رہجائیگا اور یہ ہو نہیں سکتا اِسواسطے
کہ ایمان کا رکن اعظم خدا تعالےٰ کی ذات اور صفات پر ایمان لانا ہے پس ایک
لفظ کا ایسے معنی پر محمول کرنا کسطرح پر جائز ہوگا جسمیں مقصود بالذات کا خارج ہونا
لازم آئے اور تفسیر مذکورہ بالا پر یہ قباحت لازم نہیں آتی (اوّل کا جواب)
یہ ہے کہ یومنون بالغیب تمام غائب چیزوں کے ایمان کو شامل ہے اور اُسکے
بعد والذین یومنون بما انزل الیک وما انزل من قبلک سے بعض

غائب چیزون پر ایمان لانیکا بالتفصیل بیان فرمایا ہے پس اسمیں تفصیل کا
عطف اجمال پر پایا گیا ہے اور اس قسم کا عطف درست ہے جسطرح اس آیت
میں واقع ہے۔ وملائکتہ وجبریل **(دوسرے کا جواب)** یہ ہے کہ
اسمیں تو کچھ شک ہی نہیں ہے کہ ہمکو بہت سی غائب چیزوں کا ایمان ہے
پس یہ تخصیص ہر صورت میں لازم ہوئی اگر کوئی کہے کہ تم بندے کو عالم الغیب
کہتے ہو یا نہیں تو اسکا جواب یہ ہے کہ ہم پیشتر غیب کی دو قسمیں بیان کر چکے
ہیں ایک وہ کہ جسکا ثبوت دلیل سے ہو سکتا ہے دوسرا وہ کہ جسکا ثبوت دلیل
سے نہیں ہوتا خدائتعالے کے سوائے کوئی اسکو نہیں جان سکتا اور جو امور
غیبی اس قسم کے ہیں کہ جو دلیل سے معلوم ہو سکتے ہیں تو اُن کی نسبت ہم کہہ
سکتے ہیں کہ دلیل سے ہمکو اُنکا علم ہو سکتا ہے پس اب کوئی التباس لازم نہیں
آتا بنا بریں علما کا قول ہے کہ شاہد سے غائب پر استدلال کرنا ایک قسم کی دلیل
ہے **(تیسری کا جواب)** یہ ہے کہ ہم اسبات کو تسلیم کرتے ہیں کہ غیب کا لفظ
اُسی چیز میں مستعمل ہوتا ہے جو حاضر کے ساتھ بھی متصف ہو سکے اُسکی دلیل یہ ہے
کہ متکلمین اپنی کتابوں میں کہتے ہیں ھذا من باب الصفات الغائب بالشاھد
اور غائب سے خدائتعالے کی ذات اور صفات کو مراد لیتے ہیں واللہ اعلم۔
(مسئلہ پنجم) بعض شیعہ کا قول ہے کہ یومنون بالغیب میں غیب سے امام
مہدی علیہ السلام ہیں جنکا خدائتعالے نے قرآن میں اور آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم نے حدیث میں وعدہ فرمایا ہے قرآن کی آیت یہ ہے۔
وعد اللہ الذین آمنوا منکم وعملوا الصالحات لیستخلفنھم فی

الارض کما استخلف الذین من قبلھم۔ اور حدیث شریف میں یہ
آیا ہے کہ اگر دُنیا کا صرف ایک ہی دِن باقی رہجائے تو بھی خدا تعالےٰ اُس دن
کو دراز کردے گا حتےٰ کہ میرے اہل بیت میں سے ایک شخص نکلے گا جس کا نام
میرے نام کے مطابق اور جسکی کنیت میری کنیت کے مقابل ہوگی وہ شخص
زمین کو عدل اور انصاف سے بھر دے گا جسطرح وہ ظلم اور ستم سے پُر ہو گی اس
قول کا جواب یہ ہے کہ بلا دلیل ایک مطلق کو خاص کرلینا باطل ہے (مسئلہ ششم)
نماز کے قایم کرنیکی مفسرین نے کئی طور پر تفسیر کی ہے (۱) نماز کا قائم کرنا یہ ہے
کہ ارکان کو تعدیل کے ساتھ ادا کرے اور اسباب سے نماز کو محفوظ رکھے کہ اُس کے
فرائض اور سنن اور آداب میں خلل نہ واقع ہو اور یہ اقام العود سے ماخوذ ہے
۷۰ لکڑی کی کجی نکالکر درست اور سیدھا کرنے کو اقامت کہتے ہیں (۲) اقامت
صلوٰۃ سے نماز کی پابندی اور مداومت مراد ہے چنانچہ خدا تعالےٰ ارشاد فرماتا
ہے والذین ھم علیٰ صلواتھم یحافظون اور فرماتا ہے الذین ھم
علیٰ صلاتھم دائمون اور اس وقت میں یہ قامت السوق سے ماخوذ
ہوگا یہ اُسوقت کہا کرتے ہیں جب بازار گرم ہوتا ہے اور چلتا ہے اُسکی وجہ
یہ ہے کہ جب ایک چیز کی حفاظت اور نگرانی کیجاتی ہے تو وہ چیز قابل قدر اور
قابل رغبت ہوتی ہے اور جب اُس چیز کا خیال اور نگرانی چھوڑ دی جاتی ہے
تو وہ چیز ناقص اور ردّی سمجھی جاتی ہے اُس کی طرف لوگوں کی رغبت باقی
نہیں رہتی (۳) اقامت صلوٰۃ سے یہ مراد ہے کہ سب کاموں سے فراغت
اور تجرد حاصل کر کے نماز کو ادا کرے اور اُس کے ادا کرنے میں کسی قسم کی سستی نہ واقع

ہو غرض یہ ہے کہ نماز کو نہایت اہتمام کے ساتھ ادا کرے جب کوئی شخص ایک
کام کے لئے آمادہ ہو جاتا ہے اور سب کاموں کو چھوڑ دیتا ہے تو عرب کے لوگ
کہتے ہیں قام بالامر - اسیطرح جب لڑائی پورے طور پر ہونے لگتی ہے تو
کہتے ہیں قامت الحرب علی ساقها - یعنی جنگ اپنے ساق پر سیدھی
ہوگئی اور اُس کے مقابل میں آتا ہے قعد عن الامر تقاعد عنہ - یعنی
اُس کام کا ارادہ چھوڑ دیا اور ہمت توڑ دی (۴) اقامت صلوٰۃ سے صرف نماز کا
ادا کرنا مراد ہے اور اُسکو اقامت کیساتھ اس لئے تعبیر کیا ہے کہ قیام نماز کا ایک
رکن ہے اسیطرح نماز کو قنوت یا رکوع یا سجود یا تسبیح کے ساتھ بھی تعبیر کیا جاتا ہے ۲۸
خدا تعالےٰ فرماتا ہے - فلولا انہ کان من المسبحین - یہاں تسبیح سے نماز
مراد ہے اب معلوم کرو کہ اُسی معنے پر محمول کرنا زیادہ تر مناسب ہے جسمیں
متقیوں کی بڑی صفت اور شان پائی جائے اور یہ جب ہوگا کہ نماز کے قائم کرنے
سے نماز کا مداومت اور پابندی کے ساتھ ادا کرنا اور اُس کے ارکان اور شرائط
میں نقصان اور کوتاہی نکرنا اسیواسطے جو شخص لشکر کے خورد و نوش کا منتظم ہوتا
ہے اُس کو قیم اُسیوقت کہتے ہیں جب بلا کم و کاست سب کے حقوق ادا کرتا ہے
اور کوتاہی نہیں کرتا لہذا خدا تعالےٰ کی صفت قایم اور قیوم ہے کیونکہ ہمیشہ
کے لئے اُس کا وجود واجب ہے اور ہمیشہ کے لئے بندوں کو روزی بلا ذریعہ
اُسکی سرکار سے ملتی ہے -

(مسئلہ ہفتم) مفسرین نے صلوٰۃ کے لغوی معنے چند ذکر کئے ہیں - (۱) ایک
یہ کہ صلوٰۃ کے معنے لغت میں دعا کے ہیں کوئی شاعر کہتا ہے - شعر (باقی)

زینہ

(تفسیر سورہ فاتحہ و پارہ الٓم ۶ جز)

اشتہار

(قیمت ۲)

تفسیر القرآن بالقرآن

یہ ایک نہایت ہی عجیب وغریب تفسیر ہے جس قادر کریم نے ہمکو مفتاح القرآن جیسی عجیب کتاب صرف نحو میں تالیف کرنیکی توفیق دی تھی جس نے یہ ثابت کردکھایا کہ قرآن مجید کی برابر مسلمانوں کے واسطے آسان کتاب اور زبانوں میں توکیا اپنی مادری زبان میں بھی نہیں اُسی قادر کریم نے ہمکو اپنے خاص فضل سے اور کرم سے اور رحم سے ایک تفسیر القرآن تالیف کرنے کی ہمت دی اور توفیق عطا فرمائی چنانچہ پارہ الٓمٓ کی تفسیر معہ تفسیر سورہ فاتحہ تیار ہوچکی ہے اِس تفسیر میں نئی اور عجیب باتیں حسب ذیل ہیں :-

اوّل - یہ کہ حتی الوسع ہر ایک لفظ کا ترجمہ قرآن مجید کے عام محاورات کے مطابق کیا گیا ہے اور ہر ایک آیت کی تفسیر بھی دوسری آیات سے کی گئی ہے :-

دوم - یہ کہ ہر ایک مضمون قرآنی کی نسبت ثابت کیا گیا ہے کہ وہ کسی خاص زمانہ یا کسی خاص قوم کے ساتھ مخصوص نہیں بلکہ ہمیشہ کیواسطے ایک زندہ اور مستقل صداقت ہے جس کے نمونے ہر ایک ملک اور ہر ایک قوم میں ہر وقت مِلسکتے ہیں :-

سوم - یہ کہ آیات قرآنی کے الفاظ نہایت صاف غیر مشتبہ اور غیر مبہم ہیں اور وہ ایسے عجیب نظام پر واقع ہوئے ہیں کہ ایک ادنیٰ استعداد کا آدمی اُن سے مستفیض ہوسکتا ہے اعلےٰ سے اعلےٰ دماغ اور لیاقتوں کا آدمی اُنھیں الفاظ سے لاانتہا مدارج کی باتیں اخذ کرسکتا ہے جیساکہ یہ معمولی انسان کے لئے تذکرہ ہے ویسا ہی اعلےٰ درجہ کے حکیم فلاسفر اور عارف کیواسطے ہے :-

چہارم - نمونہ مشتہرہ کے مطابق ہر ایک صفحہ کے بالائی حصہ میں آیات قرآنی معہ ترجمہ بامحاورہ درج کی گئی ہیں تاکہ ایک قرآن مسلسل باترجمہ ساتھ رہے :-

پنجم - ترجمہ میں حتی الامکان یہ التزام کیا گیا ہے کہ قرآنی الفاظ کا مادّہ اُن میں محفوظ رہے تاکہ اُس مادّہ کا ہماری زبان میں رواج ہو اور جو اسرار علم الٰہی میں اصل مادّہ کے اندر مقصود ہیں وہ اُردو ترجمہ سے زائل نہو جاویں

ششم - تمام اختلافی مسایل کی تطبیق اور لغوی تنازعات کی توفیق قرآنی آیات سے ایسی عمدہ طریق پر کی گئی

ہے کہ کسی فرقہ اسلامی کو مخالفت کا موقعہ نہ رہے بشرطیکہ وہ طالب حق راست باز اور مخلص بندۂ خدا ہو:-

ہفتم - ہر ایک سورت کی آیت کے ساتھ سلسلہ وار نمبر دیئے گئے ہیں تاکہ حوالہ جات کے اخراج کے وقت آسانی رہے:-

ہشتم - اِس امر کی بڑی کوشش کی گئی ہے کہ تفسیر مختصر بھی ہو اور کوئی صداقت یعنی سچا مسئلہ اُس سے باہر بھی نہ رہے تاکہ سب لوگ بآسانی خرید بھی سکیں اور تھوڑے وقت میں مطالعہ بھی کر سکیں اور کسی صاحب کو کم وسعتی یا کم فرصتی کا عذر باقی نہ رہے -

نہم - تمام اعتراضات کو جو قرآن مجید پر علوم جدیدہ اور قوانین قدرت اور تاریخ وجغرافیہ کی رو سے کئے گئے ہیں قرآن مجید کے الفاظ سے اور اُسکی آیات محکمات سے لغو ثابت کر دیا ہے اور صاف طور پر دکھلا دیا گیا ہے کہ قرآن مجید کے الفاظ میں لغوی یا نحوی طریق پر یا محاورہ قرآن کی رو سے کوئی بات ایسی نہیں جس پر انسانی علوم اور سچی تحقیقاتوں کی رو سے اعتراض ہو سکے -

دہم - تمام تعلیم قرآنی کی نسبت یہ ثابت کیا گیا ہے کہ یہ وہی تعلیم ہے جسکو دانشمند لوگ صحیفۂ قدرت اور انسانی فطرت میں منقوش پاتے ہیں کوئی بات ایسی نہیں جو زبردستی منوائی جاوے یا جسکو سلیم العقل انسان کا دل خود بخود تسلیم نہ کر سکے اور جس کے ذریعہ سے لاانتہا اصلاحوں اور بے حد ترقیات کا سلسلہ جاری نہ ہو سکے اور کوئی بات ایسی نہیں جس پر عمل کرنے میں صحیح عقل کا خون کرنا پڑے یا قوانین عدل و رحم کو توڑنا پڑے - تِلْكَ عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ -

چنانچہ نمونہ کے طور پر دو صفحہ تفسیر القرآن کے شایع کئے جاتے ہیں ناظرین خود غور فرمالیں کُل قیمت اِس تفسیر کی تین روپیہ ہوگی - سورۃ الحمد و پارہ الم کی تفسیر جو تیار ہو چکی ہے اسکی علیحدہ قیمت ۲ رہے -

جو صاحب پہلے سے کُل تفسیر کی درخواست بھیجینگے جسقدر حصہ تیار ہوتے جاویں گے اُسیقدر اُن کی خدمت میں بذریعہ قیمت طلب پارسل ارسال ہوتے رہیں گے - پیشگی قیمت بھیجنے کی ضرورت نہیں محض ایک درخواست بخدمت مینیجر صاحب مفید عام مقام تراوڑی ضلع کرنال ارسال فرما دیں:-

يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اذْكُرُوْا نِعْمَتِيَ الَّتِيْٓ اَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ وَاَنِّيْ فَضَّلْتُكُمْ عَلَي الْعٰلَمِيْنَ ﴿۴۷﴾ وَاتَّقُوْا

اے بنی اسرائیل میری وہ نعمتیں یاد کرو جو میں نے تم پر نازل کیں ف۱ اور یہ بھی کہ تمکو جہانوں پر فضیلت دی ف۲ اور

يَوْمًا لَّا تَجْزِيْ نَفْسٌ عَنْ نَّفْسٍ شَيْـــًٔا وَّلَا يُقْبَلُ مِنْهَا شَفَاعَةٌ وَّلَا يُؤْخَذُ مِنْهَا عَدْلٌ وَّلَا هُمْ

اُس دن سے ڈرو کہ کوئی نفس کسی نفس کے کچھ بھی کام نہ آئے گا اور اُس کی طرف سے شفاعت قبول کیجاویگی ف۳ اور نہ اُسکی طرف سے

يُنْصَرُوْنَ ﴿۴۸﴾ وَاِذْ نَجَّيْنٰكُمْ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ يَسُوْمُوْنَكُمْ سُوْۗءَ الْعَذَابِ يُذَبِّحُوْنَ ﴿۴۹﴾

معاوضہ لیا جاویگا اور نہ اُن کو کہیں سے مدد پہنچیگی اور {اُسوقت کو یاد کرو} جب ہمنے آل فرعون سے تمکو نجات دی جو تمکو بڑی تکلیفیں پہنچاتے

اَبْنَاۗءَكُمْ وَيَسْتَحْيُوْنَ نِسَاۗءَكُمْ ۭ وَفِيْ ذٰلِكُمْ بَلَاۗءٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَظِيْمٌ ﴿۵۰﴾

تھے تمہارے بیٹوں کو ذبح کرتے اور تمہاری عورتوں کو زندہ چھوڑتے تھے اور اُس میں تمہارے رب کی طرف سے ایک بلائے عظیم تھی ف۴

ف۱ بنی اسرائیلوں پر رب العالمین کی طرف سے جو خاص خاص فضل ہوئے اُنمیں سے چند یہ ہیں اوّل یہ کہ فرعون کے وحشیانہ ظلموں سے اُن کو نجات دی فرعون کو غارت کیا اور بجائے اُس کے اُنکو ملک کی حکومت عطا کی دوم۔ یہ کہ اُن میں انبیا علیہم السلام اور بادشاہ کثرت سے ہوئے سوئم۔ یہ کہ اُنپر آسمانی صحائف اور کتب نازل ہوتے رہے چہارم فرعونیوں کی غلامی سے آزاد کرکے ملک کا وارث بنایا جنگل میں اُنپر ابر کا سایہ کیا من وسلویٰ اُتارا اور پتھر سے پانی کے چشمے نکالے ان تمام احسانات کا ذکر قرآن مجید میں آیا ہے۔

ف۲ آیا کہ بنی اسرائیل کو فضیلت تمام امور میں دی گئی تھی یا خاص خاص میں ہمیشہ کے واسطے دی گئی تھی یا خاص زمانوں میں تمام افراد کو دیگئی تھی یا بعض بعض کو اسکی تشریح آیات ذیل سے ہوتی ہے۔ اِذْ جَعَلَ فِيْكُمْ اَنْۢبِيَاۗءَ وَجَعَلَكُمْ مُّلُوْكًا ڰ وَّاٰتٰىكُمْ مَّا لَمْ يُؤْتِ اَحَدًا مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ ۝ وَلَقَدِ اخْتَرْنٰهُمْ عَلٰي عِلْمٍ عَلَي الْعٰلَمِيْنَ ۝ اِن آیات سے ظاہر ہے کہ یہ فضیلت اُسوقت میں تھی جبکہ اُن میں انبیا اور بادشاہ ہوتے رہے اور اُسوقت کے لوگوں پر خاص فضیلت علم میں تھی لُعِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْۢ بَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ وَجَعَلَ مِنْهُمُ الْقِرَدَةَ وَالْخَـنَازِيْرَ وَعَبَدَ الطَّاغُوْتَ ۝ اِن آیات سے ظاہر ہے کہ بنی اسرائیل کفر کی وجہ سے لعنتی۔ بندر۔ سُور۔ اور بندۂ شیطان بنگئے تھے پس ثابت ہوا کہ یہ فضیلت عام نہیں بلکہ خاص ہے جو بنی اسرائیل میں سے خاص خاص بندوں کو ایک خاص زمانہ میں نبوت مملکت اور علم کے لحاظ سے حاصل ہوئی تھی

ف۳ یعنی تم جو قرآن اور محمدؐ کی جان بوجھ کر تکذیب کرتے توراۃ کی شہادتوں کو جو اُن کے متعلق ہیں عمداً تلبیس یا اخفا کرتے۔ لوگوں کو توراۃ پر چلنے اور پوری مطاوعت کا حکم دیتے پر خود عمل نہیں کرتے ہو بلکہ عالم ہو کر بیخبر لوگوں سے پہلے خود کافر بنتے ہو۔ میری ہزار در ہزار نعمتوں کو فراموش کرکے ناشکری نافرمانی اور سرکشی اختیار کرتے اور جس نبی کے منتظر تھے اُس کے مخالف بنتے ہو۔ ایسی صریح کفر تکذیب اور مخالفت کی حالت میں کوئی شفاعت قبول نہوگی نہ کوئی نفس کسی

وَاِذْ فَرَقْنَا بِكُمُ الْبَحْرَ فَاَنْجَيْنٰكُمْ وَاَغْرَقْنَآ اٰلَ فِرْعَوْنَ وَاَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ ﴿۵۱﴾ وَاِذْ وٰ

اور (یاد کرو) جبکہ ہمنے دریا کو تمھارے سبب سے الگ الگ حصوں میں کردیا پس تم کو نجات دی اور قوم فرعون کو ہمنے غرق کیا اور سب کچھ تمہاری نظروں کے سامنے ہوا ف اور وعدہ

مُوْسٰٓى اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً ثُمَّ اتَّخَذْتُمُ الْعِجْلَ مِنْۢ بَعْدِهٖ وَاَنْتُمْ ظٰلِمُوْنَ ﴿۵۲﴾ ثُمَّ عَفَوْنَا

جب ہم موسیٰ کو چالیس راتیں عہد کرتے رہے پھر تم نکے گئے پیچھے گوسالہ کو (معبود) ف۲ بنالیا اور تم ظلم کرنیوالے تھے ف۳ پھر ہمنے اس کے بعد تم کو

مِّنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۵۳﴾ وَاِذْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ وَالْفُرْقَانَ لَعَلَّكُمْ تَهْ

کردیا تاکہ تم شکرگذار رہو اور (یاد کرو) جب ہمنے موسیٰ کو کتاب اور فرقان ف۴ عطا کی تاکہ تم ہدایت

منزل ۱

نفس کے کام آئیگا اور نہ کسی قسم کی مدد مل سکے گی۔

ف۴ متعلق صفحہ سابق (بلا کے معنی ابتلا جو کبھی مصایب کے ساتھ ہوتا اور کبھی انعامات کے ساتھ جیساکہ قرآن فرماتا ہے
وَنَبْلُوْكُمْ بِالشَّرِّ وَالْخَيْرِ فِتْنَةً ۔ وَبَلَوْنٰهُمْ بِالْحَسَنٰتِ وَالسَّيِّاٰتِ ۔ بلاء مصائب کے تین مقصود ہوتے ہیں
اوّل فساق و فجار متکبر و جبار اور دنیا دار لوگوں میں ان کے غرور شرک سرکشی اور غفلت کو دور کرنا دوم عام مومنوں
کو غفلت لاپروائی اور جرائم صغیرہ سے پاک کرنا سوم کامل مومنوں صدیقوں اور صلحا میں خلوص وفا صبر ثبات رضا اور
کے مدارج کو بڑھانا۔ بلائے انعامی کے نتائج یہ ہوتے ہیں کہ بدکار بے ایمان لوگ ظلم اور بدکاری میں بڑھتے اور مومن خدا
پرست لوگ عبادت محبت اور عشق الٰہی میں ترقی کرتے ہیں۔ جو غافل اور ضعیف الایمان لوگ ہوتے ہیں وہ عموماً
میں سست پڑجاتے ہیں۔ پس نتائج کے لحاظ سے ایک وقت بلائے مصیبت زیادہ مفید ہوتی ہے اور ایک وقت
بلائے انعامات عموماً بلائے مصیبت زیادہ اصلاحوں اور ترقیات کا موجب ہوتی ہے کیونکہ مصیبت کے وقت انسان
شکستہ دل ہوکر خدا کے آگے بہت عجز و نیاز کرتا روتا اور گڑگڑاتا منتیں مانتا صدقات اور خیرات کرتا اور اپنے گناہوں
مقر ہوکر توبہ کرتا ہے اور اگر انسان ہمیشہ گڑگڑاتا اور توبہ کرتا رہے تو مصیبت دور رہتی ہے جیساکہ قرآن مجید فرماتا ہے۔
مَا يَفْعَلُ اللّٰهُ بِعَذَابِكُمْ اِنْ شَكَرْتُمْ ۔ مَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ

ف۱۔ یہ مثال تمام مخالفین عرب کیواسطے ایک زبردست ہدایت اور ثبوت ہے کہ جسطرح موسیٰ کے مقابلہ پر فرعون جیسا زبردست بادشاہ معہ اپنی قوم کے غرق ہوا اسیطرح اے گردن کشان عرب تم بھی ہلاک ہوجاؤ گے اگر میری مخالفت پر تلے رہے محمدؐ کو بے سروساماں مت سمجھو۔ اُس کی مدد پر خدائے قدیر ہے چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ محمدؐ کے سامنے تمام گردن کشانِ عرب کا خاتمہ ہوگیا۔

ف۲۔ غرق فرعون کے بعد جب موسیٰؑ چالیس رات کیواسطے کوہ طور پر تشریف لیگئے اور رب العالمین کے عہد و پیمان حاصل کرتے رہے۔ اپنے بھائی ہارون کو اُن کی اصلاح اور انتظام کے واسطے چھوڑ گئے تھے۔ واقعہ غرق سے پیشتر بنی اسرائیل نے قبطیوں سے بہت سے زیورات عاریتاً لئے تھے۔ سامری نے اِن زیورات کو پگھلاکر بچھڑے کی شکل بنادی اسمیں سے

کانام انگریزی - اُردو - فارسی - عربی زبان میں لغات کی ترتیب پر درج کیا گیا ہے - جس مرض یا دوا کا حال معلوم کرنا ہو تو فوراً لغات کے طور پر اسمیں نکالو اور دیکھلو خواہ اُس کا نام آپکو اُردو زبان میں آتا ہو یا فارسی - یا عربی - یا انگریزی میں اسکی مدد سے خود کامل طور پر علاج کر سکتے ہو یا کم از کم کسی خاص نسخہ و معالجہ کی جانچ پڑتال - اور قابل اخفا امراض میں جب چاہو کامل رائے حاصل کر سکتے ہو - ہر مرض کے علاج میں - انگریزی و یونانی نسخہ جات جو اعلےٰ درجہ پر قابل اعتبار ہیں درج کئے گئے ہیں سہل الحصول اور دیسی ادویہ کی طرف سے خاص توجہ دی گئی ہے تاکہ اسکی مدد سے - شہر و دیہات میں علاج بلا دقت ہو سکے - ہر فہم و ذی علم کے لئے یہ کتاب حالت صحت میں رفیق جانفزا اور ایام مصیبت میں مونس و غمگسار ہوگی اس کے تتمہ میں اخلاقی اور روحانی امراض کا علاج نہایت ہی دلچسپ اور معقول طور پر درج کیا گیا ہے - یہ ایک ایسی جامع اور مفید - اور قابل اعتبار کتاب ہے کہ اسکی نظیر زمانہ سابق و حال کی کتابوں میں نہیں دیکھی جاتی - یہ کتاب تین جلدوں میں ہے قیمت فی جلد ہے کُل قیمت ہر سہ جلد عہ۵ - کمپانڈروں - طالبعلموں - اور غریب علم دوست اشخاص کو بشرط تصدیق ڈاکٹروں - ہیڈ ماسٹروں اور معزز عہدہ داروں کے نصف قیمت پر دیجا سکتی ہے -

۵ - رسالہ اعضائے مخصوص - اسمیں تمام امراض مخصوصہ مثلاً آتشک - سوزاک و جریان - نامردی ضربات جلق - عقر - سرعت انزال - احتلام - عسرت الطمث - اسقاط وغیرہ کا علاج - جماع کے قواعد اور آداب - اور بہت سے ضروری مضامین لغت کی ترتیب پر درج کئے گئے ہیں - نیز تمام ادویہ جو ان کے اعضا کے متعلق ہیں درج ہیں زمانہ موجودہ کی تمام خرابیوں اور فسادات کا اسمیں کامل علاج ہے قیمت ۸ ر

۶ - مفید النساء والصبیان - اس رسالہ میں اُن تمام ناگہانی دکھوں - اور دردوں کا علاج ہے جو عورتوں کی بیخبری اور دایوں کی نادانی اور واہیات رسموں کی پابندی سے حاملہ اور زچہ اور نوزائیدہ کو ہمارے ملک میں وبائے عالمگیر کی طرح ہلاک کر رہے ہیں قیمت ۳ ر

۷ - تشخیص الامراض - اس کتاب میں مفید عام کی طرح تمام امراض لغت کی ترتیب پر درج کئے جا کر ہر اک مرض کی تعریف - اسباب - کیفیت - علامات - امتحان اور تشخیص درج کئے گئے ہیں - طب - جراحی - امراض قابلہ - امراض العین - امراض النسواں - امراض الصبیان امراض المسنین وغیرہ میں سے کوئی مرض مستثنےٰ نہیں ہے - تمام امراض پر یہ کتاب کامل طور سے حاوی اور جامع ہے یہ کتاب مفید عام کے ساتھ بلکہ ڈاکٹری و یونانی کا ایسا کامل کتبخانہ بنجاتا ہے کہ پھر کسی کتاب کی ضرورت نہیں

الاشتہار

تراوڑی

یہ اشتہاری پرچہ ہے جو ایکہزار ماہوار
چھپکر تذکرۃ القرآن کے ساتھ ماہواری شائع ہوا
کریگا - شرح اندراج فی ماہ چار روپیہ فی صفحہ فی سہ ماہی ۱۰؎
فی صفحہ ششماہی انیس روپیہ اور فی سال ۳۵؎ روپیہ فی صفحہ ہوگی - جو
صاحبان اپنی طبع شدہ اشتہارات یا رسایل بزبان اُردو یا انگریزی وغیرہ
اشاعت کیواسطے ارسال فرماویں وہ بشرح ذیل شائع کئے جاسکتے ہیں بوزن ۳ ماشہ
فی عدد چار روپیہ ماہوار - ۳ ماشے سے زیادہ ایک تولہ تک ۶؎ روپیہ ماہوار -
ایک تولہ سے زیادہ فی تولہ یا اُسکی کسر سے ۸؎ روپیہ ماہوار - تاجروں کے لئے
اپنی اپنی اشاعت کا یہ نہایت آسان ذریعہ ہے - اُجرت اشتہار درخواست
کیساتھ آنی چاہئے - ورنہ عدم تعمیل معاف -

نوٹ - تمام درخواستیں - بنام فتح محمد خاں منیجر تذکرۃ القرآن مقام تراوڑی
ضلع کرنال آنی چاہئیں -

المشتہر

خاکسار فتح محمد خاں منیجر
تذکرۃ القرآن مقام تراوڑی
ضلع کرنال - صوبہ پنجاب

اِس رسالہ کی قیمت سالانہ مع محصول ڈاک دو روپیہ ہے جو پیشگی آنی چاہئے

وَمَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِيْ فَاِنَّ لَهٗ مَعِيْشَةً ضَنْكًا وَّنَحْشُرُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَعْمٰى

جس نے میرے ذکر سے منہ پھیرا پس اُس کے واسطے گذران تنگ ہوگی اور قیامت کے دن ہم اسکو اندھا اٹھاوینگے

تذکرۃ القرآن

جلد ۲ - نمبر | ماہ اگست سنہ ۱۹۰۰

{یہ ایک ماہواری رسالہ ہے جو اغراض ذیل پر چھپکر شائع ہوتا ہے}

اول۱ - قرانی مضامین اور مسائل کو ماہواری رسالوں کی صورت میں شایع کرنا قرآن کریم کو تمام بنی نوع کیواسطے کامل واعظ اور حقیقی خیرخواہ ثابت کرنا اور ایسی تجاویز وتدابیر پیش کرنی جن سے قرآنی علوم کا رواج ہو۔

دوم۲ - قرآن کی کاملیت وفضلیت کو تمام اقوام پر ظاہر کرنا اور اُس بیہودہ ضد اور تعصب کو دور کرنیکی کوشش کرنا۔ جسنے مذہب کو ایک دوسرے کا دشمن بناکر ہمدردی - اور راستبازی کو کھودیا اور تمام اقوام کو بالعموم حقیقی صلاحیت وسعادت سے محروم کردیا اور خداوند عالم کی سچی پرستش کی بجائے اُنکو رسوما کا پرستار بنادیا ہے۔

سوم۳ - مخالفین کے اعتراضات کا جواب نہایت شائستگی اور حلم کے ساتھ قرآن مجید سے دینا۔ ضد اور تعصب کی رو سے کسی قوم - یا کسی بشر کی دل آزاری نکرنا - بلکہ سچی ہمدردی اور سچی خیرخواہی کے طور پر احسن طریق سے تمام بداخلاقی - بے دینی - اور بے ایمانی کے دور کرنیکی کوشش کرنا۔

چہارم۴ - مسلمانوں کے مختلف فرقوں میں اتحاد پیدا کرنا۔

در مطبع عزیزی تراوڑی ضلع کرنال ملک پنجاب طبع شد ٭ کتبہ محمد واجد علی دہلوی

جن صاحبان کے ذمہ قیمت سال گذشتہ واجب الادا ہے براہ مہربانی مع قیمت سنہ رواں مرحمت فرماکر مشکور فرماویں اور عنداللہ ماجور ہوں

عجیب و غریب اور تمام تعلیم یافتوں کیواسطے نہایت ضروری اور مفید کتابیں

مجموعۂ تذکرۃ القرآن ۱۹۹ء مجلد جسمیں مفصلۂ ذیل مضامین پر نہایت ہی عجیب و غریب بحث ہے

۱- (۱) دلایل ہستی باریتعالیٰ (۲) اسمائے باریتعالیٰ کی حقیقت اُن کے اعمال اور خواص (۳) مسئلہ تقدیر (۴) دعا کی حقیقت اور انعامات الٰہی کا ذکر (۵) کون لوگ غضب الٰہی کے نیچے ہیں اور کون گمراہ ہیں (۶) معاشرت یعنی مرد و عورت کے باہمی تعلقات کسطرح ہوتے ہیں (۷) اسلامی حفظ صحت- (۸) غفلت کے خطرناک نتائج اور اُن کا کامل علاج (۹) ذکر و فکر کی حقیقت- اُس کے نتائج اور اُن طاقتوں کو زائل کرنیکی خرابیاں قیمت مع محصول ڈاک دو روپیہ ۲

۲- مفتاح القرآن- اِسکو معمولی اُردو خواں ایک مہینہ میں یاد کرکے پانچہزار لغتوں اور ایک لاکھ سولہ ہزار صیغوں پر ایسا حاوی اور صرف نحو میں ایسا مشاق ہوجاتا ہے کہ قرآن مجید باترجمہ پڑھسکتا ہے- چھوٹے بچے بھی اِسکو چار پانچ مہینہ میں یاد کرکے قرآن مجید بامعنی پڑھ سکتے ہیں اور بے معنی پڑھنے کی برابر مدت میں ختم کرسکتے ہیں- پس تمام بچوں جوانوں اور بوڑھوں کو چاہئے کہ اِسکو ضرور پڑھیں- پھر تمام عمر قرآن مجید کی باترجمہ تلاوت کرتے رہیں- ایسی عجیب خداداد نعمت کی طرف سے غفلت نکریں اس سے بڑھکر اور کیا خوش نصیبی ہوسکتی ہے کہ محض چند ماہ کی معمولی محنت سے قرآن مجید باترجمہ آتا ہے- تمام مُسلمانوں کو چاہئے کہ اب بچوں کو بے معنی قرآن مجید پڑھانا چھوڑدیں اور اِس قاعدہ کو پڑھاکر باترجمہ پڑھایا کریں- کیونکہ آنکھوں کے ہوتے اندھا ہوکر چلنا سخت نادانی ہے اگر ایسا ہی کرینگے تو انشاءاللہ العزیز قرآنی آیتوں اور قصوں کا ایسا رواج ہوجائیگا کہ تمام واہیات غزلیں گندے شعر اور جھوٹے قصّے جنھوں نے ہمارے دین اور دُنیا کو برباد کر رکھا ہے کُلیتہً ہوا ہوجائینگے اِس قاعدے سے اُردو فارسی کے ہزارہا لغت آجائیں گے جن سے مدرسے کی تعلیم میں بھی بڑی مدد ملیگی اور مڈل کا امتحان بجائے چھ سال کے چار سال میں پاس ہوسکیگا انشاءاللہ تعالیٰ-

۳- مفتاح العرب- اِس کے ذریعہ سے معمولی اُردو خواں تمام صرف نحو عرب پر دو مہینہ میں ایسا حاوی اور مشاق ہوجاتا ہے- کہ میزان- منشعب- صرف میر- دستور المبتدی- فصول اکبری- نحو میر- ہدایت النحو- کافیہ- شرح ملاں اور مراح الارواح- وغیرہ وغیرہ سے دو سال میں نہیں ہوسکتا- جو صاحب مفتاح القرآن کے بعد اِسکو پڑھنا چاہیں- وہ ایک مہینے میں ہی اِسکو ختم کرسکتے ہیں اِس کے بعد کسی دوسری کتاب صرفی یا نحوی کی ضرورت نہیں رہتی-

۴- مفید عام- عرف معین الحکیم- یہ ایک لغات ادویہ و علاج ہے ہر مرض اور دوا

۵۰۶

تذکرۃ القرآن

ماہ اگست سنہ ۱۹۰۰ع

جلد ۲ نمبر ۹

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم ۰

تفاسیر قرآنی میں اختلاف اور اُن میں توفیق و تطبیق

{سلسلہ کے لئے دیکھو رسالہ نمبر ۷}

(مسئلہ ہفتم) مفسرین نے صلوٰۃ کے لغوی معنے چند ذکر کئے ہیں۔ (۱) ایک یہ کہ صلوٰۃ کے معنے لغت میں دعا کے ہیں، کوئی شاعر کہتا ہے۔ شعر

وقابلہا الریح فی دنہا + وصلی علیٰ دنہا وارتسم

اِس شعر میں صلوٰۃ سے دعا مراد ہے اور ارتسام کے معنے بھی دعا کرنیکے ہیں۔

(۲) خازن بغوی کا قول ہے کہ صلوٰۃ کا لفظ صلے سے مشتق ہے کہ جو آگ کے معنے میں ہے جب لکڑی کو آگ پر سینک سینک کر سیدھا کرتے ہیں اُسوقت کہتے ہیں صلیت العصا پس اسیطرح نماز پڑھنے والا نماز کی حالت میں اپنے ظاہر اور

باطن کے درست کرنے میں سعی کرتا ہے جسطرح کوئی شخص آگ پر لکڑی کو سیدھا کرتا ہے (۳) صلوٰۃ کے اصل معنے ملازمت کے ہیں چنانچہ خدا تعالےٰ فرماتا ہے تَصْلٰی نَارًا حَامِیَۃً اور فرماتا ہے سَیَصْلٰی نَارًا ذَاتَ لَہَبٍ اور گھوڑ دوڑ میں جو گھوڑا دوسرے نمبر پر رہتا ہے اسیواسطے اس کو بھی مصلے کہتے ہیں کہ اگلے گھوڑے کے پیچھے پیچھے چلا جاتا ہے۔ (۴) صاحب کشاف کا قول ہے کہ صلوٰۃ صلّے سے فعلۃ ہے جو حالت بیان کرنے کے لئے آتا ہے جسطرح زکوٰۃ زکا سے مشتق ہے اور تفخیم اور تمیز کے لئے واؤ کے ساتھ لکھا جاتا ہے اور صلوٰۃ کے اصل معنے دونوں سرینوں کے ہلانیکے ہیں اسواسطے کہ نماز پڑھنے والا رکوع اور سجود میں ایسا کرتا ہے اور دعا کرنیوالے کو بھی مصلے کہتے ہیں اسواسطے کہ خشوع اور نیاز مندی میں اسکو رکوع اور سجدہ کرنیوالے کے ساتھ مشابہت ہوتی ہے میں کہتا ہوں اس مقام پر دو بحثیں ہیں (۱) بحث یہ ہے کہ اشتقاق کہ جو صاحب کشاف نے ذکر کیا ہے اس سے قرآن کی حجت ہونے میں طعن عظیم لازم آتا ہے وہ یہ ہے کہ صلوٰۃ کا لفظ نہایت درجہ مشہور لفظ ہے کہ شب و روز مسلمانوں کی زبان پر رہتا ہے پھر یہ کہنا کہ وہ تحریک الصلوین سے مشتق ہے یعنے اس کے اصل معنے سرین ہلانے کے ہیں نہایت درجہ بعید از قیاس ہے اہل نقل سے اس امر کی بالکل شہرت نہیں اور اگر ہم تسلیم بھی کریں کہ اس کے اصل معنے لغت میں یہ ہی تھے پھر یہ معنے بالکل نا معلوم اور نسیا منسیا ہوگئے کہ کسی کسی کے کوئی اس معنے کو نہیں جانتا تو یہ خرابی لازم آتی ہے کہ تمام الفاظ میں اس قسم کے معنے کا نکلنا جائز ہوا اور جب ہم اس بات کو روا رکھیں تو اس امر کا

کیونکہ یقین ہوگا کہ خدائتعالے کی مراد اِن الفاظ سے وہی معنے ہیں جو ہمارے
زمانہ میں اِن الفاظ سے متبادر ہوتے ہیں کیونکہ یہ احتمال نکلسکتا ہے کہ رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں یہ الفاظ اور معنے کے لئے موضوع ہوں اور خدائے
تعالےٰ کی مراد اُن الفاظ سے وہی معنے ہوں مگر ہمارے زمانہ میں وہ معنے پوشیدہ
ہوکر نیست و نابود ہوگئے ہوں جسطرح بقول تُمہارے اِسی لفظ میں موجود ہے
اور یہ بات باجماع مسلمین باطل ہے اِس سے ثابت ہوگیا کہ وہ اشتقاق کہ جو صاحب
کشاف نے ذکر کیا ہے مردود اور باطل ہے۔ (۲) دوسری صلوٰۃ شرع کے
اندر افعال مخصوصہ کے مجموعہ کا نام ہے جو ترتیب کے ساتھ ادا کئے جاتے ہیں
جسکی ابتدا تکبیر تحریمہ سے اور اختتام تحلیل سے ہوتا ہے اور صلوٰۃ کا اطلاق
جسطرح فرض پر آتا ہے اسیطرح نفل پر بھی آتا ہے لیکن اِس آیت میں خاص
فرض مراد ہے اسواسطے کہ فلاحیت فرض کے اوپر ہی موقوف ہے کیونکہ رسول
خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جب ایک اعرابی سے نماز فرض کا طریقہ بیان فرمایا
تو اُس نے عرض کیا بخدا نہ میں اِس سے زیادہ کرونگا نہ کم رسولخدا صلے اللہ
علیہ وسلم نے اُس کے جواب میں فرمایا افلح ان صدق۔ یعنی اِس نے
اگر یہ بات سچ کہی ہے تو اپنی مراد کو پہونچگیا۔ (مسئلہ ہشتم) رزق کے معنے
کلام عرب میں حصّہ اور نصیب کے آتے ہیں چنانچہ خدائتعالے فرماتا ہے۔
وتجعلون رزقکم انکم تکذبون۔ اور حصّہ سے وہی حصّہ مراد ہے جو
ایک شخص کے لئے خاص ہو دوسرے کی اِسمیں شرکت نہو یعنی دوسرے کو
اِس قسم کا حصّہ نہ ملے بعض کہتے ہیں رزق وہی ہے جو کھالیا جائے اور استعمال

کرلیا جائے اور یہ قول باطل ہے اِسواسطے کہ خدائتعالےٰ فرماتا ہے۔ وانفقوا مِمّارزقناکم یعنے ہمارے رزق دئیے ہوئے میں سے صرف کرو پس اگر رزق وہی ہو کہ کھالیا جائے پھر اُس کا صرف کرنا ممکن ہے اور بعض کہتے ہیں رزق وہ چیز ہے جو آدمی کے ملک میں داخل ہے یہ قول بھی باطل ہے اسواسطے کہ آدمی دعا مانگا کرتا ہے۔ اللھم ارزقنے ولدًا صالحًا وزوجتہ صالحۃ حالانکہ وہ اولاد یا زوجہ کا مالک نہیں ہوتا اسیواسطے دعا رمانگتا ہے۔ اللھم ارزقنی عقلاً اعیش بہ یعنے خدایا مجکو عقل عطا فرما جس سے میں زندگی پوری کروں یہاں بھی رزق کے ساتھ تعبیر کرتا ہے حالانکہ عقل کیسیکے ملک میں داخل نہیں ہوتی علاوہ بریں بہائم کے لئے رزق دیا جاتا ہے حالانکہ بہائم اُس کے مالک نہیں ہوتے اِس بات میں بھی اختلاف ہے کہ عرف شرع میں کس چیز کو کہتے ہیں ۴

ابوالحسین البصری کا قول ہے کہ رزق کسی حیوان کو ایک چیز کے انتفاع پر قادر کردینے اور اِس بات پر قادر کردینے کا نام ہے کہ دوسرے کو اُس چیز سے نفع نہ اُٹھانے دے پس جب ہم یہ کہتے ہیں کہ خدائے تعالےٰ نے ہمکو رزق دیا ہے تو اُس کے یہ معنے ہوتے ہیں کہ ہمکو خدائتعالےٰ نے مال سے نفع اُٹھانے پر قدرت دی ہے اور جب خدائے تعالےٰ سے دعا کرتے ہیں اللھم ارزقنا مالاً یا اللھم ارزقنا فرسًا تو اِس سے یہ مراد ہوتی ہے کہ خدائتعالےٰ اُس مال اور گھوڑے کو ہمارے لئے خاص کردے اور خاص کرنیکی یہی صورت ہے کہ ہمکو اُن سے انتفاع حاصل کرنے پر قدرت عطا فرمائے اور کوئی ہمکو منع نہ کرسکے جاننا چاہئے کہ معتزلہ نے کیونکہ رزق کے یہی معنے بیان کئے ہیں تو اُس ضرورت

سے اُن کو کہنا پڑا ہے کہ حرام رزق نہیں ہوتا اور ہمارے اصحاب فرماتے ہیں
کہ حرام بھی کبھی رزق ہو جاتا ہے اور اُس کی دو دلیلیں ہیں ایک تو یہ کہ رزق کے
معنے اصل لغت میں حصّہ اور نصیب کے ہیں پس جس شخص نے حرام سے نفع اُٹھایا
تو یہی حرام اُس کا حصّہ ہوگیا ضرور ہوا کہ اُس حرام کو اُس شخص کا رزق بھی کہینگے
دوسری دلیل یہ ہے کہ خدا تعالےٰ فرماتا ہے۔ ومامن دابة فی الارض الا علی اللہ
رزقها۔ اور ہم دیکھتے ہیں کہ بسا اوقات ایک شخص تمام عمر چوری کا مال کھاکر
زندگی پوری کر دیتا ہے تو لازم آئے کہ بغیر رزق کھائے اُسکی زندگی پوری ہو جائے
اور معتزلہ نے اپنے قول پر کتاب اور سُنت اور دلیل عقلی سے استدلال کیا ہے
کتاب سے استدلال کرنے کی کئی صورتیں ہیں (۱) خدا تعالےٰ متقیوں کی تعریف
میں فرماتا ہے۔ ومما رزقناهم ینفقون پس اگر حرام بھی رزق ہو تو لازم آتا ہے
کہ مال حرام کا خدا کی راہ میں صرف کرنا بھی مدح اور ثنا کا موجب ہو (۲) اگر حرام
رزق ہو تو کسیکا مال غصب کر کے خدا کی راہ میں اُس کا صرف کرنا درست ہوا سوا سطے
کہ خدا تعالےٰ فرماتا ہے جو ہمنے تمکو رزق دیا ہے اُسمیں سے صرف کرو اور مسلمانوں
اِس بات پر اجماع ہے کہ مال مغصوب کا خدا کی راہ میں صرف کرنا جائز نہیں ہے
بلکہ جس کا مال ہے اُسکو واپس دینا واجب ہے اِس سے بھی ثابت ہوا کہ حرام
رزق نہیں ہو سکتا (۳) خدا تعالےٰ فرماتا ہے قل ارایتم ما انزل اللہ لکم
من رزق فجعلتم منه حراما وحلالا قل اللہ اذن لکم الخ اِس
آیت میں خدائے تعالےٰ نے اُن لوگوں کو مفتری فرمایا ہے جو خدائے تعالےٰ
کے دئیے ہوئے رزق کو حرام کرتے ہیں اِس سے ثابت ہو گیا کہ حرام رزق نہیں ہوتا

اور حدیث سے اِسطرح پر ثبوت ہوتا ہے کہ ابوالحسن نے کتاب العزمیں
اپنی اسناد کے ساتھ صفوان بن اُمیہ سے روایت کیا ہے وہ کہتے ہیں کہ ہم
آنحضرت صلعم کی خدمت میں حاضر تھے کہ اسوقت عمرو بن قرہ آپکے پاس آیا
آپ سے اُس نے عرض کیا خدا تعالےٰ نے میری قسمت میں شقاوت لکھی ہو
میں دیکھتا ہوں کہ بغیر اپنے ہاتھ سے دف بجائے ہوئے مجھکو رزق نہیں
ملتا مجھکو آپ گانیکی اجازت دیجئے اسطرح کہ میرے لئے اُسمیں گناہ نہ رہے
آپنے فرمایا میں تیرے لئے اجازت نہ دونگا اور تیری خاطر اور تجھپر انعام نکرونگا
اے دشمن خدا تو جھوٹ بولتا ہے خدا تعالےٰ نے تو تجھکو رزق طیب دیا ہے
مگر تو نے بجائے اُس رزق کے کہ جو خدا تعالےٰ کے اُس رزق کو اختیار کیا ہے
کہ جو تیرے اوپر اُس نے حرام کر دیا ہے خبردار اگر اِس قصہ کے بعد تو کچھ مجھسے
کہے گا تو میں تجھکو دردناک مار لگاؤنگا اور دلیل عقلی یہ ہے کہ خدا تعالےٰ نے ۶
بندے کو حرام کے ساتھ انتفاع اُٹھانے سے منع فرمایا ہے اور اُس کے مالک
کو اختیار دیا ہے کہ لوگوں کو انتفاع اُٹھانے سے منع کر سکتا ہے اور جو شخص کسی
چیز کے لینے اور اُس سے انتفاع اُٹھانے کی ممانعت کر دے تو نہیں کہہ سکتے
کہ اُس شخص نے اُسکو رزق دیا ہے مثلاً اگر بادشاہ لشکر کو ایک چیز میں تصرف
کرنے سے منع کر دے تو نہیں کہہ سکتے کہ اُس نے اپنے لشکر کو وہ چیز دیدی یعنی
رزق جب ہی کہینگے جب مالک کی طرف سے تصرف کی اجازت ملجاوے
اور ممانعت نہ رہے اِس سے ثابت ہوگیا کہ خدا تعالےٰ نے جس مال میں تصرف
کرنے سے ممانعت کی ہے یعنی اُسکو حرام فرمایا ہے وہ مال بندے کے حق میں

رزق نہیں ہوسکتا۔ ہمارے اصحاب نے آیات سے حجت پکڑنے کا یہ جواب دیا ہے کہ اگرچہ تمام حلال اور حرام خدا کی طرف سے ہیں مگر جسطرح خدا تعالےٰ کو خالق المحدثات اور یا خالق العرش والکرسی کہتے ہیں یا خالق الکلاب والخنازیر کوئی نہیں کہتا یا جسطرح خدا تعالےٰ نے فرمایا ہے۔ عینا یشرب بھا عباد اللہ یہاں عباد سے متقی مراد ہیں اگرچہ کفار بھی خدا کے بندے ہیں اسیطرح مما رزقناھم میں چونکہ رزق کی نسبت جناب باری کی طرف ہے اس کرامت اور شرف کی وجہ سے رزق سے رزق حلال مراد ہے اگرچہ حرام بھی رزق ہے اور حدیث کا جواب یہ ہے کہ یہ حدیث کہ جو تمنے بیان کی ہے خود ہمارے لئے حجت ہے اسواسطے کہ آنحضرت صلعم نے جو اُس شخص سے فرمایا تھا کہ تو نے اُس رزق کو اختیار کیا جسکو خدا تعالےٰ نے تیرے اوپر حرام کردیا ہے اس سے صریح طور پر ثابت ہوتا ہے کہ کسطرح رزق حلال ہوتا ہے حرام بھی ہوتا ہے اور دلیل عقلی کا جواب یہ ہے کہ یہ مسئلہ محض لغت کا ہے یعنی لغت میں حرام کو رزق کہہ سکتے ہیں یا نہیں اور لغت کا ثبوت دلائل عقلیہ سے نہیں ہوتا واللہ اعلم (مسئلہ نہم) انفاق کے اصل معنے ہاتھ سے مال نکال لینے کے ہیں اسی وجہ سے جب کسی چیز کے خریدار زیادہ ہوجاتے ہیں تو کہتے ہیں۔ نفق المبیع نفاقاً۔ اور جب جانور کی روح نکل جاتی ہے تو کہتے ہیں نفقۃ الدابۃ۔ اسیواسطے چوہے کے سوراخ کو نافقاء اور سُرنگ کو نفق کہتے ہیں چنانچہ قرآن پاک میں وارد ہے۔ ان تبتغی نفقاً فی الارض یعنی اگر تو زمین میں سُرنگ لگا سکے (مسئلہ دہم) وممارزقناھم میں چند فائدے ہیں (۱) خدا نے

تعالےٰ نے لفظ من داخل فرمایا ہے کہ جو تبعیض کیلئے آتا ہے اس سے
مقصود یہ ہے کہ اسراف اور فضول خرچی سے محفوظ رہیں کیونکہ قرآن میں
اس کی ممانعت وارد ہوئی ہے (۲) فعل کے مفعول کو مقدم کرکے فرمایا تاکہ
اُس کا مہتم بالشان ہونا ثابت ہو گویا یہ معنے ہوئے کہ بعض مال کو صدقہ کے
لئے خاص کر لیتے ہیں (۳) آیت کے اندر جو انفاق مذکور ہے اُس میں
انفاق واجب اور انفاق مندوب دونوں داخل ہیں اور انفاق واجب
کی چند قسمیں ہیں (۱) زکوٰۃ جس کا بیان اس آیت میں ہے الذین یکنزون
الذھب والفضة ولاینفقونھا فی سبیل اللہ فبشرھم
بعذاب الیم الآیة (۲) اپنی ذات پر اور اُن لوگوں پر جنکا نفقہ واجب
ہے مال کا صرف کرنا (۳) جہاد میں صرف کرنا اور جہاں صرف کرنا مستحب
۸ ہے اُس کو بھی انفاق کہہ سکتے ہیں چنانچہ خدائے تعالےٰ فرماتا ہے۔ و
انفقوا مما رزقناکم من قبل ان یاتی احدکم الموت۔ یہاں
اس طرح خرچ کرنے سے صدقہ مراد ہے اسواسطے کہ اُس کے بعد وارد ہوا
ہے فاصدق واکن من الصالحین۔ یہ سب قسم کے خرچ اس آیت
کے نیچے داخل ہیں کیونکہ خدائےتعالےٰ کے لئے ہر طرح صرف کرنا مدح اور ثنا
کا موجب ہے۔

اس تفسیر پر میرے سوالات حسب ذیل ہیں

سوال اوّل۔ آپ خود غور فرماویں کہ لفظ ہدایت پر جو دین کی بنیاد ہے

کسقدر بحث ہے کون سے معنے کو صحیح سمجھا جاوے اور کسطرح اطمینان ہو

سوال دوم - ایک لفظ تقوے میں کسقدر اختلاف اور پھر تمام دلایل قرآن سے پیش کئے گئے ہیں یعنے اوّل تقوے کے معنے فرط ضیانت اور پورے طور سے محفوظ رکھنے کے ہیں - (۲) کبائر اور صغائر سے بچنے کے - (۳) خشیت اور خوف کے - (۴) تقوائے کے - (۵) ایمان کے - (۶) توبہ - اور (۷) طاعت کے - (۸) ترک معصیت کے - اور (۹) اخلاص کے - ایک ہی لغت کے مختلف آیات میں الگ الگ معنے پر اطمینان کیسے ہو -

سوال سویم - الذین یومنون کا تعلق متقین سے اُس کی صفت لکھا ہے - (۲) بمنزلہ تفسیر کے - اور ایمان کی حقیقت اوّل تو زبان سے اقرار کرنا اور قلب و جوارح سے افعال کا عمل میں لانا ہے - (۲) ایمان تمام کبائر سے اجتناب کرنے کا نام ہے - (۳) ایمان اصل میں تمام طاعات کا نام ہے - (۴) ایمان کی حقیقت زبان سے اقرار دل سے یقین کرنے کے لکھے ہیں - (۵) ایمان کے معنے قلب اور نیز زبان کی تصدیق ہے - (۶) ایمان محض عمل قلبی کا نام ہے - (۷) ایمان فقط زبان سے اقرار کا نام ہے (۸) ایمان تصدیق قلبی کا نام ہے اب اسقدر اختلافی معنوں میں کن معنوں پر اطمینان کیا جاوے -

سوال چہارم - اِس جگہ غیب کے معنے درحقیقت مومنین کی صفت لکھی ہے - (۲) اشیاء غائبہ پر ایمان لانا - (۳) غیب کے معنے امام مہدی علیہ السلام قرار دئے ہیں - اب کیسکو صحیح سمجھیں -

سوال پنجم۔ اوّل نماز قائم کرنا یہ ہے کہ ارکان کو تعدیل کے ساتھ ادا کرے۔ (۲) اقامت کے معنے لکڑی کی کجی نکالکر اُسکو درست اور سیدھا کرنے کے لکھے ہیں۔ (۳) اقامت صلوٰۃ سے نماز کی پابندی اور مداومت مراد ہے۔ (۴) اقامت صلوٰۃ سب کاموں سے فراغت اور تجرد حاصل کرکے نماز ادا کرنا۔ (۵) اقامت صلوٰۃ صرف نماز کا ادا کرنا ہے۔ (۶) صلوٰۃ کے لغوی معنے دعا کے ہیں۔ (۷) صلوٰۃ کے معنے آگ کے ہیں جو صلے سے مشتق ہے۔ صلوٰۃ کے اصل معنے ملازمت کے ہیں۔ (۹) صلوٰۃ صلے سے بمعنے حالت بیان کرنے کے ہے۔ (۱۰) صلوٰۃ شرع میں افعال مخصوصہ کے مجموعہ کا نام ہے۔ اب اِن صورتوں میں کسکو تسلیم کریں۔

10 سوال ششم۔ اوّل تو رزق کے معنے کلام عرب میں حصہ اور نصیب کے لکھے ہیں۔ (۲) رزق معنے کسی حیوان کو ایک چیز کے انتقام پر قادر کرنے کے ہیں۔ ( ) اب کسکو صحیح سمجھیں (۳) رزق عام ہے یعنے حلال وحرام دونوں سے مراد ہے اور دوسری جگہ رزق کے معنے رزق ہے۔

سوال ہفتم۔ اوّل نفاق کے اصل معنے ہاتھ سے مال نکالنا ہے۔ (۲) جانوروں کی روح نکلنے کو نفقہ کہتے ہیں اور نافقا چوہے کے سوراخ کو اور اور نفق سرنگ کو کہتے ہیں۔ (۳) انفاق سے مراد مال صدقہ کا خاص کرلینا ہے۔ (۴) ینفقون سے مراد اپنی ذات پر اور اُن لوگوں پر جن کا نفقہ واجب ہے مال صرف کرنا مراد ہے۔ (۶) جہاد میں صرف کرنا اور جہاتق صرف کرنا مستحب ہے اُسکو انفاق لکہا ہے۔ ایسے اختلافات میں کسطرح اطمینان ہوسکتا

ہو سکتا ہے۔ یہ تو عام الفاظ کا جھگڑا ہے جہاں مسئلہ نجات پر بحث شروع ہوئی اس کے اختلافات کا کچھ حد و حساب ہی نہیں سوائے حیرانی اور پریشانی کے اور کوئی نتیجہ ہی برآمد نہیں ہوتا۔

الراقم
خاکسار عبدالغفور خاں ساکن کانوڑ ریاست پٹیالہ

حبی فی اللہ میاں عبدالغفور خانصاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ آپکا عنایت نامہ پہنچا۔ آپکو معلوم ہے کہ تذکرۃ القرآن کا یہ طرز کلام نہیں ہوا کہ کسی شخص یا فرقہ کا نام لیکر اُسپر اعتراض کرے یا کسی ایک مفسر کو نکتہ چینیوں کا نشانہ بناوے بلکہ اس کا طرز بیان قرآن کے طرز پر ہے کہ ہر ایک مسئلہ کو عام پیرایہ میں بیان کرے جس سے کسی شخص یا فرقہ کی دل آزاری نہو اور مطلب بھی صاف صاف بیان ہو جائے اگر آپ اپنے خط میں بھی اس پیرایہ کو مدنظر رکھکر اسطرح تحریر فرماتے کہ مفسرین نے تمام الفاظ قرآنی کے معانی بیان کرنے میں اختلاف کیا ہے یہانتک کہ ایمان تقوے۔ ہدایت۔ غیب۔ اقامت صلوۃ اور خیرات کا پتہ بھی نہیں لگتا چنانچہ بعض نے یہ معنے کئے ہیں اور بعض نے یہ تو بہتر تھا تذکرۃ القرآن کا منشا یہ بھی نہیں ہے کہ لفظی اور لغوی مباحثہ اُسمیں چھیڑے جائیں تاہم فی زمانہ چونکہ قرآن مجید کی نسبت طرح طرح کے توہمات اور شکوک تو تعلیم یافتوں کے دلوں میں پیدا ہوتے ہیں اُنمیں سے یہ وہم بڑا ہی زبردست ہے کہ قرآن مجید کے الفاظ نہایت ہی مشکل اور مبہم ہیں اُن سے بندی کو کچھ پتہ لگ سکتا نہیں

اِسی وہم کی وجہ سے قرآن مجید کا بامعنی پڑھنا اور پڑھانا متروک ہوگیا ہے۔ ایسے توہمات کو دور کرنا اور قرآن مجید کو صاف نور کامل ہدایت روشن بیان اور عام فہم ثابت کرنا تذکرۃ القرآن کا فرض ہے تاکہ وہ خوف اور وہ تنفر رفع ہوجائے جو قرآن پاک کی طرف سے عام طور پر دلوں میں جانشین ہوچکا ہے اسلئے ہم آپ کی اصل چٹھی وعبارات زیر بحث کو بہ تمامہ تذکرۃ القرآن میں جگہہ دیکر آپکے سوالات کا جواب دینا شروع کرتے ہیں۔

قرآن مجید کے جو الفاظ اپنے مضامین کو ظاہر کرنے کے واسطے تجویز فرمائے اُن سے زیادہ کامل زیادہ آسان زیادہ واضح اور زیادہ بلیغ دوسرے الفاظ ہو ہی نہیں سکتے اور جس ترتیب پر وہ رکھے گئے ہیں اُس سے بہتر اور کوئی ترتیب ہو ہی نہیں سکتی۔ پس ذیل میں ہم الفاظ زیر بحث کی ایک مختصر تفسیر درج کرتے ہیں جس سے ثابت ہو جاوے گا کہ جسقدر معانی قرآن مجید کے مطابق مفسرین نے اپنے اپنے اجتہاد سے کئے ہیں وہ سب اپنے اپنے موقعہ پر صحیح و درست ہیں اُن میں کوئی خلاف یا تضاد نہیں بلکہ ایک حالت کے مدارج ہیں اور ایک مسئلہ کی تشریح و تفصیل ہیں جس سے ظاہر ہو جاوے گا کہ قرآن مجید کا کوئی لفظ مبہم یا شکوک یا وہم میں ڈالنے والا نہیں بلکہ صاف نور اور کامل ہدایت ہے۔

هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ ۙ متقیوں کے واسطے ہدایت ہے۔ ہدایت کے مختلف معنے ہیں اول راستہ بتلا دینا جب کہ آیات ذیل میں۔ وَاَمَّا ثَمُوْدُ فَهَدَيْنٰهُمْ فَاسْتَحَبُّوا الْعَمٰى عَلَى الْهُدٰى ؁ اور ہمنے ثمود کو ہدایت کی

مگر اُنھوں نے ہدایت کے مقابلہ پر اندھے پن کو پسند کیا۔ وکل قوم ھاد [۱۳/۲]
ہر ایک قوم کے واسطے ایک ہادی ہے دویم راہ راست پر قائم کر دینا جیسا کہ
آیات ذیل میں انك لا تھدی من احببت ولکن اللہ یھدی
من یشاء [۲۸/۶] تو جس شخص کو چاہے ہدایت نہیں کرتا بلکہ اللہ جسکو چاہے
ہدایت کرتا ہے لیس علیك ھدٰھم [۲/۲۷۲] تجھپر اُنکی ہدایت کا ذمہ
نہیں ہے کسی مخلوق کے تمام قوائے کو اپنے اپنے کام میں لگا دینا جس سے
وہ اپنے کمال کو پہنچ سکے جیسا کہ آیت ذیل میں سبح اسم ربك الا
علی الذی خلق فسوٰی والذی قدر فھدیٰ۔ اپنے رب
کے نام کی تسبیح کر جس نے پیدا کیا پھر درست کیا اور جس نے تقدیریں
۱۴۲ مقرر کیں۔ اِن ہر سہ معنی کے لحاظ سے قرآن مجید متقیوں کے واسطے ہدایت
ہے ابتدائی درجوں میں تو یہ محض راستہ بتلانے کا کام دیتا ہے پھر
جسقدر کوئی انسان اِس کے حکموں کو مانتا سمجھتا اور اُنپر عمل کرتا ہے
اُسیقدر اُس کے قوائے راہ راست پر قائم ہوتے جاتے ہیں آخر کار اُسکے
تمام ارادہ شوق جذبات اور عمل عین قرآن کے مطابق ہو جاتے ہیں اور
وہی صراط مستقیم ہے پس ادنےٰ استعداد کے لوگوں پر اس کا فیضان
تعلیمی طور پر ہوتا ہے دویم درجہ میں خواص الادویہ کے طور پر اسیواسطے اسکا
نام شِفَاءٌ لِّمَا فِی الصُّدُوْرِ ہے [۱۰/۵۷] سویم درجہ میں تائیدات غیبی تعلیمات
ربانی الہامات اور مکاشفات کے دروازہ کھلجاتے ہیں جو تمام اندرونی بدیوں
کو دور کرکے صاف نور میں لیجاتے اور تمام کجرویاں کی بجائے استقامت

پیدا کردیتے ہیں۔ مگر یہ تعلیمی اور تاثیری نتائج اُسی انسان میں پیدا ہو سکتے
ہیں جو قرآن کے حکموں کو ماننے خدا سے ڈرے تمام گناہوں سے بچے
اور نیکیوں کو اختیار کرے چنانچہ ارشاد ہوتا ہے ھُدًی لِّلْمُتَّقِیْنَ یہ
متقیوں کے ہدایت ہے۔ متقی کے معنی ہے خدا سے ڈرنے والا۔ گناہوں
سے بچنے والا۔ اپنے آپ کو ہر قسم کے فساد سے محفوظ رکھنے والا۔ اتقا کا ادنے
درجہ ہے کبیرہ گناہوں سے بچنا دوسرا درجہ ہے صغائر سے بھی بچنا اور تیسرا
درجہ ہے ہر قسم کی مشکوک باتوں سے بھی بچنا اور ہر حال میں خدا سے ڈرتے
رہنا۔ پس جسقدر کسی کا اتقا ہوگا اُسیقدر قرآن اُس کو سمجھائے گا اور اُسیقدر
نیک اثر اُسمیں مترتب کریگا۔ اتقا اور ہدایت میں وہی نسبت ہے جو حیات
اور نشوونما میں ہے۔ جو تخم زندہ ہے وہ تو نشوونما پائیگا اور جو مرچکا ہے وہ گل
جائیگا قرآنی تعلیم بمنزلہ آب پاشی کے ہے۔ گویا کہ قرآن کی آبپاشی ہدایت ۱۴۳
سے وہی لوگ نشوونمائے روحانی پا سکتے ہیں جن کے اندر روحانی زندگی
باقی ہے چنانچہ قرآن مجید خود فرماتا ہے۔ لِیُنْذِرَ مَنْ كَانَ حَیًّا۔
اِس حیات کی کیفیت دوسری آیت میں اسطرح بیان فرماتا ہے۔ اِنَّمَا
تُنْذِرُ مَنِ اتَّبَعَ الذِّكْرَ وَخَشِيَ الرَّحْمٰنَ بِالْغَيْبِ (اے محمد
تو اُسی کو سمجھا سکتا ہے جو نصیحت پر چلتا اور در پردہ رحمٰن سے ڈرتا ہے۔ کیسے
عام فہم اور بین ثبوت یہ الفاظ ہیں۔ ھُدًی لِّلْمُتَّقِیْنَ۔ متقیوں کے
واسطے ہدایت ہے مگر تمام اعلےٰ سے اعلےٰ مراتب انسانی پر کیسے کامل طور
سے ہیں انہی الفاظ میں ادنےٰ درجہ کی تعلیم اور انہیں میں اعلےٰ درجہ کی تعلیم

کیسی افصح اور ابلغ اور پھر کیسی اسہل طور پر شامل ہے تبھی تو اس کا نام ذکر اللعالمین ۶۸/۵۲ اور حکمتہ بالغتہ ۵۴/۵ ہے۔

ہدایت کے انتہائی فیضانوں اور انسانی کمالات کے اعلےٰ مراتب پر پہنچنے کے واسطے خالی ڈرنا اور گناہوں سے بچنا جیسا کہ ضروری ہیں ویسے ہی نیک اعمال بھی ضروری ہیں اِسلئے تقوے کے ساتھ اعمال کا ذکر ہے۔

اَلَّذِیۡنَ یُؤۡمِنُوۡنَ بِالۡغَیۡبِ وَ یُقِیۡمُوۡنَ الصَّلٰوۃَ وَ مِمَّا رَزَقۡنٰہُمۡ
جو غیب پر ایمان لاتے ... نماز قایم کرتے ... اور اُسمیں سے

یُنۡفِقُوۡنَ وَ الَّذِیۡنَ یُؤۡمِنُوۡنَ بِمَاۤ اُنۡزِلَ اِلَیۡکَ وَ مَاۤ اُنۡزِلَ
جو ہمنے اُنکو دیا خرچ کرتے جو اُس کلام پر ایمان رکھتے ہیں جو تجھپر اور جو تجھسے پہلے

15 مِنۡ قَبۡلِکَ وَ بِالۡاٰخِرَۃِ ہُمۡ یُوۡقِنُوۡنَ
نازل کیا گیا اور آخرت پر وہ یقین رکھتے ہیں

ایمان کے معنی ہیں سچ جاننا اور اِس کا تعلق قلب سے جیسا کہ آیات ذیل سے صاف طور پر ظاہر ہوتا ہے مِنَ الَّذِیۡنَ قَالُوۡۤا اٰمَنَّا بِاَفۡوَاہِہِمۡ وَ لَمۡ تُؤۡمِنۡ قُلُوۡبُہُمۡ ۵/۴۱ جو لوگ مُنہ سے کہتے ہیں کہ ہم ایمان لائے اُنمیں سے بعض ایسے ہیں کہ اُن کے دِل ایمان نہیں لائے کتب فی قلوبھم الایمان ۵۸/۲۲ اُنکے دلوں میں ایمان لکھا گیا۔ وَ قَلۡبُہٗ مُطۡمَئِنٌّۢ بِالۡاِیۡمَانِ ۱۶/۱۰۶ اور اُس کا دِل ایمان کے ساتھ مطمئن ہے بعض مفسرین ایمان میں اعمال کو بھی شامل کرتے ہیں مگر یہ معنے آیات ذیل کی رو سے غلط ہیں۔ اِنَّ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۲/۲۷۷ گویا کہ اعمال صالح ایمان سے علیحدہ چیز ہیں

اسیطرح پر صدہا آیات ہیں ایمان کے ساتھ اعمال صالح کا ذکر ہے ار
اگر اعمال صالح ایمان کے اندر شامل ہوں تو بیفائدہ تکرار لازم
آتا ہے جو فصاحت و بلاغت کے خلاف امر ہے ۲ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ
يَلْبِسُوْٓا اِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ جو لوگ ایمان لائے اور اپنے ایمان کو ظلم کے
ساتھ آلودہ نہ کیا۔ گویا کہ ظلم کرنا یا نہ کرنا ایمان سے علیحدہ شے ہے ۳
يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ فِي الْقَتْلٰى اے
مومنو تمپر مقتولوں کا قصاص لکھا گیا ہے۔ یہانپر قاتلوں کو مومن کے لفظ
سے پکارا گیا ہے ۴ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ يُهَاجِرُوْا جو لوگ ایمان
لائے اور ہجرت نہیں کی اگر ایمان میں اعمال صالحہ داخل ہوتے تو ہجرت 17
بھی اسمیں شامل ہوتی ۵ وَاِنْ طَآئِفَتٰنِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اقْتَتَلُوْا
فَاَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا فَاِنْ بَغَتْ اِحْدٰىهُمَا عَلَى الْاُخْرٰى فَقَا
تِلُوا الَّتِيْ تَبْغِيْ حَتّٰى تَفِيْٓءَ اِلٰٓى اَمْرِ اللّٰهِ اگر مومنوں کے دو گروہ
آپس میں لڑ پڑیں تو اُن دونوں میں صلح کرا دو پھر اگر ایکدوسرے پر بغاوت
کرے تو بغاوت کرنے والے سے لڑو جبتک وہ خدا کے حکم کی طرف
رجوع کرے۔ یہاں پر آپسمیں لڑنے والوں اور بغاوت کرنے والوں کو بھی
مومن شمار کیا گیا ہے۔ جسطرح ایمان کا اقرار محض زبان سے ہو وہ ایمان نہیں
بلکہ نفاق اور دغابازی ہے جیسا کہ قرآن مجید منافقین کی نسبت فرماتا
ہے۔ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَبِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَمَا هُمْ
بِمُؤْمِنِيْنَ يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بعض لوگ کہتے ہیں

کہ ہم اللہ پر اور یوم آخرت پر ایمان لائے حالانکہ وہ مومن نہیں ہیں وہ
اللہ کو اور مومنوں کو دھوکا دیتے ہیں۔ پس آیات قرآنی سے صاف
طور پر ظاہر ہو گیا کہ ایمان تصدیق قلبی کا نام ہے محض زبان سے اقرار کرنا
ایمان نہیں بلکہ نفاق اور دغا بازی ہے اور اعمال صالحہ ایمان سے
علیحدہ چیز ہیں۔

غیب میں وہ تمام امور شامل ہیں جو ہمارے حواس ظاہری و باطنی
کے ادراک سے باہر ہیں مثلاً ماہیت ذات باریتعالےٰ۔ احوال آخرت
وجود ملائکہ۔ بہشت و دوزخ وغیرہ۔ ایسے امور کی نسبت جو کتب آسمانی
میں مذکور ہوا اُسکو سچ جاننا اور خیالی بحثوں سے بچنا انسان پر واجب ہے
کیونکہ جو باتیں ہمارے ادراک سے دور ہیں اُن میں جھگڑے کرنا احاطۂ انسانی ۱۷
سے باہر قدم مارنا ہے جس کا نتیجہ سوائے پیچ درپیچ حیرانیوں اور بے معنی
فسادات کے اور کچھ نہیں ہو سکتا۔ اُن سے منکر ہونا بھی تمام دینی اصلاحوں
اور ترقیوں کو روکتا ہے۔ ایک طرف غیبی باتوں میں بحثیں اُٹھانے سے
لاکھوں سوفسطائی اور دھریہ بنگئے دوسری طرف کروڑوں اشخاص اُن کے
انکار سے کافر مرتد اور زندیق بنگئے۔ زمانۂ حال کے حکیم اور فلاسفر اُن مسائل
میں بحث نہیں کرتے جو انسانی ادراک سے باہر ہیں بلکہ ایسی باتوں کو
ایمانیات میں داخل کر لیتے ہیں اُن کی تمام ترقیات ہیغایات کا یہی ایک
راز ہے جسکو فلاسفروں نے ہزار ہا سال کی طول طویل بحثوں کے بعد آج
معلوم کیا ہے مگر قرآن کریم نے آج سے تیرہ سو برس پہلے بتلا دیا تھا۔ الغرض

ایمان بالغیب تمام فسادوں اور اختلافوں کا علاج اور تمام دانائی و حکمت کی بنیاد ہے۔ فَاعْتَبِرُوْا یٰٓاُولِی الْاَبْصَارِ

ہر ایک ایمان جو ابتدا میں کمزور ہوتا ہے رفتہ رفتہ زور پکڑ کر عملی طاقت پکڑتا جاتا اور اتقا و اعمال صالح کو خوب ترقی دیتا ہے اور سچا مومن اپنے کمال عبودیت و خشیت اور حسن اخلاق سے ہی پہچانا جاتا ہے جیسا کہ آیات ذیل میں سچے مومن کی علامات ظاہر فرمائی گئی ہیں فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ

قسم ہے تیرے رب کی وہ نہیں مومن

حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ

ہوتے جب تک تجھ کو اپنے جھگڑوں میں حاکم نہ ٹھیرا دیں پھر تیرے فیصلہ کے خلاف ان کے نفسوں

حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ؁ ٦٥

میں کچھ تنگی نہ ہو بلکہ ہر طرح سے تسلیم ہی تسلیم کریں۔

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ وَاِذَا ۱۱

مومن تو وہی ہیں جنکے دل ذکر الٰہی کے وقت دہل جاتے ہیں اور جب انکو اسکی آیتیں سنائی

تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ اٰيٰتُهٗ زَادَتْهُمْ اِيْمَانًا وَّعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ؁ ٢

جاتی ہیں ان کا ایمان بڑھتا ہے اور وہ اپنے رب پر توکل کرتے ہیں۔

الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ؁ ٣ اُولٰٓئِكَ

جو صلوٰۃ قائم کرتے اور ہمارے دیے ہوئے میں سے خرچ کرتے ہیں انکے واسطے

هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا ۭ لَهُمْ دَرَجٰتٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَمَغْفِرَةٌ وَّ

ان کے رب کے پاس درجات ہیں اور مغفرت اور

رِزْقٌ كَرِيْمٌ ؁ ٤ ۔

عزت والا رزق

ایمان ایک قلبی عمل ہے جو تمام ترقیات روحانی کی بنیاد اور تمام اختلافات دینی کا علاج ہے اس کے بعد دوسرے عمل کا ذکر ہے وَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ۔ اور نماز قائم کرتے ہیں یعنی اپنی نمازوں کو تمام ارکان کی پابندی اور خشوع و خضوع کے ساتھ ادا کرتے ہیں جیسا کہ دوسرے الفاظ

اِس عمل کی نسبت قرآن مجید فرماتا ہے وَالَّذِیْنَ هُمْ عَلٰی صَلَوٰتِهِمْ یُحَافِظُوْنَ ۲۳ اور جو لوگ اپنی نمازوں کی محافظت کرتے ہیں۔ اَلَّذِیْنَ هُمْ عَلٰی صَلَوٰتِهِمْ یُحَافِظُوْنَ ۲۳ اور جو لوگ اپنی نمازوں کی محافظت کرتے ہیں اَلَّذِیْنَ هُمْ عَلٰی صَلَوٰتِهِمْ دَآئِمُوْنَ ۲۳ جو لوگ اپنی نمازوں پر مداومت کرتے ہیں۔ وَهُمْ فِیْ صَلَوٰتِهِمْ خَاشِعُوْنَ ۲۳ اور وہ اپنی نماز میں خشوع کرتے ہیں۔ صلوٰۃ کے لغوی معنی ہیں دعا۔ آگ پر لکڑی کو سینک کر سیدھا کرنا۔ داخل ہونا۔ سرین ہلانا۔ شرع میں صلوٰۃ اُس خاص عبادت کا نام ہے جو معروف ہے اقامت کے لغوی معنی ہیں سیدھا کرنا کھڑا کرنا کسی کام کو پوری توجہ اور شوق کے ساتھ کرنا پس اقامت صلوٰۃ کے معنی ہوئے نماز مشروعہ کو پوری توجہ اور شوق کے ساتھ ہمیشہ ادا کرتے رہنا اِس کے بعد تیسرے عمل کا ذکر ہے وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ یُنْفِقُوْنَ ۱ اور ہمارے دئے

19 ہوئے میں سے خرچ کرتے ہیں مثلاً کسب حلال میں سے اپنی اور اپنے آل و عیال کی پرورش کرتے والدین اور قرابتیوں سے سلوک کرتے زکوٰۃ اور صدقات دیتے اور خیرات کرتے ہیں۔ مِنْ تبعیض کے لئے ہے جس سے یہ مراد ہے کہ کل خرچ کر دینا ضروری نہیں ورنہ لَا تُسْرِفُوْا کے مخالف ہو جائیگا۔ اگر کوئی علم یا فن آتا ہے اُس سے اوروں کو فائدہ پہنچاتے ہیں۔ انفاق کا بڑا درجہ یہ ہے کہ ہمارے پاس جو عزیز ترین سے ہے اسکو بھی نیک راستے میں جائز طور پر خرچ کرنے سے دریغ نکریں مثلاً جسم دماغ اور جان جیسا کہ قرآن مجید فرماتا ہے لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰی تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ ۹۱ تم نیکی

کو کبھی نہیں پہونچ سکتے جبتک اپنی عزیز چیزوں میں سے خرچ نکرو۔

پس ثابت ہو گیا کہ تمام آیات ھدی للمتقین الذین یومنون بالغیب ویقیمون الصلوٰۃ ومما رزقنٰھم ینفقون ۰ کیسی صاف اور کیسی واضح اور کیسے ابلغ نظام پر واقعہ ہیں کوئی شک وشبہ کی ان میں گنجائش نہیں اب رہی مسئلہ نجات کی بحث۔ پہلے ہم اسکو بتمامہ اصل ترجمہ تفسیر کبیر سے نقل کرتے ہیں پھر آخر میں دکھلائینگے کہ تمام آیات قرآنی جو نجات کے مسئلہ پر مخالف یا متضاد معلوم ہوتی ہیں وہ باہم کیسی موافق اور مطابق ہیں۔

بَلٰى مَنْ كَسَبَ سَيِّئَةً وَّاَحَاطَتْ بِهٖ خَطِيْٓـــَٔتُهٗ فَاُولٰٓئِكَ
بلکہ جس نے برائی کمائی اور اُس کی خطا نے اُس کو گھیر لیا پس وہ لوگ

۲۰ اَصْحٰبُ النَّارِ ھُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۰
دوزخی ہیں وہ ہمیشہ دوزخ میں رہیں گے۔

صاحب کشاف نے بیان کیا ہے کہ بلیٰ سے اس چیز کا اثبات ہے کہ جو حرف نفی کے بعد مذکور ہو چکی ہے یعنی لن تمسنا النار میں معنی یہ ہوئے کہ بلکہ تمکو ہمیشہ کے لئے آگ چھوئے گی بدلیل قولہ تعالےٰ ھُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْن اور جاننا چاہیئے کہ سیئۃ ہر گناہ کو کہہ سکتے ہیں اسواسطے کہ خدا تعالےٰ فرماتا ہے وَجَزٰٓءُ سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِّثْلُهَا اور فرماتا ہے مَنْ يَّعْمَلْ سُوْٓءًا يُّجْزَ بِهٖ اور چونکہ یہ گمان ہو سکتا تھا کہ ہر گناہ خواہ صغیرہ ہو یا کبیرہ اسبات میں یکساں ہے کہ اس کا مرتکب ابدالآباد دوزخ میں رہے گا اسواسطے خدا تعالےٰ نے بیان فرمایا کہ خلود کا استحقاق جب ہو گا کہ جب ہر طرف سے گناہ انسان کو گھیر لے یہ بات ظاہر ہے کہ احاطہ کی حقیقت میں جسم کی طرف کر سکتے ہیں

جو دوسرے جسم کو محیط ہو جیسے شہر پناہ شہر کو یا پیالہ پانی کو محیط ہوتا ہے اور
گناہ کے احاطہ کرنے میں حقیقت میں احاطہ نہیں ہوتا کیونکہ گناہ مجسم چیز نہیں
ہے پس اسواسطے ہم سَيِّئَةً سے گناہ کبیرہ مراد لیتے ہیں بدو وجہ۔ (۱)
محیط چیز کا یہ قاعدہ ہوتا ہے وہ دوسری چیز کو یعنی محاط کو چھپا لیتی ہے اور گناہ
کبیرہ بھی ثواب طاعات گھیر لینے کی وجہ سے گویا اُن کو چھپا لیتا ہے پس بدیں
جہت اِن میں مشابہت پائی جاتی ہے (۲) گناہ کبیرہ جب عبادات کے
ثواب گھیر لیتا ہے تو گویا اِن عبادات پر غالب آجاتا ہے جسطرح دشمن کا لشکر
کسی شخص کو گھیر کر اُس کے اوپر غالب آجاتا ہے اور اِس شخص کی خلاصی نہیں
۸۱ ہو سکتی پس گویا کہ خدا تعالےٰ فرماتا ہے بلکہ جس شخص نے گناہ کبیرہ کیا اور اُس کے
گناہ کبیرہ نے اِسکی عبادتوں کو گھیر لیا اور مغلوب کر لیا تو وہ لوگ دوزخی ہیں
ہمیشہ دوزخ میں رہینگے اگر کوئی اعتراض کرے یہ آیت یہودیوں کے حق میں
وارد ہوئی ہے تو اِس کا یہ جواب ہے کہ لفظ کے عموم کا اعتبار ہوتا ہے سبب
کے خاص ہونے کا اعتبار نہیں ہوتا تو اسی دلیل سے معتزلہ نے استدلال کیا
ہے کہ اہل کبائر کو ہمیشہ دوزخ میں رہنا ہوگا اور جاننا چاہئیے کہ یہ بہت بڑا مسئلہ
ہے اُس کا ذکر کر دینا یہاں نہایت مناسب معلوم ہوتا ہے۔ واضح ہو کہ اہل قبلہ کا اسبات
میں اختلاف ہے کہ اصحاب کبائر کے لئے وعید ثابت ہے یا نہیں بعض نے
وعید ثابت کی ہے اور وہ دو فریق ہیں بعض نے وعید مؤبد ثابت کی ہے۔
جمہور معتزلہ اور خوارج کا قول یہی ہے اور بعض نے وعید منقطع کو ثابت کیا ہے
یہ بشر المریسی اور خالدی کا قول ہے اور بعض اِن کے حق میں وعید نہیں ثابت

کرتے اور یہ قول شاذ ہے لوگ اِسکو مقاتل بن سلیمان مفسر کی طرف نسبت
کرتے ہیں۔ تیسرا قول یہ ہے کہ اِسبات کا ہمکو یقین ہے کہ خدا تعالےٰ ضرور
بعض گناہوں کو اور بعض گنہگاروں کو بخشیگا مگر اِس بات کی ہم تفصیل نہیں کرسکتے
کہ کسکو بخشیگا اور کس کو نہ بخشیگا اور اِس بات کا یقین کرتے ہیں کہ جب خدا تعالےٰ
اِن میں سے کسی کو ایک مدت تک عذاب دیگا تو ابد الآباد اِسکو عذاب
نہ دیگا بلکہ اِن کے عذاب کو منقطع کردیگا اکثر صحابہ اور تابعین اور اہل سُنت
والجماعت اور اکثر امامیہ کا قول یہی ہے اور یہ بحث دو مسئلونپر مشتمل ہے (۱)
اسبات کا یقین کرنا کہ اُن کے لئے وعید ثابت ہے (۲) یہ بات کہ اگر وعید
اُن کے لئے ثابت ہو تو آیا دوام کے طور پر ہے یا نہیں (**مسئلہ اول**) وعید
کے بیان میں اور پیشتر ہم معتزلہ کے دلائل اِس کے متعلق ذکر کرتے ہیں اُس کے ۲۲
بعد فرقہ مرجیہ خالصہ کے اِس کے بعد اہل سنت والجماعۃ کے ذکر کریں گے انشاءاللہ
تعالےٰ۔ واضح ہو کہ معتزلہ نے عمومات کے اوپر اپنے قول کا مدار رکھا ہے
کہ جو اسباب میں وارد ہیں اور یہ عمومات دو قسم کے ہیں بعض بصیغہ من وارد
ہوئے ہیں یعنی شرط کے طور پر اور بعض بصیغہ جمع پہلی قسم کی چند آیتیں ہیں۔(۱)
آیت المواریث میں خدائے تعالےٰ فرماتا ہے تلك حدود الله الی
قوله ومن یعص الله ورسوله ویتعد حدوده یدخله نارا خالدا
فیها یعنی جو کوئی اللہ کی اور اُس کے رسول کی نافرمانی کرے اور اِس کے
حدود سے آگے بڑھے خدائے تعالےٰ اِسکو دوزخ میں داخل کریگا اور ہمیشہ
وہ شخص دوزخ میں رہیگا اور یہ بات ظاہر ہے کہ جو شخص صلوٰۃ اور صوم او

حج اور زکوٰۃ اور جہاد کا تارک ہے اور شرابخواری اور زنا کرنے اور بیگناہ کے
قتل کا مرتکب ہے تو وہ حدود الٰہی سے آگے بڑہنے والا ہے پس ضرور ہے
کہ وہ اہل عذاب سے ہو اسواسطے کہ اصول فقہ کے اندر یہہ بات ثابت ہوچکی
ہے کہ حرف من شرط کے مقام پر عموم کا مفید ہوا کرتا ہے اور جبکہ مخالف نے
اُسکو کافر کے اوپر محمول کیا اور مومن گنہگار کے اوپر محمول نہیں کیا تو اس کا یہ قول
خلاف دلیل ہوا اور علاوہ بریں بدو وجہ مخالف کا قول باطل ہوتا ہے (۱)
خداتعالےٰ نے مواریث کے متعلق اپنے حدود بیان فرماکر اُن لوگوں کو جو
اُن حدود کی پابندی کریں ثواب کا وعدہ فرمایا ہے۔ اور اُن لوگوں کے لئے
۲۲۳ جو اِن حدود کی پابندی نہ کریں وعید فرمائی ہے اور جو شخص کہ خدا و رسول پر
ایمان لائے تو وہ اِن حدود کی بلاشبہہ پابندی کرنے والا ہوگا بخلاف
اِس شخص کے کہ اِسکی ربوبیت کا مُنکر اور اُس کے انبیا اور اِس کے احکام کا
مکذب ہو پس اسکو اِن حدود کی طرف رغبت دلانا زیادہ ضروری ہے بہ
نسبت اُس شخص کے کہ جو خدا و رسول پر ایمان لایا جسکی ذات سے یہ بات
بعید ہے کہ حدود الٰہی کی پابندی نکرے اور جبکہ ابتدائی آیت سے مومن
مراد ہوا تو آخر آیت سے بھی وہی مراد ہوگا۔ (۲) خداتعالےٰ فرماتا ہے۔
تلک حدود اللہ اور اسمیں شبہہ نہیں ہے کہ اِس سے حدود مذکورہ مراد ہیں
پھر خداتعالےٰ نے اُنکی پابندی پر وعدہ کو اور نافرمانی پر مترتب فرمایا ہے
پس سیاق آیت کا مقتضی یہہ ہے کہ اِنہیں حدود میں نافرمانی کرنے کے ساتھ
وعید متعلق ہے نہ یہ کہ اُن کے ساتھ دوسری حدود بھی شامل کیجائیں اِسی واسطے

اِن حدود سے تعدّی کرنے میں اہل ایمان کو زجر ثابت ہوگا اور اگر اُس سے
اہل ایمان مراد ہوں تو اُنکو زجر نہیں ہو سکتا اور جبکہ ثابت ہوگیا کہ اِس وعید
سے سب لوگ مراد ہیں خواہ مومن ہوں یا کافر تو اِن لوگوں کا قول باطل ہوگیا
جو کافر کے ساتھ وعید کو خاص بتلاتے ہیں اور اگر کوئی اعتراض کرے کہ و
یتعدّ حدودہ جمع مضاف ہے اور جمع مضاف تمھارے نزدیک
عموم کے مفید ہوتی ہے جیسے کوئی کہے ضَرَبْتُ عُبَيْدِي تو اُس سے
تمام غلاموں کا مارنا مراد ہوتا ہے اور جب یہ بات ثابت ہوگئی تو معلوم
ہوا کہ یہ آیت اُس شخص کے ساتھ خاص ہے کہ جو تمام حدود الٰہی میں تعدّی
کرے اور وہ کافر ہے نہ مومن تو اِس کا یہ جواب ہے کہ از روئے لفظ اگرچہ تمھارا
۲۴ قول ٹھیک معلوم ہوتا ہے لیکن چند قرینے اِس بات پر دلالت کرتے ہیں کہ
تمام حدود میں تعدّی کرنا مراد نہیں ہے (۱) ویتعدّ حدودہ سے پہلے
خدا تعالےٰ نے فرمایا ہے تلک حدود اللہ پس دونوں جگہ پر حدود سے
وہی حدود مذکورہ مراد ہونگے۔ (۲) اہل اسلام کا اسبات پر اتفاق ہے کہ مسلمانوں کو
بھی اِس آیت سے حدود الٰہی میں نافرمانی کرنے سے زجر اور مخالفت کرنا مقصود
ہے اور اگر تمھارا قول صحیح ہو تو صرف کافروں کے لئے ممانعت ثابت ہو مومنین
کے لئے ممانعت نہ ثابت ہو (۳) اگر حدود سے تمام حدود مراد ہوں تو اِس پر
وعید کے مرتب فرمانے کا کوئی نتیجہ نہ نکلیگا اِسواسطے کہ کوئی شخص تمام حدود الٰہی
میں تعدّی نہیں کر سکتا اِسواسطے کہ بیشتر حدود ایسے ہیں کہ تعدّی کے اندر جمع
نہیں ہو سکتے یعنی اِن میں تضاد ہوتا ہے مثلاً کوئی شخص ایک حالت میں مذہب

ثنویت اور نصرانیت کا معتقد نہیں ہو سکتا اور دُنیا میں کوئی شخص ایسا نہیں
پایا جاتا کہ جس نے کوئی گناہ نہ چھوڑا ہو (۴) جو شخص مومن کو قصداً قتل کر ڈالے
اُس کے حق میں خدا تعالے نے فرمایا ہے وَمَن يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَاؤُهُ
جَهَنَّمُ خَالِدًا فِيهَا یعنے جو شخص مومن کو قصداً خون کر ڈالے اِس کی جزا جہنم
ہے ہمیشہ اِس میں رہے گا اِس آیت سے ثابت نہیں ہے کہ قتل مومن
کی جزا خلود فی النار ہے اور یہ بھی ضرور ہے کہ اُسکو یہ جزا دیجائیگی لقولہ تعالے
مَن يَعْمَلْ سُوءًا يُجْزَ بِهِ یعنی جو کوئی بُرا کام کریگا اُس کا بدلہ پائیگا۔ (۵) خدا تعالے
فرماتا ہے يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا لَقِيتُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا زَحْفًا فَلَا تُوَلُّوهُمُ
الْأَدْبَارَ وَمَن يُوَلِّهِمْ يَوْمَئِذٍ دُبُرَهُ إِلَّا مُتَحَرِّفًا لِّقِتَالٍ أَوْ مُتَحَيِّزًا إِلَىٰ
فِئَةٍ فَقَدْ بَاءَ بِغَضَبٍ مِّنَ اللَّهِ وَمَأْوَاهُ جَهَنَّمُ وَبِئْسَ الْمَصِيرُ
یعنے اے ایمان والو جب تُم کافروں سے لڑائی کے لئے ٹھہر جاؤ تو اُنکی طرف ۲۵
پیٹھ مت پھیرو اور جو اُس روز اُن کی طرف پیٹھ پھیرے گا بجز اُس شخص کے
جو لڑائی کے لئے داؤ کرے یا اپنے گروہ میں ملنے کے آئے پس اُس نے خُدا کے
غُصّہ کی طرف رجوع کیا اور اُس کا ٹھکانا جہنم ہے اور جہنم بُری بازگشت ہے (۶)
خدا تعالے فرماتا ہے فَمَن يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ یعنی جو ذرہ بھر
نیکی کریگا اُسے دیکھ لیگا اور جو ذرہ بھر بُرائی کرے گا اُسے دیکھ لیگا۔ (۷) خدا تعالے
فرماتا ہے يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُم بَيْنَكُم بِالْبَاطِلِ یعنی اے
ایمان والو اپنے مالوں کو باطل طور پر مت کھاؤ اور اسکے کچھ بعد فرماتا ہے وَمَن
يَفْعَلْ ذَٰلِكَ عُدْوَانًا وَظُلْمًا فَسَوْفَ نُصْلِيهِ نَارًا یعنی جو شخص سرکشی

اور ظلم سے کرے گا تو عنقریب ہم اُسکو دوزخ میں پہونچائینگے (۸) خدا تعالےٰ
ارشاد فرماتا ہے اِنَّهٗ مَن يَّاتِ رَبَّهٗ مُجرِمًا فَاِنَّ لَهٗ جَهَنَّمَ لَا يَمُوتُ
فِيهَا وَلَا يَحيٰى وَمَن يَّاتِهٖ مُؤمِنًا قَد عَمِلَ الصّٰلِحٰتِ فَاُولٰئِكَ لَهُمُ الدَّرَ
جٰتُ العُلٰى یعنی تحقیق شان یہ ہے کہ جو شخص اپنے پروردگار کے پاس
مجرم بنکر آئے گا تو اُس کے لئے جہنم ہے نہ اُس میں مریگا اور نہ زندہ رہے گا اور
جو مومن ہو کر اُس کے پاس آئیگا اچھے کام کرکے تو اِن لوگوں کے لئے بلند درجے
ہیں اِس سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ کافر اور فاسق عذاب دائمی کے مُستحق ہیں
جسطرح کہ مومن مطیع ثواب کا مُستحق ہے (۹) خدا تعالےٰ فرماتا ہے وَقَد خَابَ
مَن حَمَلَ ظُلمًا یعنی نامراد ہو گیا وہ شخص جس نے ظلم اختیار کیا اِس سے معلوم
ہوتا ہے کہ جو شخص نماز روزہ کرتا ہو اور ظالم ہو تو وہ بھی اِس وعید میں داخل ہے۔ ۲۶
(۱۰) معاصی کا بیان فرما کے خدا تعالےٰ نے ارشاد فرمایا ہے وَمَن يَّفعَل ذٰلِكَ
يَلقَ اَثَامًا يُّضٰعَف لَهُ العَذَابُ يَومَ القِيٰمَةِ وَيَخلُد فِيهٖ مُهَانًا
یعنی جو ایسا کریگا گناہ سے ملیگا اور قیامت کے روز اسکو بڑھا کر عذاب دیا جائیگا
اور ہمیشہ ذلت کے ساتھ اِس میں رہے گا۔ اِس سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ فاسق
اور کافر کا حال ایک ہی ہے یعنی دونوں ہمیشہ دوزخ میں رہینگے بجز اِس کے
جو اپنے فسق سے توبہ کریں یا کفر کو چھوڑ کر ایمان اختیار کریں (۱۱) ارشاد ہوتا ہے
مَن جَآءَ بِالحَسَنَةِ فَلَهٗ خَيرٌ مِّنهَا وَهُم مِّن فَزَعٍ يَّومَئِذٍ اٰمِنُونَ وَمَن
جَآءَ بِالسَّيِّئَةِ الآیۃ جو شخص نیکی لائیگا تو اُس کے لئے اُس سے بہتر ملیگی اور
وہ لوگ اس روز پریشانی سے امن میں ہونگے اور جو بُرائی کرے گا تو اُس کا یہ

حال ہوگا الاآخراس سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ جسطرح تمام عبادتوں پر خدائتعالیٰ
کا وعدہ ہے اِسی طرح تمام گناہوں پر اسکی وعید متعلق ہے (۱۲) فامّا من طغیٰ
وآثر الحیاۃ الدنیا فان الجحیم ھی الماویٰ یعنی جو شخص سرکشی کرے
اور حیات دُنیاوی کو اختیار کرے تو دوزخ اُس کا ٹھکانا ہے (۱۳) ومن یعص
اللہ ورسولہ فان لہ نار جھنم یعنی جو شخص خدا ورسول کی نافرمانی کرے اُسکے
لئے دوزخ کی آگ ہے اور اِس آیت میں کافر اور فاسق کی کچھ تفصیل نہیں ہے
(۱۴) یہی آیت جسکی ہم تفسیر کررہے ہیں بلیٰ من کسب سیّئۃً وّاحاطت
بہٖ خطیئتہٗ الآیۃ پس خدائتعالیٰ نے آیت کے شروع میں سے فرقہ مرجیہ کا قول
٢٧ بیان فرمایا ہے یعنی وقالوا لن تمسنا النار الا ایاما معدودات پھر خدائتعالیٰ
اُن کے قول کو ردّ فرماتا ہے اور ارشاد فرماتا ہے بلیٰ من کسب سیّئۃً وّ
احاطت بہٖ خطیئتہٗ فاولٰئک اصحاب النار ھم فیھا خالدون پس
یہ وہ آیات ہیں جن سے معتزلہ اور خوارج نے اپنے قول پر استدلال کیا ہے اِسواسطے
کہ اِن سب آیات میں حرفِ مَن شرط کے موقع پر موجود ہے اور اِس بات کو چند
وجوہ ثابت کیا ہے کہ ہر لفظ عموم کا مفید ہوتا ہے (۱) اگر حرف مَن عموم کے لئے
موضوع نہ ہوتا تو دو احتمال تھے خصوص کے لئے موضوع ہوتا یا عمومؔ اور خصوص کے
اندر مشترک ہوتا اور یہ دونوں باتیں باطل ہیں پس ثابت ہوا کہ عموم کے لئے موضوع
ہے پہلے امر کے باطل ہونے کی یہ وجہ ہے کہ اگر خصوص کے لئے موضوع ہوتو لازم
آتا ہے کہ جب متکلم اِس قسم کا کلام بولے تو ہر شخص کو جس سے وہ شرط عمل میں آئے
جزا دینا خوب نہ ہوا اسواسطے کہ اِس تقدیر پر وہ جزا اُس شرط کے اوپر مرتب نہ ہوگی

حالانکہ سب جانتے ہیں کہ جو شخص یہ بات کہے مَن دَخَلَ دَارِی اَکرَمتُہٗ
یعنی جو کوئی میرے گھر آئیگا اُسکی میں تعظیم کرونگا تو اس متکلم کو چاہیئے کہ تمام آنے
والوں کی تعظیم کرے پس معلوم ہوا کہ یہ لفظ خصوص کے لئے نہیں ہے اور مشترک
بھی نہیں ہو سکتا بدو وجہ ایک تو یہ کہ اشتراک اصل کے خلاف ہے دوسرے
یہ کہ اگر مشترک ہو تو جب تک متکلم سے تمام احکامات کا استفسار نہ کیا جائے
جزا کی شرط پر مرتب ہونیکی کیفیت نہیں معلوم ہو سکتی مثلاً اگر کوئی کہے مَن دَخَلَ
دَارِی اَکرَمتُہٗ تو اس سے کہنا چاہیئے تیری مراد مردوں سے ہے یا عورتوں
سے اور جب وہ کہے مردوں سے مراد ہے تو دریافت کرنا چاہیئے عرب سے
مراد ہے یا عجم سے اور جب کہے عرب سے مراد ہے تو دریافت کرنا چاہیئے عرب
سے مراد ہے یا عجم سے اور جب کہے عرب سے مراد ہے تو کہنا چاہیئے ربیعہ ۲۸
سے مراد ہے یا مضر سے وھلم جرا یہاں تک کہ تمام احتمالات اس سے
دریافت کرنے چاہئیں اور یہ بات ظاہر ہے کہ اہل لسان اس بات کو پسند
نہیں کرتے پس ثابت ہوگیا کہ قول بالاشتراک باطل ہے (۲) جب کوئی
شخص کہے مَن دَخَلَ دَارِی اَکرَمتُہٗ تو ہر ذی عقل کا استثناء اس سے صحیح
ہوگا اور استثناء سے وہی چیز خارج ہوتی ہے جسکا داخل ہونا قبل از استثناء
ضروری ہوتا ہے اسواسطے کہ استثناء متصل میں مستثنیٰ منہ کے تحت میں
مستثنیٰ کا دخول صحیح ہونا ضروری ہے اب باقی رہی یہ بات کہ صحیح ہونیکے ساتھ
داخل ہونے کا اعتبار ضروری ہو یا ضروری نہ ہو تو ان دونوں میں سے پہلا احتمال
بچند وجوہ باطل ہے (۱) اگر یہ بات صحیح ہو تو لازم آتا ہے کہ جماعۃ فقہاء الا

کا نام انگریزی - اُردو - فارسی - عربی زبان میں لغات کی ترتیب پر درج کیا گیا ہے - جس مرض یا دوا کا حال معلوم کرنا ہو تو فوراً لغات کے طور پر اسمیں نکالو اور دیکھلو خواہ اُس کا نام آپکو اُردو زبان میں آتا یا فارسی - یا عربی - یا انگریزی میں اِسکی مدد سے خود کامل طور پر علاج کر سکتے ہو یا کم از کم کسی خاص نسخہ و معالجہ کی جانچ پڑتال - اور قابل اخفا امراض میں جب چاہو کامل رائے حاصل کر سکتے ہو - ہر مرض کے علاج میں - انگریزی و یونانی نسخہ جات جو اعلےٰ درجہ پر قابل اعتبار ہیں درج کئے گئے ہیں سہل الحصول اور دیسی ادویہ کی طرف سے خاص توجہ دی گئی ہے تاکہ اِسکی مدد سے - شہر و دیہات میں علاج بلا دقت ہو سکے - ہر فہم و ذی علم کے لئے یہ کتاب حالتِ صحت میں رفیق جانفزا اور ایام مصیبت میں مونس و غمگسار ہوگی اِس کے تتمہ میں اخلاقی اور روحانی امراض کا علاج نہایت ہی دلچسپ اور معقول طور پر درج کیا گیا ہے - یہ ایک ایسی جامع اور مفید - اور قابل اعتبار کتاب ہے کہ اِسکی نظیر زمانہ سابق و حال کی کتابوں میں نہیں دیکھی جاتی - یہ کتاب تین جلدوں میں ہے قیمت فی جلد ؎ کُل قیمت ہر سہ جلد عہ - کمپانڈروں - طالبعلموں - اور غریب علم دوست اشخاص کو بشرط تصدیق ڈاکٹروں - ہیڈ ماسٹروں اور معزز عہدہ داروں کے نصف قیمت پر دیجا سکتی ہے -

۵ - رسالہ اعضائے مخصوص - اِسمیں تمام امراض مخصوصہ مثلاً آتشک - سوزاک و جریان - نامردی - ظرات جلق - عقر - سرعت انزال - احتلام - عسرت الطمث - اسقاط وغیرہ کا علاج - جماع کے قواعد اور آداب - اور بہت سے ضروری مضامین لُغت کی ترتیب پر درج کئے گئے ہیں - نیز تمام ادویہ جوان کے اعضا کے متعلق ہیں درج ہیں زمانہ موجودہ کی تمام خرابیوں اور فسادات کا اسمیں کامل علاج ہے **قیمت** ۸ر

۶ - مفید النساء والصبیان - اِس رسالہ میں اُن تمام ناگہانی دُکھوں - اور دردوں کا علاج ہے جو عورتوں کی بیخبری اور دایوں کی نادانی اور واہیات رسموں کی پابندی سے حاملہ اور زچہ اور نوزائیدہ کو ہمارے ملک میں وبائے عالمگیر کی طرح ہلاک کر رہے ہیں **قیمت** ۳ر

تشخیص الامراض - اِس کتاب میں مفید عام کی طرح تمام امراض لُغت کی ترتیب پر درج کئے جا کر ہر اک مرض کی تعریف - اسباب - کیفیت - علامات - امتحان اور تشخیص درج کئے گئے ہیں - طب - جراحی - امراض قابلہ - امراض العین - امراض النسوان - امراض الصبیان امراض الّسنین وغیرہ میں سے کوئی مرض مستثنےٰ نہیں رہا - تمام امراض پر یہ کتاب کامل طور سے حاوی اور جامع ہے یہ کتاب مفید عام کے ساتھ ملکر ڈاکٹری و یونانی کا ایسا کامل کتبخانہ بنجاتا ہے کہ پھر کسی کتاب کی ضرورت نہیں

الاشتہار

تراوڑی

یہ اشتہاری پرچہ ہے جو ایکہزار ماہوار
چھپکر تذکرۃ القرآن کے ساتھ ماہواری شائع ہوا
کریگا۔ شرح اندراج فی ماہ چار روپیہ فی صفحہ فی سہ ماہی ۱۰
فی صفحہ ششماہی انیس روپیہ اور فی سال [illegible] روپیہ فی صفحہ ہوگی۔ جو
صاحبان اپنی طبع شدہ اشتہارات یا رسایل بزبان اردو یا انگریزی وغیرہ
اشاعت کیواسطے ارسال فرماویں وہ بشرح ذیل شائع کئے جاسکتے ہیں بوزن ۱۴ ماشے
فی عدد چار روپیہ ماہوار۔ ۳ ماشے سے زیادہ ایک تولہ تک [illegible] روپیہ ماہوار۔
ایک تولہ سے زیادہ فی تولہ یا اسکی کسر سے [illegible] روپیہ ماہوار۔ تاجروں کے لئے
اپنی اپنی اشاعت کا یہ نہایت آسان ذریعہ ہے۔ اجرت اشتہار درخواست
کیساتھ آنی چاہئے۔ ورنہ عدم تعمیل معاف۔

نوٹ۔ تمام درخواستیں۔ بنام فتح محمد خاں مینجر تذکرۃ القرآن مقام تراوڑی
ضلع کرنال آنی چاہئیں۔

المشتہر

خاکسار فتح محمد خاں مینجر
تذکرۃ القرآن مقام تراوڑی
ضلع کرنال۔ صوبہ پنجاب

اس رسالہ کی قیمت سالانہ مع محصول ڈاک دو روپیہ ہے جو پیشگی آنی چاہیئے

وَمَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِي فَاِنَّ لَهٗ مَعِيْشَةً ضَنْكًا وَّنَحْشُرُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَعْمٰى

جس نے میرے ذکر سے منہ پھیرا پس اُس کے واسطے گذران تنگ ہوگی اور قیامت کے دن ہم اُسکو اندھا اُٹھاوینگے

تذکرة القرآن

جلد ۲ - نمبر ۹ | ماہ ستمبر ۱۹۰۰

{ یہ ایک ماہواری رسالہ ہی جو اغراض ذیل پر چھپکر شائع ہوتا ہی }

اوّل ۱ - قرآنی مضامین اور رسائل کو ماہواری رسالوں کی صورت میں شایع کرنا قرآن کریم کو تمام بنی نوع کیواسطے کامل واعظ اور حقیقی خیرخواہ ثابت کرنا اور ایسی تجاویز وتدابیر پیش کرنی جن سے قرآنی علوم کا رواج ہو۔

دوم ۲ - قرآن کی کاملیت وفضلیت کو تمام اقوام پر ظاہر کرنا اور اُس بیہودہ ضد اور تعصب کو دور کرنیکی کوشش کرنا۔ جسنے مذہب کو ایک دوسرے کا دشمن بناکر ہمدردی۔ اور راستبازی کو کھودیا اور تمام اقوام کو بالعموم حقیقی صلاحیت وسعادت سے محروم کردیا اور خداوند عالم کی سچی پرستش کی بجائے اُنکو رسومات کا پرستار بنادیا ہے۔

سوم ۳ - مخالفین کے اعتراضات کا جواب نہایت شایستگی اور حلم کے ساتھ قرآن مجید سے دینا۔ ضد اور تعصب کی رو سے کسی قوم۔ یا کسی بشر کی دل آزاری نکرنا۔ بلکہ سچی ہمدردی اور سچی خیرخواہی کے طور پر احسن طریق سے تمام بداخلاقی۔ بے دینی۔ اور بے ایمانی کے دور کرنیکی کوشش کرنا۔

چہارم ۴ - مسلمانوں کے مختلف فرقوں میں اتحاد پیدا کرنا۔

جن صاحبان کے ذمہ قیمت سال گذشتہ واجب الادا ہے براہ مہربانی مع قیمت سنہ رواں مرحمت فرماکر مشکور فرماویں اور عنداللہ ماجور ہوں

در مطبع عزیزی تراوڑی ضلع کرنال ملک پنجاب طبع شد + کتبہ محمد واجد علی دہلوی

عجیب و غریب اور تمام تعلیم یافتوں کیواسطے نہایت ضروری اور مفید کتابیں

مجموعہ تذکرۃ القرآن ۔ ۶۹۰ صفحہ مجلد جسمیں مفصلہ ذیل مضامین پر نہایت ہی عجیب و غریب بحث ہے

۱۔ (۱) دلایل ہستی باریتعالیٰ (۲) اسمائے باریتعالیٰ کی حقیقت اُن کے اعمال اور خواص (۳) مسئلہ تقدیر (۴) دعا کی حقیقت اور انعامات الٰہی کا ذکر (۵) کون لوگ غضب الٰہی کے نیچے ہیں اور کون گمراہ ہیں (۶) معاشرت یعنی مرد و عورت کے باہمی تعلقات کسطرح پر ہوتے ہیں (۷) اسلامی حفظ صحت ۔ (۸) غفلت کے خطرناک نتایج اور اُن کا کامل علاج (۹) ذکر و فکر کی حقیقت ۔ اُس کے نتایج اور اُن طاقتوں کو زائل کرنیکی خرابیاں قیمت مع محصول ڈاک دو روپیہ چھ آنہ ۔

۲۔ مفتاح القرآن ۔ اِسکو معمولی اُردو خواں ایک مہینہ میں یاد کرکے پانچہزار لغتوں اور ایک لاکھ سولہ ہزار صیغوں پر ایسا حاوی اور صرف نحو میں ایسا مشاق ہوجاتا ہے کہ قرآن مجید باترجمہ پڑھ سکتا ہے ۔ چھوٹے بچے بھی اسکو چار پانچ مہینہ میں یاد کرکے قرآن مجید با معنی پڑھ سکتے ہیں اور بے معنی پڑھنے کی برابر مدت میں ختم کرسکتے ہیں ۔ پس تمام بچوں جوانوں اور بوڑھوں کو چاہئے کہ اِسکو ضرور پڑھیں ۔ پھر تمام عمر قرآن مجید کی باترجمہ تلاوت کرتے رہیں ۔ ایسی عجیب خدا اور اُمت کی طرف سے ظلمت انگیز اِس سے بڑھکر اور کیا خوش نصیبی ہوسکتی ہے کہ محض چند ماہ کی معمولی محنت سے قرآن مجید باترجمہ آتا ہے ۔ تمام مسلمانوں کو چاہئے کہ اب بچوں کو بے معنی قرآن مجید پڑھانا چھوڑدیں اور اس قاعدہ کو پڑھاکر باترجمہ پڑھایا کریں ۔ کیونکہ آنکھوں کے ہوتے اندھا ہوکر چلنا سخت نادانی ہے اگر ایسا ہی کرینگے تو انشاء اللہ العزیز قرآنی آیتوں اور قصّوں کو ایسا رواج ہوجائیگا کہ تمام واہیات غزلیں گندے شعر اور جھوٹے قصّے جنھوں نے ہمارے دین اور دُنیا کو برباد کر رکھا ہے کُلیتہً ہوا ہوجاوینگے اِس قاعدے سے اُردو فارسی کے ہزار ہا لغت آجائیں گے جن سے مدرسے کی تعلیم میں بھی بڑی مدد ملیگی اور مڈل کا امتحان بجائے چھ سال کے چار سال میں پاس ہوسکیگا انشاء اللہ تعالیٰ ۔

۳ مفتاح العرب ۔ اِس کے ذریعہ سے معمولی اُردو خواں تمام صرف نحو عرب پر دو مہینہ میں ایسا حاوی اور مشاق ہوجاتا ہے ۔ کہ میزان ۔ منشعب ۔ صرف میر ۔ دستور المبتدی ۔ فصول اکبری ۔ نحو میر ہدایت النحو ۔ کافیہ ۔ شرح ملاں اور مراح الارواح ۔ وغیرہ وغیرہ سے دو سال میں نہیں ہوسکتا ۔ جو صاحب مفتاح القرآن کے بعد اسکو پڑھنا چاہیں ۔ وہ ایک مہینے میں ہی اِسکو ختم کرسکتے ہیں اِس کے بعد کسی دوسری کتاب صرفی یا نحوی کی ضرورت نہیں رہتی ۔

۴ ۔ مفید عام ۔ عرف معین الحکیم ۔ یہ ایک لغات ادویہ و علاج ہے ہر مرض اور دوا

تذکرۃ القرآن

ماہ ستمبر سنہ ۱۹۰۰ء

جلد ۲ نمبر ۹

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علےٰ رسولہ الکریم

تفاسیر قرآنی میں اختلاف اور اُن میں توفیق و تطبیق

{ سلسلہ کے لئے دیکھو رسالہ نمبر ۸ }

زیداً کے اندر جیسیں جمع منکر سے استثنا ہے اور جاء نی الفقراء الا زیدٌ کے اندر جنہیں جمع معرف سے استثنا ہے کچھ فرق نہوا اسواسطے کہ دونوں کلاموں کے اندر زید کا داخل ہونا صحیح ہے اور دونوں میں فرق بالبداہتہ معلوم ہے (۲) جب عدد سے استثنا نکیا جاتا تو اس چیز کا داخل ہونا مستثنےٰ عنہ میں ضروری ہوتا پس ثابت ہوا کہ تمام مقامات میں استثنیٰ کا یہی فائدہ ہو اسواسطے کہ کسی اہل لغت نے اُس استثنار میں جو عدد پر داخل ہوا اور اس میں کہ عدد پر داخل نہ ہو کچھ فرق نہیں کیا پس ثابت ہوا کہ استثنار میں وہی چیز خارج کیجاتی

کہ اگر استثنار نہ ہوتو اُس چیز کا داخل ہونا واجب ہووے اور اس سے ثابت
ہوتا ہے کہ حرف من شرط کے مقام پر عموم کے لئے آتا ہے۔ (۳) جب یہ
آیت نازل ہوئی انکم وما تعبدون من دون اللہ حصب جہنم یعنی
تحقیق تم اور وہ چیز کہ جسکو تُم سوائے خدا کے پوجتے ہو جہنم کا جھونک ہے تو
ابن زبعری نے کہا مَیں محمد صلے اللہ علیہ وسلم سے بحث کرونگا اور حضور کے مت
ہیں آکر اُس نے کہا اے محمدؐ کیا فرشتوں کی پرستش نہیں کیگئی کیا حضرت عیسے
ابن مریم کو لوگوں نے نہیں پوجا پس اُس نے بھی عموم لفظ سے استدلال
کیا تھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اِس کے کلام کو رد نہیں کیا پس
ثابت ہوا کہ حرف من عموم پر دلالت کرتا ہے (قسم دوم) معتزلہ کے دلائل
میں سے یہ ہے کہ جمع معرف باللام کے صیغہ سے وہ اِس میں استدلال کرتے
ہیں اور یہ صیغہ کئی آیات میں وارد ہوا ہے (۱) وان الفجار لفی جحیم
یعنی فاجر لوگ دوزخ میں ہونگے۔ جاننا چاہیے قاضی اور جبائی اور ابوالحسن
کا قول ہے کہ یہ صیغہ عموم کا مفید ہوتا ہے اور ابو ہاشم کا قول ہے کہ عموم
کا مفید نہیں ہوتا اور ہم کہتے ہیں اسبات کا ثبوت کئی طرح پر ہو سکتا ہے کہ یہ صیغہ
عموم کا مفید ہوتا ہے (۱) جب انصار نے امامت کی درخواست کی تو حضرت
ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے اِس حدیث سے استدلال کیا۔
الائمة من قریش اور انصار نے اِس حجت کو تسلیم کیا اگر جمع معرف باللام
الجنس استغراق پر دلالت نکرتی تو یہ حجت صحیح نہ ہوتی اِسواسطے کہ بعض الائمة
من قریش اسبات کے منافی نہیں ہے کہ دوسری قوم سے بھی کوئی امام ہو

اور حدیث شریف میں آیا ہے کہ جب حضرت ابو بکر صدیق رضؓ نے مانعین زکوٰۃ کے ساتھ قتال کرنے کا قصد کیا تو حضرت عمر رضؓ نے فرمایا کیا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے یہہ نہیں فرمایا ہے اُمِرتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰی یَقُولُوا لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ یعنی مجھ کو لوگوں سے قتال کرنے کا حکم ہے جبتک کہ وہ لا الہ الا اللہ نہ کہیں پس حضرت عمر رضؓ نے عموم لفظ سے استدلال کیا اور حضرت ابو بکر رضؓ یا کسی اور اصحابی نے یہ نہیں فرمایا کہ اِس سے یہ فائدہ نہیں حاصل ہوتا بلکہ استثنار کی کیطرف رجوع کیا اور فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اِلّا بحقھا اور زکوٰۃ بھی اِس کے حق میں سے ہے (۱) اِس جمع کی تاکید ایسی چیز سے ہوتی ہے پس ضرور ہوا کہ جمع معرف باللام استغراق کے مفید ہوا اور تاکید ہونے کا ثبوت اِس آیت سے ہوتا ہے فسجد الملائکۃ کلھم اجمعون اور بعد تاکید کے جمع معرف باللام کو استغراق کے لئے تقتضی ہونا متفق علیہ ہے اور موکد کا اصل میں استغراق کے لیے ہونا اِسواسطے ضروری ہے کہ یہ الفاظ تاکید کے ہیں اور تاکید کے معنے یہہ ہیں کہ جو ایک حکم اصل میں ثابت تھا۔ پس اگر اصل میں استغراق نہ ہوتا اور اِن الفاظ کی وجہ سے حاصل ہوا کرتا تو ان الفاظ سے حکم اصلی کی تقویت نہ ہوتی اور ایک حکم جدید پیدا ہوتا اور یہہ الفاظ اِس مجمل کا بیان ہوتے تاکید نہ ہوتے اور جبکہ یہ الفاظ بالاتفاق تاکید کے لئے آتے ہیں تو معلوم ہوا کہ اصل متبوع کے اندر استغراق پایا جاتا ہے (۳) اسم کے اوپر جب الف لام داخل ہوتا ہے تو اہل لغت سے منقول ہے کہ وہ اسم معرفہ ہو جاتا ہے پس ضرور ہے کہ الف لام سے ایسی چیز مراد ہو جسکی وجہ سے اِسم

جسم کی تعیین ہو جائے اور یہ تعیین جمع کے اندر اسوقت ہو سکتی ہے کہ اِس
سے تمام افراد مراد ہوں اِسواسطے کہ تمام افراد کا علم بالاجمال مخاطب کو ہوتا ہے
اور اگر تمام مراد نہوں بلکہ بعض ہوں تو معرفت اور تعیین نہیں ہو سکتی اِسواسطے
کہ بعض افراد بعض سے اولیٰ نہیں ہوتی پس وہ بعض مجہول ہو گئے اگر کوئی اعتراض
کرے جبکہ اِس سے اِس جنس کی ایک خاص جماعت مراد لیجائے تو اُس جنس
کی معرفت بایطور ہو سکتی ہے اِس کا یہ جواب ہے کہ اِس تقدیر پر الف لام کا
فائدہ کیا ہوگا یہہ بات بغیر الف لام کے بھی موجود ہوتی ہے اِسواسطے کہ اگر کسی
شخص نے کہا رایتُ رجالاً تو اسمیں جنس کی تمیز یعنے رجال کی غیر رجال سے
امتیاز اسمیں بھی حاصل ہو گئی پس ثابت ہوا کہ اِس کے علاوہ بھی الف کا کچھ فائدہ
ہوتا ہے اور وہ فائدہ بجز استغراق کے اور نہیں ہے (۴) جمع معرف باللام
سے ایک فرد کا استثناء صحیح ہوتا ہے خواہ کوئی فرد ہو اور اِس سے ثابت ہوتا ۴
ہے کہ جمع معرف باللام عموم کے مفید ہوتی ہے (۵) جمع معرف باللام کے
اندر نکرہ سے زیادہ کثرت کے معنے پائے جاتے ہیں اسواسطے کہ جمع منکر سے
جمع معرف کا استثناء کرنا صحیح ہوتا ہے اور اِس کے برعکس صحیح نہیں ہوتا
یعنے رایتُ رجالاً من الرجال کہہ سکتے ہیں اور یہ بات ظاہر ہے کہ مستثنیٰ
کی نسبت مستثنےٰ منہ میں بکثرت ہوتی ہے پس تقریر مذکورہ بالا سے ثابت ہوا کہ جمع
معرف کا مفہوم یا تو کل افراد ہونگے یا بعض بعض کا ہونا باطل ہے اِسواسطے کہ کل
کے علاوہ جتنے عدد ہوتے ہیں سبکا استثناء کرنا جمع معرف سے صحیح ہوتا ہے
اور یہ بات اوپر معلوم ہو چکی ہے کہ مستثنےٰ منہ میں مستثنیٰ کی نسبت بکثرت پائی جاتی

ہے پس ثابت ہوا کہ جمع معرف باللام استغراق کے مفید ہوتی ہے واللہ اعلم بالصواب

اور ابو ہاشم کے طریقہ کے موافق یعنی یہ کہ جمع معرف باللام عموم کے مفید نہیں

ہوتی ہے پس اِس آئت سے بدو وجہ استدلال ہو سکتا ہے (۱) جب کسی وصف

پر ایک حکم مترتب ہو تو اِس بات کی دلیل ہوتی ہے کہ وہ وصف اِس حکم کی علت

ہے پس وان الفجار لفی جحیم کا مقتضیٰ یہ ہے کہ فجور دخول دوزخ کے لئے

علت ہے اور جب یہ ثابت ہوگیا تو حکم عام ہونا لازم ہوگیا اِسواسطے کہ اسکی

علت عام ہے اور یہی مدعا تھا اور اِس باب میں طریقہ تیسرا بھی ہے جسکو نحویوں

نے بیان کیا ہے اور وہ یہہ ہے کہ انّ الفجّار میں الف لام تعریف نہیں ہے

بلکہ الّذی کے معنی میں ہے اور اِس کا ثبوت بدو وجہ ہوتا ہے (۱) اِس کے

۵ جواب میں حرف فا آتا ہے جیسے اِس آئت کے اندر والسّارق والسّارقة

فاقطعوا ایدیھما۔ یا جِس طرح کوئی کہے الّذی یلقانی فلهٗ درھم یعنی

جو مجھے ملاقات کرے اُس کے لئے درہم ہے (۲) جِس کے اوپر الف لام داخل

ہوتا ہے فعل کا عطف کرنا اُس کے اوپر درست ہوتا ہے چنانچہ خدا تعالےٰ

فرماتا ہے انّ المصدّقین والمصدّقات واقرضوا اللہ قرضًا حسنًا پس

اگر انّ المصدّقین بمعنے انّ الّذین اصدقوا کے نہوتا تو اُس کے اوپر واقرضوا اللہ

کا عطف صحیح نہوتا اور جبکہ یہہ عطف موجود ہے تو ثابت ہوگیا کہ انّ الفجار لفی

جحیم کے معنی یہ ہوئے انّ الّذین فجروا فھم فی الجحیم اور یہ عموم کا مفید

ہے (۱) یہ آیت ہے جِس سے اِس امر کے اوپر استدلال کیا گیا ہے یوم نحشر

المتقین الی الرحمٰن وفدًا ونسوق المجرمین الی جھنم وردًا یعنی جس روز کہ

ہم پرہیزگاروں کو رحمن کی طرف سوار کرکے جمع کریں گے اور مجرموں کو جہنم کی طرف
پیاسا ہانکیں گے۔ پس اس آیت کے اندر المجرمین کا لفظ جمع معرف باللام ہے
(۳) ونذر الظالمین فیھا جثیا یعنی ظالموں کو ہم اس میں اوندھا چھوڑ
دینگے (۴) ولو یواخذ اللہ الناس بظلمھم ماترک علیٰ ظھرھا من دابۃ
ولکن یوخرھم اگر خدا تعالیٰ لوگوں کو بسبب ان کے ظلم کے پکڑے تو زمین
کی پشت کے اوپر کوئی چلتا ہوا جانور نہ چھوڑے مگر ان کو تاخیر دیتا ہے اس آیت
کے اندر بیان فرمایا ہے کہ خدا تعالیٰ ان کے عذاب میں تاخیر کرتا ہے اور
اس کا صدق اسبات پر موقوف ہے کہ ایک روز خدا تعالیٰ انکو عذاب
دیوے (قسم سوم) عمومات میں سے وہ جمع کے صیغے ہیں جو الذی کے کلمہ ۶
کے ساتھ مقرون ہیں وہ یہہ ہیں (۱) وَیْلٌ لِّلْمُطَفِّفِیْنَ الَّذِیْنَ اِذَا اکْتَالُوْا
عَلَی النَّاسِ یَسْتَوْفُوْنَ یعنی خرابی ہے ڈنڈی مارنے والوں کے لئے کہ جب
لوگوں سے ناپ کر لیتے ہیں تو پورا لیتے ہیں (۲) اِنَّ الَّذِیْنَ یَاْکُلُوْنَ اَمْوَالَ
الْیَتٰمٰی ظُلْمًا اِنَّمَا یَاْکُلُوْنَ فِیْ بُطُوْنِھِمْ نَارًا وَسَیَصْلَوْنَ سَعِیْرًا
یعنی جو لوگ یتیموں کا مال ظلم سے کھاتے ہیں وہ اپنے پیٹوں کے اندر
آگ ہی بھرتے ہیں اور عنقریب دوزخ میں جائینگے (۳) اِنَّ الَّذِیْنَ
تَوَفّٰھُمُ الْمَلٰئِکَۃُ ظَالِمِیْ اَنْفُسِھِمْ الآیۃ یعنی جن لوگوں کی فرشتے جان نکالتے
ہیں اور وہ لوگ اپنی جانوں پر ظلم کرتے ہوئے ہوتے ہیں تو فرشتے ان سے
کہتے ہیں الخ پس اس آیت میں خدا تعالیٰ نے ظاہر فرمایا ہے کہ جو شخص
ہجرت کو ترک کردے اور رسول کی نصرت نکرے اسکی یہ سزا ہے اگرچہ وہ

شخص خدا اور رسولؐ کا اقرار کرتا ہو (۴) وَالَّذِیْنَ کَسَبُوا السَّیِّاٰتِ جَزَاۗءُ سَیِّئَۃٍ بِمِثْلِھَا وَتَرْھَقُھُمْ ذِلَّۃٌ یعنی جن لوگوں نے برائیاں کمائی ہیں تو برائی کا بدلہ اسی کی مثل ہے اور اُن کے اوپر ذلت چھائیگی - اِس آیت کے اندر خداتعالےٰ نے کافر اور غیر کافر کے اندر فرق نہیں فرمایا (۵) وَالَّذِیْنَ یَکْنِزُوْنَ الذَّھَبَ وَالْفِضَّۃَ وَلَا یُنْفِقُوْنَھَا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ یعنی جو لوگ چاندی اور سونا جمع کرتے ہیں اور خداتعالیٰ کی راہ میں اسکو خرچ نہیں کرتے (۶) وَلَیْسَتِ التَّوْبَۃُ لِلَّذِیْنَ یَعْمَلُوْنَ السَّیِّاٰتِ حَتّٰی حَضَرَ اَحَدَھُمُ الْمَوْتُ قَالَ اِنِّیْ تُبْتُ الْاٰنَ یعنی اُن لوگوں کی توبہ نہیں ہے جو برائیاں کرتے رہتے ہیں یہانتک کہ جب اُنمیں سے کسی کو موت آتی ہے تو کہتا ہے اب میں نے توبہ کرلی - پس اگر خالق اہل وعید اور اہل عذاب نہ ہوتا تو اِس قول کے کیا معنے ہوتے بلکہ اسکو توبہ کرنے کی ضرورت ہی نہ ہوتی (۷) اِنَّمَا جَزٰۗءُ الَّذِیْنَ یُحَارِبُوْنَ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ وَیَسْعَوْنَ فِی الْاَرْضِ فَسَادًا اَنْ یُّقَتَّلُوْٓا اَوْ یُصَلَّبُوْٓا یعنی جو لوگ خدا سے اور اُس کے رسول سے لڑتے ہیں اور زمین کے اندر فساد مچاتے ہیں اُنکی جزا یہی ہے کہ اُنکو قتل کردیا جائے یا سُولی دیجائے -

(۸) اِنَّ الَّذِیْنَ یَشْتَرُوْنَ بِعَھْدِ اللّٰہِ وَاَیْمَانِھِمْ ثَمَنًا قَلِیْلًا اُولٰۗئِکَ لَا خَلَاقَ لَھُمْ فِی الْاٰخِرَۃِ - یعنی جو لوگ خدا کے عہد اور اپنی قسموں سے ثمن قلیل کو مول لیتے ہیں یہ لوگ ایسے ہیں کہ آخرت میں اُن کے لئے حصہ نہیں ہے (قسم چہارم) عمومات میں سے کل کا لفظ ہے جیساکہ اِس آیت کے اندر موجود ہے وَلَوْ اَنَّ لِکُلِّ نَفْسٍ ظَلَمَتْ مَا فِی الْاَرْضِ لَافْتَدَتْ بِہٖ یعنی

اگر ہر نفس ظالمہ کے پاس جو کچھ زمین میں ہے سب کچھ ہو تو اپنے بدلے میں دیڈالے پس اس آیت کے اندر اللہ پاک نے ظاہر فرمایا کہ ظلم کرنے والوں کو اُن کے ظلم کی یہ سزا دیجائیگی (قسیم پنجم) اِس کے ثبوت کی یہ ہے کہ خدا تعالےٰ نے جو کچھ وعیدات فرمائی ہیں سب خدا تعالےٰ پوری فرمائیگا اور اِس کا ثبوت اِس آیت سے ہوتا ہے لَا تَخْتَصِمُوا لَدَيَّ وَقَدْ قَدَّمْتُ إِلَيْكُم بِالْوَعِيدِ مَا يُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَيَّ وَمَا أَنَا بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيدِ یعنی میرے پاس جھگڑا مت کرو میں پیشتر تمھارے پاس وعید بھیج چکا میرے پاس بات میں فرق نہیں آتا اور میں بندوں پر ظالم نہیں ہوں اور اِس آیت سے بدو وجہ استدلال ہوتا ہے (۱) خدا تعالےٰ نے اُن کے عذر دور کرنے کی علت یہ بیان فرمائی ہے کہ تمھارے پاس وعید پہنچ چکی تھی تو یہ مقصود ہوا کہ وعید کے آجانیکے بعد کسیکو عذر باقی نہیں رہا اور کسیکو اُس کے عذاب سے رہائی نہیں ہوسکتی۔ (۲) مَا يُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَيَّ سے صریح طور پر ثابت ہوتا ہے کہ جس عذاب کے اوپر وعید کے الفاظ دلالت کیتے ہیں خدا تعالےٰ ویسا ہی ظاہر فرمائیگا۔ یہ تمام وہ عمومات قرآنی ہے جن سے اُن لوگوں نے اپنے مدعا پر استدلال کیا ہے اور عمومات حدیث بھی کثرت سے ہیں جن سے وہ لوگ استدلال کرتے ہیں۔

8

(قسیم اوّل) وہ احادیث جن کے اندر لفظ مَنْ سے عموم کے معنے پائے جاتے ہیں (۱) وقاص بن ربیعہ نے مسور بن شدادؓ سے روائت کی ہے وہ کہتے ہیں رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے مَنْ أَكَلَ بِأَخِيهِ أَكْلَةً أَطْعَمَهُ اللّٰهُ مِنْ نَارِ جَهَنَّمَ الحدیث یعنی جو شخص اپنے بھائی کا ایک خوراک کھانا کھائیگا

خدا تعالےٰ اُس کو دوزخ کی آگ سے کھلائے گا اور جو اپنے بھائی کا ایک
جوڑا چھینے کا لیگا خدا تعالےٰ اُسکو آتشِ دوزخ کے کپڑے پہنائے گا اور جو شخص
ایک جگہ بھی دکھاوے یا نام کے لئے کھڑا ہوگا خدا تعالےٰ اُسکو اُسکی جزا دیگا
اور یہ حدیث فاسق کے حق میں نص ہے (۲) آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا ہے مَنْ کَانَ ذَا لِسَانَیْنِ وَکَانَ ذَا وَجْھَیْنِ کَانَ فِی النَّارِ ذَا
لِسَانَیْنِ وَ ذَا وَجْھَیْنِ یعنی جو شخص دو زبان اور دو مُنھ کا آدمی ہوگا دوزخ میں
بھی وہ دو زبان اور دو مُنھ کا ہوگا۔ اور اِس حدیث کے اندر رسولخدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے کافر یا غیر کافر کی کچھ تفصیل بیان نہیں فرمائی (۳) سعید بن زید
9 کہتے ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے مَنْ ظَلَمَ قِیدَ شِبْرٍ مِنَ
اَرْضٍ الحدیث یعنی ظلم سے کسی کی ایک بالشت بھر زمین لیگا قیامت کے
روز اُس کے گلے میں ساتوں زمینیں طوق کرکے ڈالدی جائینگی (۴) حضرت
انس رضؓ کہتے ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اَلْمُؤمِنُ مَنْ اَمِنَہُ
النَّاسُ وَالْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ المسلمُونَ مِنْ لِسَانِہٖ وَیَدِہٖ وَالْمُھَاجِرُ مَنْ ھَجَرَ
السُّوْءَ وَالَّذِیْ نفسی بِیَدِہٖ لَا یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ عَبْدٌ لَا یَاْمَنُ جَارُہٗ بَوَائِقَہٗ
یعنی مومن وہ ہے جس سے لوگ امن میں ہوں اور مُسلم وہ شخص ہے جسکی
زبان اور ہاتھ سے مُسلمان سلامت رہتے ہوں اور مہاجر وہ ہے جو بدی کو
چھوڑ دے قسم اِس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے جنت میں وہ
بندہ داخل نہو گا جو اپنے ہمسایہ کو اپنے ظلم سے امن میں نہ رکھے اِس حدیث
سے فاسق ظالم کے لئے وعید ثابت ہوتی ہے اور ثابت ہوتا ہے کہ وہ نہ مُسلم

نہ مومن جیسا کہ معتزلہ قائل ہیں کہ کفر اور اسلام کے درمیان میں واسطہ ثابت کرتے ہیں (۵) **ثوبان** رضی اللہ عنہ رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا آپنے مَنْ جَاءَ یَوْمَ القیامۃ بریئًا مِنْ ثلاثۃٍ دَخَلَ الجنۃ الکبر والغلول والدین یعنی جو شخص قیامت کے روز تین باتوں سے پاک ہوکر آئیگا جنت میں داخل ہوگا تکبر اور فریب اور قرض اور اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جس شخص کے اندر یہ تین باتیں ہونگی وہ داخل جنت نہوگا اور نہ اس کلام کے کچھ معنے ہونگے اور دین سے یہ مراد ہے کہ جو شخص گنہگار مرجائے اور توبہ کا ارادہ نہ رکھتا ہو اور توبہ نکی ہو (۶) ابن **عمر** رض سے مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کُلُّ مسکرٍ خمرٌ وکُلُّ خمرٍ حرامٌ ومَنْ شَرِبَ الخمر فی الدُّنیا ولم یتب منہا لم یشربہا فی الاخرۃ یعنی ہر نشہ اور چیز شراب ہے اور ہر شراب حرام ہے اور جو شخص دنیا میں شراب پیئیگا اور اس سے توبہ نکریگا تو آخرت میں اُسکو نہ پیئیگا اور یہہ حدیث فاسق کی وعید کے حق میں اور اسبات سے کہ وہ اہل خلود سے ہے صریح ہے اسواسطے کہ جب آخرت میں اُسکو پیئیگا تو اُسکا حاصل یہی ہے کہ جنت میں نہ داخل ہوگا اسواسطے کہ جنت میں وہ چیزیں ہیں کہ جنکی دل خواہش کرتا ہے اور آنکھوں کو اُن سے لذت حاصل ہوتی ہے (۷) حضرت **ام سلمی** رض سے روایت ہے وہ کہتی ہیں کہ فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انّما انا بشر مثلکم ولعلکم تختصمون الیّ ولعل بعضکم الحن بحجتہٖ من بعض فمن قضیت لہٗ بحق اخیہ فانّما قطعت لہٗ قطعۃ من النّار یعنی تمھاری مثل ایک بشر ہوں اور ایسا ہوتا ہے کہ تُم میرے پاس کوئی جھگڑا لاتے ہو

اور ایسا ہوتا ہے کہ تم میں سے کوئی شخص دوسرے کی نسبت اپنی دلیل صفائی کے ساتھ بیان کرتا ہے اور جس کے لئے میں اُس کے بھائی کے حق کا حکم دیدوں تو میں نے اس کے لئے دوزخ کا ٹکڑا کاٹ کر دیدیا (۸) ثابت بن ضحاک رضؓ سے مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے من حلف بملۃ سوائے الاسلام کاذباً متعمدا فھو کما قال ومن قتل نفسہ بشئ یعذب بہ فی نار جہنم یعنی جو شخص سوا اسلام کے کسی دوسرے ملت کی قصداً جھوٹی قسم کھائے گا یعنی مثلاً کہے اگر میں نے ایسا کیا۔ تو میں نصرانی ہوں یا یہودی ہوں۔ تو وہ ویسا ہی ہوگا اور جو شخص کسی چیز سے اپنی جان کو قتل کر ڈالے آتش دوزخ میں اُسی چیز سے اُسکو عذاب دیا جائیگا (۹) عبد اللہ بن عمر رضؓ سے مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نماز کے بارہ میں فرمایا ہے من حافظ علیہا کانت لہ نوراً وبرھاناً الحدیث یعنی جو شخص نماز کی پابندی کرے گا وہ اس کے لئے قیامت کے روز نور اور برہان اور نجات ہوگی اور جو اسکی پابندی نہ کرے گا اُس کے لئے نہ نور ہوگا نہ برہان نہ نجات نہ ثواب اور وہ شخص قیامت کے روز قارون اور ہامان اور فرعون اور ابی بن خلف کے ساتھ ہوگا اور یہ حدیث اسبات میں نص ہے نماز کے چھوڑنے سے اعمال حبط ہو جاتے ہیں اور وہ شخص ہمیشہ دوزخ میں رہیگا (۱۰) حضرت ابن عباس رضؓ سے مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے من لقی اللہ مدمن خمر لقیہ کعابد وثن یعنی جو شخص شراب کا عادی ہو کر خدا سے ملیگا تو بت پرست ١١

کی مانند ہو کر ملیگا اور جب یہ بات ثابت ہوگئی کہ اِس سے عمل کا حبط کرنا مراد ہے (۱۱) ابو ہریرہؓ سے مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کسی ہتھیار سے اپنی جان کو قتل کرے گا تو اُس کا ہتھیار اُس کے ہاتھ میں ہوگا اپنے پیٹ میں اُسکو مارتا ہوگا اور ہمیشہ کے لئے آتش دوزخ میں گرے گا اور جو شخص کسی پہاڑ سے قصداً گر کر اپنی جان کو ہلاک کردے تو ابدالآباد تک آتش دوزخ میں گرتا رہے گا (۱۲) ابو ذرؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تین شخص ایسے ہیں کہ خدا تعالےٰ اُن سے کلام نکریگا اور نہ قیامت کے روز انکی طرف دیکھے گا اور نہ اُنکو پاک کرے گا اور انکے لئے عذاب الیم ہے میں نے عرض کیا یارسول اللہ وہ کون ہیں وہ تو نامراد اور ٹوٹے میں ہو گئے آپ نے فرمایا نیچے کو ازار کرنیوالا اور احسان جتانیوالا اور جھوٹی قسمیں کھاکر اپنے سودے کو بیچنے والا اور نیچے ازار کرنیوالے سے مقصود یہ ہے کہ جو تکبر سے تہبند کو گھسیٹتا ہوا چلے اور ظاہر ہے کہ جس سے خدا تعالےٰ کلام نہ فرمائیگا اور رحم نکرے گا اور اس کیلئے عذاب الیم ہوگا تو وہ شخص اہل دوزخ سے ہوگا اور فاسق کے حق میں اس کا وارد ہونا اِس باب میں نص ہے (۱۳) حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص ایسا علم سیکھے جو ابتغاء لوجہ اللہ سیکھا جاتا ہے اور وہ شخص دُنیا کا اسباب کمانے کے لئے سیکھے تو قیامت کے روز وہ جنت کی خوشبو نہ سونگھے گا اور جو شخص جنت کی خوشبو نہ سونگھے گا تو اِسمیں شک نہیں ہے کہ وہ دوزخ میں ہوگا۔ اِسواسطے کہ بندہ دو حال سے خالی نہ ہوگا جنت میں ہوگا یا دوزخ میں (۱۴) حضرت ۱۲

ابوہریرہؓ سے مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ فرمایا رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے
جو شخص علم کو چھپائے قیامت کے روز اُسکو آگ کی لگام دیجائیگی (۱۵)
حضرت ابن مسعودؓ سے مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ فرمایا رسولخدا صلے اللہ
علیہ وسلم نے جو شخص اپنے بھائی کا مال مارنے کے لئے جھوٹی قسم کھائے
تو خدا تعالےٰ سے ملتے وقت خدا تعالےٰ اُسپر غصہ ہوگا اِسواسطے کہ خدا تعالےٰ
فرماتا ہے ان الذین یشترون بعھد اللہ وایمانھم ثمنا قلیلاً الآیۃ اور
یہ حدیث وعید کے حق میں اور نیز اسبات کے حق میں نص ہے کہ جس طرح
یہ آیت کفار کے حق میں وارد ہوئی ہے اِسی طرح فساق کے حق میں وارد ہوئی
ہے (۱۶) ابوامامہؓ سے مروی ہے وہ کہتے ہیں فرمایا رسول خدا صلی اللہ ۱۳
علیہ وسلم نے جو شخص کسی مُسلمان کا مال ناحق مارنے کے لئے جھوٹی قسم کھائے
تو خدا تعالےٰ اُسکے اوپر جنت کو حرام کردیگا اور دوزخ واجب کردیگا کسی نے
عرض کیا یارسول اللہ اگرچہ تھوڑی سی چیز ہو آپ نے فرمایا اگرچہ درخت اراک کی
شاخ ہو (۱۷) سعید بن جبیرؓ سے مروی ہے وہ کہتے ہیں میں حضرت ابن
عباسؓ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ آپکی خدمت میں ایک شخص حاضر ہوا اور
اُس نے کہا میں ایک ایسا شخص ہوں کہ اِن تصاویر پر میری بسراوقات ہے
حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا میں نے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے
ہوئے سُنا ہے کہ جو شخص کوئی تصویر بنائے گا تو اُسکو خدا تعالےٰ عذاب دیگا
یہانتک کہ وہ اُس کے اندر جان ڈالے اور جان نہ ڈال سکیگا۔ اور جو شخص اُن
لوگوں کی بات پر کان لگائے کہ جو اس سے بھاگتے ہیں اُس کے کانوں میں تانبا

پگلاکر ڈالا جائیگا اور جو شخص لوگوں سے کوئی خواب بناکر بیان کرے کہ میں نے
یہ خواب دیکھی ہے اور درحقیقت دیکھی نہ ہو تو اُسکو حکم دیا جائیگا کہ دو جَو کے
اندر گرہ لگائے (۱۸) معقل بن یسارؓ سے مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا ہے کوئی بندہ ایسا نہیں
جسکو خدائتعالےٰ ایک رعیت کا حاکم بنائے اور وہ اپنی رعیت پر ظلم کرتا
ہوا مر جائے مگر خدائتعالےٰ اُس کے اوپر جنت کو حرام کردے گا (۹) جب
حضرت ابن عمرؓ نے حضرت عثمانؓ سے قضاء کے بارہ میں گفتگو کی اور حضرت
عثمانؓ انکو قاضی بنانا چاہتے تھے تو حضرت ابن عمرؓ نے کہا میں نے
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا جو قاضی اِس قسم کا ہو کہ ۱۴
جہل سے حکم دے تو وہ اہل دوزخ سے ہے اور جو قاضی ظلماً حکم دے وہ بھی
دوزخی ہے (۲۰) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص مُسلمان
مسلمان ہو جانیکے بعد کسی کو اپنا باپ بتلائے اور وہ جانتا ہو کہ وہ شخص اِس کا
باپ نہیں ہے تو بتلانے والے کے اوپر جنت حرام ہے (۲۱) حسنؒ نے
ابی بکرہ سے روایت کی ہے جو شخص کسی نفس کو قتل کرڈالے جس سے
عہد ہو چکا ہو تو وہ جنت کی خوشبو نہ سونگھیگا اور جب قتل کفار کا حال یہ ہے
تو اِن لوگوں کا کیا حال ہوگا جنہوں نے اولادِ رسول کو قتل کرڈالا (۲۲) ابو سعید
خدریؓ سے مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو
شخص دُنیا میں حریر کو پہنیگا آخرت میں اُسکو نہ پہنے گا اور جب آخرت میں
نہ پہنا تو اِس کا حاصل یہی ہوا کہ جنت میں نہ جائیگا لقولہٖ تعالیٰ فیہا ما تشتھیہ

الا نفس (قسم دوم) وہ احادیث عامہ جن کے اندر سن کا حکم نہیں ہے
اور وہ بھی کثرت کے ساتھ ہیں (۱) حضرت نافع سے کہ جو حضرت رسولخدا
صلے اللہ علیہ وسلم کے غلام تھے مروی ہے کہ فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ
وسلم نے جنت میں مسکین متکبر داخل نہوگا اور نہ بوڑھا زناکار اور نہ وہ شخص
کہ جو خدا پر اپنے اعمال کا احسان جتاوے اور ظاہر ہے کہ جب یہ لوگ جنت
مین نہ داخل ہونگے تو دوزخ میں داخل ہونگے (۲) حضرت ابوہریرہؓ سے
مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تین شخص جنت
میں داخل ہونگے شہید اور وہ غلام جو اپنے مالک کی خیر خواہی کرے اور اچھی
طرح سے اپنے پروردگار کی عبادت کرے اور وہ صاحب عفت جو اپنی جان 15
کو روک کر رکھے اور تین شخص دوزخ میں داخل ہونگے حاکم ظالم اور وہ دولتمند
جو خدا کا حق ادا نہیں کرتا اور وہ محتاج کو جو تکبر کرتا ہے (۳) حضرت ابوہریرہؓ
سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ خدائے
تعالے نے رحم کو پیدا کیا اور جب پیدا کر کے فارغ ہوا تو رحم کھڑا ہو گیا اور عرض
کیا یہ قطع سے پناہ مانگنے کی جگہ ہے یعنی میں اس سے پناہ مانگتا ہوں کہ کوئی
مجکو قطع کرے خدائتعالے نے فرمایا اچھا کیا تو اس بات سے راضی نہیں ہے
کہ جو تجکو جوڑے میں اُس سے جوڑوں اور جو تجکو قطع کرے میں اُسکو قطع کروں
رحم نے عرض کیا ہاں یعنی میں راضی ہوں خدائتعالے نے فرمایا پس یہ بات
اسیطرح ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمھارا دل چاہے تو اس
آیت کو پڑھ دیکھو فہل عسیتم ان تولیتم ان تفسدوا فی الارض وتقطعوا

ارحامکم اولئک الذین لعنہم اللہ فاصمہم واعمی ابصارہم اگر تم
حاکم ہوئے ہو کیا اُس کے قریب ہو جاؤگے کہ زمین میں فساد کرو اور اپنے
رحموں کو قطع کرو یہ وہ لوگ ہیں کہ خدا تعالےٰ نے انپر لعنت کی ہے اور
اُس نے اُن کو بہرہ کر دیا اور انکی آنکھوں کو اندھا بنا دیا اور یہ قاطع رحم کی وعید
میں اور آیت کی تفسیر میں نص ہے اور عبد الرحمٰن بن عوف کی حدیث
میں ہے کہ خدا تعالےٰ فرماتا ہے کہ میں رحمان ہوں ۔ رحم کو میں نے پیدا
کیا اور اپنے نام سے اِس کا نام بنایا پس جو اُس سے جوڑے گا میں بھی اس
سے جوڑوں گا اور جو اُسکو قطع کرے گا میں اِس سے قطع کرونگا اور ابو بکرہ
کی حدیث میں ہے کہ فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کسی گناہ کے
سبب سے میں اِس بات کا خوف نہیں کرتا کہ خدا تعالےٰ اِس گناہ والے 16
کے لئے دُنیا میں عذاب بھیجدے اور آخرت میں اِس کے لئے جُدا عذاب
ہو جسقدر میں ظلم اور قطع رحم سے خوف کرتا ہوں (۴) معاذ بن جبلؓ سے
مروی ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بعض حاضرین سے فرمایا بندوں
کے اوپر خدا تعالےٰ کا حق کیا ہے لوگوں نے عرض کیا اللہ اور اُس کا رسول
خوب جانتا ہے آپ نے فرمایا یہ حق ہے کہ اسکی عبادت کریں اور اس کے
ساتھ کسی کو شریک نہ بنائیں پھر آپ نے فرمایا بھلا بندوں کا حق اگر وہ ایسا
کریں خدا تعالےٰ کے اوپر کیا ہے لوگوں نے عرض کیا خدا اور اُس کا رسول
خوب جانتا ہے آپ نے فرمایا یہ حق ہے کہ اُنکو بخشدے اور عذاب نہ دے
اور یہ بات ظاہر ہے کہ جب ایک چیز شرط کے اوپر موقوف ہوتی ہے تو شرط

کے نہ پائے جانے سے وہ چیز معدوم ہوتی ہے پس ثابت ہوا کہ جب
بندے اسکی عبادت نکریں گے تو انکو نہ بخشیگا (۵) **ابوبکرہ**ؓ سے مروی
ہے وہ کہتے ہیں کہ فرمایا رسولِ خدا صلعم نے جب دو مسلمان تلواروں سے
آپس میں لڑیں اور ایک شخص دوسرے کو قتل کر ڈالے تو قاتل اور مقتول دونوں
دوزخ میں جائینگے **ابوبکر** نے عرض کیا یا رسول اللہ قاتل تو جائیگا مگر مقتول
کے جانیکی کیا وجہ ہے آپ نے فرمایا وہ اپنے صاحب کے قتل پر حریص تھا۔
مسلم نے اِس حدیث کو روایت کیا ہے۔ (۶) حضرت **ام سلمی**ؓ سے
مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص سونے
اور چاندی کے برتن میں پانی پیتا ہے وہ اپنے پیٹ میں دوزخ کی آگ بھرتا
ہے (۷) حضرت **ابوسعید خدری**ؓ سے مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ فرمایا
۱۸ رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہے اُس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری
جان ہے کہ اہل بیت سے کوئی شخص بغض نکرے گا مگر خدا تعالےٰ اسکو
دوزخ میں داخل کریگا اور جب بغض کرنے والے دوزخ کے مستحق ہیں تو
قتل کرنے والے بطریق اولیٰ مستحق ہونگے (۸) حضرت **ابوہریرہ**ؓ کی حدیث
میں ہے کہ خیبر کے سال میں ہم رسولخدا صلی اللہ علیہ کے ساتھ نکلے یہانتک
کہ وادی القرا میں پہونچے پس اُس حال میں کہ ایک شخص رسولخدا صلی اللہ
علیہ وسلم کی حفاظت کررہا تھا ایک تیر اُس کے آکر لگا اور اُس تیر نے اُسکو
قتل کرڈالا لوگوں نے کہا اِس کے لئے جنت کی مبارکبادی ہے رسولخدا صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہرگز نہیں قسم اُس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان

ہے حنین کے دن جو ایک شملہ اُس نے غنیمت میں سے لے لیا تھا اور اسکے
حصہ میں نہیں تھا وہ شملہ اس کے اوپر آگ ہو کر بھڑک رہا ہے جب لوگوں
نے یہ حال سُنا ایک تسمہ یا دو تسمے لیکر رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلّم کی خدمتمیں
میں حاضر ہوا آپنے فرمایا یہ دوزخ کا تسمہ ہے یا دوزخ کے دوزخ کے دو تسمے فرمائے
(۹) ابو بردہ نے ابو موسیٰ اشعریؓ سے روایت کی ہے کہ فرمایا رسولخدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے تین شخص جنت میں داخل نہ ہونگے دائم الخمر اور قاطع رحم
اور جادو کی تصدیق کرنیوالا (۱۰) ابو ہریرہؓ سے مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ فرمایا
رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کوئی بندہ ایسا نہیں جس کے پاس مال ہو اور وہ
اپنے مال کی زکوٰۃ نہ دیتا ہو مگر خدا اُٹھائے قیامت کے روز اُسکے اوپر آتش دوزخ
کے پتھر جمع کرکے اِس کی پیشانی اور پشت کو اُن پتھروں سے داغ دیگا جبتک
کہ اپنے بندوں میں فیصلہ نکرے اُس روز میں کہ جسکی مقدار تُمھارے حساب سے 18
پچاس ہزار برس کی ہوگی یہ معتزلہ کے تمام استدلالات تھے جو اُنھوں نے عمومات
قرآن اور احادیث سے قائم کیئے ہیں اب ہم اہلِ سنت کے جوابات کا بیان
کرتے ہیں پس واضح ہو کہ اہلِ سنت نے معتزلہ کے دلائل کا بچند وجوہ جواب دیا ہے
(۱) ہم تسلیم نہیں کرتے کہ شرط کے مقام پر مَن عموم کے لئے آتا ہے اور نہ
تسلیم کرتے ہیں کہ جمع معرّف باللام عموم کے لئے آتی ہے اور اِس کا ثبوت
کئی طرح پر ہوتا ہے (۱) اِن دونوں لفظ پر کل اور بعض کا کلمہ داخل ہو سکتا ہے
پس کہہ سکتے ہیں کل من دخل داری اکرمتہ اور یہ بھی کہہ سکتے ہیں بعض
من دخل داری اکرمتہ اور کہہ سکتے ہیں کل النّاس کذا و بعض النّاس کذا

اور اگر من شرطیہ استغراق کا مفید ہوتا تو لفظ کل کے اِس کے اوپر داخل کرنے سے تکرار لازم آتی اور لفظ بعض کے داخل کرنے میں اجتماع نقیضین ہو جاتا اور جمع معرف باللام کا حال بھی یہی ہے پس ثابت ہوا کہ یہ لفظ عموم کے مفید نہیں ہوتے (۲) یہ الفاظ کتاب اللہ میں وارد ہوئے ہیں اور کہیں اُن سے استغراق مراد ہے اور کہیں بعض افراد مراد ہیں اِسواسطے کہ اکثر عمومات قرآن کے مخصوص ہیں اور مجاز یا اشتراک کا قائل ہونا اصل کے خلاف ہے اور بالضرور یہ کہنا پڑے گا یہ الفاظ ایسے معنے کے لئے موضوع ہیں جو عموم اور خصوص کے اندر قدر مشترک ہیں یعنی اُسپر محمول کرنا چاہئے کہ اِن الفاظ سے اکثر

19 افراد کا فائدہ ہوتا ہے اور اِس بات کی تفصیل نہ ہونی چاہئے کہ استغراق کے مفید ہوتے ہیں یا نہیں (۳) اگر یہ الفاظ قطعی طور پر عموم کے مفید ہوتے تو اُنکے اوپر تاکید کے الفاظ کا داخل کرنا محال ہوتا اِسواسطے کہ تحصیل حاصل کی محال ہوتی ہے اور جبکہ اُن کے اوپر تاکید کے الفاظ بخوبی داخل ہوتے ہیں تو معلوم ہوا کہ یہ الفاظ ہرگز عموم کے مفید نہیں ہوتے۔ پھر اگر ہم تسلیم بھی کریں کہ یہ الفاظ عموم کے مفید ہوتے ہیں تو اِس کے اندر دو احتمال ہیں یا تو قطعی طور پر عموم کے مفید ہونگے یا ظنی طور پر قطعی طور پر عموم کا مفید ہونا باطل ہے اِسواسطے کہ اسبات میں کچھ کلام نہیں ہے کہ اکثر کو بھی بسا اوقات کُل کے ساتھ تعبیر کرتے ہیں جیسے واوتیت من کل شیٔ کے اندر موجود ہے کہ وہ عورت درحقیقت تمام چیزوں کی مالک نہیں اور سب کچھ اُس کے پاس نہیں تھا پس ثابت ہوا کہ اگر یہ الفاظ عموم کے مفید بھی ہوں تو ظنی طور پر مفید ہوتے ہیں اور یہ مسئلہ مسائل ظنیہ سے نہیں ہے لہذا

اِن عموماتِ سے استدلال کرنا اِس کے اندر صحیح نہ ہوگا اگر تسلیم کیا جائے کہ قطعی
طور پہ یہ الفاظ عموم کے مفید ہوتے ہیں تو اسبات کا شرط کرنا ضروری ہے کہ کوئی
مخصص نہ پایا جائے اِسواسطے کہ بالاتفاق عام کی تخصیص کا احتمال ہوتا ہے پھر
یہ بات تم کس طرح کہہ سکتے ہو کہ اُن کے لئے کوئی مخصص نہیں پایا جاتا زیادہ سے
زیادہ اتنا کہہ سکتے ہو کہ تلاش کرنے سے کوئی مخصص معلوم نہیں ہوا اور عدم علم
سے عدم وجود نہیں ثابت ہوتا اور جبکہ استغراق کا ثابت ہونا مخصصات کے
نہ ہونے پر موقوف ہوا اور یہ شرط نامعلوم ہے تو استغراق کی دلالت ایک نامعلوم
شرط پر موقوف ہوئی تو ضرور ہوا کہ وہ دلالت نہ پائی جائے اور اِس مُدعا کی تاکید
اِس آیت سے بھی ہوتی ہے کہ خدا تعالےٰ فرماتا ہے اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا
سَوَآءٌ عَلَیْھِمْ ءَاَنْذَرْتَھُمْ اَمْ لَمْ تُنْذِرْھُمْ لَا یُؤْمِنُوْنَ کہ تمھارے قول کے ۴۰
موافق اِس آیت میں تمام کفار کی نسبت عدم ایمان کی خبر دی ہے باوجودیکہ
بہت سے کافر مشرف باسلام ہوئے پس معلوم ہوا کہ یا تو یہ صیغہ عموم اور شمول
کے لئے موضوع نہیں ہے یا موضوع ہے مگر رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے
زمانہ میں کوئی قرینہ پایا جاتا تھا جسکی وجہ سے جانتے تھے کہ خدا تعالےٰ کو اس
عموم سے خصوص مراد ہے پس جو قرینہ اسوقت موجود تھا اِسکی مثل اسوقت بھی
موجود ہو سکتا ہے اور اگر تسلیم کیا جائے کہ تخصیص کے لئے مخصص کا بیان ہونا
ضروری ہے لیکن ہم کہتے ہیں کہ جن آیات میں عفو کا بیان ہے وہ اِس کے
لئے مخصص ہیں اور ہمارے قول کو ترجیح ہے اِسواسطے کہ آیات عفو بہ نسبت
آیات وعید کی خاص ہیں اور آیات وعید عام ہیں اور خاص کو لامحالہ عام کے

اوپر تقدم ہوتا ہے اور اگر تسلیم کیا جائے کہ مخصص نہیں پایا جاتا لیکن عمومات
وعید اور عمومات وعد کے مابین تعارض ہے لہذا اِن میں ترجیح کی ضرورت ہے
اور وہ ترجیح ہمارے ساتھ بچند وجوہ ہے (۱) وعدہ پورا کرنا اسکی صفت کرم کے
اعتبار سے بہ نسبت وعید کے پورا کرنیکی زیادہ ضروری ہے (۲) بہت سی
احادیث میں وارد ہوا ہے کہ خدا تعالےٰ کی رحمت اِس کے غضب پر سابق
اور غالب ہے پس عمومات وعد کا ترجیح دینا اولےٰ ہوا (۳) وعید خدا تعالیٰ
کا حق ہے اور وعد بندے کا حق ہے اور بندہ اپنے حق کے حاصل کرنیکا محتاج
ہے اور خدا تعالیٰ کی ذات غنی ہے چاہے اپنا حق لے چاہے نہ لے اور اگر
یہ بھی تسلیم کیا جائے کہ کوئی معارض نہیں پایا جاتا تو اُسوقت یہ کہہ سکتے ہیں
۲۱ کہ عمومات کفّار کے حق میں نازل ہوئی ہیں قطعی طور سے اُن پر عموم ثابت نہیں
ہوسکتا اگر کوئی اعتراض کرے کہ لفظ کے عموم کا اعتبار ہو مگر خصوصیت سبب کا
اعتبار نہیں ہوتا تو اِس کا یہ جواب کہ بلاشبہ یہی بات ہے مگر جب کہ ہم نے
دیکھا کہ بہت سے الفاظ عامہ اسباب خاصہ کے اندر وارد ہوئے ہیں اور مراد
فقط وہی اسباب خاصہ ہیں تو معلوم ہوا کہ عموم کے لئے ان الفاظ کا مفید ہونا
قوی نہیں ہے۔ واللّٰہ اعلم۔ اور جو لوگ کہتے کہ اہل کبائر کو آخرت میں عذاب
نہ ہوگا اُنھوں نے بچند وجوہ استدلال کیا ہے (۱) خدا تعالےٰ فرماتا ہے۔
ان الخزی الیوم والسّوء علی الکافرین یعنی آج کے رسوائی اور برائی کافروں
کے اوپر ہوگی اور فرماتا ہے انا قد اوحی الینا ان العذاب علی من کذب
و تولےٰ۔ یعنی ہمارے پاس وحی بھیجی گئی کہ عذاب اُس شخص کے اوپر ہے جو

جو تکذیب اور سرتابی کرے اِن دونوں آیتوں سے معلوم ہوا کہ رسوائی اور عذاب
اور بدی کے معنے کافرین کی ذات میں منحصر ہیں پس ثابت ہوا کہ اِس ماہیت
کا فرد بجز کافرین کے کسی کے اندر نہیں پایا جاتا (۲) خدا تعالےٰ فرماتا ہے۔
قل یا عبادی الذین اسرفوا انفسہم لا تقنطوا من رحمۃ اللہ ان اللہ یغفر
الذنوب جمیعاً انہ ھو الغفور الرحیم یعنی کہدے اے میرے بندوں جنہوں
نے اپنی جانوں کے اوپر زیادتی کی ہے خدا کی رحمت سے نا اُمید مت ہو
و بلا شبہہ خدا تعالےٰ سب گناہ بخشدے گا بیشک وہ بخشنے والا رحم کرنیوالا
ہے۔ اِس آیت کے اندر خدا تعالےٰ نے حکم دیدیا کہ ہم سب گناہ بخشدینگے اور
توبہ یا عدم توبہ کا کچھہ ذکر نہیں فرمایا اور اِس سے قطعی طور پر معلوم ہوتا ہے کہ خدا تعالےٰ
تمام گناہوں کو معاف کردے گا (۳) خدا تعالےٰ فرماتا ہے وان ربک لذو
مغفرۃ للناس علی ظلمہم یعنی تیرا پروردگار بخشش والا ہے لوگوں کے لئے اُن ۳۳
کے ظلم پر۔ اور علیٰ کا کلمہ زمانۂ حال کا مفید ہوتا ہے جیسے کوئی کہے رایت الملک
علی اکلہ سو اِس کے یہ معنے ہوں گے کہ میں نے بادشاہ کو کھانا کھاتے وقت دیکھا
پس اِسی طرح یہاں بھی ضروری ہے کہ اُن کے ظلم کے اندر مشغول ہوتے وقت
خدا تعالےٰ اُنکو بخشدے اور ظاہر ہے کہ ظلم کرتے وقت اُن سے توبہ کا
پایا جانا محال ہے پس معلوم ہوا کہ بدون توبہ کے اُنکی مغفرت ہو جائیگی اور
اِس آیت کا مقتضی تو یہ ہے کہ کافر کی بھی مغفرت ہو جائے اِسواسطے کہ خدا تعالےٰ
فرماتا ہے اِنَّ الشرک لظلم عظیم یعنی شرک بڑا ظلم ہے مگر اِس کے اوپر عمل کافر دن
کے حق میں ترک کیا گیا پس باقی لوگوں کے اعتبار سے اُس کے اوپر عمل برابر باقی

رہا اور فرق یہہ ہے کہ کفر کا درجہ معصیت کی نسبت بہت زیادہ ہے (۴)
خدا تعالےٰ فرماتا ہے فانذرتکم نارًا تلظّٰی الآیۃ یعنی میں نے تمکو ڈرایا جلتی
ہوئی آگ سے جس میں وہی شخص پہنچیگا جو شقی ہے جس نے تکذیب کی
اور روگرداں ہوا اور ہر آگ جلنے والی ہوتی ہے پس گویا کہ خدا تعالےٰ کا
فرمانا ہوا کہ آگ میں وہی جائے گا جو تکذیب کرنے والا اور روگرداں ہوا اور
کوئی نہ جائیگا (۵) خدا تعالےٰ فرماتا ہے کلما اُلقی فیہا فوج سالہم خزنتہا
الم یاتکم نذیر قالوا بلیٰ قد جاءنا نذیر فکذبنا وقلنا ما نزل اللہ من شیٔ
ان انتم الا فی ضلال کبیر الآیۃ یعنی ہر گاہ دوزخ کے اندر ایک دل ڈالا جائیگا ۲۳
دوزخ کے داروغہ اُس سے کہینگے کیا تمہارے پاس ڈرانیوالا نہیں آیا تھا
وہ کہینگے ہاں آیا تھا سو ہمنے اسکی تکذیب کی اور ہمنے کہا خدا تعالےٰ نے
کوئی چیز نہیں اُتاری ہے اور تم تو بڑے گمراہی کے اندر ہو۔ اِس آیت سے
بھی یہی معلوم ہوتا ہے کہ جتنے لوگ دوزخ میں جائینگے سب کے سب تکذیب
کرنے والے ہونگے۔ اگر کوئی کہے یہ آیت کفار کے حق میں خاص ہے جیسا کہ
اُس کے ماقبل سے معلوم ہوتا ہے وللذین کفروا بربہم عذاب جہنم
وبئس المصیر اذا اُلقوا فیہا سمعوا لہا شہیقا وہی تفور تکاد تمیز من الغیظ
یعنی جن لوگوں نے اپنے پروردگار کے ساتھ کفر کیا اُن کے لئے جہنم کا عذاب
ہے اور جہنم بُری بازگشت ہے جب وہ اُس کے اندر ڈالے جائینگے تو اسکی
چیخ سنینگے اور وہ جوش مارتی ہوگی قریب ہوگی کہ غصہ کے مارے اِس کے جوڑ
بند الگ ہو جائیں اِس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ بعض کفار کے حق میں وارد

ہے یعنی وہ کفار جنکا یہ قول ہوگا بلیٰ قد جاءنا نذیرٌ فکذبنا وقلنا ما نزل
اللہ من شیء اور یہ تمام کفار کا قول نہ ہوگا۔ تو اس کا جواب یہ ہے کہ اس کے
ماقبل کی آئت اِس بات کی مانع نہیں ہو سکتی کہ اس کے مابعد کی آئت
سے عموم مراد نہو اور یہ بات کہنا کہ یہہ قول تمام کفار کا نہیں ہے غیر مسلم ہے
اسواسطے کہ یہود و نصاریٰ بھی کہتے تھے کہ خدا تعالےٰ نے محمد صلی اللہ علیہ
وسلم کے اوپر کچھ نہیں اُتارا ہے اور جب ایسا ہوا تو اُنکے اوپر یہ بات صادق
آگئی کہ وہ کہتے تھے ما انزل اللہ من شیء (۶) خدا تعالےٰ فرماتا ہے وھل نجازی
الا الکفور یعنی ہم بدلہ ندینگے مگر بڑے ناشکر کو اور کفور جو اِس آئت کے اندر
واقع ہوا ہے مبالغہ کا صیغہ ہے لہذا اُس سے کافر مراد ہوگا۔ (۷) جبکہ خدا تعالےٰ
نے لوگوں کی دو قسمیں بیان فرمائیں ایک وہ لوگ جن کے مُنہ روشن اور سفید
ہونگے اور وہ لوگ جن کے مُنہ سیاہ ہونگے تو اُس کے بعد بیان فرمایا فاما الذین ۲۴
اسودت وجوھھم اکفرتم بعد ایمانکم جن لوگوں کے مُنہ سیاہ ہونگے اُن سے
کہا جائیگا کیا تُمنے اپنے ایمان کے بعد کفر کیا پس ثابت ہوا کہ سیاہ مُنہ بجز کفار
کے دوسروں کے نہوں گے (۸) جبکہ خدا تعالےٰ نے لوگوں کی تین قسمیں بیان
فرمائیں ایک سابقون دوسرے اصحاب المیمنۃ تیسرے اصحاب المشئمۃ
اس کے بعد بیان فرمایا کہ سابقون اور اصحاب المیمنہ جنت کے اندر ہونگے
اور اصحاب المشئمہ دوزخ میں جائینگے پھر بیان فرمایا کہ یہ تیسرے لوگ کافر
ہونگے یعنی وقالوا یقولون آئذا متنا وکنا ترابا وعظاما ائنا لمبعوثون یعنی وہ کہتے
ہیں کہ) جب ہم مر گئے اور مٹی اور ہڈیاں ہوگئے کیا ہم پھر اُٹھائے جائینگے (۹)

صاحب کبیرہ کو آخرت میں رسوا نہ کیا جائیگا

اور جو شخص دوزخ میں داخل ہوگا ضرور رسوا کیا جائیگا پس
ثابت ہوا کہ صاحب کبیرہ دوزخ میں داخل نہ ہوگا اور اسبات کا ثبوت کہ
صاحب کبیرہ کے مومن ہونے کا بیان والّذین یومنون بالغیب کی
تفسیر میں بیان کر چکے ہیں اور مومن کے رسوا نہ ہونیکا ثبوت بچند وجوہ ہوتا ہے
(۱) خداتعالے فرماتا ہے یوم لا یخزی اللہ النبیّ والّذین آمنوا معہ یعنی
کہ خدا نبی کو اور اُن لوگوں کو جو اُسکے ساتھ ایمان لائے رسوا نہ کریگا (۲)
اِنَّ الخزی الیوم والسوء علی الکافرین یعنی اُس روز رسوائی اور بُرائی کافروں
پر ہوگی (۳) الّذین یذکرون اللہ قیاماً وقعوداً وعلیٰ جنوبہم اِلیٰ قولہ
ولا تخزنا یوم القیامۃ اُس کے بعد خداتعالے فرماتا ہے فاستجاب لھم ربھم ۲۵
اور یہ بات ظاہر ہے کہ انّ الّذین یذکرون اللہ قیاماً وقعوداً ویتفکرون
فی خلق السّمٰوات والارض کے اندر تمام لوگ داخل ہیں جنمیں یہ صفات
پائے جائیں خواہ عاصی ہوں یا زانی یا شارب الخمر پس جبکہ خداتعالے نے
اُن سے یہ حکایت فرمائی کہ اُنھوں نے خداتعالے سے اس بات کی دعا کی
ہے کہ قیامت کے روز ہمکو رسوا نہ کرنا پھر بیان فرمایا کہ خداتعالے نے اُنکی یہ
دعا قبول فرمائی پس معلوم ہوا کہ خداتعالے اُنکو رسوا نہ کرے گا اور اس سے
ثابت ہو گیا کہ عصات اہل قبلہ کو خداتعالے رسوا نہ کرے گا اور یہ بات کہ جو
شخص دوزخ میں جائیگا وہ رُسوا ہوگا اِس آیت سے ثابت ہوتی ہے ربّنا
اِنّک من تدخل النّار فقد اخزیتہ - یعنی اے ہمارے پروردگار جسکو

تو دوزخ میں داخل کرے اُسکو تو نے رسوا کردیا پس اِن دونوں مقدمہ کے
مجموعہ سے ثابت ہوگیا کہ صاحب کبیرہ دوزخ میں نہ داخل ہوگا (۱۰) بہت سے
آیات عامہ وعدے کے اندر وارد ہوئے ہیں جیسے یہ آیت - وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ
بِمَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ وَمَا أُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ وَبِالْآخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ أُولٰئِكَ عَلٰى هُدًى
مِّنْ رَّبِّهِمْ وَأُولٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ اور جو لوگ اِس چیز پر ایمان لاتے ہیں
کہ جو تیری طرف اُتاری گئی ہے اور اِس چیز پر جو تیرے پہلے اُتاری گئی اور آخرت
پر وہ یقین رکھتے ہیں وہ لوگ اپنے پروردگار کی طرف سے ہدایت پر ہیں اور
وہی کامیاب ہونیوالے ہیں پس خدا تعالےٰ نے ہر مومن کے لئے فلاحیت
کا حکم دیا ہے اور دوسری آیت میں ہے - إِنَّ الَّذِيْنَ آمَنُوْا وَالَّذِيْنَ هَادُوْا
وَالنَّصَارٰى وَالصَّابِئِيْنَ مَنْ آمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَهُمْ
۲۶ أَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ یعنی تحقیق جو لوگ
ایمان لائے اور جو لوگ یہودی ہوئے اور نصاریٰ اور صابئین جو اللہ پر اور
یوم آخرت پر ایمان لایا اور اُس نے اچھا کام کیا تو اُنکے لئے اُن کے پروردگار
کے پاس اُنکا اجر ہے اور اُنکو کچھ خوف نہیں ہے اور نہ وہ غمگین ہونگے پس
وعملاً صالحاً نکرہ اثبات میں واقع ہوا ہے لہذا ایک عمل کا کرنا بھی اُس کے
لئے کافی ہے اور ارشاد ہوتا ہے وَمَنْ يَّعْمَلْ مِنَ الصَّالِحَاتِ مِنْ ذَكَرٍ أَوْ أُنْثٰى
وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَأُولٰئِكَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ پس جو کوئی اچھے کام کرے مرد ہو
یا عورت اور وہ مومن ہو تو یہ لوگ جنت میں داخل ہونگے اور اِس قسم کی
آیات بہت سی ہیں اور ہمنے اِس بارہ میں ایک جُداگانہ رسالہ لکھا ہے جسکو

اُن آیتوں کا دیکھنا مقصود ہو اِس رسالہ کو مطالعہ کرے اِن سب دلائل کا
جواب یہ ہے کہ یہ سب آیات عمومات وعید کی معارض ہیں اور ہر ایک
آیات کی تفسیر میں جو جو کلام ہیں وہ انشاء اللہ اپنے موقع پر آئیگا اہل سُنت والجماعۃ
کا مذہب یہ ہے کہ بعض گنہگاروں کو بخشیگا اور بعض کا حال معلوم نہیں ہے اور
اُنہوں نے قرآن کی بہت سی آیتوں سے استدلال کیا ہے (حجت اوّل)
وہ آیات ہیں جو خدائتعالےٰ کے غفور الرحیم ہونے پر دلالت کرتی ہیں مثلاً —
وھو الذی یقبل التوبۃ عن عبادہٖ ویعفوا عن السیئات ویعلم ما یفعلون
یعنی وہ ایسا ہے کہ جو اپنے بندوں سے توبہ کو قبول کرتا ہے اور گناہوں کو
معاف کرتا ہے اور جو کچھ تم کرتے ہو اُسکو جانتا ہے اور دوسری یہ آیت ہے
وما اصابکم من مصیبۃٍ فبما کسبت ایدیکم ویعفوا عن کثیر یعنی
جو تمکو مصیبت پہونچی تو اِن اعمال کی وجہ سے ہے کہ جو تمھارے ہاتوں نے
۲۷ کمائے اور بہت سے اعمال بد کو بخشدیتا ہے اور ارشاد ہوتا ہے ومن اٰیاتہٖ
الجوار فی البحر کالاعلام الیٰ قولہ او یوبقھن بما کسبوا ویعفوا عن کثیر نیز اُمت
کا اجماع ہے کہ خدائتعالےٰ اپنے بندوں کو بخشیگا اور اسبات پر بھی اجماع
ہے کہ خدائتعالےٰ کا ایک نام عفو ہے پس ہم کہتے ہیں کہ عفو سے یا تو مستحقین
عذاب سے عذاب کا ساقط کرنا مراد ہو یا اِن لوگوں سے عذاب کے مستحق
نہیں ہیں دوسرا احتمال باطل ہے اسواسطے کہ جو شخص عذاب کا مستحق نہ ہو
اسکا عذاب دینا امر قبیح ہے اور جو شخص ایسا فعل چھوڑ دے یہہ نہیں کہہ سکتے
کہ اُس نے فلاں شخص کو معاف کردیا اسواسطے کہ اگر کوئی کسی پر ظلم نکرے تو اُسکو

معاف کرنیوالا نہیں کہہ سکتے معاف کرنا اُسیوقت کہینگے جب اُسکو ضرر پہنچانیکا
حق ہو اور پھر ضرر نہ پہنچائے اِسیواسطے خدائتعالےٰ نے فرمایا ہے وَاَنْ تَعْفُوْا
اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰے یعنی یہ بات کہ معاف کرو وہ پرہیزگاری کے بہت قریب
ہے اور فرماتا ہے وَھُوَالَّذِیْ یَقْبَلُ التَّوبَۃَ عَنْ عِبَادِہٖ وَیَعْفُوا عَنِ السَّیِّئَاتِ
یعنی وہ ایسا ہے کہ اپنے بندوں سے توبہ قبول کرتا ہے اور گناہوں کو بخشتا
ہے پس اگر تائب سے عذاب ساقط کرنیکا نام عفو ہوتا تو اسمیں تکرار بلا فائدہ
لازم آتی پس معلوم ہوا کہ عفو اِس شخص سے عذاب ساقط کرنیکا نام ہے جسکے
عذاب دینے کا حق حاصل ہو (حجت دوم) وہ آیات ہیں جن کے اندر خدا
تعالےٰ کے غافر اور غفور اور غفار ہونیکا بیان ہے جیسے غافر الذنب
و قابل التوب اور ربک الغفور ذوالرحمۃ اور انی لغفار لمن تاب اور
غفرانک ربنا والیک المصیر اور مغفرت اِس شخص سے عذاب کے ساقط کرنیکا
نام نہیں ہے جو عذاب کا مستحق نہو پس ضرور ہوا کہ مغفرت اِس شخص سے عذاب ۶۸
ساقط کرنیکا نام ہو جس کے عذاب دینے کا حق حاصل ہو اور احتمال اوّل اسواسطے
باطل ہے کہ خدائتعالےٰ مغفرت کی صفت بندوں پر احسان ظاہر کرنیکے لئے
بیان فرماتا ہے پس اگر پہلے معنے صحیح ہوں تو یہ بات نہیں ثابت ہوگی اسواسطے
کہ قبیح کے ترک کرنے میں احسان نہ ثابت ہوگا بلکہ یہ احسان اپنی ذات پر ہوگا
کیونکہ اگر اسکو ترک کردیتا تو مذمت اور ملامت کا مستحق ہوکر درجہ الوہیت سے
خارج ہو جاتا پس اِس امر قبیح کا ترک کرنا بندوں پر احسان نہیں ہو سکتا اور
جب یہ باطل ہوگیا تو دوسرے معنے پر مغفرت کا محمول کرنا ضروری ہوا و

کا نام انگریزی - اُردو - فارسی - عربی زبان میں لغات کی ترتیب پر درج کیا گیا ہے - جس مرض یا دوا کا حال معلوم کرنا ہو تو فوراً لغات کے طور پر اسمیں نکالو اور دیکھلو خواہ اُس کا نام آپکو اُردو زبان میں آتا یا فارسی - یا عربی - یا انگریزی میں اسکی مدد سے خود کامل طور پر علاج کر سکتے ہو یا کم از کم کسی خاص نسخہ و معالجہ کی جانچ پڑتال - اور قابل اخفا امراض میں جب چاہو کامل رائے حاصل کر سکتے ہو - ہر مرض کے علاج میں - انگریزی و یونانی نسخہ جات جو اعلےٰ درجہ پر قابل اعتبار ہیں درج کئے گئے ہیں سہل الحصول اور دیسی ادویہ کی طرف سے خاص توجہ دی گئی ہے تاکہ اسکی مدد سے - شہر و دیہات میں علاج بلا دقت ہو سکے - ہر فہم و ذی علم کے لئے یہ کتاب حالت صحت میں رفیق جانفزا اور ایام مصیبت میں مونس و غمگسار ہو گی اس کے تتمہ میں اخلاقی اور روحانی امراض کا علاج نہایت ہی دلچسپ اور معقول طور پر درج کیا گیا ہے - یہ ایک ایسی جامع اور مفید - اور قابل اعتبار کتاب ہے کہ اسکی نظیر زمانہ سابق و حال کی کتابوں میں نہیں دیکھی جاتی - یہ کتاب تین جلدوں میں ہے قیمت فی جلد ہے کل قیمت ہر سہ جلد عـ۵ - کمپاونڈروں - طالبعلموں - اور غریب علم دوست اشخاص کو بشرط تصدیق ڈاکٹروں - ہیڈ ماسٹر اور معزز عہدہ داروں کے نصف قیمت پر دیجا سکتی ہے -

۵ - رسالہ اعضائے مخصوص - اسمیں تمام امراض مخصوصہ مثلاً آتشک - سوزاک و جریان - نامردی ضرات جلق - عقر - سرعت انزال - احتلام - عسرت الطمث - اسقاط وغیرہ کا علاج - جماع کے قواعد اور آداب - اور بہت سے ضروری مضامین لغت کی ترتیب پر درج کئے گئے ہیں - نیز تمام اودیہ جوان کے اعضاء کے متعلق ہیں درج ہیں زمانہ موجودہ کی تمام خرابیوں اور فسادات کا اسمیں کامل علاج ہے **قیمت** ۸ر

۶ - مفید النساء والصبیان - اس رسالہ میں اُن تمام ناگہانی دکھوں - اور دردوں کا علاج ہے جو عورتوں کی بیخبری اور دایوں کی نادانی اور واہیات رسموں کی پابندی سے حاملہ اور زچہ اور نوزائیدہ کو ہمارے ملک میں وبائے عالمگیر کی طرح ہلاک کر رہے ہیں **قیمت** ۳ر

۷ - تشخیص الامراض - اس کتاب میں مفید عام کی طرح تمام امراض لغت کی ترتیب پر درج کئے جا کر ہر اک مرض کی تعریف - اسباب - کیفیت - علامات - امتحان اور تشخیص درج کئے گئے ہیں - طب - جراحی - امراض قابلہ - امراض العین - امراض النسواں - امراض الصبیان امراض السنین وغیرہ میں سے کوئی مرض مستثنے نہیں ہا - تمام امراض پر یہ کتاب کامل طور سے حاوی اور جامع ہے یہ کتاب مفید عام کے ساتھ ملکر ڈاکٹری اور یونانی کا ایسا کامل کتبخانہ بنجاتا ہے کہ پھر کسی کتاب کی ضرورت نہیں

الاشتہار

تراوڑی

یہ اشتہاری پرچہ ہے جو ایکہزار ماہوار چھپکر تذکرۃ القرآن کے ساتھ ماہواری شائع ہوا کریگا۔ شرح اندراج فی ماہ چار روپیہ فی صفحہ فی سہ ماہی ۱۰ فی صفحہ ششماہی انیس ۱۹ روپیہ اور فی سال ۳۵ روپیہ فی صفحہ ہوگی۔ جو صاحبان اپنی طبع شدہ اشتہارات یا رسایل بزبان اردو یا انگریزی وغیرہ اشاعت کیواسطے ارسال فرماویں وہ بشرح ذیل شائع کئے جاسکتے ہیں بوزن ۳ ماشہ فی عدد چار روپیہ ماہوار۔ ۳ ماشے سے زیادہ ایک تولہ تک ۵ روپیہ ماہوار۔ ایک تولہ سے زیادہ فی تولہ یا اسکی کسر سے ۶ روپیہ ماہوار۔ تاجروں کے لئے اپنی اپنی اشاعت کا یہ نہایت آسان ذریعہ ہے۔ اجرت اشتہار درخواست کیساتھ آنی چاہئے۔ ورنہ عدم تعمیل معاف۔

نوٹ۔ تمام درخواستیں۔ بنام فتح محمد خاں منیجر تذکرۃ القرآن مقام تراوڑی ضلع کرنال آنی چاہئیں۔

المشتہر

خاکسار فتح محمد خاں منیجر

تذکرۃ القرآن۔ مقام تراوڑی

ضلع کرنال۔ صوبہ پنجاب

اس رسالہ کی قیمت سالانہ مع محصول ڈاک دو روپیہ ہے جو پیشگی آنی چاہئے

وَمَنْ أَعْرَضَ عَن ذِكْرِي فَإِنَّ لَهُ مَعِيشَةً ضَنكًا وَنَحْشُرُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَعْمَىٰ

جس نے میرے ذکر سے منہ پھیرا پس اُس کے واسطے گذران تنگ ہوگی اور قیامت کے دن ہم اُسکو اندھا اٹھاوینگے

تذکرۃ القرآن

جلد ۲ - نمبر ۱ | ماہ [illegible] سنہ ۱۹

{ یہ ایک ماہواری رسالہ ہے جو اغراض ذیل پر چھپکر شائع ہوتا ہے }

اوّل - قرآنی مضامین اور مسائل کو ماہواری رسالوں کی صورت میں شایع کرنا قرآن کریم کو تمام بنی نوع کیواسطے کامل واعظ اور حقیقی خیرخواہ ثابت کرنا اور ایسی تجاویز وتدابیر پیش کرنی جن سے قرآنی علوم کا رواج ہو۔

دوم - قرآن کی کاملیت وفضلیت کو تمام اقوام پر ظاہر کرنا اور اُس بیہودہ ضد اور تعصب کو دور کرنیکی کوشش کرنا - جسنے مذہب کو ایک دوسرے کا دشمن بناکر ہمدردی - اور راستبازی کو کھو دیا اور تمام اقوام کو بالعموم حقیقی صلاحیت وسعادت سے محروم کردیا اور خداوند عالم کی سچی پرستش کی بجائے انکو رسومات کا پرستار بنادیا ہے ؛

سوم - مخالفین کے اعتراضات کا جواب نہایت شائستگی اور حلم کے ساتھ قرآن مجید سے دینا - ضد اور تعصب کی رو سے کسی قوم - یا کسی بشر کی دل آزاری نکرنا - بلکہ سچی ہمدردی اور سچی خیرخواہی کے طور پر احسن طریق سے تمام بداخلاقی - بے دینی - اور بے ایمانی کے دور کرنیکی کوشش کرنا -

چہارم - مسلمانوں کے مختلف فرقوں میں اتحاد پیدا کرنا -

جن صاحبان کے ذمہ قیمت سال گذشتہ واجب الادا ہے براہ مہربانی مع قیمت سنہ رواں مرحمت فرماکر مشکور فرماویں اور عنداللہ ماجور ہوں

در مطبع عزیزی تراوڑی ضلع کرنال ملک پنجاب طبع شد + کتبہ محمد عابد علی دہلوی

عجیب و غریب اور تمام تعلیم یافتوں کیواسطے نہایت ضروری مفید کتابیں

مجموعہ تذکرۃ القرآن ۱۹۰۸ء مجلد جسمیں مفصلہ ذیل مضامین پر نہایت ہی عجیب و غریب بحث ہے

۱- (۱) دلایل ہستی باریتعالی (۲) اسمائے باریتعالی کی حقیقت اُن کے اعمال اور خواص (۳) مسئلہ تقدیر (۴) دعا کی حقیقت اور انعامات الہی کا ذکر (۵) کون لوگ غضب الہی کے نیچے ہیں اور کون گمراہ ہیں (۶) معاشرت یعنی مرد و عورت کے باہمی تعلقات کسطرح پر ہوتے ہیں (۷) اسلامی حفظ صحت - (۸) غفلت کے خطرناک نتایج اور اُن کا کامل علاج (۹) ذکر و فکر کی حقیقت - اُس کے نتایج اور اُن طاقتوں کو زائل کرنیکی خرابیاں قیمت مع محصول ڈاک دو روپیہ ؏

۲- **مفتاح القرآن** - اِسکو معمولی اُردو خواں ایک مہینہ میں یاد کرکے پانچہزار لغتوں اور ایک لاکھ سو ہزار صیغوں پر ایسا حاوی اور صرف نحو میں ایسا مشاق ہو جاتا ہے کہ قرآن مجید باترجمہ پڑھ سکتا ہے - چھوٹے بچے بھی اسکو چار پانچ مہینہ میں یاد کرکے قرآن مجید بامعنی پڑھ سکتے ہیں اور بے معنی پڑھنے کی برابر بدت میں ختم کر سکتے ہیں - پس تمام بچوں جوانوں اور بوڑھوں کو چاہیئے کہ اِسکو ضرور پڑھیں - پھر تمام عمر قرآن مجید کی باترجمہ تلاوت کرتے رہیں - ایسی عجیب خداداد نعمت کی طرف سے غفلت نکریں اِس سے بڑھکر اور کیا خوش نصیبی ہوسکتی ہے کہ محض چند ماہ کی معمولی محنت سے قرآن مجید باترجمہ آتا ہے - تمام مسلمانوں کو چاہیئے کہ اب بچوں کو بے معنی قرآن مجید پڑھانا چھوڑدیں اور اس قاعدہ کو پڑھاکر باترجمہ پڑھایا کریں - کیونکہ آنکھوں کے ہوتے اندھا ہوکر چلنا سخت نادانی ہے اگر ایسا ہی کرینگے تو انشاءاللہ العزیز قرآنی آیتوں اور قصّوں کو ایسا رواج ہو جائیگا کہ تمام واہیات غزلیں گندے شعر اور جھوٹے قصّے جنھوں نے ہمارے دین اور دُنیا کو برباد کر رکھا ہے کلیتہً ہوا ہو جاینگے اِس قاعدے سے اُردو فارسی کے ہزار ہا لغت آجائیں گے جن سے مدرسے کی تعلیم میں بھی بڑی مددملیگی اور مڈل کا امتحان بجائے چھ سال کے چار سال میں پاس ہو سکیگا انشاءاللہ تعالی -

۳- **مفتاح العرب** - اِس کے ذریعہ سے معمولی اُردو خواں تمام صرف نحو عرب پر دو مہینہ میں ایسا حاوی اور مشاق ہو جاتا ہے - کہ میزان - منشعب - صرف میر - دستور المبتدی - فصول اکبری - نحو میر ہدایت النحو - کافیہ - شرح ملاں اور مراح الارواح - وغیرہ وغیرہ سے دو سال میں نہیں ہو سکتا - جو صاحب مفتاح القرآن کے بعد اِسکو پڑھنا چاہئیں - وہ ایک مہینے ہی میں اِسکو ختم کر سکتے ہیں اِس کے بعد کسی دوسری کتاب صرفی یا نحوی کی ضرورت نہیں رہتی -

۴- **مفید عام - عرف معین الحکیم** - یہ ایک لغات ادویہ و علاج ہے ہر مرض اور دوا

جلد ۲ — نمبر ۱

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

وَقَاتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ الَّذِينَ يُقَاتِلُونَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوا
اللہ کے راستہ میں اون لوگوں سے لڑو جو تم سے لڑتے ہیں مگر زیادتی نکرو

إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِينَ ۝ وَاقْتُلُوهُمْ حَيْثُ
کیونکہ اللہ زیادتی کرنے والوں کو دوست نہیں رکھتا جہاں کہیں اونکو پاؤ اونسے لڑو

ثَقِفْتُمُوهُمْ وَأَخْرِجُوهُمْ مِنْ حَيْثُ أَخْرَجُوكُمْ وَالْفِتْنَةُ
اور جہاں سے اونہوں نے تمکو نکال دیا ہے تم بھی اونہیں نکال دو کیونکہ فتنہ

أَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ وَلَا تُقَاتِلُوهُمْ عِنْدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ
بہکانا جنگ کی نسبت سخت تر ہے اور مسجد حرام کے قریب اونسے نہ لڑو جب تک

حَتَّى يُقَاتِلُوكُمْ فِيهِ فَإِنْ قَاتَلُوكُمْ فَاقْتُلُوهُمْ كَذَلِكَ
وہ تم سے وہاں پہ لڑائی نہ کریں پس اگر وہ تمسے جنگ چھیڑیں تم بھی اونسے جنگ کرو یہی کافروں کی

جَزَاءُ الْكَافِرِينَ ۝ فَإِنِ انْتَهَوْا فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ ۝
جزا ہے پس اگر وہ باز رہیں پس تحقیق اللہ مغفور ہے اور رحیم ہے

ان آیات مین اوس افراط و تفریط کی اصلاح مقصود ہے جو توریت اور
انجیل مین انتقام الہی کے متعلق مندرج ہے۔ انبیائے بنی اسرائیل کے
جہاد تو ایسے غضبناک ہین کہ اون کے حالات پڑھکر روح کانپتی ہے
مکانوں کا ڈھانا شہرون کا جلا دینا۔ مواشی کو ہلاک کرنا باغوں اور سبز
درختون کو آگ لگانا عام قتل کرنا۔ سرون مین میخ گاڑنا۔ آرون اور
کلہاڑون سے چیروانا۔ تپتے آوون مین جلوانا کنواریون کو سپاہیوں کے واسطے
رکہنا حاملہ عورتون کے پیٹ پھاڑنا۔ معصوم بچوں بوڑہے مرد عورتوں
اور مریضوں کو بلا امتیاز قتل کرنا عہد عتیق سے ثابت ہے بلکہ طیش اور
۲ غضب کی حالت مین قبروں سے ہڈیان تک نکلوا کر جلا دینا مذکور ہے
چنانچہ مقامات ذیل کا ملاحظہ کرو۔ پیدایش ۳۴/۲۵ اعداد ۳۱/۷-۹-۱۵ اعداد
۳۳/۵۵ اعداد ۳۵/۱۶-۲۸ تک اعداد ۳۵/۴۸ استثنا ۳/۴ استثنا ۱۲/۲ سے ۴ تک
استثنا ۲۰/۱۰ و ۱۳ ۶/۲ سے ۶ تک اعداد ۲۱ و ۱۶ و ۳۱
یشوع ۵/۱۴ و ۶/۲۴ و ۶/۲۴ و ۸/۲۵ و ۱۵ و ۸/۲۴ و ۲۹ و ۱۰/۴۰ قاضی ۲/۲۱ و
۵/۲۴ و ۲۵ و ۹/۴۹ و ۸/۱۶ ۲ سموئل ۱۲/۳۱ ۱ تاریخ ۲۰/۳ ۲ سلاطین ۲۳/۱۱ و
۱۵/۱۶ و ۲۳/۱۶ ذیل مین نمونہ کے طور پر ان مقامات مین سے محض چند آیات
درج کی جاتی ہین۔ اعداد ۳۱/۷ و ۸ و ۱۵ اونہوں نے مدیانیوں سے لڑائی کی
جیسا خداوند نے موسیٰ سے فرمایا تھا اور سارے مردوں کو قتل کیا۔
آوی اور رقم اور صور اور حور اور ربع کو جو مدیانیوں کے پانچ

بادشاہ تھے جان سے مار ڈالا یان کی عورتوں اور بچوں کو اسیر کیا مواشی
اور مال و اسباب کو لوٹا شہروں اور قلعوں کو پھونک دیا موسیٰ قوم پر
اسلئے غصہ ہوا کہ عورتوں کو کیوں جیتا رکھا استثنا ۲۰ ۱۲ و ۱۴ اونکے
بتوں کو توڑ ڈالیو۔ گھنے باغوں میں آگ لگائیو اونکے معبودوں
کی گھڑی ہوئی مورتوں کو چکنا چور کیجیو استثنا ۱۲ ۳ و ۱۱ جزیہ لینا۔ لوٹ
مارنا اور خوبصورت عورتوں کو پسند کرنا یشوع ۱۴ ۹ الہی فرشتہ یشوع
کا لشکر ہو کر آیا تب اوس یشوع نے تمام لوگوں کو جو شہر میں تھے کیا مرد
کیا عورت کیا جوان کیا بڈھا کیا بیل کیا بھیڑ اور گدھا سبکو یک لخت
ہلاک کیا تہ تیغ کیا حرم کیا ۶ ۲۱ و ۲۴ سب کو پھونک دیا مگر سونا اور روپا ۲
یشوع ۸ ۲ و ۸ ۲۸ و ۲۹ و ۱۰ ۱۴ منگا کر لیکے چلا آنا اور پھر اونسے بڑے شہروں
کا لوٹ لگانا۔ قتل عام کرنا بادشاہوں کو پھانسی دیکر مثل ڈھور کے اوونکا بادشاہ
فنا کرنا۔ بلکہ حسب الحکم خداوندی کوئی ذی روح باقی نہ رکھا۔ ایک بادشاہ
بھاگ کر یاعیل کے خیمہ میں آیا اوسنے فریب سے اوسکے سر میں میخ گاڑ دی قاضی
۴ ۲۱ وہ دو کنواریوں کو سپاہیوں کے لئے رکھا ۲ سموئیل ۱۴ ۱۲ و اودونے
ربہ کے بادشاہ کا تاج اوتار اپنے سر پر رکھا لوگوں کو آرے اور کلہاڑوں
اور لوہے کے دانتوں والی گاڑیوں کے نیچے کیا اور اینٹوں کے جلتے پژاوے
میں جلا دیا ۲ سلاطین ۱۵ ۱۶ و ۸ ۱۲ منا خم نے تمام حاملہ عورتوں کے
پیٹ پھاڑ ڈالے۔ قبروں سے ہڈیاں نکلوا کے الہی حکم سے جلوائیں
استثنا ۷ ۲ جب خداوند تیرا خدا سات قوموں کو تیرے حوالے

کریے اونہین مار یو رحم کیجیو۔ اول سے عہد نہ کریو اونپر رحم نہ کریو الغرض
اس قسم کے غضبناک آتشین احکام توراۃ مین بکثرت ہین جو اس زمانہ اور
اقوام کے حالات کے لحاظ سے عین عدل و انصاف ہون گے ہم انبیا
علیہم السلام پر بے انصافی اور ظلم کی بدظنی نہین کر سکتے اور ممکن ہے کہ انہین
سے بہت سے احکام بے اصل بھی ہون قران مجید نے صاف طور پر حکم فرمایا
لَا اِکْرَاہَ فِی الدِّیْنِ۔ قَدْ تَبَیَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَیِّ اسلام بھی جبر نہین
ہے ہدائیت اور گمراہی مین کھلا فرق ہوگیا اس حکم کے مطابق حضرت محمدؐ
مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم اور اونکے خلفائے برحق کا یہہ عمل رہا کہ جب کسی طرف
کو ضرورتاً اندفاع مخالفین کے لئے لشکر روانہ کرتے تو سردار لشکر کو یہہ نصیحت فرماتے
کہ ملک مفتوح کی عورتوں بچوں اور بوڑھوں کو نقصان نہ پہنچانا خانقاہون
اور عباد تگاہوں اور خانقاہ نشینوں کو خراب نہ کرنا۔ کھیتوں کو مت جلانا
پھلدار درختوں کو مت کاٹنا جو عہد کرو اسپر قائم رہنا ٭
انبیائے بنی اسرائیل کے حالات مین بسقدر تشدد اور غضب انتہا درجہ کو
پہنچا ہوا ہے اوسیقدر مسیح ؑ کے حالات مین نرمی اور حلم حد انسانی سے
تجاوز کئے ہوئے ہین چنانچہ وہ فرماتے ہین کہ جو کوئی تجھے ایک گال پر تپانچہ
مارے دوسرا گال بھی پھیر دے اور اگر ایک کوس بیگار مین پکڑ لیجائے تو دو
کوس چلا جا۔ اگر کوئی تیرا انگرکھا لے تو اوسے ردا بھی دیدے۔ یہہ تمام احکام
مصالحت ملکی و قومی و اخلاقی اور دینی کے ایسے مخالف ہین کہ اون کے
مطابق نہ کبھی عمل ہوا اور نہ ہو سکتا ہے۔ بدون کے ساتھ نیکی کرنا ظالم کو

ظلم پر حوصلہ دینا ایسا ہی بُرا ہے جیسا کہ نیکوں کے ساتھ بدی کرنا
اور راستبازوں پر ظلم کرنا۔ نہ یہہ عقل سلیم کا ہی تقاضاے ہو سکتا
ہے نہ تجربہ انسانی کا اور نہ کسی قانون مستقل کا۔ہاں ممکن ہے کہ
خاص قوم مسیح علیہ السلام کے لئے ایک خاص وقت مین یہہ قوانین مفید
ہوں اس لئے قرآن مجید جو تمام تعلیموں کا کمال اور تمام باطل کا
نیست کرنے والا ہے ہر ایک امر مین میانہ روی رحم عدل اور مصلحت حکیمانہ
کو مدنظر رکھکر محل انتقام پر انتقام کی تعلیم دیتا ہے محل انصاف پر انصاف
کی اور محل رحم پر رحم کی ایک طرف تو عام طور پر حکم فرما دیا کہ دین مین
زبردستی کا کوئی کام نہین دوسری طرف جبکہ دنیا کے بدکار سرکش لوگ
خواہ نخواہ مخالفت اور خونریزی پر آمادہ ہون اور ایذا رسانی و جنگجوئی
سے باز نہ آوین اوسوقت کے واسطے اجازت ہے "جو لوگ تم سے
لڑین تم بھی اللہ کے رستہ (یعنی جان و ایمان کی حمایت) مین اونسے
لڑو اور زیادتی نہ کرنا اللہ کسیطرح زیادتی کرنے والوں کو پسند نہین کرتا
اور اپنے قاتلوں کو جہاں پاؤ قتل کرو اور جہاں سے اونہوں نے تمکو
نکالا ہے تم بھی اونکو وہاں سے نکال دو کیونکہ فساد کا برپا رہنا خونریزی
سے بڑھکر ہے اور ادب والی مسجد یعنی خانہ کعبہ کے قریب اونسے
مت لڑو جب تک وہ تمسے اوسکے اندر لڑائی نہ چھیڑین پس اگر وہ تم کو
قتل کرین تو تم بھی اونکو قتل کرو ایسے کافرون کی یہی سزا ہے پھر اگر وہ باز رہین
تو تم بھی باز رہو) پس تحقیق اللہ بخشنے والا مہربان ہے اور وہاں تک اونسے لڑو

کہ ملک مین فساد نہ رہے اور اللہ کے واسطے دین ہو جاوے (یعنی دین مین زبردستی موقوف ہو کر آزادی حاصل ہو جاے) پس اگر فساد سے باز آجاوین تو (ان دونون پر کسی طرح کی زیادتی نہ کرنی چاہیے کیونکہ) زیادتی تو ظالمون کے سواے کسی پر جائز نہین - حرمت والے مہینون کا بدلہ حرمت والے مہینہ اور تمام ادب والی چیزون مین اوسے کا بدلہ جو تمپر کسی قسم کی زیادتی کرے تو جیسی زیادتی اوسنے تمپر کی ویسی ہی زیادتی تم بہی اوسپر کرو اور اللہ سے ڈرتے رہو اور جانے رہو کہ اللہ اونہین کا ساتھی ہے جو متقی ہین - ۱۹۰ سے ۱۹۴ تک

ان آیات بینات سے صاف ظاہر ہے کہ مسلمانون کو اونہین لوگون کے قتل کرنے کی اجازت ہے جو انکو قتل کرتے رہے اور جنہونے انکو گھرون سے نکال کر جلاوطن کر دیا اور پھر بھی جنگ کے منصوبون سے باز نہ آے مگر اجازت جنگ کے ساتہہ حد اعتدال پر قایم رہنے اور زیادتی سے بچنے کا بار بار حکم ہے - ۶

خانہ کعبہ کے قریب یا کسی حرمت والے مہینہ مین اگر وہ خود قتال کا ابتدا نہ کرین تو مسلمانون کو باز رہنے کا حکم ہے اور اس قتال کی حد بہی قرار دی ہے کہ فتنہ بند ہو کر عام آزادی حاصل ہو جاے جو جس دین مین چاہے رہے کوئی زبردستی نہ کی جاوے - یہان قتال مین بھی بار بار حکم ہے کہ اگر وہ باز رہین تو تم بھی خداے غفور و رحیم کی طرح باز رہو پھر بار بار تاکید ہے کہ جسقدر زیادتی وہ تمپر کر چکے ہین اوسیقدر زیادتی کی تمکو اجازت ہے زیادہ کی نہین - انتقامی حرکات مین بار بار حد انصاف کو قایم رکھنے خدا سے ڈرنے اور معاندین کے باز رہنے پر معاف کرنے کی تاکید ہے - پس ان احکام

ہین نہ تو انبیاے بنی اسرائیل والے آتش فشاں غضب اور تشدد کی اجازت ہے نہ مسیح علیہ السلام والے بے معنی حلم اور نرمی کی - خود انجیل شریف سے ثابت ہے کہ یہہ احکام ایک خاص وقت اور ایک خاص قوم کے واسطے تھے کیونکہ آئندہ کے واسطہ وہ فرماتے ہین جب ہین آونگا دنیا کی ساری قومین جمع کی جائینگی" متی ۲۵/۳۲ "کیونکہ ابن آدم اپنے باپ کے جلال مین اپنے فرشتوں کے ساتھ آویگا تب ہر ایک کو اوسکے کام کے موافق سزا دیگا - بعضے ابھی موت کا مزہ نہ چکھینگے" متی ۱۶/۲۷ چنانچہ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ظہور سے جو تمام انبیاے سابقین کے کمالات کا مجموعہ ہین اور جنکا آنا تمام انبیا علیہم السلام کے آنے کے برابر ہے ایسا ہی ظہور پذیر ہوا -

بودھ - اور آرین اور جینیون مین انجیل سے کہین بڑھکر خیالی رحم کی تعلیم ہے یہان تک کہ جینی مت کے بعض لوگ پکانا جایز نہین سمجھتے کہ اس سے بہت سے جانور ہلاک ہوتے ہین پاؤن مین جوتا ڈالکر نہین چلتے کہ بہت سے جانور روندے جاتے ہین - منہہ کھلا نہین رکھتے کہ ہوا کے ساتھہ جانور منہہ اندر نہ جائین - بچھو سانپ - جون اور مچھڑ ہی تک کا مارنا گوارا نہین کرتے - نہانے سے بھی پرہیز کرتے ہین کہ اسمین بہت سے چھوٹے حیوانات کا خون ہوتا ہے - مگر کہانتک کوئی انسان اس خیالی رحم پر عمل کرسکتا ہے - منہہ کو بند کریگا تو سانس کے ساتھہ حیوانات ہلاک ہون گے سانس ہی بند کریگا تو خود مریگا - اگر تمام دنیا کھانا پکانا اور پانی پینا اور ہوا مین دم لینا چھوڑ دے جیسا کہ ان اصولون کا منشا ہے تو کیا نتیجہ ہو - سچی اصولون کے ہی تمام دنیا پابند ہوجائے تو کیا حال ہو

ان تصورات کو جانے دو یہی دیکھو کہ کیا تمام قومین ان اصولون کے کبھی پورے طور
پر پابند ہوی یا ہو سکتی ہین یا ہو سکین گی کیا یہہ اصول انسانی حالات اور
معقول کے مطابق تمام پولیس اور فوج یک لخت موقوف کر دینی چاہیئے تمام توپین
بندوقین اور بارود گولہ اور تمام سامان حرب یک قلم دنیا سے معدوم
کر دینے چاہئین تمام قوانین تعزیری یک لخت جلا دینے چاہئین مگر ایسا نہ
کبھی ہوا اور نہ کبھی ہو سکتا ہے حسن معاملت صبر عفو اور رحم کی تعلیم جو قران
مین ہے وہ حکیمانہ اور فطرت انسانی کے عین مطابق ہے۔ اسکے مطابق تمام
دانشمندون کا عمل رہا اور رہیگا ؛

۸ ناسمجھہ اور مفتری لوگون نے اسلام پر یہہ بہتان شایع کیا ہے کہ قران مجید
نے زبردستی مسلمان بنانے کی تعلیم دی ہے اس موقعہ پر ضروری معلوم ہوتا
ہے کہ آیات قرانی کے رو سے ثابت کر دین کہ یہہ بہتان کیسا لغو اور
باطل ہے ؛

(۱) لَا اِكْرَاهَ فِي الدِّينِ قَدْ تَبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ اسلام مین جبر نہین
ہے۔ ہدایت اور گمراہی مین کھلا فرق ہو گیا ہے۔

(۲) قَالَتِ الْاَعْرَابُ اٰمَنَّا قُلْ لَمْ تُؤْمِنُوْا وَلٰكِنْ قُوْلُوْا اَسْلَمْنَا وَلَمَّا
يَدْخُلِ الْاِيْمَانُ فِي قُلُوْبِهِمْ۔ اعراب نے کہا ہم ایمان لائے (اے محمد
تو انسے) کہدے کہ تم ایمان نہین لائے مگر یہہ کہو کہ ہم فرمانبردار ہو گئے کیونکہ
ابھی ایمان تمہارے دلوں میں داخل نہین ہوا۔ اس آیت سے ظاہر ہے کہ
ایمان کا تعلق قلب سے ہے زبان کے کہنے سے کچھہ نہین ہوتا پس زبردستی

کیسے کوئی مومن ہوسکتا ہے اگر جان یا مال کے نقصان سے کوئی شخص زبان سے ایمان کا اقرار کرے اور دلمین اوسکے ایمان نہو تو یہہ نفاق مین داخل ہے منافقین کی نسبت حکم ہے اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ فِي الدَّرْكِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ منافق جہنم کے ۔

(۳) وَمَنْ شَاءَ فَلْيُؤْمِنْ وَمَنْ شَاءَ فَلْيَكْفُرْ جو چاہے مومن ہوجاے اور جو چاہے کافر ہے ۔

(۴) اَفَاَنْتَ تُكْرِهُ النَّاسَ حَتّٰى يَكُوْنُوْا مُؤْمِنِيْنَ ۔ کیا تو اے محمد لوگون کو مومن بننے پر مجبور کرتا ہے (نہین)

(۵) وَاِنْ اَحَدٌ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ اسْتَجَارَكَ فَاَجِرْهُ حَتّٰى يَسْمَعَ كَلٰمَ اللّٰهِ ثُمَّ اَبْلِغْهُ مَاْمَنَهٗ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَعْلَمُوْنَ ۔ اور اگر مشرکین مین سے کوئی شخص تجھسے پناہ چاہے اوسے پناہ دے کہ وہ خدا کا کلام سن لے پھر اوسکو اوسکے امن کی جگہہ پہنچادے اسلئے کو وہ لوگ بے علم ہین ۔

(۶) اِنَّمَا اَنْتَ مُذَكِّرٌ لَسْتَ عَلَيْهِمْ بِمُصَيْطِرٍ تو محض نصیحت کرنے والا ہی تو انپر کوئی داروغہ نہین ہے ۔ ان آیات بینات سے صاف ظاہر ہے کہ دین مین زبردستی جائز نہین اور نہ وہ ایمان جسکا اقرار کوئی انسان مجبور ہوکر کرے ۔

(۷) وَمَنْ تَوَلّٰى فَمَاۤ اَرْسَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ حَفِيْظًا اگر کوئی پھر جاتا ہی پھرے ہمنے تمکو اونکا نگہبان بناکر نہین بھیجا کسی کام کا ہے بلکہ نفاق مین داخل ہے جسکی سزا جہنم ہے ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کام محض سمجھانا

اور نصیحت کرنا ہے نہ کسی قسم کی زبردستی کرنا - پھر یہہ کیسا شرمناک جھوٹ ہے جو مخالفین نے اسلام پر باندھا ہے کہ اسلام مین زبردستی جائیز ہے یا اسلام بزور شمشیر پھیلایا گیا ہے - خدا اپنی مخلوق پر رحم فرماوے - نادانون کو تو جھوٹ سے شرم نہین ہوتی مگر دانایون کو تو ایسے سفید جھوٹ سے شرم کرنی چاہیئے - پھر زبردستی مسلمان کرنے کی ایک دلیل پیش کی گئی ہے کہ جو مسلمان نہین ہوتا اوس سے جزیہ لیا جاتا ہے حالانکہ یہہ رقم خفیف جو لاکہہ روپیہ پر تین روپیہ اور کچھہ آنے ہوتی ہے رعایا غیر اسلام سے اونکی جان ومال کی حفاظت مین بطور ٹیکس کے لیجاتی اور مسلمان مالدارون کو زکوۃ کے طریق پر لاکہہ روپیہ مین سے ڈھائی ہزار روپیہ ادا کرنے پڑتے ہین علاوہ برین لڑائی کے وقت سامان جنگ دینا پڑتا ہے مگر غیر مذہب والے اس امداد سے بری رہتے ہین - اب مسلمان رعایا ے پر جو مذہبی ٹیکس لگتا ہے اوسکا مقابلہ کرو مسلمان پر تو ایک لاکہہ روپیہ مین سے ڈہائی ہزار روپیہ دینا اور لڑائی کے وقت سامان جنگ سے مدد کرنا لازم ہے - غیر مسلمان رعایا ے پر ایک لاکہہ روپیہ مین سے محض تین روپیہ اور کچھہ آنے ہین - دنیاوی اغراض کے لحاظ سے مالدار لوگون کو مسلمان ہونے مین کسقدر نقصان رہتا ہے - اس لحاظ سے جزیہ مسلمان نہونے کا موید ہے نہ کہ مسلمان ہونے کا - جو دنیا پرست انسان ہے وہ کیون تین روپیہ کی جگہہ ڈہائی ہزار روپیہ دینا اور لڑائی کے وقت سامان جنگ سے مدد کرنا گوارہ کرسکتا ہے - ہان خالص ایمان جو چاہیئے سو کرادے اور اوسنے مال کو کیا جانون تک کو راہ خدا مین نثار کرایا غیر مسلمان

جو مال لدا ان ہوں وہ صرف دو آنے کے بیسہ دیکر ہر طرح سے آزاد اور اپنی اپنے جان ومال کی حفاظت کی طرف سے مطمئن ہوجاتے تھے یہہ ٹیکس تو سول لائسنس ٹیکس سے بھی کئی درجہ کم ہے چہ جائے کہ ایک گورنمنٹ کا ٹیکس متوح قوم پر پھر کیا شرمناک جھوٹ ہے جو یہہ کہا جاتا ہے کہ جزیہ مین مسلمان کرنے کے واسطے ایک زبردستی تھی۔ ہاں اگر بعض شاہان اسلام نے خونریزیان کی اور مغلوب قومون پر جور وستم کئے اوس سے اسلام پر کیا الزام یہہ اونکی ذاتی معاملات ہین جنکی سزا وہ خود بھگتینگے۔ وہ بہی تو مسلمانون مین ہی سے تہے جنہوں نے عمر کو عثمان کو علی کو حسین کو ذبح کر ڈالا اور کعبہ کو جلا دیا تہا اونکے کردار سے اسلام کو کیا تعلق ہے۔ اسمین بہی شک نہین کہ دنیا پرست مسلمانون نے ظالم بادشاہون کے خوشامد سے ظالمانہ مسئلہ بہی بہت گھڑ دئے تھے جنسے بد ذات متکبر اور ظلم پیشہ سلاطین کو مذہب کی بناوٹی آڑ مین

۱۲ خونریزیوں کے موقعہ ملے مگر قرآن مجید حالات و احادیث رسول صلعم اور حالات خلفائے راشدین اون ظالمانہ افتراون سے مطلقاً پاک صاف ہین کیونکہ بدکار متکبر مشرک اور نااہل لوگون نے خدائے واحد کی حقیقی پرستش اور سچی تعلیم کی مخالفت مین محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم اور اونکے مخلصین تابعین کو جانی اور مالی نقصانات دس سال تک برابر پہنچائے ہر طرح سے اونکو ذلیل اور تنگ کرنا چاہا جب اونکے صدق وفا اور خلوص مین کوئی کمی نہوئی بلکہ جسقدر مخالفت بڑہتی گئی اوسیقدر وہ ثابت قدمی اور جان نثاری دکہاتے گئے یہانتک شرکھرنکے اونکے قتل کے درپے ہوگئے اور تجاویز مذمسپر کرنے لگے اسیر تنگ آکر مسلمان تو

نے ہمکو بدر مین نصرت دی اور تم قلیل تھے جب کفار کی نعشین دفن کی گئین تو حضرت
آنحضرت نے عبرت انگیز الفاظ مین یہہ فرمایا - نبی کے تم بُرے رشتہ دار تھے
تم نے میری تکذیب کی اور لوگون نے میری تصدیق کی تمنے مجھے وطن سے نکالا
لوگون نے مجھے جگہہ دی تمنے مجھسے لڑائی کی اور لوگون نے مدد دی -

ششم غزوۃ الکدر - یہہ حملہ بدر کی لڑائی سے سات روز بعد سلیم اور
غطفان قبیلون پر کیا گیا مگر لڑائی نہوی - اسکی بنا وہی قریشی ظلم تھی -

ہفتم غزوۃ الانمار یا غزوۃ ذی امر - یہہ حملہ نجد کی طرف قریش کے
قبیلہ غطفان پر ہوا مگر لڑائی نہین ہوی -

ہشتم غزوۃ نجران یا غزوۃ بنی سلیم - اسمین بھی لڑائی نہوی ۱۴
قبیلہ غطفان وسلیم مدینے کے مسلمانون پر شبخون مارنے کے واسطے
جمع ہوئے تھے - آنحضرت صلعم کو جب اس اجتماع کی خبر ہوئی تو احتیاطاً
خود پیش قدمی کی مگر وہ لوگ متفرق ہوگئے اسلئے آپنے تعاقب نہ فرمایا - غطفانیون
کے حملہ مین ایک یہہ واقعہ ہوا کہ حضرت صلعم کے کپڑے بارش سے بھیگ گئے
تھے آپ اونکو ایک درخت پر لٹکا کر نیچے لیٹ گئے دعثور جو غطفانیون
کا سرغنہ تھا آنحضرت کو اکیلے لیٹے ہوے دیکھکر تلوار برہنہ سر پر آپہونچا اور
للکار کر کہنے لگا کہ آج تجھکو مجھسے کون بچائے گا آپنے فرمایا اللہ - اس کلمہ
کے رعب سے دعثور دھکا کھاکر گر پڑا تب فوراً آنحضرت نے اوٹھکر تلوار اوٹھالی
اور فرمایا کہ اب تجھکو کون بچاویگا دعثور نے جواب دیا کہ کوئی نہین - مگر
آپنے اوسکو معاف کردیا اور فرمایا کہ مین قتل کرنیکے واسطے نہین آیا ملکہ

ولایت علی

رحم کرنے کے واسطے آیا ہوں اپنی عداوت اور آنحضرتؐ کے فوق العادت
رحم کو دیکھکر دعثور مسلمان ہوگیا۔ اس بڑے فضل خداوندی کی نسبت قرآن مجید
مین ارشاد ہے اذ ھم قوم ان یبسطوا الیکم ایدیھم فکف ایدیھم
عنکم۔ خدا کی نعمت کو اے مسلمانو یاد کرو جب ایک قوم نے اپنے ہاتھ
تمپر دراز کرنے چاہے پر خدانے اونکے ہاتھوں کو تمسے روکدیا۔
نہم غزوۃ السویق۔ بدر کی شکست کے بعد باقیماندہ کفار مکہ کو سخت آگ
لگ گئی۔ ابوسفیان دوسو سوار لیکر مدینہ کو روانہ ہوا اور راہ مین مدینہ
سے ایک منزل پر خیمہ زن ہوا۔ رات کو سلیم بن مشکم یہودی کے یہان دعوت
اڑائی اوس یہودی نے مسلمانون کے حالات کی اسکو خبرین دی ۱۵
ابوسفیان نے اپنے ڈیرے پر آکر چند سپاہی بھیجے اونہوں نے مدینہ
کی کہجور کے کنج آگ لگادی اور دو آدمیونکو مار ڈالا اور مکہ کی راہ لی۔ مسلمانون
نے خبر پاکر قرقرۃ الکدر تک تعاقب کیا ابوسفیان کا لشکر اپنے ستو چھوڑ کر مکے
کو چلتے ہوئے اس غزوہ کا نام غزوۃ السویق ستوون والی جنگ بھی ہے
دہم غزوۂ اُحد۔ احد ایک پہاڑ مدینے سے دو ڈہائی میل کے فاصلہ
پر ہے۔ دشمن مکہ سے چلکر مدینے پہنچے۔ لڑائی کا سامان جو ابوسفیان شام
لایا تہا اور جسکی پیشبندی کے لئے حضرتؐ کو بدر تک سفر کرنا پڑا تہا اب
وہی سامان مسلمانون کے مقابلہ پر جمع کیا گیا اس جنگ مین قریش کے
ساتہہ قبیلہ بنی تہامہ اور بنی کنانہ بھی شریک ہوگئے تھے کفار کی سلح فوج
تین ہزار کے قریب ہوگئی تھی جسمین سات سو زرہ پوش سوار تھے۔ اونہون نے

بسرداری ابوسفیان مدینے کے شمال مشرق مین ایک خاص مقام اپنا مورچہ
قایم کرلیا اور اسمین اور شہر مدینہ مین حد فاصل صرف کوہ احد کی گھاٹی تھی۔
اس مورچہ سے انہون نے اہل مدینہ کے کھیتوں اور باغون کو تباہ کرنا شروع
کردیا۔ اسپر صحابہ کو بہی غصہ آیا اور آنحضرت سے بکمال اصرار دفاع
کی درخواست کی آپ ہزار آدمیوں کو لیکر مقابلہ کے واسطے مدینے سے
باہر نکلے۔ عبداللہ بن ابی ایک سردار جو مدینہ مین رہتا تہا اور بظاہر مسلمانون
کے ساتہہ تہا اب مین معرکہ جنگ مین اپنے تین سو آدمیوں سمیت مسلمانون
سے الگ ہو گیا جس سے مسلمانون کی جمعیت سات سو رہگئی اس جمعیت مین
کل دو گھوڑے تھے مگر مجاہدین کمال شجاعت اور استقلال سے آگے بڑہتے 17
چلے گئے اور نخلہاے خرما سے گذر کر کوہ احد پہ پہنچگئے۔ لشکر اسلام رات بھر
اس پہاڑ کی کھوہ مین پڑا رہا صبح نماز فجر کے بعد میدان مین آجما۔ آنحضرت نے
کوہ احد کے نیچے نیچے فوج کی صف کو آراستہ کیا اور عبداللہ بن جبیر کو چند
آدمیون سمیت عقب لشکر ایک ٹیلے پر متعین کرکے قطعی حکم دیا کہ جو ہو سو ہو
وہان سے نہ ہلنا۔ مشرکین کو اپنی کثرت پر بڑا گھمنڈ تہا اپنے بتون کو
قلب لشکر مین رکھکر وہ فوراً میدان مین چلے آئے اور اونکے سردارون
کی بیٹیاں لڑائی کے گیت گاتی اور ڈھول بجاتی تہین۔ قرایش نے پہلے بڑے
زور شور سے حملہ کیا مگر مسلمانون نے بڑی بہادری سے اونہین پس پا
کردیا حضرت حمزہ لشکر کفار کو پریشان دیکھکر قلب لشکر مین گہس گئے گویا کہ ولایت
مسلمانون کی فتح ہو چکی تھی کہ عبداللہ بن جبیر کے ساتھی آنحضرت کے حکم کو

فراموش کرکے بامید مال غنیمت مورچہ چھوڑ نیچے اتر آئے۔ دشمن مورچہ خالی
دیکھہ سوارون کو سمیٹ فوج اسلام کے عقب پر آ گرے۔ جنگ عظیم ہوی حضرت
حمزہ اور عبداللہ بن جبیر شہید ہوے۔ حضرت علی۔ حضرت عمر اور حضرت
ابابکر صدیق بھی مجروح ہوے۔ ہندہ زوجہ ابوسفیان نے امیر حمزہ کا جگر
چیر کر چبایا۔ اور مسلمان مقتولون کی گوش و بینی کاٹکر اور انکے ہار بناکر
پہنے اسپر آنحضرت صلعم اور صحابہ کرام کو جوش آیا مگر آپ تو رحمت اللعالمین
تھے اوس روز سے لاشون کی پامالی کرنے کی وحشیانہ رسم جو پہلے سے یہودیون
فارسیون۔ رومیون۔ یونانیون اور نیز عیسائیون مین جاری تھی یہانتک
17 کہ سولہوین صدی عیسوی تک زندہ دشمنون کے اعضاے کاٹ کاٹ کر
اونکو مار ڈالتے تھے۔ مسلمانون مین قطعاً حرام کی گئی۔ اس لڑای مین گو
مسلمانون کو صدمہ عظیم پہنچا مگر ایک فائدہ عظیم بہی حاصل ہوا کہ نبی کی نافرمانی کا
صریح نتیجہ تمام مسلمانون کو معلوم ہوگیا کہ فتح ہوہوا کر شکست کہانی پڑی اور
منافقون کا نفاق اور یہودیون کا بغض صاف ظاہر ہوگیا۔

یازدھم غزوہ حمراء الاسد یہہ مقام مدینہ سے ۸ میل کے فاصلہ پر ہے
جب اہل مکہ مقام احد سے فتحیابی کے بعد آٹھہ دس میل کے فاصلہ پر چلے گئے
تو پھر اونکو خیال آیا کہ جو ہونا ہو ہوا ایکدفعہ مسلمانون کا استیصال پورے طور پر
کردین اس خبر کو سنکر آنحضرت جو معہ اپنے احباب کے جو احد مین شریک ہوے
تھے مقابلہ کے واسطہ روانہ ہوے ادہر مشرکین حمرا الاسد مین قریش کو
کہہ رہے تھے نہ تمنے محمد کو مارا اور نہ مسلمانون کی جوان عورتون کو اپنے

پیچھے چڑھ لا سے تمنے برا کیا۔ لوٹ جاؤ۔ آپنے ہشیر و جاسوسون کو بھیجا تہا کفن
نے اونکو قتل کر ڈالا۔ مگر لڑائی نہوی کیونکہ قریش ستید تکے کیطرف چلے تہے

دوازدہم غزوۂ ذات الرقاع یا غزوہ محارب یا غزوہ بنی انمار یا
غزوہ بنی ثعلبہ۔ یہہ وہی بنی ثعلبہ ہین جنسے سابق غزوہ بنی غطفان ہین
مقابلہ ہوا چاہتا تہا۔ اب کی دفعہ یہہ لوگ پھر جمع ہوے اور مدینہ پر لوٹ مار
کرنیکا ارادہ کیا آنحضرت اونپر چڑہے اور نخل مقام ہیں خیمہ لگایا۔ دونون لشکر
آمنے سامنے رہے۔ یہین آپ نے نماز خوف ادا فرمائی۔

سیزدہم غزوۂ بدر الموعد۔ احد کے جنگ کے بعد ابو سفیان کہہ گیا
تہا کہ آئندہ سال بدر میں جنگ سخت ہوگا ۴ھ غزوہ ذات الرقاع کے بعد ۱۸
آپنے اوسکے مقابلہ کی طیاری کی مگر ابو سفیان راستہ سے پہرا لوٹ گیا۔

چہاردہم غزوۂ دومۃ الجندل یہ ایک مقام مدینہ سے پندرہ
سولہ منزل دومہ ابن اسمٰعیل کا بنایا ہوا ہے۔ یہان دشمنان اسلام
جمع ہوے اور مسافرین کو غارت کرنا شروع کر دیا اور اونکا قصد تہا کہ مدینہ
پر چڑہائی کرین اسلامی بہ نظر پیشبندی آنحضرت نے وہان کا عزم کیا مگر وہان پہنچنے
پر دشمنون کی جمعیت پراگندہ ہوگئی۔

پانزدہم غزوۂ المریسیع یا غزوہ بنی المصطلق۔ الحرث نام ایک
شخص اپنی تمام قوم اور دوسرے تمام عربون مین پھرا پھرا اوسکی تقریر کا اثر ہوا تہا
اور اونہین اسلام کی مخالفت پر برانگیختہ کیا۔ آنحضرت اس خبر کی تحقیق کر کے
مریسیع تک جا پہنچے مخالفین کی طرف سے پہلے تیر چلا تب مسلمانون کیطرف سے

حملہ کیا گیا۔

شانز دہم غزوۂ خندق یا غزوۂ احزاب۔ آنحضرت نے اسوقت
پر مسلمانوں کی صلاح سے اپنی فوج کے گرد خندق کھدوالی تھی۔ عرب کے بہت
سے قبائل اہل اسلام کے استیصال کے لئے جمع ہوئے یہود کی ایک جماعت سلام بن
حقیق نضری وحیی بن اخطب نضری وکنانہ بن ربیع بن ابی حقیق نضری و
ہوذہ بن قیس وائلی وابو عمار وائلی۔ بنی نضیر اور بنی وائل قبیلے بہت
لوگوں کو ساتھ لیکر خیبر سے چلکر قریش مکہ کے پاس آئے اور انہوں نے اپنی
کمک ورفاقت کے قوی وعدے دیکر آنحضرت سے لڑنے کو کہا اور
19 سخت ترغیب دی کہ ایکبار دفعۃً ملکر مسلمانوں کا استیصال کر ہی ڈالیں
قریش نے یہود سے سوال کیا کہ تم اہل کتاب ہو یہہ بتلاؤ کہ ہمارا دین اچھا ہے
یا محمد کا۔ یہود نے باوجود اہل کتاب اور موحد ہونے کے یہی جواب دیا
کہ اے قریش تمہارا دین اوس سے کہیں بہتر ہے اور تم اوس سے زیادہ حق
پر ہو چنانچہ قرآن مجید میں ارشاد ہے۔ کیا تو نے اون لوگوں کو نہیں
دیکھا جنکو کتاب کا حصہ دیا گیا۔ وہ بتوں کو اور شیطانوں کو ماننے اور
کافروں کو کہتے ہیں کہ یہہ مسلمانوں سے زیادہ راہ یافتہ ہیں۔ یا لوگ
اوس چیز کا حسد کرتے ہیں جو اللہ نے اونکو اپنے فضل سے عطا کی پس
تحقیق ہمنے تو آل ابراہیم کو کتاب اور حکمت دی تھی اور نیز ملک عظیم
عطا کیا تھا"

قریش اس بات سے نہایت خوش ہوئے اور اجتماع عظیم کیا پھر وہ

یہود غطفان قیس کے پاس آئے اور وہی مضمون پیش کیا اور کہا کہ قریش سب
اس امر میں متفق ہیں وہ بھی جمع ہوئے - قریش اور غطفان مل کھڑے
ہوئے - قریش کا سپہ سالار ابوسفیان تہا اور غطفان کا ابن عیینہ فزاری
غرض دس ہزار فوج جرار استیصال اسلام کا ارادہ مصمم کر کے لشکر خدا کے
مقابلہ پر روانہ ہوئے - مقابلہ پر مسلمان محض تین ہزار تھے - قریش تو
مدینہ کے اوس طرف اترے جس طرف بارشی ندیاں بہتی تہی یہود یعنی بنی
کنانہ - اہل تہامہ بنو ثعلبہ - بنو نفر غطفان اہل نجد وغیرہ احد کے طرف آ اترے
مسلمان سلع پہاڑ کے عقب مین اترے - خیبر کا ایک یہودی حیی بن
۲۰ اخطب نام کعب بن اسد قرظی رئیس بنی قریظہ کے پاس آیا جو پہلے آنحضرت
سے صلح کا عہد کر چکا تہا مگر حیی بن اخطب کے بہکانے سے وہ پھر شامل ہو گیا
اور نقض عہد کی شناعت سے نہ ڈرا - الغرض ایک جم غفیر ہر طرف سے اسلام کی مخالفت
پر کھڑا ہو گیا - اوس واقعہ کی نسبت قرآن مجید فرماتا ہے "جب تم پر اوپر
اور نیچے کی طرف سے آ پڑے اور جب آنکھین گھبرانے لگین اور دل گلون
تک پہنچ گئے اور تم اللہ پر کئی قسم کے ظن کرنے لگے اوسوقت مومن ابتلا
مین ڈالے گئے اور سخت زلزلے سے ہلا دے گئے" - اور جب منافق لوگ
اور وہ لوگ جنکے دلون مین مرض تہا کہنے لگے کہ ہمنے اللہ اور اوسکے رسول
سے دھوکے کا وعدہ کیا" - اس لڑائی مین نوفل بن عبداللہ کفار کی طرف سے
حملہ آور ہوا اور خندق مین گر کر مر گیا دشمنون نے خون بہا دیکر اوسکی لاش لینی
چاہی مگر نبی اللہ نے مفت دے دی شدت اور غلبہ مخالفین دیکھکر منافق اور

بے ایمان لوگ علیحدہ ہونے شروع ہوگئے اور کل تین سو آدمی آنحضرت صلعم کے پاس رہگئے۔ تب خدای لشکر مخلصین مومنین کی امداد کے واسطے آیا۔ ہوا کی تیزی اور سردی نے دشمنوں کے خیمہ اوکھیڑ ایسا رعب اونپر بٹھایا کہ وہ رات کو بہاگ گئے اور کفی اللہ المومنین القتال کی تصدیق ظاہر ہوی۔ اس جنگ مین غطفان۔ بنو قریظہ بنو نضیر اور اہل خیبر نے ابتداءً مخالفت کی اور استیصال اسلام ارادہ قریش کے شامل ہوے اور بعض بد عہد اور عہد شکن ثابت ہوے اسلئے بعد مین اونکی ساتھ غزوات یا جنگ پیش آے جنکا ذکر علیحدہ آئیگا۔ یہہ یاد رکھنا چاہیے کہ یہود کے ساتھ جہاد ہونے کی وجہہ یہہ ابتدائی دشمنی اور عہد شکنی ہے۔ ۲۱

ہفدہم غزوہ بنو لحیان۔ اس لڑای کی وجہہ یہہ ہوی کہ عضل اور قارہ عرب کے دو قبیلے تھے ان لوگون کے سفیر جنگ احد کے بعد آنحضرت کے پاس آے اور عرض کیا کہ ہم لوگ مسلمان ہوچکے ہین ہماری تعلیم کیواسطے چند واعظین اسلام بہیجدیجئے چنانچہ آنحضرت صلعم نے عاصم۔ خبیب۔ مرثد۔ زید۔ عبد اللہ بن طارق۔ خالد۔ حزم۔ اور معتب کو روانہ فرمایا۔ یہہ اونکا فریب تہا موقعہ پاکر خبیب اور زید کے سواے باقی چہہ سفیرون کو جو بطور واعظین گئے تھے قتل کر ڈالا اور خبیب و زید کو مکے مین لاکر بیچڈالا۔ ہذیل کا بیٹا طیان تھا اسلئے ان معاونین قتل کو بنو لحیان کہتے ہین۔ اس غداری کے پاداش کے لئے آنحضرت صلعم کو انپر حملہ

کرنا پڑا اگر وہ لوگ پہاڑ مین بہاگ گئے -

ہشتم غزوہ ذوقرد یا غزوہ غابہ - ابوذر اور اوسکا بیٹا
آنحضرت صلعم کے بیس اونٹنیون پر محافظ تھے اور ابوذر کی بیوی بھی ساتھ
رہتی تھی اونپر عیینہ بن حصن فزاری نے چھاپہ مارا - ابوذر کا بیٹا مارا گیا - ابوذر
کی بیوی اور اونٹنیون کو عیینہ لیگیا کئی روز کے بعد ابوذر کی بیوی رسول
خدا کی خاص اونٹنی پر سوار ہو کر عیینہ فزاری کی قید سے بہاگ آئی یہی
لوٹوں کے انسداد کے لئے فزاریون پر حملہ کیا گیا اور اونٹنیان واپس
لے لی گئین مگر باوجود طاقت کے آنحضرت صلعم نے زیادہ تعاقب نہ فرمایا -

نوزدہم غزوہ فتح مکہ - اس عظیم الشان فتحیابی کے جنگ سے پیشتر ۲۲
رسول خدا صلعم نے مکہ معظمہ کی زیارت کا قصد فرمایا تھا جب حدیبیہ مین پہنچے
اہل مکہ نے زیارت سے اونکو روک دیا - آپ نے فرمایا کہ مین لڑائی کے واسطے
نہین آیا ہون - غرض شرائط ذیل پر صلح ہو گئی - اب کے دفعہ مسلمان مدینہ کو
واپس جائین اور مکے مین داخل نہون اگر آئندہ سال مسلمان زیارت کعبہ کے
واسطے آئین تو کہلے ہتہیارون نہ آوین اور تین دن سے زیادہ نہ ٹہرین
اگر کوئی مسلمان منکر اسلام ہو کر مشرکین مکہ سے ملنا چاہے تو اوسے اختیار
اور آزادی ہے اگر کوئی آدمی مشرکین مین مسلمان ہونا چاہے تو مسلمان
اوسے واپس کردین جس قوم کی مرضی ہو اسیوقت مسلمانون کی طرف ہو جاوے
یا اہل مکہ کی طرف - اوسکو اختیار ہے - اس شرط کے بعد پیغمبر خدا بدون ادا
رسم عمرہ مدینہ کو واپس چلے آئے - بنو بکر نام قبیلہ قریش کی طرف اور خزاعہ اسلامیون

کی طرف ہو گئے - بنو بکر اور خزاعہ مین مدت سے جنگ چلا آتا تھا اسلام کے نئے مشغل سے اونکے جنگ بند ہو گئے تھے جب اہل مکہ والی اسلام مین صلح ہو گئی اوسوقت ان جنگجو اقوام کو خچلا بیٹھنا محال ہو گیا - نوفل بن معاویہ نے جو بنو بکر بن سے ایک نامور سپاہی تھا خزاعہ پر شبخون مارا جبکہ خزاعہ بے خوف وخطر وتیر نام چشمہ پر غافل پڑے تھے - نوفل کے حملہ سے چونک اوٹھے اور جنگ شروع ہو گیا - بنو بکر ہٹتے ہٹتے حرم مکہ مین پہنچ گئے - وہان کفار مکہ نے پہلے اونکی امداد ہتہیارون سے کی جب اندھیرا ہو گیا بنو بکر کے ساتھہ شریک ہو گئے مکہ والون کی امداد سے بنو بکر قوی تر اور خزاعہ کمزور ہو گئے اسلئے بدیل بن ورقا خزاعی اور رافع کے گہر مین ۲۳
پناہ گزین ہوے تاہم صبح تک بہت خزاعہ مارے گئے اور صبح کے ہوتے ہی بھاگ گئے پھر عمرو بن سالم خزاعی کو چالیس آدمی کے ساتھہ مدینے کو آنحضرت صلعم کی خدمتمین بہیجا کہ بنو بکر اور اہل مکہ کی عہد شکنی کا اظہار کرے بعد بن کفار مکہ کو بھی اپنی عہد شکنی پر افسوس ہوا اور ابو سفیان کو جھوٹی معذرت اور حیلہ تراشیوں کے لئے مدینہ کو روانہ کیا - اوسنے آنحضرت سے کہا کہ مین حدیبیہ کی صلح مین موجود نہ تھا اسلئے مین چاہتا ہون کہ آپ عہد سابقہ تجدید کرین اور صلح کی مدت کو بڑھا دین - آنحضرت اونکی بدعہدیون کو پہلے دیکہہ چکے تھے اور خزاعہ کے مقابلہ مین بنو بکر کی امداد خلاف عہد حدیبیہ کی خبر عمرو بن سالم کے ذریعے پہنچ چکی تھی - آپنے ابو سفیان سے فرمایا کہ کیا تمنے کوئی عہد شکنی کی ہے جسکی تجدید چاہتے ہو - ابو سفیان نے کہا معاذ اللہ ایسا نہوے -

تب آپنے فرمایا۔ الحال سابقہ عہد وپیمان کو تم ہٹنے دو۔ آخر ابو سفیان واپس مکے
چلا گیا۔ ابو سفیان کے جانے کے بعد آنحضرت نے ایک سفیر مکے کو بھیجا اور حسب دستور
ملک و قوانین اخلاق کہلا بھیجا۔ یا تو خزاعہ کے مقتولون کا خون بہا دیدو
یا بنو بکر کی حمایت اور جانبداری سے الگ ہو جاؤ یا حدیبیہ کی صلح کا عہد جو
ہمارے تمہارے درمیان ہے اوسے پھیر دو اہل مکہ نے یہہ خیال کرکے
کہ مسلمان ہمارا کیا بگاڑ سکتے ہین صلح کا عہد پھیر دیا چونکہ اہل مکہ نے عہد کو وفا نہ کیا
بلکہ اوسکو واپس کر دیا اور خزاعہ پر خلاف عہد حملہ آور ہوے اس لئے آپنے
مکہ پر چڑھائی کی اور اس حملہ مین وہ نرمی رحم اور شفقت دکھلائی جسکی نظیر تواریخ
عالم مین ملنی مشکل ہے۔ فرمایا جو کوئی ابوسفیان کے گھر مین گھس جاوے اوسے امان
جو کوئی اپنا پھاٹک بند کرلے اوسے امان جو کوئی مسجد مین چلا جاوے اوسے ۳۴۷
امان غرض مکہ فتح ہوا اور کچھہ بھی خونریزی واقع نہوئی مگر کوئی متنفس بھی جبر
مسلمان نہین کیا گیا جب مکہ فتح ہو گیا تو خبر آئی کہ ہوازن قوم اہل اسلام
سے لڑنے کو اکٹھی ہو گئی ہے اور اونکا سپہ سالار مالک بن عوف النضری تھا

۸ سنہ غزوہ ہوازن۔ فتح مکہ کے بعد قوم ہوازن مسلمانون سے
جنگ کرنے پر آمادہ ہوے مسلمان اپنی کثرت کے گھمنڈ مین کسیقدر لاپروا ہو گئے
تھے اسلئے پہلے پہل ہوازن قوم کے تیر اندازون نے اونکا منہ پھیر دیا
مگر اب مسلمانون کے لئے ایام نصرت پہنچ چکے تھے خدا کا فضل شامل حال تھا ابتلا
کا زمانہ گذر چکا تھا اسلئے آخرکار فتحیاب ہوے اور دشمن بھاگ کر وادی
اوطاس مین پہنچے۔

بست ویکم غزوہ اوطاس - ہوازن قوم کے لوگ جب اوس وادی مین پہنچے تو اونکا وہان تک تعاقب کیا گیا -

بست ودوم غزوہ طائف - ثقیف قوم کے لوگ جب اوطاس سے بہاگ کر قلعہ طائف مین جمع ہوے اوس قلعہ کا اہل اسلام نے محاصرہ کیا جب پناہ گزین گہبرا ے آپ نے فرمایا جو کوئی قلعہ سے اوتر آے وہ آزاد - اس عہد کے سنتے ہی بہت غلام اوتر آے ثقیف مسلمان ہوگئے تب اونہون نے یہہ غلام طلب کیے - آنحضرت صلعم نے جواب دیا کہ وہ آزاد ہوچکے نصف آخر رمضان ہی تمام ثقیف مسلمان ہوکر مدینے
٣٥ مین پہنچے اور اسی لڑائی سے مکہ مین کیا بلکہ کل عرب مین کفر کا خاتمہ
ہوگیا - ساتہہ ہی کفار قریش کی لڑائیون کا خاتمہ ہوگیا - ان تمام لڑائیون مین کسی شخص کو بہ جبر واکراہ مسلمان نہین کیا گیا - کسی جنگ کی ابتدا بلا وجہہ آنحضرت کی طرف سے نہین ہوئی - کسی فتح اور غلبہ کے بعد انتقامی جوش نہین دکہایا گیا - تہوڑے تہوڑے بہانون سے معافی دی گئی - کسی مریض بوڑہے مرد یا عورت یا بچہ کو جو شریک جنگ نہ تہا تکلیف نہین دی گئی کامل غلبہ کے بعد کوئی زبردستی ظاہر نہین کی گئی ہر موقعہ نصرت وقوت پر شفقت ورحمت کو غالب رکھا جن لوگون نے مسلمانون کو گہرون سے نکالا ہر طرح کی تکالیف اونکو پہنچائی مدتون غیض وغضب کی حالت مین اونکے خون کے پیاسے رہے بار بار دہوکے دئے عہد توڑے شبخون مارے - ہمیشہ مسلمانون کی بیخ کنی کے درپے رہے

اور بھی تدابیر کرتے رہے کہ اسلام کا نام دنیا سے مٹ جائے جب اونکو مغلوب کیا تو سوائے انصاف رحم اور معافی کے اور کوئی معاملہ اونکے ساتھہ نہ کیا

نبست وسویم وہ غزوات نبویہ جو عہد شکن خلاف پسند منافق یہود کے ساتھہ اس وجہہ سے ہوئے کہ وہ متواتر مسلمانون کے ساتھہ عہد شکنی کرتے رہے۔ دشمنان مکہ کی سازشوں میں شامل ہوکر اسلام کی بیخ کنی مین ظاہر یا خفیہ طور پر ساعی رہے۔ آنحضرت صلعم کو مار ڈالنے کی تجاویز کرتے رہے اور ہمیشہ مسلمانون کو دکھہ دینے اور مار ڈالنے کے موقعہ تلاش کرتے رہے۔ انکا مختصر ذکر فصل الخطاب مصنفہ مولانا مولوی نور الدین صاحب بھیروی سے نقل کیا جاتا ہے

۲۶ ۔پس آنحضرت کو واعظ ہونے کے سوا۔ قاضی اور حاکم بننا پڑا۔ اور انسانی فطرت کے لحاظ سے یہ امر نہایت ضروری تھا۔

مدینے کی رونق افروزی کے وقت عرب تین قسم کے لوگ تھے کھلے دشمن جیسے قریش اور اونکے حلیف۔ دوسرے وہ لوگ جنسے عہد پیمان ہوچکے تھے جیسے یہود کے مختلف قبائل۔ تیسرے منافق ظاہر مین اسلام کے ساتھہ اور باطن مین کفار کے دوست۔ عامہ عرب مین بعض قومین اسلام کی ترقی خواہ تھین جیسے خزاعہ۔ اور بعض دشمن کی فتح کے طالب جیسے بنوبکر۔ اور بعض قومین بالکل خاموش اور حیران تھین۔

آنحضرت نے مدینے مین پہونچتے ہی یہود سے ایک عہد کیا جسکا خلاصہ یہ ہے یہ فرمان محمد رسول اللہ نے تمام مسلمانون کو خواہ وہ قریش ہون خواہ اہل یثرب (مدینے کا پرانا نام ہے) اور سب لوگوں کو چاہیے کسی مذہب اور

قوم کے ہون جنھون نے مسلمانوں سے صلح اور جنگ کی حالت سب مسلمانوں
کے لئے عام ہوگی - اور کسی مسلمان کو یہ اختیار نہوگا کہ اپنے برادران
اسلام کے دشمنوں سے صلح یا جنگ کرین - یہود جو ہماری حکومت اسلامیہ
سے تعلق رکھتے ہین تمام ذلتون اور اذیتون سے بچائے جائینگے اور ہماری
امت کے ساتھہ متساوی حقوق اونکو ہماری نصرت اور حمایت اور حسن سلوک
کے حاصل رہینگے - یہود ال بنی عوف بنی نجار بنی حارث بن جسم بنی غالب
بنی اوس اور سب ساکنان یثرب مسلمانون کے ساتھہ ملکر ایک قوم سمجھی
جائینگے - اور وہ اپنے اعمال مذہبی کو ویسی آزادی کے ساتھہ بجا لائینگے جیسی
مسلمان اپنے رسومات دینی کو ادا کرتے ہین - ۲۷

یہود کی حفاظت اور حمایت مین جو لوگ ہین یا جو اونسے دوستی رکھتے
ہین اونکو بھی تحفظ اور آزادی حاصل رہیگی - مجرمون کا تعاقب کیا
جائیگا - اور اونکو سزا دیجائیگی یہود مسلمانون کی شرکت یثرب کو سب
دشمنون سے بچانے مین کرینگے - اور تمام وہ لوگ جو فرمان کو قبول
کرینگے یثرب مین محفوظ و مامون رہینگے - مسلمانون اور یہود کے دوست
آشنا کا بھی ویسا ہی اعزاز کیا جاویگا جیسا خود اونکا کیا جاویگا -

سب سچے مسلمان اوس شخص سے بیزار رہین گے جو کسی گناہ یا ظلم نا اتفاقی
یا بغاوت کا مرتکب ہوگا اور کوئی شخص کسی مجرم کی حمایت نہ کریگا - گو
وہ کیسا ہی عزیز و قریب ہووے -

آئیندہ جو تنازعات ان لوگون مین ہون گے جو اس فرمان کو قبول کرینگے

اونکا فیصلہ خداوند عالم کے حکم کے موافق رسول اللہ فرمائین گے۔

تھوڑے دنون بعد یہود ان بنی نضیر اور بنی قریظہ اور بنی قنیقاع اس معاہدے مین شامل ہوگئے۔ اس فرمان سے وہ قبیح رسم رفع ہوگئی جو عرب مین رائج تھی کہ مظلوم ظالم سے انتقام لینے مین اپنی ذاتی قوت یا اپنے اعزہ کی طاقت پر بھروسا کرتا تھا اور یہی اور عدل گستری جنگ وجدل پر موقوف تھی۔ ابن ہشام صفحہ ۹۷ - اور لائف آف محمد صفحہ ۲۷ -

یہود بڑے قسی القلب تھے - چونکہ وہ اعلیٰ درجے کے تعلیم یافتہ بھی تھے اور عقیل بھی - اور فرقہ منافقین سے اونکو اتفاق تھا اور باہمی بھی یہود مین اتفاق تھا (برخلاف عرب جن مین باہمی سخت نااتفاقی تھی)
لہذا وہ نہایت خطرناک دشمن اس جمہوری سلطنت کے تھے جو شارع ٢٨
اسلام کے زیر حکومت قائم ہوئی تھی۔

ناتربیت یافتہ قومون مین شاعرون کا وہی مرتبہ ہوتا ہے - اور شاعر وہی اقتدار رکھتے ہین جو اہل اخبار مہذب قوم مین - شعرائے یہود چونکہ نہایت ذی علم اور ذی شعور تھے لہذا اہل مدینہ پر بڑے حاوی تھے -

اس قوت کو اونہون نے اسمین صرف کیا کہ مسلمانون مین نفاق ڈالنے لگے اور اونمین اور فریق مخالف مین بغض وعداوت کو ترقی دینے لگے بلا مین کہتا ہون باہم اہل اسلام مین اختلاف وعناد کا بیج بوتے تھے شاس بن قیس یہودی نے ایک بار دیکھا کہ انصار مسلمان (مدینے کے اصل باشندے) باہم کمال محبت واتفاق سے بیٹھے ہین - اور خیال کیا یہ وہی گروہ

(تفسیر سورہ فاتحہ و پارہ الٓمٓ ۲۶ جز) (قیمت ۲ر)

اشتہار

تفسیر القرآن بالقرآن

یہ ایک نہایت ہی عجیب وغریب تفسیر ہے جس قادر کریم نے ہمکو مفتاح القرآن جیسی عجیب کتاب صرف نحو میں تالیف کرنیکی توفیق دی تھی جس نے یہ ثابت کر دکھایا کہ قرآن مجید کی برابر مسلمانوں کے واسطے آسان کتاب اور زبانوں میں تو کیا اپنی مادری زبان میں بھی نہیں اُسی قادر کریم نے ہمکو اپنے خاص فضل سے اور کرم سے اور رحم سے ایک تفسیر القرآن تالیف کرنے کی ہمت دی اور توفیق عطا فرمائی چنانچہ پارہ الٓمٓ کی تفسیر معہ تفسیر سورہ فاتحہ تیار ہو چکی ہے اِس تفسیر میں نئی اور عجیب باتیں حسب ذیل ہیں :-

اوّل - یہ کہ حتی الوسع ہر ایک لفظ کا ترجمہ قرآن مجید کے عام محاورات کے مطابق کیا گیا ہے اور ہر ایک آیت کی تفسیر بھی دوسری آیات سے کی گئی ہے :-

دوم - یہ کہ ہر ایک مضمون قرآنی کی نسبت ثابت کیا گیا ہے کہ وہ کسی خاص زمانہ یا کسی خاص قوم کے ساتھ مخصوص نہیں بلکہ ہمیشہ کیواسطے ایک زندہ اور مستقل صداقت ہے جس کے نمونے ہر ایک مُلک اور ہر ایک قوم میں ہر وقت مِلسکتے ہیں :-

سویم - یہ کہ آیات قرآنی کے الفاظ نہایت صاف غیر مُشتبہ اور غیر مبہم ہیں اور وہ ایسے عجیب نظام پر واقع ہوئے ہیں کہ ایک ادنیٰ استعداد کا آدمی اُن سے مُستفیض ہو سکتا ہے اعلےٰ سے اعلےٰ دماغ اور لیاقتوں کا آدمی اُنھیں الفاظ سے لا انتہا مدارج کی باتیں اخذ کر سکتا ہے جیسا کہ یہ معمولی انسان کے لئے تذکرہ ہے ویسا ہی اعلےٰ درجہ کے حکیم فلاسفر اور عارف کیواسطے ہے :-

چہارم - نمونہ مشتہرہ کے مطابق ہر ایک صفحہ کے بالائی حصہ میں آیات قرآنی معہ ترجمہ با محاورہ درج کی گئی ہیں تاکہ ایک قرآن مُسلسل با ترجمہ ساتھ رہے :-

پنجم - ترجمہ میں حتی الامکان یہ التزام کیا گیا ہے کہ قرآنی الفاظ کا مادّہ اُن میں محفوظ رہے تاکہ اُس مادہ کا ہماری زبان میں رواج ہو اور جو اسرار علم الٰہی میں اصل مادّہ کے اندر مقصود ہیں وہ اُردو ترجمہ سے زائل نہو جاویں

ششم - تمام اختلافی مسایل کی تطبیق اور لغوی تنازعات کی توفیق قرآنی آیات سے ایسی عمدہ طریق پر کی گئی

ہے کہ کسی فرقہ اسلامی کو مخالفت کا موقعہ نہ رہے بشرطیکہ وہ طالب حق راست باز اور مخلص بندۂ خدا ہو۔

ہفتم۔ ہر ایک سورت کی آیت کے ساتھ سلسلہ وار نمبر دئیے گئے ہیں تاکہ حوالہ جات کے اخراج کے وقت آسانی رہے۔

ہشتم۔ اِس امر کی بڑی کوشش کی گئی ہے کہ تفسیر مختصر بھی ہو اور کوئی صداقت یعنی سچا مسئلہ اُس سے باہر بھی نہ رہے تاکہ سب لوگ بآسانی خرید بھی سکیں اور تھوڑے وقت میں مطالعہ بھی کر سکیں اور کسی صاحب کو کم وسعتی یا کم فرصتی کا عذر باقی نہ رہے۔

نہم۔ تمام اعتراضات کو جو قرآن مجید پر علوم جدیدہ اور قوانین قدرت اور تاریخ و جغرافیہ کی رو سے کئے گئے ہیں قرآن مجید کے الفاظ سے اور اُسکی آیات محکمات سے لغو ثابت کر دیا ہے اور صاف طور پر دکھلا دیا گیا ہے کہ قرآن مجید کے الفاظ میں لغوی یا نحوی طریق پر یا محاورہ قرآن کی رو سے کوئی بات ایسی نہیں جسپر انسانی علوم اور سچی تحقیقاتوں کی رو سے اعتراض ہو سکے۔

دہم۔ تمام تعلیم قرآنی کی نسبت یہ ثابت کیا گیا ہے کہ یہ وہی تعلیم ہے جسکو دانشمند لوگ صحیفۂ قدرت اور انسانی فطرت میں منقوش پاتے ہیں کوئی بات ایسی نہیں جو زبردستی منوائی جاوے یا جسکو سلیم العقل انسان کا دِل خود بخود تسلیم نکر سکے اور جس کے ذریعہ سے لا انتہا اصلاحوں اور بے حد ترقیات کا سلسلہ جاری نہو سکے اور کوئی بات ایسی نہیں جسپر عمل کرنے میں صحیح عقل کا خون کرنا پڑے یا قوانین عدل و رحم کو توڑنا پڑے۔ تِلْكَ عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ۔

چنانچہ نمونہ کے طور پر دو صفحہ تفسیر القرآن کے شایع کئے جاتے ہیں ناظرین خود غور فرما لیں کُل قیمت اِس تفسیر کی تین روپیہ ہوگی۔ سورۃ الحمد و پارہ الٓمٓ کی تفسیر جو تیار ہو چکی ہے اسکی علیحدہ قیمت ۲ رہے۔

جو صاحب پہلے سے کُل تفسیر کی درخواست بھیجینگے جسقدر حصّہ تیار ہوتے جاویں گے اُسیقدر اُن کی خدمت میں بذریعہ قیمت طلب پارسل ارسال ہوتے رہیں گے۔ پیشگی قیمت بھیجنے کی ضرورت نہیں محض ایک درخواست بخدمت منیجر صاحب مفید عام مقام تراوڑی ضلع کرنال ارسال فرمادیں۔

يٰبَنِىْٓ اِسْرَآءِيْلَ اذْكُرُوْا نِعْمَتِيَ الَّتِىْٓ اَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ وَاَنِّىْ فَضَّلْتُكُمْ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ﴿۴۷﴾ وَاتَّقُوْا

اے بنی اسرائیل میری وہ نعمتیں یاد کرو جو میں نے تمپر نازل کیں ف ۱ اور یہ بھی کہ تمکو جہانوں پر فضیلت دی ف ۲ اور

منزل ۱ يَوْمًا لَّا تَجْزِىْ نَفْسٌ عَنْ نَّفْسٍ شَيْئًا وَّلَا يُقْبَلُ مِنْهَا شَفَاعَةٌ وَّلَا يُؤْخَذُ مِنْهَا عَدْلٌ وَّلَا هُمْ

اُس دن سے ڈرو کہ کوئی نفس کسی نفس کے کچھ بھی کام نہ آئے گا اور اُس کی طرف سے شفاعت قبول کیجاویگی ف ۳ اور نہ اُسکی طرف سے

يُنْصَرُوْنَ ﴿۴۸﴾ وَاِذْ نَجَّيْنٰكُمْ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ يَسُوْمُوْنَكُمْ سُوْٓءَ الْعَذَابِ يُذَبِّحُوْنَ ﴿۴۹﴾

معاوضہ لیا جاویگا اور نہ اُن کو کہیں سے مدد پہنچیگی اور {اسوقت کو یاد کرو} جب ہمنے آل فرعون سے تمکو نجات دی جو تمکو بڑی تکلیفیں پہنچاتے

اَبْنَآءَكُمْ وَيَسْتَحْيُوْنَ نِسَآءَكُمْ ۭ وَفِىْ ذٰلِكُمْ بَلَآءٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَظِيْمٌ ﴿۵۰﴾

تھے تمہارے بیٹوں کو ذبح کرتے اور تمہاری عورتوں کو زندہ چھوڑتے تھے اور اس میں تمہارے رب کی طرفسے ایک بلائے عظیم تھی ف ۴

ف ۱ بنی اسرائیلوں پر رب العالمین کی طرفسے جو خاص خاص فضل ہوئے اُنمیں سے چند یہ ہیں اوّل یہ کہ فرعون کے وحشیانہ ظلموں سے اُن کو نجات دی فرعون کو غارت کیا اور بجائے اُس کے اُنکو ملک کی حکومت عطا کی دوم۔ یہ کہ اُن میں انبیا علیہم السلام اور بادشاہ کثرت سے ہوئے سوئم۔ یہ کہ اُنپر آسمانی صحائف اور کتب نازل ہوتے رہے چہارم فرعونیوں کی غلامی سے آزاد کرکے ملک کا وارث بنایا جنگل میں اُنپر ابر کا سایہ کیا من وسلویٰ اوتارا اور پتھر سے پانی کے چشمے نکالے ان تمام احسانات کا ذکر قرآن مجید میں آتا ہے :-

ف ۲ آیا کہ بنی اسرائیل کو فضیلت تمام امور میں دی گئی تھی یا خاص خاص میں ہمیشہ کے واسطے دی گئی تھی یا خاص زمانوں میں تمام افراد کو دیگئی تھی یا بعض بعض کو اسکی تشریح آیات ذیل سے ہوتی ہے۔ اِذْ جَعَلَ فِيْكُمْ اَنْۢبِيَآءَ وَجَعَلَكُمْ مُّلُوْكًا ۖ وَّاٰتٰىكُمْ مَّا لَمْ يُؤْتِ اَحَدًا مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ ۝ وَلَقَدِ اخْتَرْنٰهُمْ عَلٰي عِلْمٍ عَلَي الْعٰلَمِيْنَ ۝ اِن آیات سے ظاہر ہے کہ یہ فضیلت اُسوقت میں تھی جبکہ اُن میں انبیا اور بادشاہ ہوتے رہے اور اُسوقت کے لوگوں پر خاص فضیلت علم میں تھی لُعِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْۢ بَنِىْٓ اِسْرَآءِيْلَ وَجَعَلَ مِنْهُمُ الْقِرَدَةَ وَالْخَنَازِيْرَ وَعَبَدَ الطَّاغُوْتَ ۝ اِن آیات سے ظاہر ہے کہ بنی اسرائیل کفر کی وجہ سے لعنتی۔ بندر۔ سؤر۔ اور بندہ شیطان بنگئے تھے پس ثابت ہوا کہ یہ فضیلت عام نہیں بلکہ خاص ہے جو بنی اسرائیل میں سے خاص خاص بندوں کو ایک خاص زمانہ میں نبوت مملکت اور علم کے لحاظ سے حاصل ہوئی تھی

ف ۳ یعنی تم جو قرآن اور محمدؐ کی جان بوجھ کر تکذیب کرتے تورات کی شہادتوں کو جو اُن کے متعلق ہیں عمدًا تلبیس یا اخفا کرتے۔ لوگوں کو تورات پر چلنے اور پوری مطاوعت کا حکم دیتے پر خود عمل نہیں کرتے ہو بلکہ عالم ہو کر بیخبر لوگوں سے پہلے خود کافر بنتے ہو۔ میری ہزار در ہزار نعمتوں کو فراموش کرکے ناشکری نافرمانی اور سرکشی اختیار کرتے اور جس نبی کے منتظر تھے اُس کے مخالف بنتے ہو۔ ایسی صریح کفر تکذیب اور مخالفت کی حالت میں کوئی شفاعت قبول نہوگی نہ کوئی نفس کسی

وَإِذْ فَرَقْنَا بِكُمُ الْبَحْرَ فَأَنْجَيْنَاكُمْ وَأَغْرَقْنَا آلَ فِرْعَوْنَ وَأَنْتُمْ تَنْظُرُونَ ﴿٥١﴾ وَإِذْ وَاعَدْنَا

اور (یاد کرو) جبکہ ہمنے دریا کو تمہارے سبب سے الگ الگ حصوں میں کر دیا پس تمکو نجات دی اور قوم فرعون کو ہمنے غرق کیا اور یہ سب کچھ تمہاری نظروں کے سامنے ہوا ف۱ اور (وہ وقت بھی یاد کرو)

منزل ۱

مُوسَىٰ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً ثُمَّ اتَّخَذْتُمُ الْعِجْلَ مِنْ بَعْدِهِ وَأَنْتُمْ ظَالِمُونَ ﴿٥٢﴾ ثُمَّ عَفَوْنَا عَنْكُمْ

جب ہم موسیٰ سے چالیس راتیں عہد کرتے رہے پھر تم نے اُسکے گئے پیچھے گوسالہ کو (معبود) ف۲ بنا لیا اور تم ظلم کرنیوالے تھے ف۳ پھر ہمنے اس کے بعد تمکو معاف

مِنْ بَعْدِ ذَٰلِكَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ﴿٥٣﴾ وَإِذْ آتَيْنَا مُوسَى الْكِتَابَ وَالْفُرْقَانَ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ ﴿٥٤﴾

کر دیا تاکہ تم شکر گذار بنو اور (یاد کرو) جب ہمنے موسیٰ کو کتاب اور فرقان ف۴ عطا کی تاکہ تم ہدایت پاؤ

نفس کے کام آئیگا اور نہ کسی قسم کی مدد مل سکے گی۔

ف۴ متعلق صفحہ ماسبق {بلائے بمعنی ابتلا جو کبھی مصایب کے ساتھ ہوتا اور کبھی انعامات کے ساتھ جیساکہ قرآن فرماتا ہے وَنَبْلُوكُمْ بِالشَّرِّ وَالْخَيْرِ فِتْنَةً ۖ وَبَلَوْنَاهُمْ بِالسَّيِّئَاتِ وَالْحَسَنَاتِ بلائے مصائب سے تین مقصود ہوتے ہیں اوّل فساق و فجار۔ متکبر و جبار اور دنیا دار لوگوں میں اُن کے غرور شرک سرکشی اور غفلت کو دور کرنا دوم عام مومنوں کو غفلت لاپروائی اور جرائم صغیرہ سے پاک کرنا سوم کامل مومنوں صدیقوں اور صلحا میں خلوص وفا صبر ثبات رضا اور شکر کے مدارج کو بڑھانا۔ بلائے انعامی کے نتائج یہ ہوتے ہیں کہ بدکار بے ایمان لوگ ظلم اور بدکاری میں بڑھتے اور مومن خدا پرست لوگ عبادت محبت اور عشقِ الٰہی میں ترقی کرتے ہیں۔ جو غافل اور ضعیف الایمان لوگ ہوتے ہیں وہ عموماً دینی خدمات میں سُست پڑ جاتے ہیں۔ پس نتائج کے لحاظ سے ایک وقت بلائے مصیبت زیادہ مفید ہوتی ہے اور ایک وقت بلائے انعامات عموماً بلائے مصیبت زیادہ اصلاحوں اور ترقیات کا موجب ہوتی ہے کیونکہ مصیبت کے وقت انسان شکستہ دل ہو کر خدا کے آگے بہت عجز و نیاز کرتا روتا اور گڑگڑاتا منتیں مانتا صدقات اور خیرات کرتا اور اپنے گناہوں کا مقر ہو کر توبہ کرتا ہے اور اگر انسان ہمیشہ گڑگڑاتا اور توبہ کرتا رہے تو مصیبت دور رہتی ہے جیساکہ قرآن مجید فرماتا ہے۔

مَا يَفْعَلُ اللَّهُ بِعَذَابِكُمْ إِنْ شَكَرْتُمْ ۚ مَا كَانَ اللَّهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُونَ ۵/۲۲

ف۱۔ یہ مثال تمام مخالفین عرب کیواسطے ایک زبردست ہدایت اور نبوت ہے کہ جسطرح موسیٰ کے مقابلہ پر فرعون جیسا زبردست بادشاہ مع اپنی قوم کے غرق ہوا اسیطرح اے گردن کشان عرب تم بھی ہلاک ہو جاؤ گے اگر میری مخالفت پر تلے رہے محمدؐ کو بے سرو ساماں مت سمجھو۔ اُس کی مدد پر خدائے قدیر ہے چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ محمدؐ کے سامنے تمام گردن کشانِ عرب کا خاتمہ ہوگیا۔

ف۲۔ غرق فرعون کے بعد جب موسیٰؑ چالیس رات کیواسطے کوہ طور پر تشریف لیگئے اور رب العالمین کے عہد و پیمان حاصل کرتے رہے۔ اپنے بھائی ہارون کو اُن کی اصلاح اور انتظام کے واسطے چھوڑ گئے تھے۔ واقعہ غرق سے پیشتر بنی اسرائیل نے قبطیوں سے بہت سے زیورات عاریتاً لئے تھے۔ سامری نے اِن زیورات کو پگھلا کر بچھڑے کی شکل بنا دی اُسمیں ...

کا نام انگریزی - اُردو - فارسی - عربی زبان میں لغات کی ترتیب پر درج کیا گیا ہے - جس مرض یا دوا
کا حال معلوم کرنا ہو تو فوراً لغات کے طور پر اسمیں نکالو اور دیکھلو خواہ اُس کا نام آپکو اُردو زبان میں آتا
یا فارسی - یا عربی - یا انگریزی میں اسکی مدد سے خود کامل طور پر علاج کر سکتے ہو یا کم از کم کسی خاص نسخہ
و معالجہ کی جانچ پڑتال - اور قابل اخفا امراض میں جب چاہو کامل رائے حاصل کر سکتے ہو - ہر مرض کے
علاج میں - انگریزی و یونانی نسخہ جات جو اعلےٰ درجہ پر قابل اعتبار ہیں درج کئے گئے ہیں سہل الحصول
اور دیسی ادویہ کی طرف سے خاص توجہ دی گئی ہے تا کہ اسکی مدد سے - شہر و دیہات میں علاج بلا دِقت
ہو سکے - ہر فہم و ذی علم کے لئے یہ کتاب حالتِ صحت میں رفیق جانفزا اور ایام مصیبت میں مونس
و غمگسار ہوگی اس کے تتمہ میں اخلاقی اور روحانی امراض کا علاج نہایت ہی دلچسپ اور معقول طور پر
درج کیا گیا ہے - یہ ایک ایسی جامع اور مفید - اور قابل اعتبار کتاب ہے کہ اسکی نظیر زمانۂ سابق و حال
کی کتابوں میں نہیں دیکھی جاتی - یہ کتاب تین جلدوں میں ہے قیمت فی جلد ے کُل قیمت ہر سہ جلد
عہ - کمپاونڈروں - طالبعلموں - اور غریب علم دوست اشخاص کو بشرط تصدیق ڈاکٹروں - ہیڈ ماسٹروں
اور معزز عُہدہ داروں کے نصف قیمت پر دیجا سکتی ہے -

۵ - رسالہ اعضائے مخصوص - اسمیں تمام امراض مخصوصہ مثلاً آتشک - سوزاک و جریان - نامردی
ضربات جلق - عقر - سُرعتِ انزال - احتلام - عسرت الطمث - اسقاط وغیرہ کا علاج - جماع کے
قواعد اور آداب - اور بہت سے ضروری مضامین لُغت کی ترتیب پر درج کئے گئے ہیں - نیز تمام ادویہ
جوان کے اعضا کے متعلق ہیں درج ہیں زمانہ موجودہ کی تمام خرابیوں اور فسادات کا اسمیں کامل علاج
ہے قیمت ۸ر

۶ - مفید النساء والصبیان - اس رسالہ میں اُن تمام ناگہانی دُکھوں - اور دردوں کا
علاج ہے جو عورتوں کی بیخبری اور دایوں کی نادانی اور واہیات رسموں کی پابندی سے حاملہ اور
زچہ اور نوزائیدہ کو ہمارے مُلک میں وبائے عالمگیر کی طرح ہلاک کر رہے ہیں قیمت ۲ر

۷ - تشخیص الامراض - اس کتاب میں مفید عام کی طرح تمام امراض لُغت کی ترتیب پر
درج کئے جا کر ہر اک مرض کی تعریف - اسباب - کیفیت - علامات - امتحان اور تشخیص درج کئے گئے
ہیں - طبّ - جراحی - امراض قابلہ - امراض العین - امراض النسوان - امراض الصبیان امراض
السنین وغیرہ میں سے کوئی مرض مستثنےٰ نہیں رہا - تمام امراض پر یہ کتاب کامل طور سے حاوی اور جامع ہے
یہ کتاب مفید عام کے ساتھ ملکر ڈاکٹری و یونانی کا ایسا کامل کتبخانہ بنجاتا ہے کہ پھر کسی کتاب کی ضرورت نہیں

الاشتہار

تراوڑی

یہ اشتہاری پرچہ ہے جو ایکہزار ماہوار

چھپکر تذکرۃ القرآن کے ساتھ ماہواری شائع ہوا

کریگا۔ شرح اندراج فی ماہ چار روپیہ فی صفحہ فی سہ ماہی

فی صفحہ ششماہی اُنیس روپیہ اور فی سال روپیہ فی صفحہ ہوگی۔ جو

صاحبان اپنی طبع شدہ اشتہارات یا رسایل بزبان اُردو یا انگریزی وغیرہ

اشاعت کیواسطے ارسال فرماویں وہ بشرح ذیل شائع کئے جاسکتے ہیں بوزن ۳ ماشہ

فی عدد چار روپیہ ماہوار۔ ۳ ماشے سے زیادہ ایک تولہ تک روپیہ ماہوار۔

ایک تولہ سے زیادہ فی تولہ یا اُسکی کسر سے روپیہ ماہوار۔ تاجروں کے لئے

اپنی اپنی اشاعت کا یہ نہایت آسان ذریعہ ہے۔ اُجرت اشتہار درخواست

کیساتھ آنی چاہئے۔ ورنہ عدم تعمیل معاف۔

نوٹ۔ تمام درخواستیں۔ بنام فتح محمد خاں منیجر تذکرۃ القرآن مقام تراوڑی ضلع کرنال آنی چاہئیں۔

المشتہر

خاکسار فتح محمد خاں منیجر

تذکرۃ القرآن۔ مقام تراوڑی

ضلع کرنال۔ صوبہ پنجاب

تذکرۃ القرآن نمبر (۱)

بابت دسمبر ۱۸۹۸ء

یہ رسالہ ماہواری شایع ہوا کریگا اور اسکے اغراض حسب ذیل ہونگے۔

اولؔ۔ قرآنی مضامین اور مسائل کو ماہوار رسالون کی صورت مین شایع کرنا اور ایسی تجاویز و تدابیر پیش کرنی جن سے قرآنی علوم کا رواج ہو۔

دویمؔ۔ قرآن کی کاملیت اور افضلیت کو تمام اقوام پر ظاہر کرنا۔

سویمؔ۔ مخالفین کے اعتراضات کا جواب نہایت شایستگی اور حلم کے ساتھہ قرآن مجید سے دینا۔

چہارمؔ۔ مسلمانون کے مختلف فرقون مین اتحاد پیدا کرنا۔

قیمت سالانہ معہ محصول ڈاک دو روپیہ ہے جو پیشگی ادا ہوتی چاہیئے۔

تمام خط و کتابت وغیرہ بنام مینیجر کارخانہ تذکرۃ القرآن مقام نارنول ریاست پٹیالہ صوبہ پنجاب ہونی چاہیئے

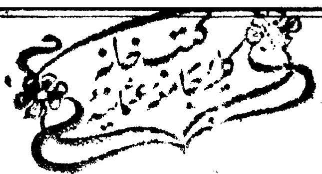
مطبع حسینی آگرہ باہتمام سید محمد علی طبع شد

عجیب وغریب اور تمام تعلیم یافتون کے واسطے نہایت ہی ضروری اور مفید کتابین

(۱) **مفید عام عرف معین الحکیم** یہ ایک لغات الادویہ وعلاج ہے۔ ہر مرض اور دوا کا نام انگریزی اُردو فارسی اور عربی زبان مین لغات کی ترتیب پر درج کیا گیا ہے۔ جس مرض یا دوا کا حال معلوم کرنا ہو تو فوراً لغات کے طور پر اس مین نکالو اور دیکھہ لو۔ خواہ اُسکا نام آپ کو اُردو زبان مین آتا ہو یا فارسی یا عربی یا انگریزی مین۔ اس کی مدد سے خود کامل طور پر علاج کر سکتے ہو۔ یا کم از کم کسی خاص نسخہ ومعالجہ کی جانچ پڑتال اور قابل انتخاب امراض مین جب چاہو کامل رائے حاصل کر سکتے ہو۔ ہر مرض کے علاج مین انگریزی ویونانی نسخجات جو اعلی درجہ پر قابل اعتبار ہین درج کئے گئے ہین سہل الوصول اور دیسی ادویہ کی طرف خاص توجہ دی گئی تاکہ اوسکی مدد سے شہر ودیہات مین علاج بلا دقت ہو سکے۔ ہر فہیم وذی علم کے لئے یہ کتاب حالت صحت مین رفیق جانفزا اور ایام مصیبت مین مونس غمگسار ہوگی۔ اسکے تتمہ مین اخلاقی اور روحانی امراض کا علاج نہایت ہی دلچسپ اور معقول طور پر درج کیا گیا ہے یہ ایک ایسی جامع مفید اور قابل اعتبار کتاب ہے کہ اس کی نظیر زمانہ سابق اور حال کی کتابون مین نہین دیکھی جاتی یہ کتاب تین جلدون مین ہے قیمت فی جلد ہے کل قیمت ہر سہ جلد عہ کمپاونڈرون طالب علمون اور غریب علم دوست اشخاص کو بشرط تصدیق ڈاکٹران ہیڈ ماسٹران اور معزز عہدہ داران نصف قیمت پر دیجا سکتی ہے۔

(۲) رسالہ اعضاے مخصوصہ۔ اس مین تمام امراض مخصوصہ شلاً آتشک وسوزاک۔ جریان نامردی سضرات جلق۔ عقر۔ سرعت انزال۔ احتلام۔ عسرت الطمث۔ اسقاط وغیرہ کا

نوٹ۔ تاجران کمیشن کی بابت علیحدہ خط وکتابت سے فیصلہ کر سکتے ہین۔



بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

تذکرۃ القرآن نمبر ۱ دسمبر ۱۸۹۸ء

دلائل برہستی باری تعالےٰ

اللہ تعالیٰ کی ہستی پر جو بیشمار دلایل ہین اور جن کو قرآن مجید نہایت اکمل و ابلغ طور پر بیان فرماتا ہے وہ پانچ اقسام پر منقسم کئے جاسکتے ہین -

اوّل - وہ دلائل جو فطرتاً ہر ایک انسان کے اندر موجود ہین یعنی جنکو ہر ایک انسان پیدایشی طور پر پاتا ہی

دوم - وہ دلائل جو نظام عالم پر غور کرنے سے پیدا ہوتے ہین -

سوم - وہ دلائل جو حالات انسان پر نظر ڈالنے سے حاصل ہوتے ہین -

چہارم وہ دلایل جو انبیا علیہم السلام اور اولیائے کرام کے حالات پر نظر کرنیسے حاصل ہوتی ہین

پنجم - وہ دلائل جو ایمان صحیح اور اعمال صالحہ کے بعد پیدا ہوتے ہین -

اوّل - وہ دلائل جو فطرتاً ہر ایک انسان کے اندر موجود ہین ان مین سے ایک تو یہ ہے کہ ہر ایک انسان خواہ کسی فرقہ یا کسی ملت کا ہو نیکی و بدی کی تمیز اپنے اندر رکھتا ہے - نیکی کے وقت خودبخود دلبشاش ہوتا اور بدی کے وقت خوف کھاتا ہے اگر کوئی شخص راستباز محسن اور خدا پرست ہو تو جاہل لوگ بھی جنہون نے کسی جگہہ ادب اور اخلاق کی تعلیم نہین پائی ہوئی اوس کی تعریف کرنے لگجاتے ہین برعکس اسکے جو شخص ظالم دغاباز اور بدکار ہو - اوسکو سب لوگ برا کہتے ہین

اسقدر تمیز ہر ایک انسان مین پائی جاتی ہے خواہ وہ علم والا ہو یا بے علم۔ خواہ شہری ہو یا جنگلی خواہ شریف ہو یا رزیل ظلم کو ہر ایک انسان برا سمجھتا ہے اور نیکی کو اچھا۔ چھوٹے چھوٹے بچون مین بھی نیکی بدی کی کسی قدر تمیز پائی جاتی ہے جو محبت کے ساتھ پیش آئے اوسکی طرف وہ مایل ہو جاتے ہین اور جو غصہ یا بے رحمی سے پیش آئے اوس سے نفرت کرلیتے ہین جس شخص نے کبھی خون نہین کیا۔ یا چوری نہین کی اگر وہ پہلی دفعہ ارادہ کرے تو کیسا اوس کا دل خوف کھاتا ہے اور خود بخود رکتا ہے۔ لیکن خیرات اور احسان کے وقت کسی کا دل خوف نہین کھاتا بلکہ بشاش ہوتا ہے چنانچہ قرآن مجید فرماتا ہے وَنَفْسٍ وَّمَا سَوّٰىهَا فَاَلْهَمَهَا فُجُوْرَهَا وَتَقْوٰىهَا ترجمہ قسم ہے نفس کی اور اوس ذات کی جسنے نفس کو درست کیا پھر اوسکے اندر بدی اور نیکی کا علم ڈالدیا۔

بد تعلیمون بد صحبتون اور بد فعلیون سے یہ فطرتی خوف اور حیا رفتہ رفتہ زایل ہو جاتے ہین۔ جیساکہ ہر قسم کا اناج اور ہر قسم کا تخم نمی پہنچنے اور بے طرح پڑے رہنے سے گلجاتا اور سڑجاتا ہے اور پھر نشو ونما کے لایق نہین رہتا اسی طرح یہ فطرتی مادہ بھی خراب ہوکر بیکار پڑ جاتا ہے۔ یا اسطرح دیکھو کہ جب لوہا زنگ خوردہ ہوکر خراب ہوجاتا ہے تو اوس کی اصلی آب وتاب جاتی رہتی ہے چنانچہ اس فساد کی نسبت قرآن کریم فرماتا ہے بَلْ رَانَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ

ترجمہ ـــــ اونکے عملون کی وجہ سے دلون پر زنگ بیٹھ گیا ہے

پھر ایک جگہہ اور فرماتا ہے فَلَمَّا زَاغُوْٓا اَزَاغَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ

ترجمہ ـــــ پس جب اونہون نے کجروی اختیار کی تب اللہ نے اونکے دلون کو کج کردیا کیونکہ اللہ تعالی قوم فاسقین کی ہدایت نہین کرتا۔

دوسری فطرتی دلیل ہستی باری تعالی کی نسبت یہ ہے کہ سخت مصیبت کے وقت ہر ایک انسان خواہ کیسا ہی فاسق وفاجر اور غافل کیون نہو اللہ تعالی کو ضرور پکارتا ہے یہان تک جس شخص نے کبھی خدا کا نام نہ لیا ہو اور تمام عمر بدکاری اور ظلم مین گذار دی ہو جب کوئی سخت

مصیبت واقع ہوتی ہے یا موت سامنے دکھائی دیتی ہے اوس کو بھی خدا یاد آجاتا ہے فرعون جیسے متکبر بادشاہ نے بھی مرتے دم اقرار کیا تھا کہ مین رب پر ایمان لایا وہ ہی رب جو موسیٰ اور ہارون کا رب ہے۔ مین نے خود اپنی زندگی مین اس قسم کے بہت سے مثالین دیکھی ہین کہ ایسے شخص جنہون نے تمام عمر غفلت تکبر اور ظلم مین گذاری سخت بیماری کی حالت مین وہ بھی خدا کی طرف جھک گئے قرآن مجید اس فطرتی یقین کی نسبت کہ مصیبت کی تڑپ مین آدم ہی مددگار ہوتا ہے اس طرح پر اشارہ فرماتا ہے اَمَّنْ یُّجِیْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاہُ ترجمہ

کون ہے جو بے قرار کی پکار کو سُنے جس وقت وہ اوسے پکار رہا ہے

پھر تمثیل کے طور پر ایک اور جگہ فرماتا ہے فَاِذَا رَکِبُوْا فِی الْفُلْکِ دَعَوُا اللّٰہَ مُخْلِصِیْنَ لَہُ الدِّیْنَ فَلَمَّا نَجّٰہُمْ اِلَی الْبَرِّ اِذَا ھُمْ یُشْرِکُوْنَ ترجمہ پس جب کشتی مین سوار ہوتے ہین تب اللہ کو خالص ایمان اور یقین کے ساتھ پکارتے ہین - مگر جب ہم سلامتی کے ساتھ اونکو خشکی مین پہنچا دیتے ہین تو پھر شرک کرنے لگجاتے ہین - یعنی اللہ کو بھلا کر خود پرستی دنیا پرستی اور بت پرستی مین پڑ جاتے ہین -

تیسری فطرتی دلیل یہ ہے کہ ہر ایک صحیح الفطرت اور نیک انسان کا دل خدا کو مانتا ہے اور اوس کی عبادت کی طرف جھکتا ہے سخت بدکاریون اور متکبرانہ زندگی کی وجہ سے یہ یقین کم زور پڑ جاتا بلکہ بعض اوقات نابود ہو جاتا ہے مگر عموماً کسی نیک چلن انسان سے سوال کر کے دیکھ لو کہ کیا اس عالم کا کوئی خالق ہے تو اوس کا دل ضرور گواہی دیگا کہ ہان میرا اور تمام عالم کا ایک خالق ضرور ہے جو رب العٰلمین ہے چنانچہ اس فطرتی اقرار کیطرف قرآن مجید اس طرح پر اشارہ فرماتا ہے۔ اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ قَالُوْا بَلٰی ترجمہ

(روحون سے سوال ہوا) کیا مین تمہارا رب نہین ہون اونہون نے جواب مین کہا - ہان ہے -

چوتھی فطرتی دلیل ہستی باری تعالیٰ پر یہ ہے کہ شروع خلقت سے آج تک

کوئی قوم ایسی نہین گذری جس نے کسی نہ کسی صورت مین اپنا کوئی معبود قرار نہین دیا۔ کسی نے خاص اللہ کو اپنا معبود بنایا۔ کسی نے سورج کو۔ کسی نے چاند کو۔ کسی نے پتھر کو۔ کسی نے دریا کو کسی نے سمندر کو کسی نے پہاڑ کو کسی نے درخت کو۔ یہ زبردست میلان جس سے کوئی قوم کسی زمانہ مین خالی نہین رہی صاف ثابت کرتا ہے کہ معبود کی تلاش ہر ایک انسان کی فطرت مین ضرور ہے اکثر اوقات اس فطرتی جوش نے ایسا زور کیا ہے کہ انسان کو اندھا بناکر پتھر درخت اور مورتون کے آگے جھکا دیا اور ادنی سے ادنی چیز کو سجدہ کرا دیا ہے اس فطرتی جوش اور رہبری عقل کا مقابلہ قرآن مجید نے ابراہیم علیہ السلام کے حالات سے اسطرح پر فرمایا ہے۔ وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهِيْمُ لِاَبِيْهِ اٰزَرَ اَتَتَّخِذُ اَصْنَامًا اٰلِهَةً ۚ اِنِّيْٓ اَرٰىكَ وَقَوْمَكَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝ وَكَذٰلِكَ نُرِيْٓ اِبْرٰهِيْمَ مَلَكُوْتَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلِيَكُوْنَ مِنَ الْمُوْقِنِيْنَ ۝ فَلَمَّا جَنَّ عَلَيْهِ الَّيْلُ رَاٰ كَوْكَبًا ۚ قَالَ هٰذَا رَبِّيْ ۚ فَلَمَّآ اَفَلَ قَالَ لَآ اُحِبُّ الْاٰفِلِيْنَ ۝ فَلَمَّا رَاَ الْقَمَرَ بَازِغًا قَالَ هٰذَا رَبِّيْ ۚ فَلَمَّآ اَفَلَ قَالَ لَىِٕنْ لَّمْ يَهْدِنِيْ رَبِّيْ لَاَكُوْنَنَّ مِنَ الْقَوْمِ الضَّاۗلِّيْنَ ۝ فَلَمَّا رَاَ الشَّمْسَ بَازِغَةً قَالَ هٰذَا رَبِّيْ هٰذَآ اَكْبَرُ ۚ فَلَمَّآ اَفَلَتْ قَالَ يٰقَوْمِ اِنِّىْ بَرِيْۗءٌ مِّمَّا تُشْرِكُوْنَ ۝ اِنِّىْ وَجَّهْتُ وَجْهِىَ لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِيْفًا وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۝ ترجمہ

جب ابراہیم نے اپنے باپ آذر سے کہا تو مورتون کو خدا بتاتا ہے مین تو تجھکو اور تیری قوم کو صریح بہکا ہوا دیکھتا ہون اور اسی طرح ہم ابراہیم کو آسمانون اور زمین کی سلطنتین دکھاتے رہے تاکہ اوس کا یقین قایم ہو جاوے پس جب اوسپر رات آئی ایک ستارہ نکلا دیکھا بولا کہ یہ میرا رب ہے مگر جب وہ ستارہ چھپ گیا تو کہا کہ مین چھپ جانے والے کو دوست نہین رکھتا۔ پھر جب چاند کو چمکتا ہوا دیکھا کہا یہ ہی میرا رب۔ مگر جب وہ چھپ گیا کہا کہ اگر میرا رب میری ہدایت نہ کرے تو بے شک مین بے راہ قوم مین سے ہو جاؤنگا۔ پھر سورج کو چمکتا ہوا دیکھا۔ کہا یہ ہی میرا رب یہ بڑا ہے۔ پھر جب وہ غایب ہوا کہا ای میری قوم مین اون تمام بتون سے جنکو تم خدا ٹھہراتے ہو۔ بے زار ہون۔ مین تو خالصًا اوس ذات کی طرف پھر گیا ہون جسنے

زمین و آسمان پیدا کیا ہے اور مین مشرکین مین سے نہین ہون۔

اس قصہ مین عجیب درعجیب سبق ہین فطرتی جوش نے ابراہیم علیہ السلام کو پہلے ظاہری معبودون کی طرف جھکایا مگر وہ آزادانہ اپنی عقل سے کام لیتے رہے اور جون جون مصنوعی معبودون مین نقص دیکھتے رہے۔ تون تون اون سے متنفر ہوتے گئے اپنی عقل کو اپنے باپ دادا اور قوم کے عقل کے تابع نہین کیا۔ بلکہ حق اور آزادی کی ساتھ اون پر اعتراض پکڑلےتے رہے۔ سب سے بڑی دلیل حقیقی معبود کی نسبت آپکے ذہن مین یہی رہی کہ وہ رب سراسر نور اور سب سے بڑا ہونا چاہیئے۔ اور کبھی اوس کا نور غائب بھی نہ ہو۔ اس بناپر پہلے ستارہ کو خدا ٹھہرایا۔ پھر چاندکو۔ پھر سورج کو۔ پھر انکو متغیر الحال دیکھکر حقیقی خدا کی طرف جھک گئے۔ جو آسمان اور زمین کا نور ہے اور جسکا نور کبھی غائب نہین ہوتا۔ اس قصہ مین ایک بڑا سبق یہ ہے کہ انسان کو اندہے یا بھرے یا گونگے طور پر اپنی فطرتی جذبات کی اطاعت نہ کرنی چاہیئے اور نہ باپ دادا کی رسومات کو سجدہ کرنا چاہیئے بلکہ عقل سلیم کو حق اور آزادی کے ساتھ اپنا راہبر بناکر کامل نور اور کامل یقین کی تلاش کرنی چاہیئے۔ دوسرا بڑا سبق یہ ہے کہ انسان کے واسطے طرح طرحکے بت ہین ایک تو وہ بت ہین جو موجودہ حالت مین ظاہر طور پر بت معلوم ہوتے ہین ایسے بتون کو فوراً چھوڑ دینا چاہیئے باپ دادا اور قوم کے تعلقات بڑے زبردست اور نازک ہوتے ہین مگر صریح شرک اور ضلالت مین اونکا کچھ لحاظ نہ کرنا چاہیئے جب کوئی شخص جرات اور ہمت کے ساتھ خالصاً للہ اپنے دنیاوی تعلقات کو ترک کریگا تو فوراً اللہ تعالی اوس کا ہادی اور مددگار ہو جائیگا۔ جیسا کہ ابراہیم علیہ السلام کے آبائی مذہب کو چھوڑدینے پر اللہ تعالی نے یہ فرمایا کہ اسی طرح ہم ابراہیم علیہ السلام کو آسمانون اور زمین کی سلطنتین دکھلاتے رہے۔ تیسرا بڑا سبق یہ ہے کہ انسان ایک وقت مین غیر خدا کو معبود قرار دے سکتا ہے جیسا کہ ابراہیم علیہ السلام نے پہلے ستارہ کو خدا بنایا۔ پھر چاندکو پھر سورج کو۔ ایسا ہی انسان سے اپنے عقاید اور اعمال مین

صدہا طرح کی غلطیاں ہوسکتی ہین اور اون کی اصلاح کا یہی طریق ہے کہ جسقدر اوس کی عقل ترقی کرتی جاویے اور پچھلے عقاید اور اعمال کے نقص معلوم ہون اوسیقدر اونکو درست کرتا رہے ۔

چوتھا سبق ہے کہ جب تک اپنے موجودہ عقاید و اعمال انسان کو کسی حقیقی اور دائمی نور تک نہ پہنچاوین اوسوقت تک غافل اور لاپروانہ بنے بلکہ ابراہیم علیہ السّلام کی طرح یہی کہتا رہے ۔ لَئِنْ لَّمْ يَهْدِنِيْ رَبِّيْ لَاَكُوْنَنَّ مِنَ الْقَوْمِ الضَّآلِّيْنَ ؁ یہی ملت ابراہیمی ہے جس کا خلاصہ مطلب آیات مذکورہ بالا مین بیان فرمایا گیا ہے ۔ یہی دانائی اور ترقی کا ملت ہے ایسی ملت سے وہ ہی لوگ متنفر ہوسکتے ہین جو احمق ہین جیساکہ خود قرآن مجید فرماتا ہے وَ مَنْ يَّرْغَبُ عَنْ مِّلَّةِ اِبْرٰهٖمَ اِلَّا مَنْ سَفِهَ نَفْسَهٗ ؁

ترجمہ ۔ ملت ابراہیمی سے کون نفرت کرتا ہے مگر وہی شخص جسنے اپنے نفس کو بیوقوف بنالیا ہے

پانچوین فطرتی دلیل ہستی باری تعالیٰ پر عبادت و عشق الٰہی کا بی انتہا ترقیات کرنا کلیہ قاعدہ ہے کہ جس زمین مین رائی کا بیج نہ ہو اوس مین رائی کا درخت نہین ہوسکتا ۔ جس جگہ جامن کا تخم نہو اوسجگہ جامن کا درخت نہین ہوسکتا ۔ اسی طرح اگر روح انسانی کے اندر عبادت و عشق آلٰہی کا کوئی تخم نہ ہو تو کسی طرح ممکن نہین کہ عبادت و عشق آلٰہی عابدون اور عارفون مین اسقدر ترقی کرے کہ اون کو دنیا و ما فیہا سے بیخبر بنادے اس فطرتی تخم کی طرف قرآن مجید اس طرح پر اشارہ فرماتا ہے ۔ كَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ اَصْلُهَا ثَابِتٌ وَّ فَرْعُهَا فِي السَّمَآءِ ؁ تُؤْتِيْٓ اُكُلَهَا كُلَّ حِيْنٍ بِاِذْنِ رَبِّهَا ۔ ترجمہ پاک کلمہ درخت کے مشابہ ہے اوس کی جڑ ثابت ہے اور شاخ آسمان مین ہے ہر ایک موسم مین اپنے رب کی اجازت سے پھل دیتا ہے ۔

دوم وہ دلایل جو نظام عالم پر غور کرنے سے حاصل ہوتے ہین

ان دلایل کا خلاصہ دو اسمائے آلٰہی ہین ایک رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ اور دوسرا رَحْمٰن ۔

ربوبیت اور رحمانیت کے انتظامون پر غور کرنے سے عجیب عجیب نشان ملتے ہین
پہلی دلیل یہ ہے کہ ہرایک حیوان کے واسطے غذا کا پورا پورا سامان موجود ہے کوئی ادنیٰ حیوان
ہو یا اعلیٰ - خشکی مین رہتا ہو یا تری مین ویرانہ مین یا آبادی مین - زمین پر یا ہوا مین
غرض جس جگہہ کوئی حیوان ہے اوسی جگہہ اوس کا رزق موجود ہے کروڑ ہا ئے قسم
کے حیوانات زمین پر رہتے ہین مگر رزق سے کوئی محروم نہین - چنانچہ قرآن مجید فرماتا
ہے وَمَا مِنْ دَآبَّۃٍ فِی الْاَرْضِ اِلَّا عَلَی اللّٰہِ رِزْقُھَا ترجمہ
تمام دابۃ الارض کا رزق اللہ کے ذمہ ہے - وَھُوَ رَبُّ کُلِّ شَیْءٍ ط ترجمہ
اور وہ ہر شے کا رب ہے -

دوسری دلیل یہ ہے کہ ہرایک حیوان اپنی اپنی غذا کو پہچانتا ہے چراگاہون
مین دیکھو جس جگہہ چرند و پرند اور دانہ چرتے اور چگتے ہین بیسیون زہریلی بوٹیان بھی
موجود ہوتی ہین - مگر کوئی جانور زہرون کو نہین کھاتا - غذا اور دوا مین تمیز جانورونکو
کیسے حاصل ہوئی کس مدرسہ طبیہ مین اونہون نے یہ تعلیم حاصل کی - یہ تمام رحمانیت
الٰہی کا انتظام ہے - ھوالذی قدر فھدیٰ ط اور جسنے پرورش و بقائے نوع
وغیرہ کے طریق مقرر کردئے اور ہرایک مخلوق کو اوسکے حسب حال ہدایت کردی -
تیسری دلیل یہ ہے کہ ہرایک حیوان بچہ جننے اور اونکے پالنے کا طریق جانتا
ہے قبل از وقت اپنی اپنی مناسب طیاریان شروع کردیتے ہین شہد کی مکھی کو دیکھو کہ
قبل از وقت کیا عجیب چھتہ تیار کرتی اور شہد بناتی ہے - ابابیل کو دیکھو کیسا عجیب خانہ
قبل از وقت تیار کرتا ہے انجن ہاری کیسا نفیس چھوٹا سا مٹی کا گھر تیار کرتی ہے بیا
کیسا عجیب گھونسلا قبل از وقت بناتا ہے اسی طرح ہرایک جانور اپنے اپنے مناسب جگہہ
اختیار کرتا - اور پھر اپنے بچون کے جلنے اور طریق پرورش کو کیسے جانتا ہے - پرندونکو
دیکھو کہ کس کس احتیاط کے ساتھ اپنے انڈون کو سیتے ہین پھر بچون کو کس کس طریق

سے چگنا سکھا لتے ہین۔

سبھی بچہ جنتے ہین اور پا لتے ہین | نہین بے طرح بے حگھ ڈالتے ہین
غذا کو سبھی اپنے پہچانتے ہین | مکان اور رہایش کو سب جانتے ہین
کہان سے یہ تعلیم پائی اونھون نے | فراست یہ کیونکر کمائی اونھون نے
نہین جانور کوئی زہرون کو کھاتا | اگرچہ وہ ہوطاہرا دل لبھاتا
یہ تعلیم سب پاک رحمان کی ہے | بھلا اس مین کیا تاب حیوان کی ہے

وَاَوْحٰی رَبُّکَ اِلَی النَّحْلِ اَنِ اتَّخِذِیْ مِنَ الْجِبَالِ بُیُوْتًا وَّمِنَ الشَّجَرِ وَمِمَّا یَعْرِشُوْنَ ۵ ترجمہ ہمنے شہد کی مکھی کو تبلایا کہ پہاڑ اور درختون مین گھر بنا لے اور جہان چھتریان ڈالتے ہین۔

چوتھی دلیل یہ ہے کہ ہر موسم مین غذاؤن کا نیا ذخیرہ طیار ہو جاتا ہے دیکھو فصلوار بادل آتے اور اندازہ اندازہ سے پانی برسا جاتے ہین ابھی تو کل زمین خشک اور برہنہ تھے اور ابھی تر بتر اور سر سبز ہو جاتی ہے تمام گرد و غبار روے زمین سے دہویا جاتا۔ اور کوڑہ کرکٹ کے میدان سبزہ کے دل ربا منظر بن جاتے ہین جیسا کہ قرآن مجید فرماتا ہے وَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً بِقَدَرٍ ترجمہ

اور ہمنے آسمان سے پانی اندازہ اندازہ سے۔

پانچوین دلیل یہ ہے کہ ہر ایک حیوان اپنے طریق بود و باش کو جانتا اور اپنے مکان کو پہچانتا ہے مچھلیان پیرنا خوب جانتی ہین پرندا اڑنا خوب جانتے ہین شکاری جانور گھات لگانا اور اپنے شکارون کو پکڑنا خوب جانتے ہین چنانچہ قرآن مجید فرماتا ہے۔

اَوَلَمْ یَرَوْا اِلَی الطَّیْرِ فَوْقَھُمْ صٰٓفّٰتٍ وَّیَقْبِضْنَ ۵ مَا یُمْسِکُھُنَّ اِلَّا الرَّحْمٰنُ ۵
ترجمہ کیا اونہون نے پرندون کی طرف نظر نہین کی جو اون کے اوپر پر پھیلاتے اور بند کرتے ہین اون کو رحمن کے سوائے کوئی نہین سنبھالتا۔

چھٹی دلیل یہہ ہے کہ ہرایک جانور کو اوسی کے مناسب حال اعضاء ملے ہین۔
جانورون کی ہڈیان ہلکی ہوتی ہین اور گوشت بہت کم ہوتا ہے گودے کے بجائے ہڈیون مین
ہوا بھری ہوئی ہوتی ہے۔ گوشت زیادہ تر سینہ کی ہڈی پر ہوتا ہے تاکہ پرواز کے وقت
خوب زور لگ سکے۔ مچھلیون کو دیکھو کہ اون کے سانس کی ترکیب ایسی رکھی ہے کہ پانی کے
اندر ہی اونہین سانس آسانی آسکتا ہے شکاری جانورون کو پھاڑنے والے پنجے
اور دانت دئے گئے ہین۔ تیرنے والون پرندون کا بدن کشتی نما ہوتا اور اوسکے پنجونکی
او انگلیون کے درمیان جھلی ہوتی ہے۔ جو تیرنے مین مدد دیتی ہے پایاب چلنے والون
کی ٹانگین اور چونچین لمبی ہوتی ہین۔ الغرض جیسا کسی جانور کا طریق زندگی ہے اوسیکے
مطابق اوسکو اعضاء ملے ہین۔ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلَى الَّذِي خَلَقَ فَسَوّٰى وَ
الَّذِي قَدَّرَ فَهَدٰى ترجمہ رب اعلی کے نام کی تسبیح کر جس نے سب کچھ پیدا کیا پھر درست کیا۔ اور جسنے
پرورش وبقاء وغیرہ کے علیٰحدہ علیٰحدہ طریق مقرر کئے۔ پھر وہ طریق بتلا بھی دیئے۔

ساتوین دلیل یہہ ہے تمام اشیاء اپنے اپنے خواص پر ہمیشہ کے واسطے قائم ہین
گیہون مین اپنے خواص گیہون مین اپنے خواص۔ دودھ مین اپنے خواص شکر مین اپنے
خواص سنکھیے مین اپنا خواص۔ پانی مین اپنے خواص اور آگ مین اپنے خواص ہمیشہ
کے لئے قائم ہین اگر ایسا نہ ہوتا تو کوئی جانور پانی پر اعتبار کرسکتا نہ دودھ پر نہ گیہون
نہ اناج پر۔ نہ علم طب قائم ہوتا۔ نہ کیمیا۔ نہ طبعی۔ نہ حیوانات۔ نہ نباتات۔ نہ نجوم کیونکہ تمام
علوم کی بنیاد کو ائف الاشیاء کی یکسان رہنے پر ہے۔ ہرایک حیوان غذا کے تردد مین
ہلاک ہوجاتا۔ اگر کبھی گیہون مین سنکھیے کے خواص آتے۔ اور کبھی سنکھئے مین گیہون کے
خواص تو پھر کسطرح کوئی حیوان اپنی غذا مقرر کرسکتا تھا۔ وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللّٰهِ تَبْدِيْلًا ط
وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللّٰهِ تَحْوِيْلًا ط پس کیا یہہ تمام انتظام خودبخود قائم ہے کیا کبھی کوئی
انتظام خودبخود قائم رہ سکتا ہے۔ یہ تمام رحمانیت الٰہی کا انتظام ہے۔

آٹھوین دلیل یہ ہے کہ عالم کی تمام مخلوقات اگرچہ علیحدہ علیحدہ ہین مگر غور کرنے سے
ایسا معلوم ہوتا ہے کہ تمام یک دوسرے کے خادم اور ایک دوسرے سے ایسے متعلق
ہین۔ گویا ایک ہی جسم کے اعضاے ہین۔ مثلاً سورج کو دیکھو کروڑہا میل کے فاصلہ
پر ہے مگر زمینون کا تمام کارخانہ اسکے سہارے پر چل رہا ہے۔ دن کا نکلنا۔ ہواؤن کا
چلنا۔ بادلون کا آنا۔ کھیتون کا پکنا اسیکے طفیل ہے۔ اگر دس روز سورج غائب ہوجای
تو دیکھو کیا حال ہوتا ہے۔ لَا الشَّمْسُ يَنْبَغِي لَهَا أَنْ تُدْرِكَ الْقَمَرَ وَلَا اللَّيْلُ
سَابِقُ النَّهَارِ ۚ ترجمہ سورج کی مجال نہین کہ چاند کو جا پکڑے۔ اور نہ رات کی مجال ہے
کہ دن پر پیش قدمی کرے۔ پھر ہوا اور پانی کو دیکھو کہ اگرچہ علیحدہ علیحدہ مخلوقات ہین
مگر تمام حیوانات کی زندگی انہین پر ہے۔ پھر نباتات کیطرف غور کرو کہ کس کثرت سے
انسان اور حیوان کا گذران انپر ہے۔ پھر دیکھو کہ جسقدر حیوانی فضلات نکلتے ہین
وہ تمام ان نباتات کی غذا ہین۔ ہمارے سانس کے ساتھ جو خراب ہوا نکلتی ہے
وہ درختون اور روئیدگی کی غذا بنتی ہے اگر ایسا نہوتا تو ایک دو صدی مین ہی تمام
روے زمین غلاظتون اور خراب ہواؤن کے ذخیرہ سے ایسی متعفن اور زہریلی
ہوجاتی کہ ایک منٹ کے واسطے بھی کسی حیوان کا زندہ رہنا محال ہوجاتا۔ ہزارہا ہزار
ستارے ہین جن کا کچھ حد وحساب نہین۔ مگر تمام یک دوسرے کی کشش پر اپنے اپنے
چکرون مین پھر رہے ہین۔ جیساکہ قرآن کریم فرماتا ہے۔ كُلٌّ فِي فَلَكٍ يَسْبَحُونَ ۝
ترجمہ تمام اجرام آسمان مین پیرتے ہین۔ الغرض غور کرنے سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ
اگرچہ عالم مین کروڑہا قسم کے مخلوقات ہین اور ایک دوسرے سے بالکل علیحدہ
اور کروڑون میلون کے فاصلے پر ہین۔ مگر فی الحقیقت تمام ایک دوسرے سے ایسے
متعلق ہین۔ وابستہ ہین۔ گویا کہ تمام کے تمام ایک ہی جسم کے اعضاے ہین۔
یا یون کہو کہ کل عالم ایک ہی جسم ہے۔ پس یہ ایک قطعی دلیل اس بات کی ہے کہ کل عالم کا

خالق اور منتظم ایک ہی ہے جو رب العالمین ہے۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو ضرور مخلوقات کے سلسلے علٰحدہ علٰحدہ ہوتے۔ اور ضرور فساد پڑتے جیسا کہ قرآن مجید فرماتا ہے وَلَوْ كَانَ فِيهِمَا آلِهَةٌ غَيْرُ اللهِ لَفَسَدَتَا ترجمہ اگر اللہ کے سواے زمین و آسمان مین کوئی اور بھی خدا ہوتا تو ضرور دونون مین فساد پڑ جاتے۔

نوین دلیل یہ ہے کہ سورج ہمیشہ اپنے وقت پر نکلتا۔ اور اپنے وقت پر چھپتا ہے چاند ہمیشہ اپنے وقت پر نکلتا۔ اور اپنے وقت پر چھپتا ہے۔ اور اسی طرح ہر ایک کرہ ارضی و سماوی اپنی اپنی چال پر قایم ہے کبھی اپنی اپنی چال اور اپنے اپنے وقت سے نہین چوکتے۔ پس کون ہے جسنے ایسا پکا انتظام کر رکھا ہے کہ کبھی ایک ذرہ بھر کمی بیشی نہین ہوتی وہ وہی ہے جو رب العالمین احکم الحاکمین ہے جیسا کہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ ذَالِكَ تَقْدِيرُ الْعَزِيزِ الْحَكِيمِ ترجمہ یہ اللہ کا انتظام ہے جو زبردست اور حکمت والا ہے۔

دسوین دلیل یہ ہے کہ ہر ایک انسان ہر ایک حیوان اور ہر ایک نبات کے اندر غذا کی تقسیم پر ایسا کامل انتظام رکھا ہے کہ ہر رگ اور ہر ریشہ مین پورے طور پر اوسکے مناسب غذا پہنچ جاتی ہے۔ پہلے اپنے وجود کو دیکھو کہ جو غذا ہم کہاتے ہین حلق سے نیچے اوترنے کے بعد ہمین کچھ خبر نہین رہتی۔ کہ وہ کہان گئی اور کیا کیا اوس مین تغیرات ہوئے اور کس کس طریق سے ہر ایک رگ و ریشہ مین اوسکا حصہ پہنچا۔ مگر ہم دیکھتے ہین کہ بالون مین بالون کے مادے ناخون مین ناخون کے مادے۔ دانتون مین دانتون کے مادے۔ ہڈی مین ہڈی کے مادے گوشت مین گوشت کے مادے۔ پٹھون مین پٹھون کے مادے دماغ مین دماغ کے مادے اور اسی طرح دل پھیپڑا جگر طحال گردہ انتڑی وغیرہ مین اون کو مناسب مادے اور اسی طرح علٰحدہ علٰحدہ ہر ایک ذرہ اور ہر ایک ریشہ مین۔ اوسکے مناسب مادے پہنچ جاتے ہین۔ بتلاو تو سہی ایک غذا سے لاکھون قسم کے مادے کب اور کس طرح سے بنے اور کس نے اونکو ہر ایک ذرہ اور ہر ایک ریشہ مین پہنچایا اور کس طرح سے اور کن نالیون کے راستہ

اونکی فضلات واپس آوے اور کسنے ایسا کامل انتظام بادونکا نے اور ہر جگہہ مناسب طور پر حصہ رسد پہونچانے اور فضلات کو واپس لانیکا کیا۔ کیا ایسا عجیب و عجیب اور کامل انتظام جسکی ایک مثال بہی تمام عالم کے بادشاہ اور حکمار ملکر نہین کرسکتے۔ خود بخود ہوگیا یہہ تمام اللہ کا انتظام ہے۔ جو رب العالمین اور رحمٰن الرحیم ہے۔ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَیْنَهُمَا وَلَا یَئُوْدُهٗ حِفْظُهُمَا وَهُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ ٥ ترجمعہ آسمانون اور زمین کا رب ہی اور اون تمام اشیائے کا رب ہے جو اون کے درمیان مین اونکی حفاظت سے وہ نہین تہکتا اور وہ بڑا اعالی مرتبہ اور عظمت والا ہے۔ پہر نباتات کی طرف ایک میدان یا باغ مین کہڑے ہوکر دیکہو کہ ایک ہی زمین اور ایک ہی پانی اور ایک ہی ہوا سے ہزارون رنگ بو اور ذائقہ کے پہول پہل پتہ اور شاخین پیدا ہوتی ہین اور اون تمام کے خواص علیحدہ علیحدہ ہوتے ہین۔ کہ آنب کا درخت آنب بناتا ہے۔ آڑو کا درخت آڑو بناتا ہے کیلہ کا درخت کیلہ ناسپاتی کا درخت ناسپاتی۔ سیب کا درخت سیب اور انار کا درخت انار۔ اسے انسان کیا یہہ سب کچھہ تو کرتا ہے اے بیوقوف انسان کیون غفلت مین پڑا ہے اور اوس رب کریم کا شکریہ ادا نہین کرتا جس نے ہزارہا ہزار قسم کی نعمتین تیرے واسطے پیدا کی ہین یَآ اَیُّهَا الْاِنْسَانُ مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ الْكَرِیْمِ الَّذِیْ خَلَقَكَ فَسَوّٰىكَ فَعَدَلَكَ فِیْٓ اَیِّ صُوْرَةٍ مَّا شَآءَ رَكَّبَكَ ٥

گیارہوین دلیل یہ ہے کہ ہر ایک انسان اور حیوان کی فطرت مین یہہ علم ڈالا گیا ہے کہ ہر ایک شئے اپنے خواص پر ہمیشہ کے واسطے قایم ہے۔ مثلاً اگر ایک چہوٹے بچہ کو جسنے پہلی کبہی انگور نہین کہایا۔ ایک انگور کہلایا جاوے تو ہمیشہ کے واسطے یقین کرلیتا ہے۔ کہ تمام انگور خوش ذائقہ ہوتے ہین پہر جب دوبارہ انگور اوسکے روبرو لاوگے تو اوسکی طلب کریگا۔ اگر ایک دفعہ آگ سے اوس کا ہاتہہ جل جاوے تو آیندہ کو ہمیشہ آگ سے ڈرتا رہیگا۔ یہہ ہمیشہ کا علم اوسکو کہان سے ہوا۔ اور ہمیشہ

کے واسطے ایک ہی دفعہ کے تجربہ سے وہ کبھی قایل ہو گیا۔ یہہ محض فطرتی اصول ہے جو اوس کے ساتھہ پیدا ہوا ہے۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو ہر ایک شے کے خواص کے نسبت اوسکا علمی علیحدہ ہمیشہ کے واسطے یقین دلانا محال ہو جاتا۔ اور سخت مشکلات پیش آتی سُنَّةَ اللهِ الَّتِي قَدْ خَلَتْ۔

بارھوین دلیل زبانون اور رنگتون اور خط و خال کا اختلاف ہی

اگر ایسا نہ ہوتا تو انسان مین امتیاز محال ہو جاتا اور سخت خرابیان واقع ہوتی۔ عزیز اور دوستون کا پہچاننا محال ہو جاتا جیسا کہ خود قرآن کریم فرماتا ہے۔ اِنَّ فِي خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافُ اَلْسِنَتِكُمْ وَاَلْوَانِكُمْ اِنَّ فِي ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّلْعٰلَمِيْنَ ترجمہ تحقیق آسمانون اور زمین کی پیدایش اور تمہاری زبانون اور رنگتون کے اختلاف مین جاننیوالون کے واسطے نشانات ہین۔ اسی قسم کے صدہا نشانات ہین جو نظام عالم پر غور کرنے سے حاصل ہوتی ہین۔ جنسے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ کل عالم کا ایک خالق اور رب ضرور ہے چنانچہ اون تمام دلائل کی طرف قرآن مجید حسب تفصیل ذیل اشارات فرماتا ہے۔ اِنَّ فِي خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَاٰيٰتٍ لِّاُولِي الْاَلْبَابِ الَّذِيْنَ يَذْكُرُوْنَ اللهَ قِيَامًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰى جُنُوْبِهِمْ وَيَتَفَكَّرُوْنَ فِي خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا سُبْحٰنَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ترجمہ تحقیق زمین و آسمان کی پیدایش اور رات دن کے اختلافات مین اہل دانش کے واسطے نشانات ہین جو اللہ کو کھڑے اور بیٹھے اور لیٹے ہوئے یاد کرتے اور آسمانون اور زمین کے مخلوقات مین غور و فکر کرتے ہین۔ اے رب ہمارے یہہ تو نے باطل نہین کیا۔ تو پاک ہے۔ پس ہمکو آگ کے عذاب سے بچا۔

سوئیم وہ دلائل جو گذشتہ اور موجودہ حالات انسانی پر نظر ڈالنے سے پیدا ہوتی ہین

اول قومون اور بادشاہتون کا زیر وزبر ہونا تواریخ عالم پر نظر ڈالنے سے ظاہر ہوتا ہے کہ جب کبھی کسی قوم نے علوم و فنون اور قواعد تہذیب و تادیب مین ترقی کی تو وہ قوم بادشاہ بنادی گئی۔ اور برعکس اسکی جب آرام طلبی عیاشی جہالت اور ظلم و فساد مین پڑگئی تو رفتہ رفتہ غارت کردی گئی۔ اسی طرح پر زمانہ ہمیشہ زیر وزبر ہوتا رہا۔ ایک وقت ہندوستان کا ستارہ عروج پر تہا۔ پہر یونان نے عروج پایا۔ پہر رومانے پہر اسلام کی سلطنتین ممالک ایشیا وافریقہ ویوروپ مین قایم ہوگئی اور اب یوروپ کی سلطنتین دنیا کے کل ممالک مین زور پر ہین۔ الغرض جب کبہی کسی قوم کو غلبہ ہوا وہ ترقی علوم وفنون اور قواعد تہذیب سے ہی ہوا اور جب زوال آیا تو ظلم اور فسادات سے ہی آیا۔ جیسا کہ قرآن مجید فرماتا ہے اِنَّ اللّٰهَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ ترجمہ یعنی اللہ کسی قوم کے حالات کو نہین بدلتا جبتک وہ اپنے نفسون کی حالات کو نہ بدلین۔

دوسری دلیل یہ ہے کہ ظالم پیشہ لوگ کبھی سرسبز نہین ہوتے اور اگر اون کو کسی وقت دنیاوی عروج حاصل ہو بھی جاوے۔ تو وہ جلد جاتا رہتا ہے۔ اور اونکی نسلین منقطع کردی جاتی ہین۔ کیا کبہی ایسے شخص کی بڑہتی بھی دیکھی گئی ہے جسنے اپنی عمر چوری راہزنی اور خونریزی مین گذاری ہو۔ کیا ایسے شخص کے مکانات اور اولاد مین ترقی اور رونق ہوتی ہے اسیکی طرف قرآن مجید اشارہ فرماتا ہے وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِیْنَ ترجمہ یعنی آخری عزت اور فتح خداترسون کو ہی نصیب ہوتی ہے پہر فرماتا ہے۔ اِنَّ لِلْمُتَّقِیْنَ مَفَازًا ترجمہ تحقیق خداترسون کے واسطے کامیابی ہے۔

تیسری دلیل یہ ہے کہ خیرات کرنے والے اشخاص دنیا مین بڑی رونق اور عزت پاتے ہین اور برعکس اسکے سودخوار اور راشی اور ظالمون کے سلسلے قطع کردیے جاتے ہین اگر خود غور کرو تو اس قسم کی مثالین ہر ایک بستی اور ہر زمانہ مین کثرت سے ملین گی۔

چنانچہ خود قرآن مجید فرماتا ہے اِنَّ اللّٰہَ یُرْبِی الصَّدَقَاتِ ؕ ترجمہ اللہ تعالی صدقات کی بڑہتی کرتا اور سود کو گھٹاتا ہے۔ پہر فرماتا ہے فَانْظُرْ کَیْفَ کَانَ عَاقِبَۃُ الظّٰلِمِیْنَ ؕ ترجمہ یعنے خود نظر کرو کہ ظالمون کا خاتمہ کیسا ہوتا ہے۔

چوتھی دلیل یہ ہے کہ جسقدر مفید خلایق کام ہین وہ دنیا مین قایم رہتے ہین اور جو مضر ہین وہ پانی کے جھاگ کیطرح برباد کردیئے جاتے ہین۔ مثلاً فارسی زبان مین ہزارہا کتابین تصنیف ہوئین۔ مگر جو شہرت اور عزت گلستان و بوستان کو حاصل ہے وہ کسی کو حاصل نہین۔ ایسا ہی جسقدر کوئی زیادہ مفید کتاب ہے۔ اوسیقدر اوسکو قیام حاصل ہوتا ہے۔ قرآن مجید جو تمام آسمانی کتابون مین اکمل اور افضل کتاب ہے اسکی برابر ابتدا سے آجتک کسی کتاب کی حفاظت اور شہرت نہین ہوئی۔ شروع نزول سے آجتک ہزارہا ہزار حافظ اور قاری چلے آتے ہین جو ایک طرح سے اسکے محافظ ہین کسی شریر یا مخالف کو ایک ذرہ بھر آمیزش کا موقع آجتک نہین ملا۔ اگرچہ تفاسیر مین بہت کچھ رطب و یابس بھر دیا گیا۔ مگر خاص قرآن ایک ایک حرف اور ایک ایک نقطہ کامل طور پر اب تک محفوظ ہے اور ایسا ہی ابد الآباد تک محفوظ رہیگا چنانچہ قرآن مجید فرماتا ہی اِمَّا مَا یَنْفَعُ النَّاسَ فَیَمْکُثُ فِی الْاَرْضِ ط ترجمہ مگر جو چیز بنی نوع کے واسطے مفید ہوتی ہے وہ ہی زمین مین قرار پذیر رہتی ہے۔ اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّکْرَ وَاِنَّا لَہٗ لَحٰفِظُوْنَ ؕ ترجمہ ہم نے ہی قرآن اوتارا اور ہم ہی اوسکے محافظ ہین۔

پنجم وہ دلائل جو انبیا علیہم السلام اور اولیاء کرام کے حالات پر نظر ڈالنے سے حاصل ہوتے ہین

عباد الصالحین کا یہ گروہ تمام عالم سے نرالا ہوتا ہے۔ اگر اون کی حیات اور تعلیم پر بنظر غور سے دیکھا جاوے تو عجیب عجیب نمونہ انسانی کمالات کے نظر آتے ہین۔ حق پرستی استقامت شجاعت حلم اور عفو مین یکتائے روزگار ہوتے۔ اور افلاس و تنہائی کیا تھہ

ایسے ایسے کام کر دکھاتے ہین۔ کہ زبردست بادشاہ بہی اونکا مقابلہ نہین کرسکتے۔
دنیاپرستون کا ظاہربین آنکہون مین اون کے قول اور دعوی خلاف عقل معلوم ہوتے
ہین۔ مگر ہوتا وہی ہے جو انکے منہ سے نکلتا ہے۔ تہوڑی دیر کے واسطے اس نظارہ
کو خیال مین لاؤ۔ جبکہ۔ حضرت مسیح علیہ السلام غربت اور بیکسی کی حالت مین اپنے آپکو
یہودیون کا ظاہرا بادشاہ فرماتے ہین۔ اور فقیہون اور فریسیون کو اونکی ریاکاری
اور ظاہرپرستی پر تنبیہ کرتے ہین یحیی عم کی نسبت فرماتے ہین کہ یہی ایلیا نبی ہے۔ جسنے
آسمان سے اوترنا تہا اور مین وہ ہی مسیح ہون جس کا توارت مین وعدہ دیا گیا تہا۔
ان اقوال کو ظاہری اور دین کے خلاف پاکر یہودی علما اونکی تکفیر اور تکذیب پر آمادہ
ہوتے۔ اور آخر کار سخت غضب مین آکر اونکو واجب الدار قرار دیتے اور اون کے
مارنے کے منصوبہ باندہتے ہین مگر اونکو بشارتین ملتی ہین۔ کہ کوئی انسان تجہکو نہ ماریگا
نہ قتل سے نہ صلیب سے۔ بلکہ اللہ تعالی تجہکو عزت کے ساتہہ اوٹہا ویگا اور نبی آخرالزمان
کی معرفت کفار کے تمام الزام رد کردیگا۔ اور تیری عزت وطہارت ظاہر کردیگا۔ اور تیری
تابعین کو تیرے مخالفین پر تا قیامت غالب کریگا۔ اب غور کرو کہ یہ اوس وقت کا کلام ہے
جبکہ مسیح علیہ السلام کے دشمن ہر طرف سے محیط ہو رہے ہین اور بڑے زور پر ہین
اور آپ کے ساتہہ محض چند اشخاص ہین۔ جو سخت اضطراب کی حالت مین ہین۔ مگر
ہوا وہی جو مسیح علیہ السلام کے اقوال تہے یعنی نبی آخرالزمان محمد مصطفے صلی اللہ علیہ
وسلم نے یہود کے تمام الزامات کو رد کیا اور مسیح علیہ السلام کی طہارت وعزت کو
دنیا پر ثابت کردیا۔ پہر یہود جو دشمن تہے وہ روز بروز ذلیل وخوار ہوتے گئے اور
ہوتے جاتے ہین۔ اور تابعین مسیح علیہ السلام یعنی نصاری واہل اسلام کی
بادشاہتین دنیا مین قایم ہوگئی اور ایسا ہی تا قیامت ہوتا رہیگا کہ مسیح علیہ السلام
کے تابعین تا قیامت مخالفین پر غالب رہین گے۔ جیسا کہ ان عجیب بشارات

کی طرف جو مسیح علیہ السلام کو غلبہ مخالفین اور شدت اضطراب کے وقت حاصل ہوئین
قرآن مجید اشارہ فرماتا ہے وَاِذْ قَالَ اللّٰهُ یٰعِیْسٰۤی اِنِّیْ مُتَوَفِّیْكَ وَرَافِعُكَ اِلَیَّ وَمُطَهِّرُكَ
مِنَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا وَجَاعِلُ الَّذِیْنَ اتَّبَعُوْكَ فَوْقَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْۤا اِلٰى یَوْمِ الْقِیٰمَةِ
اگر موسیٰ علیہ السلام کے حالات پر نظر کرو تو ایسی ہی عجیب قدرت دکھائی دیتی ہے۔
جبکہ فرعون نے عام حکم دیدیا کہ تمام فوج موسیٰ پر دفعتاً جا پڑے۔ اور موسیٰ مع اپنی
ہمراہیون کے بھاگ پڑے تو کیا کوئی قیاس کرسکتا تہا کہ جو بہاگا جارہا ہے وہ غالب
ہوگا اور جو تعاقب کر رہے ہین۔ وہ غرق کردئے جاوینگے۔ مگر یہی ہوا کہ موسیٰ
علیہ السلام اپنے ہمراہیون سمیت امن وامان کے ساتھہ دریا سے گذر گئے اور فرعون اور
اوسکا لشکر غرق کردیے گئے۔ کیا تو یہہ عالم تہا کہ فرعون بنی اسرائیل
کے بیٹون کو پکڑواتا اور قتل کرواڈالتا۔ اور سخت سخت تکالیف پہنچاتا تہا۔ اور کیا ایسا
ہوگیا کہ ایک بنی اسرائیل کے بچہ نے اوسکے یہان پرورش پائی اور اوسی کو غارت
کردیا۔ اس کرشمہ آسمانی کیطرف اللہ تعالیٰ اسطرح پر اشارہ فرماتا ہے وَاِذْ نَجَّیْنٰكُمْ
مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ یَسُوْمُوْنَكُمْ سُوْٓءَ الْعَذَابِ یُذَبِّحُوْنَ اَبْنَآءَكُمْ وَیَسْتَحْیُوْنَ نِسَآءَكُمْ
وَفِیْ ذٰلِكُمْ بَلَآءٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَظِیْمٌ ۝ وَاِذْ فَرَقْنَا بِكُمُ الْبَحْرَ فَاَنْجَیْنٰكُمْ وَاَغْرَقْنَآ
اٰلَ فِرْعَوْنَ وَاَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ ۝ ترجمہ اے بنی اسرائیل اوسوقت کو یاد کرو۔ جبکہ ہم نے تمہین فرعون
کی قوم سے بچایا۔ جو تمکو برا عذاب دیتے تے۔ تمہارے بیٹون کو قتل کرڈالتے تھے اور تمہاری بیٹیون کو زندہ رہنے دیتی تہی اسمین تمہارے
رب کی طرف سے سخت بلا تہی اور یاد کرو جبکہ تمہارے ساتہہ ہم نے دریا کو پہاڑ دیا پس تمکو بچا لیا اور آل فرعون کو
غرق کردیا۔ اور یہہ سب کچہہ تمہاری نظرون کے سامنے ہوا۔ پہر نبی آخر الزمان محمد مصطفےٰ صلی اللہ
علیہ وسلم کے حالات پر نظر کرو جبکہ کفار مکہ سخت غلبہ اور غضب کے حالت مین ہین۔
اور تجویزین کرتے ہین کہ اس نبی کا قتل سے خاتمہ کردیا جاوے۔ اور محاصرہ
قاتل مقرر ہوگئے ہین۔ مگر آنحضرت صلعم میان کفار سے نکلکر ایک غار مین چہپ گئے ہین

تو کیا کوئی گمان کرسکتا ہے کہ یہہ نبی جو کفار سے تنگ آکر خوف کی حالت مین وطن کو چھوڑتا اور ایک غار مین چھپتا ہے تمام سرکشون کو باطل کردیگا جس کی تعلیم نے دس سال تک سخت مخالفت دیکھی وہی تعلیم تمام علوم ظاہری و باطنی کا سرتاج ثابت ہوگی اور گھر سے نکلکر فتوحات پر فتوحات نصیب ہونگی۔ یہانتک کہ ایک وقت اسلام کی عظمت کل عالم پر ثابت ہوجاویگی۔ اور مخلوقات انسانی کا ایک حصہ کثیر اوسکو سید المرسلین و خاتم النبیین مانیگا۔ تمام ظاہری سامان سخت مخالف ہین۔ دس سال کا تجربہ مخالف شہادت دے رہا ہے مگر آپ کے یقین اور ارادہ مین ایک ذرہ بھر تزلزل نہین جیسا کہ قرآن مجید فرماتا ہے اِذْ قَالَ لِصَاحِبِهٖ لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا فَاَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِيْنَتَهٗ عَلَيْهِ وَ اَيَّدَهٗ بِجُنُوْدٍ لَّمْ تَرَوْهَا وَجَعَلَ كَلِمَةَ الَّذِيْنَ كَفَرُوا السُّفْلٰى وَكَلِمَةُ اللّٰهِ هِيَ الْعُلْيَا

ترجمہ جب محمدؐ نے اپنے ساتھی سے کہا کہ افسردہ خاطر مت ہو تحقیق اللہ ہمارے ساتھ ہے پس اللہ نے اوسپر تسکین اوتاری اور ایک لشکر کی ساتھ اوسکی مدد کی جسکو دسنے نہین دیکھا اور کافرین کے باتون کو پست کردیا۔ فی الحقیقت اللہ کا کلام ہی بلند ہوتا ہے۔ اس قدر تمہیدی بیان کے بعد ہم ذیل مین چند دلائل نمونہ کے طور پر بیان کرتے ہین۔ جو انبیا علیہم السلام اور اولیائے کرام کے حالات پر نظر کرنے سے ذات باری کی نسبت پیدا ہوتے ہین۔

پہلی دلیل اونکا معجز نما اخلاص ہے۔ ابراہیم علیہ السلام کہتے ہین اے باپ مین تجھکو اور تیری قوم کو صاف بہکا ہوا دیکھتا ہون۔ قوم اوسکو دھمکاتی ہے کہ ہم تجھکو پتھراکر ماردینگے۔ یا جلادینگے۔ مگر اون کے الفاظ مین ایک ذرہ بھر بناوٹ ظاہر نہین ہوتی مسیح علیہ السلام کی نسبت یہودنے مارنے کا ارادہ کرلیا اور برسر بازار یہی تجاویز ہو رہی ہین۔ مگر آپ کی زبان پر وہی ہے جو دل مین ہے۔

حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے برخلاف سخت از سخت تجاویز ہو رہی ہین اونکے ذلیل کرنے مین کوئی دقیقہ فروگذاشت نہین کیا جاتا۔ یہانتک کہ قتل کرنے کے ارادہ

مستعد ہو گئے ہین۔ مگر ممکن نہین کہ اون کے اقوال مین ایک ذرہ بھر تبدیلی کر سکین۔
ظالمون نے امام حسین علیہ السلام کو ہر طرف سے گہیر لیا ہے اونکے فرزندان و برادران کو نظرون
کے سامنے شہید کر چکے ہین۔ ہر طرف سے تیرون اور نیزون کی بوچھاڑ پڑ رہی ہے۔ تمام
تن زخمون سے چھلنی کی طرح ہو گیا ہے۔ اور قریب ہے کہ تن مبارک زمین پر گر پڑے۔
اور گہوڑون کے سمون سے روندا جاوے۔ یہہ سب کچہہ آپ کے واسطے آسان ہے
مگر یزید پلید کے ہاتہہ مین ہاتہہ دینا ممکن نہین ہے۔ تمام عزیزون کا خاک وخون مین
ملجانا ہر طرح سے ذلیل و تنگ ہونا اور اپنے وجود کا قتلہ قتلہ ہو جانا شیر و شکر معلوم
ہوتا ہے مگر اخلاص کو ہاتہہ سے دینا اور زبان سے قلب کے خلاف اقرار کرنا ہرگز
گوارا نہین۔

سر داد و نداد دست در دست یزید والمد دلیل لا الہ است حسین

انبیا علیہم السلام اور اولیا رکرام کے حالات مین اس قسم کی مثالین بیشمار دیکہنے مین
آتی ہین۔ کہ آرہ سے چیرنا۔ آگ مین جلنا۔ پتہرون سے مار کہانا۔ تلوارون سے کٹنا۔
ساحر اور مجنون کہلانا اور ہر طرح کی ذلت اور مصیبت برداشت کرنا اونکے واسطے ایک
معمولی بات تہی۔ مگر جہوٹ بولنا یا ریا کرنا اور اخلاص کو چہوڑنا اونکے واسطے ناممکن تہا
مگر افسوس کہ فی زمانہ یہی ایک سنت انبیا متروک اور قطعاً متروک ہے ظاہری سنتون
پر بہت کچہہ سنا جاتا ہے۔ مگر اخلاص کا نام و نشان باقی نہین رہا جو تمام اعمال کی بنیاد
اور روح ہے اور جسکی تمثیلات سے تمام قرآن مجید اول سے آخر تک بہرا ہوا ہے۔

دوسری دلیل اونکا معجزنما صبر و توکل ہے تمام قرآن مجید اول سے
آخر تک اس قسم کے مثالون سے بہرا ہوا ہے کہ انبیا رعلیہم السلام ہر قسم کی
تکلیفین اور مصیبتین اللہ تعالیٰ کے راستہ مین کمال صبر و شکر کی ساتہہ برداشت
کرتے رہے۔ کسی نقصان اور ذلت کو الٰہی احکام پر مقدم نہین کیا اپنی طرف سے

تبلیغ احکام مین جان توڑ کر کوششین کرتے رہے۔ ظاہرا مخالفتون اونکا میونکو کچھہ حقیقت نہین سمجھا۔ اپنے رب کی رضا مین راضی اور اوسکے وعدون پہ متوکل رہے ماں باپ عزیز و اقارب اور مال و دولت وغیرہ کا اظہار حق کے وقت کچھہ خیال نہین کیا۔

تیسری دلیل اون کی معجز نما خیر خواہی خلائق ہے - جو لوگ اونکو سنگسار کرتے گالیان نکالتے ہر طرح سے ذلیل و بدنام کرتے اونہین کی اصلاح کے ساعی رہتے تھے۔ کسی قسم کے اجر کی امید خلقت سے نہ رکھتے تھے۔ بلکہ اجر کے بجاے اونسے طرح طرح کی تکلیفین اوٹھاتے پھر بھی اونکی دینی اور دنیاوی حالت درست کرنے کی تدبیرون مین سرگرم رہتے تھے۔ قرآن مجید مین اس قسم کی صدہا تمثیلات ہین۔

چوتھی دلیل وہ دانشمندانہ جان بازی اور جان نثاری ہے۔
جو انبیا علیہم السلام اظہار حق اور اصلاح خلایق کے کامون مین ظاہر کرتے رہے کسی بدچلنی اور بد رسمی مین کبھی ساتھہ نہین دیا ہان نیک رسوم اور عمدہ اخلاق کے پھیلانے مین سب سے آگے قدم رکھتے رہے کسی قسم کی طمع یا الجھون اور دقتون کا لحاظ نقصان اور تکالیف کا خوف اون کے نیک ارادون مین ردو بدل نہین پیدا کر سکتا تھا بلکہ خالصا للہ ہر قسم کی مصیبت اور نقصان کو عمدا اوٹھانیکے لیئے آمادہ رہتے تھے۔

پانچوین دلیل اون کی تعلیم حقہ ہے - زمانہ مین کیسی ہی بت پرستی اور جہالت و ظلمت چھائی ہوئی ہو لوگون کے عقائد اعمال اور رسومات کیسے ہی خراب ہون مگر انکی تعلیم ہمیشہ پاک صاف رہی ہے تمام عالم مین شرک کفر اور ظلم کا سخت اندھیر ہو رہا ہے لوگون کی عقلیں بیہودہ تعلیمات اور تعصبات کی وجہ سے خراب ہوگئی

ہین۔ مگر اون کی آنکھون۔ اور عقلون مین کوئی نقص ظاہر نہین ہو سکتا۔ ہر قسم کا تعصب اور ہر قسم کی جہالت اون سے دور ہے نہ بد صحبت نہ بد رسومات کسی قسم کا بد اثر پہنچاتے ہین نہ ظالمون اور بدکارون کی سہکاوٹ کوئی اثر کرتی ہے۔ اون کا دل روشن اونکے عقائد صحیح اونکے اعمال نیک اور اون کی تعلیم حق ہے۔

چھٹی دلیل وہ دائمی عزت اور غلبہ ہے جو انبیا علیہم السلام کو سخت مخالفتون اور ذلتون کے بعد حاصل ہوتا رہا جسکی نسبت قرآن مجید فرماتا ہے کتب اللہ لاغلبن انا ورسلی ترجمہ اللہ نے لکھدیا ہے کہ ضرور مین اور میرے رسول ہی غالب رہا کرینگے۔ فرعون اور اوس کا لشکر غارت ہوا۔ اور آجتک ذلت کے ساتھ اون کا ذکر کیا جاتا ہے۔ مگر موسیٰ علیہ السلام آخر کار فتحیاب ہوئے۔ اور عزت کے ساتھ اون کا نام روشن ہے مسیح علیہ السلام کے مخالفین پر تا قیامت لعنت ہے۔ اور وہ ہمیشہ ذلت پر ذلت اور تباہی پر تباہی دیکھتے جاتے ہین۔ لیکن حضرت مسیح علیہ السلام کی عزت روز بروز دنیا مین زیادہ ہے اور اونکے تابعین کی تمام عالم پر سلطنتین قایم ہوتی جاتی ہین۔ حضرت خاتم المرسلین محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم آخر کار تمام مخالفین پر غالب آئے یہانتک کہ آپ کی حیات مین آپ کے مخالفین عرب مین سے کوئی بھی زندہ نہین رہا تھا۔ اور تمام کا خاتمہ سخت ذلت اور رسوائی کے ساتھ ہو چکا تھا۔ اور روز بروز آپ کا ہی دین تمام دنیا مین پہیلتا جارہا ہے اور قریب ہے کہ تمام عالم اسیطرف جھک پڑے۔ افواج یزید نے چاہا کہ امام حسین علیہ السلام کا کوئی نمود دنیا مین نرہے اور اپنی طرفسے سخت الحاد اور کفر کے جوش مین خاتمہ ہی کر چکے تھے مگر دنیا مین اس وقت اولاد حسین اس کثرت سے موجود ہے کہ شاید کوئی شہر مدسے خالی نہ ہوگا۔ اور تبرکاً حسن وحسین پر بڑی کثرت سے نام رکھے جاتے ہین۔ لیکن یزید کی نسل یا نام کا شخص کہین دیکھنے یا سننے مین نہین آتا۔ وہی یزید جو اپنے آپ کو خلیفہ وقت اور

امیر المومنین قرار دیتا تہا۔ اور حسین علیہ السلام جیسے امام کو باغی گروانکر قابل سرزنش قرار دیتا تہا۔ اوس کا نام نفرت اور حقارت کے ساتہہ لیا جاتا ہے لیکن حسین ع کی دنیا مین وہ عزت باقی ہے جسکی مثالین بہت کم ہین۔

پنجم وہ دلائل جو جہد فی سبیل اللہ سے پیدا ہوتی ہین۔ یہی وہ دلائل ہین جو انسان کے ایمان کو کامل یقین تک پہنچا دیتے ہین۔ چہار اقسام کے دلائل محض ظن غالب پیدا کرسکتے ہین۔ لیکن یقین اوسوقت تک حاصل نہین ہوتا۔ جبتک کہ انسان الٰہی رضا کے راستہ مین خود محنت نہ اوٹہاوے۔ خودغرضی اور نفسانیت کو قطعًا چہوڑ اور ہر قسم کے شرک اور ظلم سے پاک وصاف ہوکر اللہ کریم کیطرف کُلّیتاً جہکجانا اور اپنے مال وجان کو اوسکی راہ مین فدا کرنا۔ اور اوسکے حکمون کی پوری پوری اطاعت کرنا حصول یقین کے لیے ضروری ہین جب انسان طالب حق ہوکر کچہہ محنت اوٹہانی شروع کرتا۔ اور اپنے معبود کا سچا پرستار۔ پرستار بنتا ہے تب اللہ کریم کی طرف سے خاص خاص انعامات نازل ہونے شروع ہوجاتے ہین۔ جو اوسکے ایمان کو خالص اور اوسکے یقین کو کامل کردیتے ہین۔ یہہ انعامات مختلف حالتون کے مطابق مختلف ہوتے ہین۔

ابتدائی حالت مین جبکہ رسمی طور کا ایمان ہوتا ہے۔ یعنے جیسا کہ آباؤ اجداد کو دیکہا ویسا ہی ہمارا بہی ایمان ہوگیا۔ اور جسطرح سے اونکو عبادت کرتے دیکہا ویسی ہی ہم بہی کرنے لگے لیکن ایمان اور اعمال سے جو حاصل ہوتا ہے اوسپر کچہہ خیال نہین کیا اور نہ اوسکی کچہہ طلب پیدا ہوئی۔ بلکہ غافلون اور سادہ لوحون کی طرح اپنی زندگی بسر کیجاتی ہے اوسوقت تک تو محض اسقدر معلوم ہوتا ہے کہ جب کبہی اللہ تعالیٰ کا ذکر کسی قدر توجہ اور خلوص کے ساتہہ کیا جاوے تو معًا ایک اطمینان اور سرور حاصل ہوتا ہی جیسا کہ قرآن مجید فرماتا ہے اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ ۝ ترجمہ

خبردار ہو کہ اللہ کے ذکر سے دلون کو اطمینان حاصل ہوتا ہے الخ لفظ خبردار سے صاف ظاہر ہے کہ اس آیت کے مخاطب غافل اور سادہ لوح اشخاص ہین جو اس اطمینان قلبی سے بیخبر ہین۔ پھر ایک اور آیت مین اس طرح ارشاد فرماتا ہے ھُوَ الَّذِیٓ اَنزَلَ السَّکِینَۃَ فِی قُلُوبِ المُؤمِنِینَ لِیَزدَادُوٓا اِیمَاناً مَّعَ اِیمَانِھِم ترجمہ اللہ وہ ہے جو ایمان والون کی سکینت نازل کرتا ہے تاکہ ایمان پر ایمان زیادہ ہو الخ۔ اس آیت شریفہ سے صاف ظاہر ہے کہ ابتدائی ایمان جو ناقص ہے اوسکی ترقی اسطرح ہوتی ہے۔ کہ اللہ کریم دلونپر ایک اطمینان نازل فرماتا ہے جو پہلے ایمان کو زیادہ کر دیتا ہے۔ الغرض وہ سرور جو ابتدائے ایمان مین خیرات صدقات اور عبادات کے بعد حاصل ہوتا ہے۔ ایک دلیل ہے اوس ذات پر جو ہمارے تمام عملون کو دیکھتا اور ہر جگہہ حاضر و ناظر ہے۔ اس سرور کا ہمیشہ طالب رہنا چاہیے کیونکہ روحانی ترقیات اور ایمانی عروج کا یہی پہلا زینہ ہے۔

دوسرا درجہ ایمانی ترقیات کا یہ ہے کہ انسان جن باتون کو محض ایمانی یا اعتقادی طور پر مانتا تھا اب اون کی اصل حقیقت کو خود دیکھنے اور محسوس کرنے لگ جاتا ہے مثلاً پہلے ایمان تھا کہ اللہ تعالیٰ مومنین اور محسنین کا ساتھی اور والی ہے۔ مومنون کو اوسی پر توکل رکھنا چاہیئے وہ خداوند قریب ہے۔ اور پکارنیوالے کی پکار کو سُنتا ہے مصیبت کے وقت مین اپنے مخلص بندہ کی امداد اور دلداری کرتا ہے۔ اور اوس کے برابر کوئی رفیق نہین۔ اور اوسکی برابر کوئی مولا نہین نیکی سے وہ خوش ہوتا اور بدی سے ناراض ہوتا ہے جسقدر انسان نیکی اور احسان کا راستہ اختیار کرے اوسیقدر قرب الٰہی کا قرب زیادہ ہوتا جاتا ہے اور جسقدر بدی اور خود غرضی کے راستہ اختیار کرے اوسیقدر جناب باری سے دور اور مردود ہوتا جاتا ہے ان تمام مسائل پر جو ایمان تھا اب واقعی علم اور یقین کی صورت مین بدلتا جاتا ہے کیونکہ ان تمام مسائل کو تجربتاً خاص اپنی زندگی مین دیکھہ لیتا ہے جیسا کہ قرآن مجید فرماتا ہے اَللّٰہُ وَلِیُّ الَّذِینَ اٰمَنُوا یُخرِجُھُم مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّورِ ط ترجمہ

اللہ مومنون کا دوست ہے اونکو اندہیرے سے نکالکر روشنی مین لے آتا ہے الخ جب تک
الٰہی معیت ہدایت حمایت اور رحمت کے آثارون کا خاص اپنے نفس پر تجربہ اور مشاہدہ نہو جاے
اوسوقت تک ایمان ناقص اور موجب خطرات رہتا ہے۔ ایسے لوگ خواہ کیسے ہی عالم و فاضل
یا جاہل مطلق بڑی بڑی غلطیون مین پڑ جاتے ہین۔ انبیا علیہم السلام اور اولیاے کرام
کی تکذیب اور مخالفت ایسے ہی لوگون کی ہاتھون سے ہوتی ہے ایسی ہی علماے یہود تھی
جو مسیح علیہ السلام کی تکفیر اور تخریب پر آمادہ ہوے ایسے ہی لوگ ستے جو حسین علیہ السلام
اور کل بنی فاطمہ کی خونریزی۔ اور تذلیل پر تُلے رہے جبتک انسان اپنے رب سے خاص
عنایات اور ہدایات کا طالب نہ بنے۔ بلکہ اپنے علم اور عقل کو کافی رہنما سمجھے۔ اور اپنے طاقتون
اور اسباب پر غنی بنا رہے وہ جاہل اور متکبر ہے۔ اوسنے اپنے رب کو غفور۔ رحیم و کریم
اور ذو الفضل عظیم نہین سمجہا تبہی تو وہ دور ہے۔ دور عبادت کرتا اور غفلت والا پروائی مین
اپنی عمر عزیز کو برباد کرتا ہے۔ نہ کبہی خاص انعامات الٰہی کی امید رکھتا ہے۔ اور نہ کبہی
سچی طلب کے ساتھ اونکی خواہش کرتا ہے۔ اوسکی زبان سے اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ
اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ ۙ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ
بار بار نمازون مین کہنا محض رسمی طور پر ہے۔ نہ تو اسکے مطابق اوسکے اعمال ہین اور نہ انعامات
الٰہی کی اوسکے اندر خواہش ہے قرآن مجید فرماتا ہے وَمَا قَدَرُوا اللّٰہَ حَقَّ قَدْرِہٖٓ
اِذْ قَالُوْا مَآ اَنْزَلَ اللّٰہُ عَلٰی بَشَرٍ مِّنْ شَیْءٍ ؕ ترجمہ اونہون نے اللہ کو نہ سمجہا جیسا کہ
سمجہنا چاہیے تہا جبکہ اون کا یہ قول رہا کہ اللہ نے انسان پر کچہ نہین اوتارا الخ

تیسرا درجہ وہ ہے جبکہ بندہ اللہ کے واسطے ہوجاتا ہے اور اللہ کریم اوس کا رفیق اور ہادی اور محافظ اور ناصر بن جاتا ہے۔

یہ وہ مقام ہے جس مین کہ بندہ پر تائیدات غیبی رویاے صادقہ۔ مکاشفات الہامات
اور تفہیم ربانی کے دروازہ کہل جاتے ہین جن انعامات الٰہی کو پہلے قصہ کہانیون کے

رنگ مین سنتا تہا - یا کبہی کبہی اپنی زندگی مین محسوس کرتا تہا اب وہ انعامات لگاتار بارش کی طرح برستے رہتے ہین - ان انعامات کے ذکر اور تمثیلات سے قرآن مجید بھرا ہوا ہے - ذیل مین نمونہ کے طور پر محض چند آیات درج کی جاتی ہین - اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الْمُؤْمِنِیْنَ ۵ ترجمہ اللہ مومنین کے ساتھ ہے اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْمُتَّقِیْنَ ۵ ترجمہ اللہ متقیون کو دوست رکہتا ہے وَاتَّقُوا اللّٰہَ وَیُعَلِّمُکُمُ اللّٰہُ ۵ ترجمہ اللہ سے ڈرتے رہو اور اللہ تمہارا معلم بن جاویگا - اِنَّ اللّٰہَ یُدَافِعُ عَنِ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ترجمہ اللہ تعالی مومنین سے بلاؤن کو دور کرتا ہے وَلَیَنْصُرَنَّ اللّٰہُ مَنْ یَّنْصُرُہٗ ۵ ترجمہ اللہ تعالی ضرور اوسکی مدد کرتا ہے جو اللہ کی خدمت کرتا ہے وَمَنْ یَّتَّقِ اللّٰہَ یَجْعَلْ لَّہٗ مَخْرَجًا وَّیَرْزُقْہُ مِنْ حَیْثُ لَا یَحْتَسِبُ ۵ ترجمہ جو شخص اللہ سے ڈرتا ہے اوس کے واسطے خلاصی کے راستہ بنا دیتا ہے - اور ایسی جگہہ سے رزق پہونچاتا ہے جس کا وہ گمان نہین کرسکتا اَلَآ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰہِ لَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ ۵ اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَکَانُوْا یَتَّقُوْنَ ۵ لَھُمُ الْبُشْرٰی فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا وَفِی الْاٰخِرَۃِ ۵ ترجمہ خبردار تحقیق اللہ کے وہ دوست ہین جس کو کوئی خوف نہین ہوتا نہ وہ غمگین ہوتے ہین - مومن اور متقی ہوتے ہین اون کے واسطے اس دنیا مین اور آخرت مین بشارتین ہین -

اُجِیْبُ دَعْوَۃَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ فَلْیَسْتَجِیْبُوْا لِیْ وَلْیُؤْمِنُوْا بِیْ لَعَلَّھُمْ یَرْشُدُوْنَ ۵ ترجمہ مین پکارنے والے کی پکار کو سنتا ہون - جب وہ مجھکو پکارتا ہے پس چاہیے کہ مجھسے دعاؤن کی قبولیت چاہا کرین - اور مجھپر ایمان رکھین تاکہ اون کو رشد حاصل ہو -

پس وہ دلائل جو ذات باری تعالی کی نسبت انسان کو جہد نفس کے بعد حاصل ہوتی اور اوسکے ظنیات کو کامل یقین کے درجہ پر پہنچا دیتی ہین حسب ذیل ہین -

اول الله تعالیٰ کا ساتھ ہو جانا۔
دوم اللہ تعالیٰ کی محبت حاصل ہوکر عرفان ذوق و شوق اور تقویٰ مین ترقیات عظیمات حاصل ہونا۔
سویم ہدایات غیبی نور عرفان اور رشد کا حاصل ہونا۔
چہارم اللہ تعالیٰ کا ہادی اور والی محافظ ہو جانا۔
پنجم غیب سے مدد پہنچنا
ششم رویاے صادقہ مکاشفات اور الہامات کی صورت مین تنزیل ملائکہ ہونا
ہفتم دعاؤن کا قبول ہونا۔ اور پیش از وقت اونکی قبولیت کی خبرین ملنا۔
ہشتم ہر قسم کے خوف اور حزن سے نجات کلی حاصل ہوکر بہشتی لذات کا اسی دنیا مین احساس شروع ہو جانا۔
یہی تعلقات ربانی ہین جو انسان کے ایمان کو کامل یقین تک پہونچاتے ہین جو شخص ان تعلقات کی آرزو نہین رکہتا وہ سخت نادان ہے۔ کیا اسکو الٰہی رحمت و مغفرت پر کچھ ایمان نہین۔ کیا وہ الٰہی انعامات کو محدود و مسدود سمجھتا ہے۔ افسوس ایسے ناقص اور فاسد ایمان پر۔ وَمَنْ يَّقْنَطُ مِنْ رَّحْمَةِ رَبِّهٖٓ اِلَّا الضَّآلُّوْنَ
ترجمہ اپنے رب کی رحمت سے کون نا امید ہوتے ہین مگر وہ ہی جو بے راہ ہین۔
وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖٓ اِذْ قَالُوْا مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلٰى بَشَرٍ مِّنْ شَيْءٍ
ترجمہ انہون نے اللہ کی قدر نہ کی جیسے کہ قدر کرنی چاہیے تہی جب اون کے یہ قول رہے کہ اللہ نے انسان پر کچھ نازل نہین کیا۔

پس کل دلائل جو ہستی باری تعالیٰ پر بیان ہوئے حسب ذیل ہین اول دلائل فطری یہ پانچ قسم کے ہین

(۱) ہر ایک انسان مین نیکی بدی کی تمیز ہونا۔ بدی کے وقت خود بخود خوف کہانا اور نیکی

کے وقت بشاش ہوتا۔

(۲) مصیبت کے وقت ہر ایک انسان کا خدا کو پکارنا۔

(۳) ہر ایک نیک چلن انسان کا خدا کو ماننا۔

(۴) تمام قوموں کا ابتداے آفرینش سے آجتک کوئی نہ کوئی معبود قرار دینا

(۵) عابدون اور عارفون کا عبادت اور عشق الٰہی مین بیحد ترقیات کرنا

دویم وہ دلائل جو نظام عالم پر غور کرنیسے حاصل ہوتے ہین

یہہ بارہ قسم کے ہین

(۱) ہر ایک ادنیٰ و اعلیٰ حیوان کے واسطے غذا کا پورا پورا سامان موجود ہونا۔

(۲) ہر ایک حیوان مین اپنی اپنی غذا کی تمیز فطرتاً موجود ہونا۔

(۳) ہر ایک حیوان مین بچہ جننے اور اون کے پالنے کا علم ہونا۔

(۴) فصلوار غذاؤن کا نیا ذخیرہ طیار ہو جانا۔

(۵) ہر ایک حیوان کا اپنے اپنے طریق بود و باش سے واقف ہونا اور اپنے مطلب کو پہچاننا۔

(۶) ہر ایک حیوان مین اوس کے مناسب حال اعضاے موجود ہونا۔

(۷) تمام اشیاے کا ہمیشہ کے لئے اپنے اپنے خواص پر قائم رہنا۔

(۸) تمام مخلوقات کا ایک دوسرے سے ایسا متعلق ہونا جیسا کہ ایک جسم کے اعضاے ہوتے ہین۔

(۹) چاند سورج اور سیارون کا ہمیشہ اپنے اپنے وقت پر نکلنا۔

(۱۰) ہر ایک نبات اور حیوان کے اندر غذا کے مناسب تقسیم ہونے کا پورا پورا انتظام۔

(۱۱) ہر ایک حیوان کو فطرتاً یہہ علم ہونا کہ تمام اشیا اپنے اپنے خواص پر ہمیشہ کے واسطے قائم ہین

(۱۲) تمام حیوانون کی زبانون رنگتون اور خط و خال کا مختلف ہونا۔

سیوم وہ دلائل جو حالات انسانی پر نظر ڈالنے سے حاصل ہوتے ہین اس قسم کے چار دلائل ہین

(۱) قوموں اور بادشاہتوں کا اپنی اپنی بدی نیکی کے مطابق زیر و زبر ہوتے رہنا۔

(۲) ظالمون کا انجام خراب ہونا۔

(۳) خیرات اور صدقات اور احسان کا انجام اچھا ہونا۔

(۴) مفید خلائق کامون کا دنیا مین قرار پذیر ہونا۔

چہارم وہ دلائل جو انبیای علیہم السلام و اولیاء کرام کی حالات پر نظر ڈالنی سے حاصل ہوتے ہین اس قسم کے چھہ دلایل ہین

(۱) اون کا معجزنما اخلاص (۲) اونکا معجزنما صبر و توکل۔ (۳) اونکی معجزنما خیر خواہی خلایق (۴) اظہار حق اور اصلاح خلائق کے راستہ مین اونکی دانشمندانہ جانبازی اور جانثاری (۵) اونکی تعلیم حقہ (۶) اونکے خلاف قیاس فتوحات اور دائمی عزت جو سخت مخالفتون اور ذلتون کے بعد حاصل ہوتی رہی۔

پنجم وہ دلایل جو جہد فی سبیل اللہ سی پیدا ہوتی ہین فی الحقیقت یہی دلائل ہین جو انسان کو ظنیات سے کامل یقین تک اور ظلمات سے صاف نور مین پہنچا دیتی ہین اونکی تفصیل حسب ذیل ہے

(۱) خیرات اور صدقات وعبادات سے اطمینان و شرح صدر حاصل ہونا (۲) مسائل دینی کا ذاتی تجربہ اور مشاہدہ ہونا (۳) اللہ کا ساتھہ ہو جانا (۴) اللہ تعالی کی محبت حاصل ہوکر عرفان ذوق و شوق اور تقوی مین ترقیات یا صفات حاصل ہونا

(۵) ہدایات غیبی نور عرفان اور رشد کا حاصل ہونا۔

(۶) اللہ تعالی کا ہادی اور والی اور محافظ ہو جانا۔

(۷) غیبی امداد کا وقتاً فوقتاً پہنچتے رہنا۔

(۸) رویاے صادقہ۔ مکاشفات اور الہامات کی صورت مین تنزل ملائکہ ہونا۔

(۹) دعاون کا قبول ہونا اور پیش از وقت اونکی قبولیت کی خبرین ملنا۔

(۱۰) ہر قسم کے خوف اور حزن سے نجات کلی حاصل ہوکر بہشتی لذات کا احساس اسی عالم سے شروع ہو جانا۔

علاج جماع کے قواعد و آداب اور بہت سے ضروری مضامین لغت کی ترتیب پر درج ہین نیز تمام ادویہ جوان اعضار کے علاج کے متعلق ہین درج کئے گئے ہین زمانہ موجودہ کی تمام خرابیون اور فسادات کا اس مین کامل علاج ہے۔ قیمت ۸ر

(۳) مفید النسار والصبیان۔ اس رسالہ مین اون تمام ناگہانی دکھون اور دردون کا علاج ہے جو عورتون کی بیخبری دائیون کی نادانی اور واہیات رسمون کی پابندی سے حاملہ اور زچہ اور نوزائیدہ بچون کو ہمارے ملک مین وبائے عالمگیر کی طرح ہلاک کر رہے ہین قیمت ۳ر

المشتہر

خاکسار عبد الحکیم خان ایم۔بی۔ اسسٹنٹ سرجن پٹیالہ شفاخانہ نارنول

مذکورہ بالا کتب منیجر تذکرۃ القرآن سے بھی ملسکتی ہین

مفید عام کی نسبت صدہا تعریفی سندات مین سے چند کا خلاصہ

(۱) خلاصہ سند لفٹنٹ کرنیل ڈاکٹر چالیس ڈبلیو اودن صاحب بہادر سی۔ایم۔جی آئی۔ اسے مفید عام نہایت ہی مفید کتاب ہے صاحب ممدوح نے سو جلدین خرید فرما کر تمام شفاخانجات ریاست پٹیالہ مین افادہ عام اور دل افزائی مصنف کی غرض سے تقسیم فرمائین اسقدردانی اور دل افزائی کا مصنف نہایت ہی شکر گزار ہے۔

(۲)۔ ترجمہ چٹھی عام نمبر ۸۶۸ مورخہ ۱۱ مارچ ۱۸۹۸ع از جانب سرجن کرنیل اوسی۔سارے۔ انسپکٹر جنرل شفاخانجات سول پنجاب بنام صاحبان سول سرجن پنجاب۔

صاحب من۔ اسسٹنٹ سرجن عبد الحکیم خان ایم۔بی نے ایک کتاب مفید عام تصنیف کی ہے چٹھی ہذا کے ساتھ اس کتاب کی بابت ایک رائے درج کیجاتی ہی جو لکچرار سرجری لاہور میڈیکل اسکول سے حاصل کی گئی ہے اس سے ظاہر ہو کہ یہ تصنیف سرپرستی کے لایق ہے اور اگر آپ مناسب خیال فرمائین تو ہاسپٹل اسسٹنٹون کے واسطے لوکل بورڈ کی معرفت چند نسخے خرید فرمالین خلاصہ چٹھی صاحب لکچرار سرجری میڈیکل اسکول لاہور یہ تصنیف ہاسپٹل اسسٹنٹون اور حکیمون کیواسطے

یقیناً مفید ہوگی اس کی عبارت سلیس اور عام فہم ہے یونانی کے مطابق بہی دلچسپ طور پر علاج درج کیا گیا ہی ایسی سخت محنت کے کام پر مصنف کی ضرور دل افزائی ہونی چاہئے اس چٹھی کے بعد حسب ذیل کتب شفاخانون اور میونسپل کمیٹیون کیواسطے خریدی جا چکی ہین۔

(۱) بے دلن صاحب بہادر ڈپٹی کمشنر ضلع راولپنڈی ۷ جلدین (۲) رائے بہادر جسونت رای صاحب سول سرجن مظفر گڈہ ۶ جلدین۔ (۳) کپتان اے۔ای بارٹن صاحب ڈپٹی کمشنر ضلع گڑگانون ۹ جلدین (۴) سرجن کپتان ڈی ٹی لین صاحب سول سرجن ضلع کانگڑہ چار جلدین (۵) ریاست نابہ ڈاکٹر تیرتھ رام صاحب ۱۲ جلدین۔ (۶) سرجن کپتان ایچ ایم مورس صاحب سول سرجن فیروزپور ۶ جلدین (۷) سرجن کپتان جان ملونی صاحب سول سرجن ملتان ۵ جلدین (۸) سول سرجن حصار ۵ جلدین مصنف ان تمام محسنون کا تہ دل سے شکر گذار ہے۔

(۳) خلاصہ رائے ڈاکٹر اسکاٹ صاحب ایم۔ڈی مین سچے دل سے اسبات کا اقرار کرتا ہون کہ مین نے ایسی کتاب اردو یا انگریزی مین آج تک نہین دیکھی جو ادویہ کے خواص اور امراض کا علاج اس کمال اور خوبی کے ساتھ بیان کرے یہ کتاب ایسی جامع اور ایسی قابل اعتبار اور ایسی مفید ہے کہ اسکی کوئی نظیر نہین اسکی ایک ایک جلد ہر گہر مین ہونی چاہیئے۔

(۴) خلاصہ رائے حکیم کریم اللہ صاحب حکیم پٹیالہ۔ مفید عام ایک نہایت ہی عجیب وغریب اور نہایت ہی مفید اور ایک بے نظیر کتاب ہے ہر ایک مرض کا نام ہر زبان مین مع علاج مفصل و مدلل درج کیا گیا ہے زمانہ سابق وحال مین کوئی اسکی نظیر نہین۔ ہر گہر مین اس کی ایک جلد رہنی چاہیئے۔

نوٹ۔ امید ہے کہ ہاسپٹل اسسٹنٹون کی درخواستون پر باقیماندہ اضلاع مین بہی مفید عام خرید کر شفاخانون مین بہیجی جائے۔

ومن اعرض عن ذکری فان له معیشة ضنکا ونحشره یوم القیامة اعمیٰ

تذکرۃ القرآن

بابت ماہ نومبر سنہ ۱۸۹۹ء

جلد ا **نمبر ۱۲**

بفضلہ تعالیٰ یہ رسالہ ماہواری شایع ہوا کریگا اوراس کے اغراض حسب ذیل ہون گے

اول قرآنی مضامین اور مسایل کو ماہواری رسالونکی صورت مین شایع کرنا اور ایسی تجاویز اور تدابیر پیش کرنی جن سے قرآنی علوم کا رواج ہو

دویم۔ قرآن کی کاملیت اور فضیلت کو تمام اقوام پر ظاہر کرنا

سویم۔ مخالفین کے اعتراضات کا جواب نہایت شایستگی اور حلم کے ساتھ قرآن مجید سے دینا

چہارم۔ مسلمانون کے مختلف فرقون مین اتحاد پیدا کرنا

قیمت سالانہ معہ محصولڈاک دو روپیہ جو پیشگی ادا ہونی چاہیئے

التماس منیجر

جن صاحبان کے ذمہ قیمت سالانہ واجب الادا ہے۔
براہ مہربانی مرحمت فرماکر مشکور
فرمائین اور عنداللہ ماجور ہون

لن تنالوا البر حتی تنفقوا مما تحبون

غور سے پڑھو اور عبرت پکڑو

یاد رکھو کہ جو قرآن سے غافل ہوا وہ شیطان کے پنجہ مین جا پھنسا ابھی ایک نسخہ ادویہ ایک تعویذ ہی جو انسان کو شیطانی وساوس ور شیطانی تسلط سے بچا سکتا ہی اللہ تعالیٰ فرماتا وَمَنْ يَعْشُ عَنْ ذِكْرِ الرَّحْمٰنِ نُقَيِّضْ لَهٗ شَيْطَانًا فَهُوَ لَهٗ قَرِيْنٌ - یعنی جو شخص کہ ذکر رحمن سے غافل ہوتا ہی ہم شیطان کو اوسپر غالب کر دیتے ہین تب وہ اوسکا ساتھی بنجاتا ہی پھر ایک اور جگہ فرماتا ہی جسنے میرے ذکر سے منہ پھیرا پس تحقیق اوسکے واسطے گذران تنگ ہوگی اور قیامت کے دن ہم اوسکو اندھا اوٹھاوینگے پس سمجھ لو اور یاد رکھو کہ مسلمانون کیواسطے قرآنی اذکار سے غفلت کرنا دینی اور دنیاوی بربادی کا باعث ہی - وقت ہی اب بھی سمجھ لو اور قرآن کیطرف جھک جاؤ - جس جس طریق سے ممکن ہو قرآنی اذکار اور قرآنی تعلیم کو خوب رواج دو اسکے متشابہات کو پکڑ کر جھگڑونمین مت پھنسو بلکہ محکمات کو مضبوط پکڑ کر متفق ہوجاؤ اور تفرقہ اندازی سے باز آجاؤ - اللہ کریم فرماتا ہی یہ قرآن اللہ کی رسّی ہے اسے تم متفق ہوکر مضبوط طور سے پکڑو اور تفرقہ نڈالو اور اللہ کی نعمتون کا شکر کرو کہ تم آپس مین جدا تھے اور اللہ نے تمہارے دلونکو ملا دیا اور اوسکے فضل و کرم سے بھائی بھائی بن گئے اور تم غار جہنم کے کنارہ پر کھڑے تھے - پس اللہ نے تمکو بچا لیا - گویا کہ تفرقہ مین پڑنا غار جہنم کے کنارہ پر کھڑے ہونا ہی جس سے بچنے کی صورت سوا اسکے کوئی نہین کہ قرآن مجید پر خلوص اور اتفاق کے ساتھ قائم ہوجاوین - اپنی عادات اور مذاق کو قرآن کیمطابق بنانا ہر مسلمانکا فرض ہے بس جن باتون سے قرآن کریم منع فرماتا ہی اون سے توبہ کرنی چاہیئے اور جنکی بابت حکم کرتا ہی اوسپر قائم ہوجانا چاہیئے مگر افسوس کہ مسلمانونکی حالت کلیتہً قرآن کے مخالف ہوگئی ہی اور اس مخالفت و مغایرت نے مسلمانون کی دینی و دنیاوی حالت کو تباہ کر دیا ہی - کیا ہوا اگر ایک فاحشہ بازار مین گانا شروع کردے تو سب آنیجانیوالے لوگ سطرح اسکے گرد جمع ہوجاتے مین جیسے گند پر کھیتیان اگر بندریا ریچھ نچانیوالا آجاتا ہی تو سب کی آنکھین سکی

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

جلد — نمبر ۱۲

ذکر و فکر

هَلْ يَسْتَوِي الْأَعْمَىٰ وَالْبَصِيرُ أَفَلَا تَتَفَكَّرُونَ

کیا اندھا اور سوجھا کا برابر ہوسکتے ہین پس کیا تم فکر نہین کرتے

وَفِي الْأَرْضِ آيَاتٌ لِلْمُوقِنِينَ وَفِي أَنْفُسِكُمْ أَفَلَا تُبْصِرُونَ

یقین لانیوالون کیلئے زمین مین اور خود تمہارے نفسون مین نشان ہین تو کیا تم نہین دیکھتے

إِنَّ شَرَّ الدَّوَابِّ عِنْدَ اللَّهِ الصُّمُّ الْبُكْمُ الَّذِينَ لَا يَعْقِلُونَ

اللہ کے نزدیک شریرترین حیوانات وہ گونگے اور بہرے ہین جو عقل نہین خرچ کرتے

وَقَالَ الرَّسُولُ يَا رَبِّ إِنَّ قَوْمِي اتَّخَذُوا هَٰذَا الْقُرْآنَ مَهْجُورًا

اور رسول نے کہا اے میرے رب میری قوم نے اس قرآن کو بکواس بنا لیا

۱- قرآن مجید انسان کے اندر ذکر و فکر کی قوتین پیدا کرنی چاہتا اور خود سراسر وعظ و نصیحت ہے ۔ سچے قصون اور واقعی مثالون سے انسان کو بیدار اور خبردار کرتا اور حیوانی زندگی کے علاوہ ایک روحانی زندگی بخشنا چاہتا ہے چنانچہ قرآن مجید فرماتا ہے إِنْ هُوَ إِلَّا ذِكْرٌ لِلْعَالَمِينَ یہ تمام جہانون کیواسطے نصیحت ہی نصیحت ہے۔ پھر فرماتا ہے إِنْ هُوَ إِلَّا ذِكْرَىٰ لِلْبَشَرِ یہ تو بشر کیواسطے نصیحت ہی نصیحت ہے ۔ پس لازم تھا کہ دنیا کی تمام زبانون مین اس عام نصیحت نامہ کے ترجمہ ہو کر عام طور پر شایع کیے جاتے

مگر افسوس کہ مسلمانون نے اسطرف ابھی تک کچھ توجہ نہین کی اور اسکے چھپای رکھنے کا تمام وبال اوٹھا رہے ہین بلکہ جو تراجم آجتک اردو یا فارسی مین ہوے خود بھی اون سے استفادہ نہین کرتے جو عربی کے عالم و فاضل کہلاتے ہین وہ بھی اسکے معنی اور مطالب سے کچھ مذاق نہین رکھتے۔ عربی دانی کا بڑا گھمنڈ صرف ونحو کے بڑے فاضل مگر قرآن کے میدان مین اندھے نے بصرہین ایک فاضل اجل کو مینے خود دیکھا جو ایک بڑے شہر کا قاضی و مفتی تھا حدیث و فقہ سے واقف۔ قرآن کا حافظ۔ مگر قرآنی مضامین سے مطلق ناآشنا تہا جب کبھی کسی قرآنی آیت کے معنے اوس سے دریافت کئے جاتے تو تفسیرین منگا کر مطالعہ کیا کرتا۔ مجھے ایسے مولویون کو دیکھکر ہمیشہ سخت رنج ہوتا ہے کہ انہون نے ایک کافیہ کے برابر بھی قرآن کی ضرورت نہین سمجھی کیونکہ اگر یہ لوگ قرآن کی کچھ بھی قدر کرتے تو ضرور تھا جہان اور صدہا کتابین بامعنی پڑھین اسکو بھی پڑھ لیتے۔ ایک مولویصاحب نے بیان کیا کہ تمام علوم قرآن کے خادم ہین اور جو علم قرآن فہمی کی غرض سے پڑہا جاوے وہ جائز ہے ورنہ ناجائز مگر اون مولوی صاحب کا یہ حال کہ اور علوم عربیہ یعنی صرف ونحو معقول منقول۔ حدیث و فقہ سے خاصے واقف مگر قرآن سے ناآشنا محض تھے۔ ہان بمعنی طور پر ہمیشہ قرآن مجید کی تلاوت کرتے مگر معنون سے سخت لاپرائی مغایرت اور تنفر تھا۔ کیا جس کتاب کا نام تذکرۃ للعلمین ہے اوسکا یہی حق ہے کہ بمعنی پڑھی جاوے اور کبھی اوسپر غور و فکر تو کیا۔ معانی کی طرف خیال بھی نہ کیا جاوے۔ اگر مولوی لوگ ایک ادنی خیال کے ساتھ بھی تلاوت قرآن کرین تو ضرور ہے کہ خود بخود انکشاف ہوتا جایا کرے مگر اونکی ناآشنائی اور بیخبری ثابت کرتی ہے کہ

معانی کی طرف سے عمداً لا پروائی اور نفرت ہی جس تواتر اور شدّ و مد کے ساتھ قرآن مجید غور و فکر اور تدبر و تعقل کے واسطے زور دیتا ہی اگر اوس کا مفصل بیان کیا جاے تو علیحدہ جلدین درکار ہون فی الحقیقت تمام قرآن اسی بیان سے بھرا ہوا ہی ذیل مین ہم محض چند آیات مثال کے طور پر درج کرتے ہین۔

کِتَابٌ اَنْزَلْنَاهُ اِلَيْكَ مُبَارَكٌ لِّيَدَّبَّرُوْا اٰيٰتِهٖ وَلِيَتَذَكَّرَ اُولُوا الْاَلْبَابِ ٭ برکت والی کتاب ہے جو ہمنے تمہاری طرف اوتاری ہی تاکہ لوگ اسکی آیتون مین غور کرین اور تاکہ اہل دانش لوگ نصیحت پکڑین۔ مگر افسوس تدبر اور تفکر سے کچھ واسطہ نہین رہا بلکہ اُس آیت کے خلاف شب و روز عمل ہو رہا ہے۔کسیکو بھی اس خلاف ورزی پر درد پیدا نہین ہوتا۔ مولوی لوگ خلاف عمل دیکھکر ایسی آیات کے معنی سے ہی دل چرا جاتے ہین اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ وَّقُرْاٰنٌ مُّبِيْنٌ لِّيُنْذِرَ مَنْ كَانَ حَيًّا وَّيَحِقَّ الْقَوْلُ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ۔ یہ تو نری نصیحت اور عام فہم قرآن ہے تاکہ زندہ دل لوگ اس سے ڈرائے جاوین اور منکرون پر حجت قایم ہو بس چونکہ خلاف اور بدعملی کی وجہ سے لوگ مُردہ دل ہو گئے ہین اسلئے نہ تو کوئی اسکو نصیحت سمجھتا ہے نہ کوئی عام فہم اور صاف صاف خیال کرتا ہے بلکہ اپنے اوپر حجتِ الٰہی قایم کر رہے ہین ۔ افسوس اون مولویون پر جو علمیت کا دعوی کرین اور قرآن کی ایسی عبرتناک آیات سے عمداً غافل بنے رہین بلکہ اسکے معنی کو غیر ضروری اور مہمل سمجھکر ہمیشہ تلاوت کرتے رہین ۔

وَاَنْزَلْنَا فِيْهَا اٰيٰتٍۭ بَيِّنٰتٍ لَّعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ۔ اور ہمنے اسمین

مگر افسوس کہ مسلمانون نے اسطرف ابھی تک کچھ توجہ نہین کی اور اسکے چھپای رکھنے کا تمام وبال اوٹھا رہے ہین بلکہ جو تراجم آبتک اُردو یا فارسی مین ہوے خود بھی اون سے استفادہ نہین کرتے جو عربی کے عالم و فاضل کہلاتے ہین وہ بھی اسکے معنی اور مطالب سے کچھ مذاق نہین رکھتے - عربی دانی کا بڑا گھمنڈ صرف و نحو کے بڑے فاضل مگر قرآن کے میدان مین اندھے نابصر ہین ایک فاضل اجل کو مینے خود دیکھا جو ایک بڑے شہر کا قاضی و مفتی تھا حدیث و فقہ سے واقف - قرآن کا حافظ - مگر قرآنی مضامین سے مطلق ناآشنا تھا جب کبھی کسی قرآنی آیت کے معنے اوس سے دریافت کئے جاتے تو تفسیرین منگا کر مطالعہ کیا کرتا - مجھے ایسے مولویون کو دیکھکر ہمیشہ سخت رنج ہوتا ہے کہ انھون نے ایک کافیہ کے برابر بھی قرآن کی ضرورت نہین سمجھی کیونکہ اگر یہ لوگ قرآن کی کچھ بھی قدر کرتے تو ضرور تھا جہان اور صدہا کتابین باہمی پڑھین اسکو بھی پڑھ لیتے - ایک مولویصاحب نے بیان کیا کہ تمام علوم قرآن کے خادم ہین اور جو علم قرآن فہمی کی غرض سے پڑھا جاوے وہ جائز ہے ورنہ ناجائز مگر اون مولوی صاحب کا یہ حال کہ اور علوم عربیہ یعنی صرف و نحو معقول منقول - حدیث و فقہ سے خاصے واقف مگر قرآن سے ناآشنا محض تھے - ہان تیمنی طور پر ہمیشہ قرآن مجید کی تلاوت کرتے مگر معنون سے سخت لاپرائی مغایرت اور تنفر تھا - کیا جس کتاب کا نام تذکرۃ للعلمین ہے اوسکا یہی حق ہے کہ تیمنی پڑھی جاوے اور کبھی اوسپر غور و فکر تو کیا - معانی کی طرف خیال بھی نہ کیا جاوے - اگر مولوی لوگ ایک ادنی خیال کے ساتھ بھی تلاوت قرآن کرین تو ضرور ہے کہ خود بخود انکشاف ہوتا جایا کرے مگر اونکی ناآشنائی اور بیخبری ثابت کرتی ہے کہ

معانی کی طرف سے عمداً لاپروائی اور نفرت ہی جس تواتر اور شدومد کے ساتھ قرآن مجید غور و فکر اور تدبر و تعقل کے واسطے زور دیتا ہی اگر اوس کا مفصل بیان کیا جاے تو علیحدہ جلدین درکار ہون فی الحقیقت تمام قرآن اسی بیان سے بھرا ہوا ہی ذیل مین ہم محض چند آیات مثال کے طور پر درج کرتے ہین -

کِتَابٌ اَنزَلنَاهُ اِلَیکَ مُبَارَکٌ لِیَدَّبَّرُوا اٰیٰتِهِ وَلِیَتَذَکَّرَ اُولُوا الاَلبَابِ ۔ برکت والی کتاب ہے جو ہمنے تمہاری طرف اوتاری ہی تاکہ لوگ اسکی آیتون مین غور کرین اور تاکہ اہل دانش لوگ نصیحت پکڑین - مگر افسوس تدبر اور تفکر سے کچھ واسطہ نہین رہا بلکہ اس آیت کے خلاف شب و روز عمل ہو رہا ہے - کسیکو بھی اس خلاف ورزی پر درد پیدا نہین ہوتا - مولوی لوگ خلاف عمل دیکھکر ایسی آیات کے معنی سے ہی دل چراجاتے ہین اِن ھُوَ اِلَّا ذِکرٌ وَّ قُراٰنٌ مُّبِینٌ لِّیُنذِرَ مَن کَانَ حَیًّا وَّیَحِقَّ القَولُ عَلَی الکَافِرِینَ - یہ تو نری نصیحت اور عام فہم قرآن ہے تاکہ زندہ دل لوگ اس سے ڈرائے جاوین اور منکرون پر حجت قایم ہو پس چونکہ خلاف اور بدعملی کی وجہ سے لوگ مُردہ دل ہو گئے ہین اسلئے نہ تو کوئی اسکو نصیحت سمجھتا ہے نہ کوئی عام فہم اور صاف صاف خیال کرتا ہے بلکہ اپنے اوپر حجت الٰہی قائم کر رہے ہین - افسوس اون مولویون پر جو علمیت کا دعوی کرین اور قرآن کی ایسی عبرتناک آیات سے عمداً غافل بنے رہین بلکہ اسکے معنی کو غیر ضروری اور مہمل سمجھکر ہمیشہ تلاوت کرتے رہین -

وَاَنزَلنَا فِیهَا اٰیٰتٍ بَیِّنٰتٍ لَّعَلَّکُم تَذَکَّرُونَ - اور ہمنے اسمین

صاف صاف آیتین اوتاری ہین تاکہ وہ سمجھین اور نصیحت پکڑین ـ
اس آیت شریفہ مین اون تمام بیہودہ وساوس کی تردید ہی جو قرآن کو
مشکل اور مجمل جتاکر یہ ثابت کرنا چاہتے ہین کہ اسکا بمعنی پڑھنا ہی
ٹھیک ہے یہ کیسا کفر اور کیسا بہتان ہے ـ

وَكَذٰلِكَ اَنْزَلْنٰهُ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا وَّصَرَّفْنَا فِيْهِ مِنَ الْوَعِيْدِ
لَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ اَوْ يُحْدِثُ لَهُمْ ذِكْرًا ۔ اور ایسا ہی
ہمنے اسکو عربی زبان کا قرآن اوتارا ہے اور اسمین طرح طرح ڈراوے سُنادے
ہین تاکہ لوگ پرہیزگاری اختیار کرین ـ یا اسکے ذریعہ سے اون کے دلون
مین غور وفکر پیدا ہوئے ـ ہاے افسوس جو کتاب خوف دلانے اور غور وفکر
پیدا کرنے کیواسطے نازل ہوئی اوسکو انتہا درجہ کی غفلت اور جہالت کا
ذریعہ بنالیا ـ کیا یہی ایمانداری اور اسلام ہے کہ صریح آیات قرآنی کی
ایسی سخت مخالفت کی جاوے ـ

مَآ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ لِتَشْقٰٓى اِلَّا تَذْكِرَةً لِّمَنْ يَّخْشٰى
ہمنے تجہپر قرآن اسواسطے نازل نہین کیا کہ تو مشقت اوٹھاوے بلکہ ہر
خدا ترس کیواسطے یہ ایک نصیحت ہے ـ

مولوی بزرگو ـ سُنو! قرآن کا یہی حق نہین ہے کہ اندھے طور پر اس کے
حفظ کرنے مین مشقت اوٹھائی جاوے بلکہ یہ ایک نصیحت ہے
جبکہ مفتاح القرآن نے یہ ثابت کردیا کہ قرآن مجید کا بامعنی پڑھنا
مادری زبان کی کتابون سے بھی آسان تر ہے اور خود قرآن کریم
بار بار شد ومد کے ساتہ اسکی آسانی کی شہادت دیتا ہے پھر
ذاتی مشاہدہ اور قرآنی آیات کی کیون عمداً تکذیب کرتے اور اوسکے

خلاف پڑھے ہوئے ہو۔ کیون اسکے با معنی پڑھنے کا رواج نہین دیتے ہو خاصکر
ایسے وقت مین جبکہ فضل ایزدی سے مفتاح القرآن جیسی ایک کلید ہاتہ آگئی ہی
وَلَقَدْ صَرَّفْنَا فِي هٰذَا الْقُرْاٰنِ لِيَذَّكَّرُوْا وَمَا يَزِيْدُهُمْ اِلَّا نُفُوْرًا
ہمنے اس قرآن مین طرح طرح سے سمجھایا ہے تاکہ وہ سمجھین مگر اونکو نفرت
ہی نفرت زیادہ ہوتی ہے - عبرت ! عبرت !! عبرت !!!
کن لوگون کی شان مین یہ آیت ہے اور مسلمانان حال پر کیسی صادق
ہوتی ہے -
يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ - تمکو اللہ تعالیٰ نصیحت کرتا ہی تاکہ تم سمجھو
کیا رحمت اور کیا ربوبیت ہے کہ جس ذکر و فکر کی سخت ضرورت ہے
اوسکو کس کس پیرایہ مین اور کس شفقت کے ساتہ بیان فرمایا ہے -
وَاَنْزَلْنَا اِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ اِلَيْهِمْ
وَلَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ - ہمنے تجھپر یہ نصیحت اوتاری ہے تاکہ جو کچھ
لوگون کے واسطے اوتارا گیا ہے تو اون سے بیان کردے اور تاکہ وہ
خود بھی غور و فکر کرین -
فَاقْصُصِ الْقَصَصَ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ - پس تو قصہ بیان کر تاکہ وہ فکر کرین
تمام قصص قرآنی عبرتناک واقعات ہین جنپر غور و فکر کرنا اور نصیحت پکڑنا
ہر شخص کا فرض ہے پس کیسے احمق ہین وہ لوگ جو اون واقعی قصون کو
فضول خیال کرکے قرآن پر معترض ہوتے ہین اور کیسے نادان و بدفہم
ہین وہ لوگ جنہون نے صحیح واقعات قرآنی کے ساتہ بہت کچہ جھوٹھ
ملاکر تمام قرآن کو فسانۂ عجائب بنادیا ہے بجاے عبرت اور نصیحت کے
دلچسپ لغویات اور ہزلیات کا اکھاڑہ ثابت کرنا چاہا ہے اور اوس قرآنی آیت

کی کوئی پرواہ نہین کی جو فرماتی ہو وَلَا تَلْبِسُوا الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ - حق کے سات
باطل کو مت ملاؤ - جسقدر عبرت کیواسطے ایک واقعہ کے متعلق ضروری ہوتا
ہے قرآن مجید اوسکو بیان فرما دیتا ہے اور غیر ضروری حصہ کو چھوڑ دیتا ہی
چنانچہ اس مسئلہ کو بار بار اسطرح ارشاد فرماتا ہے - قَدْ فَصَّلْنَا الْاٰیٰتِ
لِقَوْمٍ یَّذَّکَّرُوْنَ - تحقیق ہمنے ایسی قوم کے واسطے آیتین تفصیلوار بیان
کردی ہین - جو غور و فکر کرتے ہین - پھر فرماتا ہے مَا فَرَّطْنَا فِی الْکِتٰبِ
مِنْ شَیْءٍ ۔ ہمنے اس کتاب مین کوئی کمی نہین کی - پھر فرماتا ہے تَفْصِیْلَ
کُلِّ شَیْءٍ وَّرَحْمَۃً (یہ قرآن) ہرایک شے کی تفصیل اور رحمت ہی پھر فرماتاہے
تِبْیَانًا لِّکُلِّ شَیْءٍ وَّهُدًی وَّرَحْمَةً (یہ قرآن) ہرایک شی کا بیان اور ہدایت اور رحمت ہے
جبکہ قرآن مجید قصجات کے غیر ضروری حصہ کو خود چھوڑتا اور ضروری حصہ
کی نسبت دعویٰ کرتا ہے کہ ہمنے کوئی ضروری بات نہین چھوڑی بلکہ
ہرایک ضروری مسئلہ کی پوری پوری تفصیل کردی ہے تو پھر غیر ضروری
بحثون مین غیر معتبر ذرایع پر پڑنا سراسر لاحاصل ہے جبکہ قدیم زمانہ کے
بادشاہون تک کے نام یقینی طور پر معلوم ہونے محال ہین تو ادنیٰ معاملات
کی خفیف خفیف تشریحات کیسی قابل اعتبار ہوسکتی ہین - مثال کے طور پر
قرآن مجید اصحاب کہف کے قصہ مین غیر ضروری بحثون سے صاف طور
پر منع فرماتا ہے پہلے تو اونکے بارہ مین اپنے پیارے رسولؐ کو مخاطب کرکے
فرماتا ہی کیا تیرا یہ خیال ہے کہ غار اور کتبہ والے ہماری نشانیون مین عجیب سے تھے
کہ ایک وقت چند جوان غار مین جا بیٹھے اور دعا کی کہ اے ہمارے پروردگار ہمیر
اپنی جناب سے رحمت نازل فرما اور ہمارے ارادے کی کامیابی کے سامان مہیا کر
اسکے بعد کئی برس کےلئے غار مین ہمنے انکے کان تھپک دئے پھر ہمنے اون کو

جگا اوٹھایا تاکہ ہم دیکھ لین کہ دو گروہون مین کونسے گروہ کو ٹھہرنیکی مدت اچھی یاد ہے - ہم اونکا قصہ ٹھیک ٹھیک بیان کرتے ہین کہ وہ چند جوان تھے جو اپنے پروردگار پر ایمان لائے اور ہم اونکو زیادہ ہدایت دیتے گئے اور ہمنے اونکے دلون کو قایم کر دیا کہ جب اوٹھ کھڑے ہوے اور بول اوٹھے کہ ہمارا پروردگار تو وہی ہے جو آسمان و زمین کا پروردگار ہی ہم تو اوسکے سوا کسی دوسرے معبود کو نہین پکارتے اگر ہم ایسا کرین تو بہت ہی بیجا بات ہی پھر آگے اونکی تعداد اور مدت قیام کا اختلاف جو عام طور پر زبان زد خلایق تھا بیان فرمایا ہے کہ بعض تو کہتے ہین کہ وہ تین تھے اور چوتھا اونکا کتا ہے - اور بعض کہتے ہین پانچ تھے - چھٹا اونکا کتا ہے - یہ سب غیب کی باتون مین انکل کے تکلے چلاتے ہین اور بعض کہتے ہین سات تھے اور آٹھوان کتا ہے - ان تمام اختلافات کا قرآن کریم محض اسیقدر جواب دیتا ہے - ای پیغمبر! کہدے کہ انکی گنتی کو میرا پروردگار ہی خوب جانتا ہے - اونکو تھوڑے ہی لوگ جانتے ہین - پھر حکم ہے کہ اے پیغمبر! اصحاب کہف کے بارے مین ظاہر باتون سے زائد بحث مت کر اور اونمین سے کسی شخص سے اصحاب کہف کی بابت سوال بھی مت کر - پھر مدت قیام کی بابت لوگون کا قول فرمایا ہی کہ اپنے غار مین وہ تین سو نو برس رہے اسکے بعد فرمایا ہی کہ مدت قیام کو اللہ بہتر جانتا ہے - الغرض مدت قیام اور تعداد کے تعین سے حاصل ہی کیا ہی اونکے قصہ سے محض اسقدر جتلانا مدنظر تھا کہ وہ چند با ایمان جوان تھے جنکو دنیا نے ہر طرح تنگ کرنا چاہا مگر وہ اپنے ایمان پر قایم رہے اور ایک لق ودق میدان مین ایک غار کے اندر جا چھپے یہی ایمان داری کی شناخت ہے کہ انسان دنیا کے خوف سے اپنے دین کو ترک نہ کر دے، مگر اسوقت مسلمانو

کی حالت یہہ ہی کہ دین کی ذرا بہی پرواہ نہین دنیا کی خاطر جو چاہین سو کرین
ہزارہا مثالین ایمانداری کی قرآن مجید نے بیان کی ہین مگر تمام عمل اون کے
عین خلاف ہین یہی وجہ ہے کہ اوسکا بامعنی پڑھنا چھوڑ دیا گیا ہے جو
عربی دان ہین وہ عمداً مضمون پر نظر نہین رکہتے بلکہ بُت پرستون کے
طور پر اوسکے اوراق یا الفاظ کو پُوجتے ہین یا محض خوش الحانی یا خوشخطی
کا مذاق رہ گیا ہے کیا عجیب ماجرا ہے جسقدر زیادہ تکرار اور شدومد کے
ساتہ ذکر و فکر اور تدبر و تفقہہ کا حکم ہے اوسی قدر اوسکے خلاف بےعقلی
بےغوری بےسمجھی اور غفلت کو کام مین لارہے ہین اس سے بڑھکر اور
کیا بےغوری ہوسکتی ہے کہ اسکا بامعنی پڑھنا متروک ہوگیا حالانکہ بار بار
قرآن مجید فرماتا ہے ذٰلِکُمْ وَصّٰکُمْ بِہٖ لَعَلَّکُمْ تَعْقِلُوْنَ اللہ تعالی تمکو
یہ حکم کرتا ہے تاکہ تم سمجھو۔ پھر فرماتا ہے ذٰلِکُمْ وَصّٰکُمْ بِہٖ لَعَلَّکُمْ
تَذَکَّرُوْنَ۔ اللہ تمکو یہ حکم کرتا ہے تاکہ تم نصیحت پکڑو۔ پھر فرماتا ہے
ذٰلِکُمْ وَصّٰکُمْ بِہٖ لَعَلَّکُمْ تَتَّقُوْنَ۔ اللہ تمکو یہ حکم کرتا ہے تاکہ تم متقی بنو۔
پھر فرماتا ہے۔ قَدْ فَصَّلْنَا الْاٰیٰتِ لِقَوْمٍ یَّفْقَہُوْنَ۔ تحقیق ہمنے
اوس قوم کے واسطے آیات صاف صاف بیان کردی ہے جو سوچتے اور
سمجھتے ہین۔ وَ یُبَیِّنُ اٰیٰتِہٖ لِلنَّاسِ لَعَلَّھُمْ یَتَذَکَّرُوْنَ۔ اور
اللہ اپنی آیتون کو صاف صاف بیان کرتا ہے تاکہ وہ سمجھین۔ کَذٰلِکَ
یُبَیِّنُ اللہُ لَکُمْ اٰیٰتِہٖ لَعَلَّکُمْ تَعْقِلُوْنَ۔ اسیطرح اللہ اپنی آیتین
بیان فرماتا ہے تاکہ تم سمجھو۔ بس جو سننے والا ہے وہ سن سکتا ہے۔
جو دیکھنے والا ہے وہ دیکھہ سکتا ہے۔ جو سمجھنے والا ہی وہ سمجھ سکتا ہے
مگر بہرا سُن نہین سکتا۔ اندہا دیکھہ نہین سکتا۔ اور بےعقل سمجھ نہین سکتا۔

اے بھائیو! بزرگو! غور کرو کہ آپ کی حالت اون لوگون مین سے ہے
یا نہین جنکی نسبت قرآن مجید بار بار فرماتا ہے۔ قَدْ فَصَّلْنَا الْاٰيَاتِ لِقَوْمٍ
يَذَّكَّرُوْنَ ۔ قَدْ فَصَّلْنَا الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّفْقَهُوْنَ ۔ لِقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ۔ لِقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ
مین خیال کرتا ہون کہ صاحب عقل۔ صاحب فکر۔ صاحب ذکر اور صاحب تفقہ
بہت ہی کم ہونگے جیسا کہ قرآن کریم فرماتا ہے۔ قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ ۔ پھر
غور کرو کیا آپ اون لوگون مین سے ہین جنکی نسبت قرآن مجید فرماتا ہے
لَعَلَّكُمْ تَتَفَكَّرُوْنَ ۔ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ۔ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ۔ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ
مجھے اس مین بھی منفی جواب نظر آتا ہے کیونکہ اگر یہ لوگ صاحب فکر و عقل و ذکر
و تقویٰ ہو سکتے تو قرآن مجید نے اس بارہ مین کچھ کم زور نہین لگایا تو ضرور ہو جاتے
مگر وہ تو روز بروز اولٹے قدم پیچھے ہٹے جا رہے ہین۔ قرآن کی منزل ایسی
دور دراز کر دی ہے اور ایسے ایسے مشکلات اوسکی تعلیم و تفہیم مین قایم
کر دیئے ہین کہ اوسکا پڑھنا محالات سے ہو گیا ہے۔ مفتاح القرآن نے
فضل ایزدی سے تمام بیہودہ سد راہون کو دور کر کے قرآنی تعلیم کو نہایت
آسان کر دیا مگر غفلت اور خلاف مزاجون نے مسلمانون کی سمجھ پر پردے
ڈال رکھے ہین کہ وہ اس آسمانی امداد سے فائدہ نہین اوٹھاتے۔
اللہ اللہ یہ کیسا مشکل کام ہو گیا ہے کہ مسلمانون کو قرآن بامعنی پڑھنے
کی طرف جھکایا جاوے۔ جس مین اس آسمانی نور کی طرف کچھ ایمان
ہے وہ آئے ورنہ رب العالمین غنی و حمید ہے اوسکی ذات قدوس
ہے۔ کوئی حاجت اوسکو نہین یہ محض اوسکی رحمت ہی جو اس کامل
ہدایت کی طرف اسقدر تکرار اور ایسے شد و مد کے ساتھ وہ اپنے بندون
کو بلاتا ہے ایک اور پیرایہ مین قرآن کریم فرماتا ہے قَدْ جَآءَكُمْ

بَصَائِرُ مِنْ رَّبِّكُمْ فَمَنْ اَبْصَرَ فَلِنَفْسِہٖ وَمَنْ عَمِیَ فَعَلَیْهَا۔ تحقیق تمہارے رب کی طرف سے روحانی آنکھین آگئی ہین پس جو دیکھے اپنے نفس کا بھلا کرتا ہے اور جو اندھا ہے اپنے نفس پر وبال ڈالتا ہے۔

غور کرو کس کس طرح سے قرآن مجید فرماتا ہے کہ یہ کتاب رُوحانی آنکھین ہین یہ کتاب ذکر۔ فکر۔ تفقہ۔ تدبر۔ تعقل اور تبصر کے واسطے ہی اسکا یہ مدعا ہے کہ تم مین ذکر۔ فکر اور اصلاح کی عادات پیدا ہون۔ پھر کیا آپ نے اسکو ایسا ہی سمجھکر اسکے مطابق عمل کیا ہے یا سراسر خلاف فَاعْتَبِرُوْا یَا اُولِی الْاَبْصَارِ

۲ - عالم کا ہر ایک واقعہ نصیحتون کی کتاب ہے اور خود انسان کا نفس عبرتون کا دفتر ہے قرآن مجید اون تمام نصیحتون اور عبرتون کی یاددہانی سے بھرا ہوا ہے پر لوگ کچھ نہین سمجھتے۔ چنانچہ قرآن مجید فرماتا ہے وَفِی الْاَرْضِ اٰیٰتٌ لِّلْمُوْقِنِیْنَ ۙ وَفِیْٓ اَنْفُسِكُمْ ۭ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ ۔ زمین مین اہل یقین کے واسطے نشانات ہین اور تمہارے نفسون مین بھی کیا پس نہین دیکھتے ہو۔ اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّیْلِ وَالنَّهَارِ لَاٰیٰتٍ لِّاُولِی الْاَلْبَابِ الَّذِیْنَ یَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ قِیٰمًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰی جُنُوْبِهِمْ وَیَتَفَكَّرُوْنَ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا ۚ سُبْحٰنَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ تحقیق آسمانون اور زمین کی مخلوقات اور شب و روز کے اختلاف مین اہل دانش کے واسطے نشانات ہین جو کھڑے اور بیٹھے اور لیٹے ہوئے اللہ کا ذکر کرتے اور آسمانون اور زمین کے پیدایش مین غور و فکر کرتے ہین۔ اے ہمارے رب تو نے یہ باطل پیدا نہین کیا۔ تو پاک ہے پس ہمکو دوزخ کے عذاب سے بچا۔ مخلوقات عالم مین غور و فکر کرنے سے جو جو سبق ملتے ہین اون کی

تشریحات سے قرآن مجید بھرا ہوا ہے - ایک اور جگہ پر فرماتا ہی - وہی خدا ہے جسنے آسمان سے پانی برسایا جس مین سے کچھ تمہارے پینے کے کام آتا اور کچھ درختون کی حیات کا موجب بنتا ہی جو تم اپنے مویشیون کو چراتے ہو اُس پانی سے خدا تمہارے واسطے کھیتی اور زیتون اور کھجور اور انگور اور ہر طرح کے پھل پیدا کرتا ہے جو لوگ سمجھ کو کام مین لاتے ہین اونکے واسطے اسمین قدرت خدا کی آیات ہین اور اوسنے رات اور دن اور سورج اور چاند کو تمہارے واسطے قاعدون کا پابند کر رکھا ہے اور ستارے بھی اوسی کے حکم سے پابند احکام ہین عاقلون کے واسطے اسمین بہت نشانات ہین اور جو چیزین تمہارے واسطے زمین مین پیدا کر رکھی ہین اور اون کی مختلف رنگتین ہین اُنمین اہل ذکر کے واسطے آیات ہین - اسی طرح قدرت کے نظارے بیان کرکے قرآن مجید ذکر و فکر اور تدبر و تفقہ کی طرف توجہ دلاتا ہے اور فرماتا ہے کہ اہل عقل او اہل فکر کے واسطے اُسمین ہزار ہاسبق ہین پر جو اندھا ہو کر دنیا مین پھرے اوسکو کچھ نظر نہین آسکتا اور جو عقل و فکر کو دور کرکے قرآن مجید حفظ کرے اوسکی کچھ سمجھ مین نہین آتا اپنی نسبت قرآن کریم باربار فرماتا ہے اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ ط اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ ـ وَمَا هِيَ اِلَّا ذِكْرٰى لِلْبَشَرِ ط تَذْكِرَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ط نُوْرٌ مُّبِيْنٌ ـ هُدًى وَّرَحْمَةً وَّ مَوْعِظَةً رُوحانی آنکھین - قرآن - قول فصل - میزان - تفصیل کل شئی ورحمة ط مگر کوئی ایک نہین سُنتا - اور ایک نہین مانتا - جس لکیر پر پڑگئے بس اوسکے ہو لیئے نہ کوئی سمجھکر پڑھتا اور نہ سمجھنا چاہتا ہے - نہ کوئی آنکھین کھول کر دیکھتا اور نہ دیکھنا چاہتا ہے اور نہ کوئی اُسکی صدا کو سُنتا اور

اور نہ سننا چاہتا ہی نہ کوئی اسکو نور و ہدایت اور رحمت و شفا مانتا اور نہ ماننا چاہتا ہے - ہان بمعنی پڑھنے بیخبر اور بے سمجھ رہنے کو سب گوارا کرنے ہین غفلت اور بد عملیون نے مسلمانون کو کچھ ایسا قرآن سے دُور اور متنفر کر دیا ہے کہ اسکے مطالب و مضامین کو وہ سُن ہی نہین سکتے - قرآن ہزار کہا کرے اوس کے مطلب سے بچنے کا یہ عجیب رستہ نکالا ہے کہ بامعنی پڑھنا اور پڑھانا قطعاً متروک کر دیا - اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ -

ذکر و فکر کی آتین بہت سی سُنی اب تبشیری اور تنذیری آیات بھی سُنو جن مین باعمل اور باایمان لوگون کے واسطے قطعی اور یقینی اور واقعی بشارات ہین اور بدعمل اور بے ایمان لوگون کے واسطے قطعی اور یقینی اور واقعی خوف اور عبرت ہے وَلَوْ اَنَّهُمْ اَقَامُوا التَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِمْ مِّنْ رَّبِّهِمْ لَاَكَلُوْا مِنْ فَوْقِهِمْ وَمِنْ تَحْتِ اَرْجُلِهِمْ اور اگر یہ لوگ توارت اور انجیل اور اُن صحیفون کو جو اون کے پروردگار کی طرف سے اونکی طرف نازل ہوے قایم رکھتے تو ضرور ہم اُن کو ایسی برکت دیتے کہ ان کے اوپر رزق برستا اور پاؤن کے تلے سے اوبلتا اور فراغت سے کھاتے - دیکھو یورپ نے اس الٰہی قانون سے کیسا فیض حاصل کیا تورات وانجیل اور دیگر صحیفون کو قایم کیا اوسکے اجر مین اب کس فراغت کے ساتھ بسر اوقات کر رہے ہین - واقعی اوپر سے بھی رزق برس رہا ہی اور پاؤن کے نیچے سے بھی اوبل رہا ہے مگر مسلمانون نے اپنی کتاب کو چھوڑ دیا اور قطعاً چھوڑ دیا اسلئے پامال کر دیئے گئے اور ایسے طریق پر پامال کئے گئے کہ جابجا مسلمانون کے ملک اہل یورپ کے ماتحت یا اونکے مقابلہ مین پست کر دیے گئے تاکہ قرآن مجید کی تلاوت کے وقت اپنا جرم

اور اوسکی سزا پاتی ہی مگر بمعنی اور بعقلی کے ساتہ پڑھنے کی ایسی شراب ہی کہ نہ تو عربی والون کو کچہ سمجھنی دیتی ہے اور نہ غیر عربی والون کو۔ قرآن تو سبھی کچہ سمجھاتا ہے مگر کوئی سمجھنے بھی۔ اسپر طرفہ یہ ہے کہ جو قرآن مین عقل کو دخل دے اوسکو کافر کہنے کو طیار رہین اور قرآن بعقلون کی نسبت فرماتا ہے

اِنَّ شَرَّ الدَّوَابِّ عِنْدَ اللّٰہِ الصُّمُّ الْبُکْمُ الَّذِیْنَ لَا یَعْقِلُوْنَ ؕ

اللہ کے نزدیک شریرترین حیوانات وہ گونگے بہرے ہین جو عقل کو کام مین نہین لاتے پھر فرماتا ہے وَیَجْعَلُ الرِّجْسَ عَلَی الَّذِیْنَ لَا یَعْقِلُوْنَ اور اللہ شرک کی گندگی اونہین لوگون پر ڈالتا ہے جو عقل کو کام مین نہین لاتے یہی وجہ ہے کہ مسلمانون مین مشرکانہ خیالات اور عادات بہت زور سے پھیلتی جاتی ہین۔ الٰہی قانون کا ہر ایک لفظ اٹل ہے۔ جبکہ مسلمانون نے قرآن مجید کو سمجھنا اوسپر غور کرنا اور اوس مین عقل خرچ کرنا ترک کردیا تو یہہ ضرور تھا کہ وہ شرک کی گندگی مین ڈالے جاتے چنانچہ ذکر و فکر چھوڑنے کی وجہ سے ہزار ہا قسم کے شرکون مین مبتلا ہوگئے۔ ساتہ ہی عقلین ایسی ماری گئین کہ کچہ نہین سمجھتے۔ اور قرآنی قاعدہ کے مطابق عقل خرچ نہ کرنے کی وجہ سے شریرترین حیوانات بن گئے۔ عقل اور دین اسطرح خراب ہوئے۔ دُنیا بھی قرآنی غفلت کی وجہ سے اوس قانون ربّانی کے مطابق خراب ہوگئی جو فرماتا ہے۔ وَمَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِکْرِیْ فَاِنَّ لَہٗ مَعِیْشَۃً ضَنْکًا وَّنَحْشُرُہٗ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اَعْمٰی اور جس نے میری نصیحتون سے مُنہ پھیرا۔ بس تحقیق اوسکے واسطے گذران تنگ ہے اور قیامت کے دن ہم اوسے اندھا اوٹھاوین گے۔ اے مسلمانو! کچھ تو قرآن کو سمجھو۔ اوسکی قدر کرو اور مانو ورنہ لاپروائی کے نتایج بہت کچھ

دیکھ چکے اور دن بدن دیکھ رہے ہو اب انجام کو خود سوچ لو۔ ایک اور قانون الٰہی جو دنیاوی تباہی کے متعلق ہے سن لو وَاِذَآ اَرَدْنَآ اَنْ نُّهْلِكَ قَرْيَةً اَمَرْنَا مُتْرَفِيْهَا فَفَسَقُوْا فِيْهَا فَحَقَّ عَلَيْهَا الْقَوْلُ فَدَمَّرْنٰهَا تَدْمِيْرًا۔ اور جب ہم کسی گاؤن کی ہلاکت کا ارادہ کرتے ہین تب اوسکے آسودہ حال لوگونکو کچھ حکم بھیجتے ہین پس وہ اوسمین نافرمانی کرتے ہین پھر وہ بستی حکم عذاب کی مستحق ہوجاتی ہی تب ہم اوس بستی کو مارکر تباہ کردیتے ہین۔ قرآن کریم اس مسئلہ کی تفصیلات سے بھرا ہوا ہے کہ احکام الٰہی کی متابعت انسانی اصلاح اور بہبودی کا موجب ہوتی ہے برعکس اسکے نافرمانی اور مخالفت خرابی اور تباہی کا موجب بنجاتی ہے تاریخ عالم اور موجودہ حالت اس مسئلہ کی صداقت کے گواہ ہین۔ جس قوم نے اپنی آسمانی کتاب کو چھوڑا اور اوسکی مخالفت کی وہ ضرور ذلیل اور تباہ کردی گئی۔ خواہ موجودہ قومون پر نظر دوڑا کر دیکھو یا گذشتہ تاریخون پر تو یہی ثابت ہوگا۔ اس مسئلہ کو انشاء اللہ ہم ایک علیحدہ رسالہ مین قدرے مفصل بیان کرینگے اور اوسکے نشانات حالات سابقہ و موجودہ انسان سے دکھلائینگے کیونکہ قرآن مجید کی کوئی آیت ایسی نہین جسکا واقعی ثبوت ہر زمانہ کی حالت مین نہو۔ بلکہ اسکی تمام آیات زمین کے حالات اور نفس انسان کے اندر ہر وقت موجود ہین۔ وَفِي الْاَرْضِ اٰيٰتٌ لِّلْمُوْقِنِيْنَ وَفِيْٓ اَنْفُسِكُمْ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ۔ زمین مین اہل یقین کے واسطے نشانات ہین اور تمہارے نفسون مین بھی کیا پس نہین دیکھتے ہو

(۳) اپنے نفس اور زمانہ کے حالات کو سوچنا اور خدا کا ذکر کرنا تزکیہ نفس اور ترقیات روحانی کے واسطے ضروری ہین اسکے بغیر انسان حیوانون سے بدتر ہوجاتا ہے۔ چنانچہ قرآن کریم فرماتا ہے۔ اِنَّ شَرَّ الدَّوَآبِّ عِنْدَ اللّٰهِ الصُّمُّ الْبُكْمُ الَّذِيْنَ لَا يَعْقِلُوْنَ۔ تحقیق

اللہ کے نزدیک شریر ترین حیوانات وہ گونگے اور بہرے ہین جو اپنی عقلون
کو کام مین نہین لاتے پھر فرماتا ہے وَيَجْعَلُ الرِّجْسَ عَلَى الَّذِيْنَ
لَا يَعْقِلُوْنَ - اور اللہ شرک کی نجاست اون لوگون پر ڈالتا ہے جو عقل کو
کام مین نہین لاتے - پھر تمام مسلمانون کو حکم دیتا ہے فَاذْكُرُوْنِيْ
اَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوْا لِيْ وَلَا تَكْفُرُوْنِ - تم مجکو یاد کرو مین تمہین
یاد کرونگا اور میرا شکر کرو اور کفر مت کرو - اب ہم حالات انسانی پر
نظر ڈالکر دیکھتے ہین کہ وہ عقل کو کام مین نہ لانے کے سبب سے شریر ترین
حیوانات بنجاتا اور شرک کی غلاظت مین دھس جاتا ہے یا نہین -
یہ تو ہم روزانہ ملاحظہ کرتے ہین کہ کوئی دُنیاوی کام عقل کے بغیر اچھا نہین ہوتا
کسی فن اور کسی صیغہ مین دیکھلو جو شخص سوچ بچار کے ساتھ کام کرتا ہے وہ
اپنے کام مین ہمیشہ نیکنام رہتا اور ترقی کرتا ہے جو بیعقلی کے ساتھ کام کرتا
ہے وہ ہمیشہ بدنام رہتا اور معمولی کام بھی اچھی طرح نہین کرسکتا ہے -
ایک دانشمند اور ہوشیار کہلاتا ہے دوسرا بیعقل اور جھول - ایک عزت
وشہرت پاتا اور دوسرا ذلت وبدنامی اوٹھاتا ہے - جن قومون مین سوچنے
سمجھنے کی عادت ہوتی ہے وہ بیحد ترقیات کرتی اور غلبہ پاتی ہین - برعکس
اون کے بیعقل قومین محدود اور مغلوب رہتی ہین - فی الحقیقت تمام تہذیب
اور ترقی عقل کی بدولت ہے - تمام معلومات اور ایجادین اور تمام علوم وفنون
عقل خرچ کرنے کا نتیجہ ہین - دین مین بھی کوئی بدعقل آدمی ترقی نہین کرسکتا
بلکہ رسم پرست اور مشرک بنجاتا ہے - فی الحقیقت تمام شرک بیعقلی کا نتیجہ ہے
جیساکہ قرآن مجید فرماتا ہے وَمَنْ يَّدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ لَا بُرْهَانَ
لَهٗ بِهٖ - جو اللہ کی ساتھ دوسرے معبود کو پکارتا ہے اوس کے پاس

اس دعویٰ کی کوئی دلیل نہین ہے - پھر فرماتا ہے وَمَنْ يَّرْغَبُ عَنْ مِّلَّةِ اِبْرٰهِيْمَ اِلَّا مَنْ سَفِهَ نَفْسَهٗ ط - مذہب ابراہیم سے کون منتفر ہوتا ہے مگر وہی شخص جسنے اپنے نفس کو بیعقل بنالیا ہو - ایک اور جگہ پر فرماتا ہے وَقَالُوْا لَنْ يَّدْخُلَ الْجَنَّةَ اِلَّا مَنْ كَانَ هُوْدًا اَوْ نَصٰرٰى تِلْكَ اَمَانِيُّهُمْ قُلْ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ہ اور اونکا قول ہے کہ جنت مین کوئی شخص سوائے یہود یا نصاری کے ہرگز داخل نہین ہوگا یہ اونکی بیہودہ آرزوئین ہین - کہہ اپنے دلائیل پیش کرو اگر تم سچے ہو - اسیطرح جا بجا قرآن کریم مشرکون کو بیعقل ثابت کرتا اور اُنکے بیہودہ خیالات اور تعصبات پر دلائیل طلب فرماتا ہے گویا کہ شرک اور تعصب سراسر بیعقلی کا نتیجہ ہین اور واقعی ہے بھی یون ہی - ورنہ عقل سلیم کب مان سکتی ہے کہ درخت یا پہاڑ یا دریا یا سمندر یا چاند یا سورج یا ستارہ یا انسان خدا یا شریک خدا ہین - کیسے ان مخلوقات کو حی و قیوم قادر و خالق - حاضر وناظر - رب العالمین - رحمٰن ورحیم اور مجیب الدعوات مانا جا سکتا ہے کیسے کسی انسان کی نسبت یہ تصور کیا جا سکتا ہے کہ وہ قادر مطلق یا اوسکا شریک ہے - پر افسوس جسقدر دینی معاملات مین انسان نے عقل کو معطل اور بیکار بنایا ہے - دنیاوی معاملات مین اوسکا ہزاروان حصہ بھی نہین بناتا - یہی وجہ ہے کہ تمام مذاہب مین شرک اور تعصب اس کثرت سے پھیلا ہے کہ وحدانیت اور سمجہ کو قریب قریب نابود کردیتا ہے - حیوانات اپنی اپنی فطرتی عقل پر قایم ہین اور اوسی کے مطابق کھاتے پیتے - چلتے پھرتے اور سوتے جاگتے ہین - لیکن بیعقل انسان اپنی فطرت کو بگاڑ کر بیہودہ چیزین مثلاً شراب - افیون - بھنگ - چرس - تماکو وغیرہ کھانے

پینے لگجاتا طرح طرح کے بیہودہ شغل مثل راگ ناچ مرغبازی بٹیربازی وغیرہ ایجاد کرکے فطرتی ضرورتون سے دُور جا پڑتا اور ہزارہا قسم کی بیہودہ عادتین اختیار کرلیتا ہے۔ جھوٹھ۔ فریب۔ چوری۔ زنا اور ہر قسم کی بدی اور ظلم کا عادی ہوجاتا ہے۔ طرح طرح کی شرارتین کرتا اور دوسرون کے واسطے بدعملی کا نمونہ بنکر سینکڑون کو بگاڑتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ بیعقل انسان کو شریر ترین حیوانات فرمایا گیا ہے۔ کوئی حیوان اسقدر شرارت نہین پھیلا سکتا جسقدر کہ ایک بیعقل انسان پھیلاتا ہے کیا ہی سچ ہے۔ اِنَّ شَرَّ الدَّوَابِّ عِنْدَ اللّٰہِ الصُّمُّ الْبُکْمُ الَّذِیْنَ لَا یَعْقِلُوْنَ۔ ہزارہا قسم کے واہیات شغل بیہودہ عادات اور خطرناک شرارتین ہین جو بیعقل انسانون نے خلاف فطرت چلکر ایجاد کی ہین مگر حیوانون مین سے کسی نے ایک بھی شغل یا عادت و شرارت اپنی فطرت کے خلاف ایجاد نہین کی۔ مختلف قومون مین اگر مذہبی تعصبات اور بےعقلی کی مثالین تلاش کیجاوین تو دفتر کے دفتر ختم ہوجاوین۔ فی زمانہ یہ کیسی خطرناک بےعقلی ہے کہ قرآن مجید کو بامعنی پڑھنا اور اوسپر غور و فکر کرنا ایک ناجائز بات خیال کی جاتی ہے۔ مین قریبًا ڈیڑھ سال سے تحریری اور تقریری طور پر برابر کوشش کر رہا ہون کہ مسلمانون مین قرآن مجید بامعنی پڑھنے کا رواج ہوجاوے اور مفتاح القرآن مین صاف طور پر ثابت بھی کرچکا ہون کہ قرآن مجید کا بامعنی پڑھنا ایسا آسان ہے جیساکہ مادری زبان مین کسی کتاب کا پڑھ لینا بلکہ اوس سے بھی آسان تر اور تجربتًا دکھلا چکا ہون مگر ابھی تک عام طور پر لوگون کو قرآن مجید کی طرف سے وہی تنفر اور وہی مغایرت اور وہی ضد ہے۔ مثال کے طور پر ایک شخص کا ذکر سناتا ہون جو صاحب علم

اور بخیال خود بڑا دیندار ہے۔ مینے اوس سے پوچھا میر صاحب کیا آپ
قرآن مجید کی تلاوت کیا کرتے ہین جواب دیا کہ ہان کبھی کبھی۔ پھر مینے کہا
با ترجمہ یا بلا ترجمہ کہا کہ بلا ترجمہ۔ پھر مینے پوچھا کہ کبھی ترجمہ بھی پڑھ لیتے ہو کہا
کہ کبھی نہین۔ مینے پوچھا کہ آپ ترجمہ کیون نہین پڑھتے۔ جواب دیا کہ ترجمہ
دیکھنے مین ایمان جانیکا اندیشہ ہے کیونکہ اکثر مسائل ایسے ہوتے ہین جو
لفظی ترجمہ کے خلاف ہوتے ہین اسلئے ممکن ہے کہ ترجمہ پڑھتے وقت اُن
مسائل مین شبہ واقع ہوکر انسان کافر ہوجاے۔ پھر مینے ایک طول طویل
تقریر مین اونکو سمجھایا کہ قرآن مجید بار بار فرماتا ہے کہ میرا کلام شک و شبہ سے
پاک ہے میرا بیان صاف صاف اور مفصل ہے۔ مینے کسی دینی ضرورت
کو فروگذاشت نہین کیا۔ چنانچہ وہ بار بار فرماتا ہے لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ
تاکہ تم سمجھو۔ لَعَلَّكُمْ تَتَفَكَّرُوْنَ تاکہ تم غور و فکر کرو لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ
تاکہ تم نصیحت پکڑو۔ لِيَدَّبَّرُوْٓا اٰيٰتِهٖ وَلِيَتَذَكَّرَ اُولُوا الْاَلْبَابِ
تاکہ اسکی آیتون پر تدبر کرین اور تاکہ اہل دانش نصیحت پکڑین۔ جبکہ قرآن مجید
بار بار اور بڑے شد و مد کے ساتھ یہ ظاہر فرماتا ہے کہ قرآن سے یہی غرض
ہے کہ لوگ اسمین غور و فکر کرین تدبر کرین عقل کو اسکے سمجھنے مین خرچ کرین
اور اس سے نصیحت پکڑین تو پھر آپ کیون تدبر، تفکر و تذکر و تعقل فی
القرآن سے بھاگتے ہین۔ میری تمام تقریر کا ایک مختصر سا یہ جواب دیا
کہ جو لوگ اس مین تدبر و تفکر کے قابل تھے وہ کر چکے اب ہم کس قابل
ہین۔ مینے جواب دیا کہ تدبر و تفکر کے واسطے کوئی خصوصیت کا حکم
نہین ہے کہ فلان فلان قسم کے اشخاص تو اس مین تدبر و تفکر کرین اور
فلان اقسام کے نہین اگر ہے تو آپ قرآن سے ثابت کرین ورنہ قرآنی

احکام کو اپنی عقل سے محدود و مخصوص کرنا ہرگز جائز نہین - اسکا جواب دیا کہ تدبر و تفکر تو وہی لوگ کر سکتے ہین جو اس قابل ہون جبکہ قرآن مجید کا بیان مجمل اور مہمل ہے اور متشابہات اس مین موجود ہین اور ہمین کسی بات کا اس سے پتہ لگتا ہی نہین تو پھر ہم کیسے اسکو سمجھین - مینے جواب دیا کہ پھر بے سمجھے پڑھنا اور اوسکا نام تلاوت رکھنا آپ نے کہان سے جائز سمجھ لیا کیونکہ قرآن مجید اون لوگون کی تعریف فرماتا ہے جو یَتْلُوْنَهٗ حَقَّ تِلَاوَتِهٖ کے مصداق ہین اور بار بار فرماتا ہے کہ قرآن تو اور کچھ ہے نہین محض نصیحت ہی نصیحت ہے یہ تو تمام عالم کے واسطے محض نصیحت ہی نصیحت ہے یہ تو بشر کے واسطے نصیحت ہی نصیحت ہے یہ تو جہانون کے واسطے محض نصیحت ہی نصیحت ہے - یہ تو سوا نصیحت کے اور کچھ ہے ہی نہین چنانچہ بار بار فرماتا ہے وَمَا هِيَ اِلَّا ذِكْرٰى لِلْبَشَرِ - اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ - اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٰى لِلْعٰلَمِيْنَ - اِنَّهَا تَذْكِرَةٌ فَمَنْ شَآءَ ذَكَرَهٗ - پھر جبکہ یہ نصیحت ہی نصیحت ہے اور سمجھنے کی چیز ہے - توکیا وجہ کہ بے سمجھے پڑھنا جائز سمجھتے اور سمجھنے کو ناجائز قرار دیتے ہو ایسی صریح آیات کے خلاف کچھ بحثیان کرنا کیسے جائز ہو سکتی ہین - جواب دیا کہ ہماری کم لیاقتی اور قرآنی مشکلات کی وجہ سے - مینے جواب دیا کہ قرآن مجید بار بار یہی فرماتا ہے وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ اور تحقیق ہمنے قرآن کو سمجھنے کے واسطے آسان کردیا ہے پس کوئی ہے جو سمجھنا چاہے - توکیا آپ کے نزدیک اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان جھوٹا ہے جواب دیا نعوذ باللہ منہا مگر بات یہ ہے کہ علما کے واسطے یہ آسان ہے عوام کے واسطے نہین - مینے کہا کہ علما کی اسمین کہان تخصیص ہے بلکہ

قرآن تو اسکو تَذْكِرَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ فرماتا ہے آپ ایسی تحریفات معنوی کیون
کرتے جاتے ہین جواب دیا کہ اس مین ہمکو تو کسی بات کا پتہ نہین لگتا
ہم اسکو کیسے آسان سمجھین مینے پوچھا تو پھر آپ کے نزدیک اللہ کریم کا
اسکو آسان فرمانا واقعی طور پر غلط ہے اسکا آپ نے جواب دیا کیا تمام
علماے دین جنہون نے قرآن مجید بیمعنے پڑھنے کا رواج دیا غلطی پر تھے
مینے کہا کہ علماے دین کا ہرگز یہ کام نہین بلکہ مسلمانون کی غفلت او
بدکاری کا نتیجہ ہے جسقدر غفلت اور فسق و فجور زیادہ ہوتا گیا اوسی قدر
رسم پرستی بڑھتی اور قرآن مجید کا سمجھنا متروک ہوگیا اور اگر بالفرض کسی
شخص کا قول بھی اسکے معنی کے خلاف ہو تو ہم اوسکو عالم نہین کہہ سکتے
بلکہ وہ حمال الکتب ہے - اسی بے سمجھی کی وجہ سے یہودی علما کا نام
قرآن مجید اسطرحپر ظاہر فرماتا ہے مَثَلُ الَّذِيْنَ حُمِّلُوا التَّوْرٰىةَ ثُمَّ
لَمْ يَحْمِلُوْهَا كَمَثَلِ الْحِمَارِ يَحْمِلُ اَسْفَارًا ۔ تحقیق جن لوگون سے توریت
اوٹھوائی گئی پھر اوتھون نے اوسکو نہ اوٹھایا وہ اوس گدھے کی مثال ہین
جو کتابین اوٹھاے پھرتا ہے - اسی مضمون کو سعدی علیہ الرحمۃ نے اسطرحپر
بیان فرمایا ہے ؎ نہ محقق بود نہ دانشمند ÷ چارپاے برو کتابے چند
یہی وجہ ہے کہ مسلمانون کو قرآن کے سمجھنے کی طرف ذرہ بھی خیال نہین رہا
بلکہ بیمعنے پڑھنے کو کافی سمجھ لیتے ہین یہ کلیۃ قاعدہ ہے جس بات کیطرف
انسان شوق اور توجہ کی نظر سے نہ دیکھے وہ اوسکو کبھی سمجھ نہین سکتا -
اور ہمیشہ کی لاپروائی سے اوسکے سمجھنے کا خیال بھی جاتا رہتا ہے
اسی طرحپر چونکہ مسلمانون کو عام طور پر قرآن کے سمجھنے کا شوق نہ رہا
اور نہ توجہ رہی اسلیئے رفتہ رفتہ مغایرت اور نفرت زیادہ ہوتی چلی گئی

اور اب وہ زمانہ آگیا کہ علما لوگ بھی مطالعہ کے وقت محض ایک دو پارے پھیر لینے سے غرض رکھتے ہین معنون کی طرف کوئی توجہ نہین - ایک مولوی صاحب کے ساتھ مین مدت سے اسی مسئلہ پر بحث کرتا رہتا ہون کہ آپ قرآن مجید کی بامعنی تلاوت کیا کرین اور لڑکون کو بامعنی پڑہایا کرین ہمیشہ قرآنی آیات اس مضمون پر سُنکر قائل معقول بھی ہوتے اور ارادہ بھی ظاہر کرتے ہین مگر ہمیشہ کی رسم کو آجتک ترک نہین کرسکے جب فارغ التحصیل مولوی یہ نمونہ پیش کر رہے ہین تو عوام کا یہ حال - ایسے علما بہت ہی شاذ ہین جن کو قرآن مجید کے معنے سے مذاق ہو اور فی الحقیقت وہی لوگ لفظ عالم کے مستحق ہین - اس تمام تقریر کے بعد میر صاحب نے پھر وہی جواب دیا کہ مشکلات مجملات اور مبہمات کا کیا علاج کیا جاوے - مینے کہا میر صاحب سُنو - کہ یہ کیا غضب ہے آپ قرآن کو مشکلات اور مجملات اور مبہمات کا مجموعہ خیال فرماتے ہین - قرآن تو اسکا نام تَفْصِیْلَ کُلِّ شَیْءٍ وَرَحْمَۃً - تِبْیَانًا لِّکُلِّ شَیْءٍ وَھُدًی وَّرَحْمَۃً نُورٌ مُّبِیْنٌ - فُرْقَانٌ - مِیزَانٌ کِتَابٌ مُّفَصَّلٌ اور قَولٌ فَصْلٌ رکھتا ہے آپ ان تمام آیات کے خلاف اسکو مجمل اور مبہم بتاتے ہین - قرآن نے کسی جگہ بھی اپنی نسبت مشکل یا مجمل یا مبہم ہونا ظاہر نہین فرمایا آپ عجیب مومن ہو کہ اسقدر قرآنی آیات سُنکر بھی اسکو مجمل ہی بتلائے چلے جاتے ہو - ہان اسکے سمجھنے کیواسطے ایمان مشیت الٰہی اور عادت غور و فکر ضروری ہے - یہ ایسی ہی بات ہے جیسا کہ نور سے وہی شخص فائدہ اوٹھا سکتا ہے جو آنکھین کھول کر دیکھے جو آنکھین بند کرتا ہے وہ خواہ کیسی ہی تیز روشنی مین کھڑا ہو کچھ بھی نہین دیکھہ سکتا قرآن ایک نور مبین یعنے صاف روشنی ہے مگر آنکھین کھولکر دیکھنا بھی ضروری ہے

ورنہ اکیلا نور کچھ کام نہین دے سکتا۔ چنانچہ قرآن کریم بار بار فرماتا ہے قَدْ فَصَّلْنَا الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّذَّكَّرُوْنَ - قَدْ فَصَّلْنَا الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّفْقَهُوْنَ - ایک جگہ پر فرماتا ہے قَدْ جَآءَكُمْ بَصَآئِرُ مِنْ رَّبِّكُمْ فَمَنْ اَبْصَرَ فَلِنَفْسِهٖ وَمَنْ عَمِيَ فَعَلَيْهَا - اسکے بعد میر صاحب نے کہا کہ قرآن خود اپنی نسبت فرماتا ہی فِيْهِ اٰيٰتٌ مُّحْكَمٰتٌ هُنَّ اُمُّ الْكِتٰبِ وَاُخَرُ مُتَشٰبِهٰتٌ اور آپ کہتے ہین کہ یہ مجمل اور مبہم نہین ہے مینے جواب دیا کہ متشابہات کے معنے مجمل اور مبہم نہین ہوتے بلکہ متشابہ اوس لفظ یا آیت کو کہتے ہین جسکے کئی معنے ہوسکین یا جسکے معنی کی نسبت قطعی اطمینان نہو سکے بلکہ شبہات باقی رہ جاوین اسلئے ایسی آیات پر بحث کرنا غیر ضروری اور غیر مناسب ہے - محکمات کو قرآن مجید اُم الکتاب فرماتا ہے یعنی قرآن کی ماں - گویا کہ تمام باتین محکمات کے ہی پیٹ سے نکلتی ہین پس چاہیئے جن آیات مین ہمین شبہ رہ جاوے اونکی نسبت محکمات سے فیصلہ کرلیا کرین اور اون آیتونکو پکڑ کر فضول جھگڑون مین نہ پھنسا کرین بلکہ حوالہ بخدا کرکے خاموش ہوجایا کرین اگر اون کے معانی کیطرف سچی طلب ہمارے دل مین ہے تو اللہ تعالیٰ خود انکشاف اور اطمینان پیدا کرسکتا ہے چنانچہ وہ خود وعدہ فرماتا ہی اِنَّ الَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا - جو لوگ ہمارے راستون مین کوشش کرتے ہین ہم ضرور اپنے راستے دکھاتے ہین - وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَيُعَلِّمُكُمُ اللّٰهُ - اللہ سے ڈرو - اور اللہ تمہین تعلیم کرے گا - اَللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ اللہ مومنون کا رفیق ہے اونکو اندھیرون سے نکال کر روشنی کیطرف لے آتا ہے -

اے میر صاحب متشابہات کے یہ معنے نہین ہین کہ تمام قرآن مجید مشکل - مجمل -

مبہم اور مہمل ہے بلکہ اُن آیات مین اسرار ہین جنکو وَالرَّاسِخُونَ فِي الْعِلْمِ
خوب سمجھتے ہین کہ یہ سب اللہ کیطرف سے ہی۔ یہی لوگ لفظ عالم کے
مستحق اور انبیا علیہم السلام کے وارث ہین اور یہی علما ہین جو انبیاے
بنی اسرائیل کے مشابہ ہین۔ میری اس تقریر کو سُنکر میر صاحب ہنس پڑے
اور کہنے لگے کہ ہمنے تو کوئی عالم ایسا نہین دیکھا جسکو خود اللہ تعالی سمجھاتا
ہو یا اوسکو اندھیرون سے نکالکر روشنی مین لیجاتا ہو یا خود اوسکی ہدایت
کرتا ہو بلکہ جسقدر کوئی سیکھتا ہے وہ دوسرون سے سیکھتا ہے
اب مین حیران تھا کہ مسلمانون کی عقلین دینی معاملات مین کیسی ماری گئی
مینے کہا میر صاحب کیا آپ کلامِ الٰہی کو لغو اور قابل ہنسی مانتے ہو۔
مینے تو آپ کو جو کچھ سُنایا ہے وہ کلامِ الٰہی سے سُنایا ہے اور محض
لفظی ترجمہ پیش کیا ہے اپنی طرف سے کوئی تعلیل یا تشریح نہین کی آپ
تو بڑے پکے دیندار نمازی پرہیز گار مشہور ہین۔ کسی ہندو کی دُکان
کا دودھ گھی۔ بورہ۔ مٹھائی وغیرہ چیزون کو نہین کھاتے پیتے تسبیح
بھی ہر وقت ہاتھ مین ہے۔ قطع وضع مُلّانی طریق پر ہے۔ نمازون
کے بھی پابند ہو مگر افسوس کہ کلامِ الٰہی کی آپ ذرہ بھر قدر نہین کرتے
سیدھے سیدھے ترجمہ کو جھٹلاتے اور اوسکی ہنسی اوڑاتے ہو آپ
خود بھی کسی قدر عربی جانتے ہو۔ جو آیات مینے سُنائی ہین اونکا خود
ہی ترجمہ کرد و پھر دیکھو صاف طور پر وہی مطلب ہے یا کچھ اور۔ اسکے
جواب مین کہا کہ اگر سیدھے ترجمون سے صاف مطالب برآمد ہو تو
پھر لوگ قرآن کو ہمنے کیون پڑھا کرین بس قرآن کا سمجھنا اور سمجھانا
اماموں پر ختم ہو چکا اب کون ہے جو اسکو سمجھے۔ بس انھوں یہی چاہیئے

کہ معنون کا خیال ہی نکرین بس تلاوت کرلیا کرین اور اگر کسیکو معنی کا شوق ہو تو تفسیر حسینی یا تفسیر جلالین پڑھ لیا کرے قرآن کے لفظون مین کیا رکھا ہی تب ہی تو مین بار بار کہتا ہون کہ قرآن کے لفظون سے کچھ مطلب برآمد نہین ہوسکتا تاوقتیکہ معنی مین اوسکی تشریح ساتہ نہو - قرآن مین نماز روزہ حج اور زکوٰۃ کا تو پتہ نہین جو اسلام کے اعلیٰ ارکان ہین کہا آپ ہی قرآن سے انکی تشریح کر دیجیئے - آپکو قرآنی کاملیت اور قرآنی صفائی کا بڑا دعویٰ ہے - مینے اونکو وہ احکام سُنائے جو قرآن مجید مین نماز - روزہ - حج اور زکوٰۃ کے متعلق ہین اور پھر بتلایا کہ چونکہ یہ عملی باتین ہین اسلئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے عملی طور پر ان تمام امور کو تلقین فرمایا ہے اور یہ عین دانائی وحکمت ہے کہ عملی بات عمل سے سکھائی جاوے اور نظری بات علمی طور پر - اسپر میر صاحب خوب ہنسے اور پکار کر بولے کہ بس اتباع رسول کی تو ضرورت ہوئی - مینے جواب دیا کہ یہ مینے کب کہا تھا کہ اتباع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ضرورت نہین مین تو یہی ثابت کرتا آرہا ہون کہ قرآن سمجھکر پڑھنا نہایت ضروری ہے - قرآن سراسر نصیحت ہے اسکو سمجھنا چاہیئے اس مین تمام دینی علوم اور ضروریات کامل طور پر جمع ہین اور رب العالمین نے اسکو سمجھنے کے واسطے بہت آسان بنادیا ہے اور یہ جو کچھ مینے کہا قرآنی الفاظ سے کہا ہے اپنی طرف سے کچھ بھی کم وبیش نہین کیا نہ کوئی تحریف لفظی یا معنوی کی ہے سیدھے سیدھے لفظی ترجمہ سے جو ظاہر ہوا وہی پیش کیا آپ کیا مجھپر ہنستے ہین یہ تمام ہنسی آپکی کلام الٰہی پر ہے - سلسلہ تعامل ایک علیحدہ سلسلہ ہے جو زمانہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے لگاتار مسلسل چلا آیا ہے آخر کار میر صاحب

یہ بول اوٹھے کہ مین تو پکا مسلمان ہون جسطرح سے تمام مسلمان اور مولوی لوگ
کہہ رہے ہین اوسی طرح سے مین کرتا ہون آپ کے نئے نئے مسئلے مین کبھی نہین
مان سکتا بس اب معاف فرمائین اسپر مینے کہا اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ
تعجب ہے قرآنی آیات کو آپ نے نئے نئے مسئلے اور میرے ذاتی افترا
بتلا دیئے خیر اب مین بھی زیادہ نہین بولتا لَکُمْ دِیْنُکُمْ وَلِیَ دِیْنِ ؕ
مسلمانو! یہ ایک قصہ نہین بلکہ جس کسی صاحب سے مین یہ ذکر کرتا ہون
کہ آپ قرآن مجید باترجمہ پڑھا کرین تو وہ اسی قسم کی واہیات حجتین پیش کرکے
پہلوتہی کرتے ہین جو فی الحقیقت قرآن مجید کا استخفاف اور استہزا ہے
ہائے افسوس۔ بیعقلی نے کیا حال کردیا جس قرآن کو وہ آسمانی کتاب مانتے
اور ظاہرا بہت کچھ عزت کرتے ہین اوسکے معنون کی طرف سے ایسی
لاپروائی مغایرت نفرت اور ضد ہے - یہ ایک نہایت ہی خطرناک
شرک اور کفر ہے جسکے باعث سے قوم کی قوم تباہ ہوتی چلی جارہی اور
قَلِیْلًا مَّا تَذَکَّرُوْنَ کا مصداق بنگئی ہے - مومن کی تو اللہ کریم یہ
علامات بیان فرماتا ہے کہ جب آیات الٰہی سے اونکو سمجھایا جاوے تو
اون کے دل منور اور اون کے بدن کے رونگٹے کھڑے ہوجائین اور
وہ اونکی اطاعت کیواسطے سربسجود ہوجائین اور کسی قسم کا تکبر ظاہر نکرین
اِنَّمَا یُؤْمِنُ بِاٰیٰتِنَا الَّذِیْنَ اِذَا ذُکِّرُوْا بِھَا خَرُّوْا سُجَّدًا وَّسَبَّحُوْا
بِحَمْدِ رَبِّھِمْ وَھُمْ لَا یَسْتَکْبِرُوْنَ ؕ ہماری آیتون پر تو بس وہی لوگ
ایمان لاتے ہین کہ جب اونکو اون آیتون سے سمجھایا جاوے تو سجدہ مین گر پڑتے
اور اپنے پروردگار کی حمد کے ساتھ تسبیح کرنے لگتے ہین اور وہ تکبر نہین کرتے
پھر فرماتا ہے وَمَنْ ذُکِّرَ بِاٰیٰتِ رَبِّہٖ ثُمَّ اَعْرَضَ عَنْھَا اِنَّا مِنَ

الْمُجْرِمِيْنَ مُنْتَقِمُوْنَ ۝ اوراوس سے بڑھکر ظالم کون ہے کہ اُسکو پروردگار کی
آیتون سے نصیحت کیجاے اور وہ اون سے مُنہ پھیرلے - بیشک ہم ایسے
مجرمون سے بدلہ لیکر رہین گے - پھر یہ کیسا ایمان ہے کہ قرآن مجید کی صریح
آیات سے صاف صاف طور پر بار بار سمجھایا جاتا ہے کہ قرآن مجید کو سمجھکر
بامعنی پڑھا کرو اسپر غور وفکر کیا کرو مگر ماننا تو درکنار اسکے الفاظ کو متکبرانہ طور پر خفیف اور فضول
سمجھتے اور عمداً خلاف تشریحات کرنے اور بے معنی تمثیلات پیش کرنیکو
آمادہ ہوجاتے ہین اَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ اَمْ عَلٰى قُلُوْبٍ اَقْفَالُهَا
کیا قرآن پر تدبر ہی نہین کرتے یا دلون پر قفل لگ گئے ہین - اگر غور کیا
جاے تو شق ثانی والی حالت معلوم ہوتی ہے کہ عمداً غور وفکر متروک
نہین ہوا بلکہ لعنتِ الٰہی کی وجہ سے دلون پر قفل لگ گئے ہین -
اے مسلمانو! سخت عبرت کا مقام ہے اپنی حالتون پر خوب
غور کرو - اپنے اپنے نفسون کو خوب ٹٹولو کہ کہانتک وہ قرآنِ مجید
کے شایق اور مطیع ہین - اور کہان تک اوس سے مغایر متنفر اور مخالف
ہین - بس تمام مغایرت - نفرت اور مخالفت کو دُور کرکے سچے شوق
اور اخلاص کے ساتھ اسکی طرف جُھک جاؤ - اپنے رب کے کلام کو
کسی طرح سے ناقص یا مجمل یا مبہم یا مہمل خیال مت کرو - قرآن
مُردون کو زندہ کرنے والا - رُوحون مین جان ڈالنے والا اور تمام
رُوحانی امراض کو دُور کرنے والا ہے - یہ سراسر رحمت اور شفا
ہے - کامل ہدایت اور نور ہے - مگر یاد رکھو وَلَا يَزِيْدُ الظّٰلِمِيْنَ
اِلَّا خَسَارًا ۝ مگر یہ قرآن بدکارون کو نقصان ہی نقصان زیادہ پہنچاتا
ہے - اپنی ہر قسم کی بدکاری اور غفلت سے دُور ہوکر اسکو پکڑو -

اسکا بیان مومنون خداترسون اور سمجھنے والون کے واسطے صاف صاف اور روشن ہے - پس اپنے خدا پر اور اوس کے کلام پر کسی قسم کی بدظنی مت کرو بلکہ اون لوگون مین سے ہو جاؤ جو کلام ربانی کی خاص عزت کرتے اور رب العالمین کو بخل اور ابہام سے پاک صاف سمجھتے ہین اور جنکی حالت یہ ہے کہ آیات الٰہی کے آگے سربسجود ہو جاتے یعنی اپنی تمام جسمانی اور روحانی طاقتون کے ساتھ اوسکی کامل اطاعت کے واسطے جھک جاتے ہین اپنے رب کی حمد و ثنا کرتے اور اپنے عقائد اور اعمال سے اوسکی تسبیح و تقدیس ظاہر کرتے ہین وہی رب جسنے عالم مین ہر ایک شئے کی پرورش اور بقاے نوع کا سامان کامل طور پر مہیا کر کے اپنا نام رب العالمین رکھا اودہر قرآن کریم ہر قسم کا روحانی رزق مہیا کرکے اس کا نام تذکرۃ للعالمین رکھا ہے - باقی آیندہ ان شاء اللہ الکریم

اطلاع

پہلے سال کا سلسلہ اس رسالہ پر ختم ہوتا ہے - آیندہ کا پرچہ ان شاء اللہ الکریم یکم جنوری سنہ ۱۹ سے شروع کیا جاوے گا - ناظرین دسمبر سنہ ۹۹ع کو ہمارے واسطے تعطیل کا مہینہ تصور فرماوین - ایسا کرنے مین ہمارا سلسلہ انگریزی سال کے مطابق ہو جائیگا - گذشتہ سال کے بارہ رسالے ایک جلد مین جمع کر کے مجلد کر دیے گئے ہین اور قیمت کل رسالون کی معہ جلد او محصولڈاک دو روپیہ عہ

رکھی گئی ہے فہرست مضامین حسب ذیل ہے۔

ان بارہ رسالون کا مجموعہ مجلد منیجر صاحب مطبع عزیزی مقام تراوڑی ضلع کرنال سے مل سکتا ہے قیمت مع محصول ڈاک دو روپیہ

طرف ہوجاتی ہین گر کوئی ڈوم میدان مین گانے کو کھڑا ہوجاوے تو اوسکے گرد بھی ہجوم ہوجاتا
ہی باوجودیکہ دھوپ مین کہڑے ہونا پڑے اور دھکے پر دھکے لگین مگر قرآنی وعظون پر کسی جگہ
ایسے خلوص و جوش کا ازدحام نہین ہوتا - لاٹریون کے ہزارون شریک ہوتا ہی افسانون کے
لاکھون خریدار - میلون اور تماشون کے کروڑون مشتاق مگر افسوس کہ قرآنی وعظون کے مشتاق
اور قرآنی تذکرون کے خریدار دسیون بھی نہین بیکار بیٹھے یا پڑے رہنا یا آوارہ پھرتے رہنا یا دن
رات حقہ پیا نا اچھا معلوم ہوتا ہی لیکن قرآنی وعظ مین تھوڑی دیر بیٹھ جانا قید کی مصیبت سے
زیادہ ہی - اخبارات - مزخرفات - ذٹلیات - قصہ جات - ناول غزلیات کے بغیر وقت نہین
گزرتا لیکن قرآنی رسایل کا مطالعہ مین رکہنا شاق ہی - افسوس کہ تمام تباہی اور خرابی کی باتون کا
تو مذاق ہو گیا اور اصل فلاح اور کامیابی کے شغلون سے نفرت ہوگئی ان تمام فسادات کا
علاج سوا اسکے اور کچھ نہین [illegible] ممکن ہو قرآنی [illegible] اور قرآنی مضامین کا
بہت تذکرہ کیا جاوے [illegible] سادات سی رونق دیجاے
اسی کی عزت اور اشاعت [illegible] اور دلچسپ و شگفتہ مضامین
کثرت سی رایج اور دلنشین [illegible] لیجا کر قرآن مجید کو
دلنشین کیا جاوے - اللہ کریم کا بڑا فضل ہے کہ [illegible] ان میری قلم سی
نکلوا دیا جسکو ہر اردو خوان شخص ایک مہینہ مین دو تین گہنٹہ روزانہ محنت سی یاد کر سکتا
ہے پھر اوسکے بعد قرآن مجید کو باترجمہ باسانی پڑھ سکتا ہی اب تمام مسلمانون بچون کو چاہیے کہ
شروع مین یہ رسالہ پڑھکر قرآن مجید باترجمہ پڑھین بعد ازان مدرسون مین داخل ہون قرآن مجید باترجمہ
پڑھنے کے بعد اردو فارسی اور عربی بہت آسان ہو کر مڈل کا امتحان بجای چہ سال کے چار سال مین
پاس ہوسکتا ہی پھر ابتداء قرآن مجید باترجمہ آنے مین جو دینی و دنیاوی برکات ہین اونکا کوئی حد و
حساب نہین ہوسکتا وَمَا عَلَيْنَا إِلَّا الْبَلَاغُ قرآنی مضامین کی اشاعت اور تعلیم کیواسطے تذکرۃ القرآن
جاری ہو گیا ہی اسکی امداد اور اشاعت بھی نہایت ضروری ہی وَمَا تَوْفِيقِي إِلَّا بِاللهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ وَالسَّلَام

عجیب و غریب اور تمام تعلیم یا فتون کیواسطے نہایت ضروری اور مفید کتابین

(۱) **مفید عام** معروف **معین الحکیم** یہ ایک لغات ادویہ علاج ہی ہر مرض اور دوا کا نام انگریزی اردو فارسی ... لغات کی ترتیب سے درج کیا گیا ہی جس مرض یا دوا کا حال معلوم کرنا ہو تو لغات کے طور پر ہمین نکالو اور دیکھو خواہ اسکا نام آپکو اردو زبان مین آتا ہو یا فارسی عربی یا انگریزی مین اسکی مرض کو کامل طور پر علاج کر سکتے ہو اگر کم از کم کسی خاص نسخہ و معالجہ کی جانچ پڑتال و قابل اخفا امراض مین جب چاہو کامل آگاہی حاصل کر سکتے ہو ہر مرض کے علاج مین انگریزی و یونانی نسخہ جات اعلیٰ درجہ پر قابل عتبار مین درج کئے گئی ہین سہل الحصول اور دیسی ادویہ کیطرف خاص توجہ دیگئی ہی تاکہ اسکی مدد سے شہر و دیہات مین علاج بلا دقت ہو سکے ہر فہیم و ذی علم کیلئے یہ کتاب حفاظت صحت مین رفیق جانفزا اور ایام مصیبت مین مونس و غمگسار ہوگی اسکے تتمہ مین اخلاقی اور روحانی امراض کا علاج نہایت ہی دلچسپ اور معقول طور پر درج کیا گیا ہی آج ایک ایسی جامع مفید اور قابل اعتبار کتاب ہی کہ اسکی نظیر شائع اور حال کی کتابون مین نہین دیکھی جاتی یہ کتاب تین جلد و نمین ہے قیمت فی جلد ہی کل قیمت ہر جلد ... کیا اور طالبعلمان اور غریب علم دوست اشخاص کو بشرط تصدیق ڈاکٹران و حکما ... ان معتبر عہدہ داران نصف قیمت پر دیجا سکتی ہے

(۲) **رسالہ اعضا مخصوصہ** مثلاً آتشک و سوزاک جریان امراض پیشاب و عقر عنین انزال احتلام استسقا کمزوری وغیرہ کا علاج جماع کے قواعد و آداب اور بہت سے ... اعضا لغت کی ترتیب درج ہین نیز تمام ادویہ جو ان اعضا کی علاج کیلئے متعلق ہین درج ہین یہ موجود کی تمام ... اور فساد کا ... ل علاج ہی قیمت ۸

(۳) **مفید النساء والصبیان** اس رسالہ مین ان تمام گھانی گھرون در دون کا علاج ہی جو عورتونکی بیخبری یا انکی نادانی اور دایات رسمون کی پابندی سے حاملہ اور زچہ اور نوزائیدہ بچون کو ہمارے ملک مین وبا عالمگیر کیطرح ہلاک کر رہی ہین قیمت ۳ (۴) **مفتاح العرب** معمولی فارسی عربی خوان اسکی مدد سے بخوبی دو مہینے مین ایسا حاکم اور مشاق ہو سکتا ہے کہ وہ ہر کتاب کو ... مین سمجھ سکتا ہے قیمت ۱۰ (۵) **مفتاح القرآن** معمولی اردو خوان ایک مہینے مین اور بچے چار پانچ مہینے مین اسکو پڑھکر قرآن مجید کا ترجمہ پڑھ سکتے ہین تمام مسلمان بچون مرد و زن کو چاہیئے کہ اسکو ضرور پڑھین اور پھر ہمیشہ قرآن مجید کی تلاوت با ترجمہ کیا کرین قیمت ۶

نوٹ تاجران کمیشن کی بابت علیحدہ خط و کتابت سے فیصلہ کر سکتے ہین **المشتہر** مہتمم تذکرۃ القرآن مقام گڑھی ... ضلع ...

بیشک ادا کرنے ہون گے اس رسالہ سے وعظ کہنا اور اسکی اشاعت کرنا او نیز واجب ہوگا

وَمَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِي فَاِنَّ لَهٗ مَعِيْشَةً ضَنْكًا وَّنَحْشُرُهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اَعْمٰى

(ترجمہ) جسنے میرے ذکر سے منہ پھیرا بیشک اسکو واسطے گذران تنگ ہوگی اور قیامت کے دن ہم اسکو اندھا اٹھاوینگے

جلد ۲ نمبر ۶	تذکرۃ القران	سنہ ۱۹۰۰ء ماہ جون

یہ ایک ماہواری رسالہ ہی جو اغراض ذیل پر چھپکر شایع ہوتا ہے

اول ۱ - قرانی مضامیں اور رسائل کو ماہواری رسالونکی صورتمیں شایع کرنا - قران کریم کو تمام بنی نوع کیواسطے کامل واعظ اور حقیقی خیرخواہ ثابت کرنا - اور ایسی تجاویز وتدابیر پیش کرنی جنسے قرانی علوم کا رواج ہو -

دوئم ۲ قران کی کاملیت وفضیلت کو تمام اقوام پر ظاہر کرنا اور اوس بیہودہ ضد او تعصب کے دور کرنیکی کوشش کرنا - جس نے مذاہب کو ایک دوسرے کا دشمن بناکر ہمدردی اور رواداری کو کھو دیا اور تمام قوم کو بالعموم حقیقی صلاحیت وسعادت سے محروم کر دیا اور خداوند عالم کی سچی پرستش کے بجائے اونکو رسومات کا پرستار بنا دیا ہے

سوم ۳ - مخالفین کے اعتراضات کا جواب نہایت شایستگی اور حلم کے ساتھ قرآن مجید سے دینا - ضد اور تعصب کی روسے کسی قوم - یا کسی بشر کی دل آزاری نکرنا - بلکہ سچی ہمدردی اور سچی خیرخواہی کے طور پر احسن طریق سے تمام بد اخلاقی - بیدینی - اور بیایمانی کے دور کرنیکی کوشش کرنا -

چہارم - مسلمانون کے مختلف فرقوں میں اتحاد پیدا کرنا

اس رسالہ کی قیمت سالانہ مع محصول ڈاک دو روپیہ ہی جو پیشگی آنی چاہیئے

در مطبع عزیزی تراوڑی ضلع کرنال ملک پنجاب طبع شد

وکاتب رسالہ ہذا سید الطاف حسن مایس کاپی نویس امروہوی عفی عنہ

عجیب و غریب اور تمام تعلیم یافتوں کیواسطے نہایت ضروری اور مفید کتابیں

۱ مجموعہ تذکرۃ القرآن ۹۹ ھ مجلد۔ جسمیں مفصلۂ ذیل مضامین پر نہایت ہی عجیب و غریب بحث ہی (۱) دلایل ہستی باریتعالی (۲) اسمائی باریتعالی کی حقیقت اونکی اعمال اور خواص (۳) مسئلہ تقدیر (۴) دعا کی حقیقت اور انعامات الٰہی کا ذکر (۵)۔ کون لوگ غضب الٰہی کی نیچے ہیں اور کون گمراہ ہیں (۶) معاشرت یعنی مرد و عورت کی باہمی تعلقات کسطرح پر ہوتے ہیں (۷) اسلامی حفظ صحت۔ (۸) غفلت کے خطرناک نتایج اور اونکا علاج (۹) ذکر و فکر کی حقیقت۔ اوسکی نتایج اور اون طاقتوں کو زایل کرنی کی خرابیاں قیمت مع محصول ڈاک دو روپیہ

۲ مفتاح القرآن اسکو معمولی اردو خوان ایک مہینہ میں یاد کرکے پانچہزار لغتوں اور ایک لاکھ سوا ہزار صیغوں پر ایسا حاوی اور صرف و نحو میں ایسا مشاق ہوجاتا ہی کہ قرآن مجید با ترجمہ پڑھ سکتا ہی۔ چھوٹے بچے بھی اسکو چار پانچ مہینہ میں یاد کرکے قرآن مجید با معنی پڑھ سکتے ہیں اور معنی پڑھنے کی برابر مدت میں ختم کرسکتے ہیں۔ پس تمام بچوں جوانوں اور بوڑھوں کو چاہئیے کہ اسکو ضرور پڑھیں۔ پھر تمام عمر قرآن مجید کی با ترجمہ تلاوت کرتے رہیں۔ ایسی عجیب خداداد نعمت کیطرف سے غفلت نکریں اس سے بڑھکر اور کیا خوش نصیبی ہوسکتی ہے کہ محض چند ماہ کی معمولی محنت سے قرآن مجید با ترجمہ آتا ہی۔ تمام مسلمانونکو چاہئیے کہ اب بچونکو بے معنی قرآن مجید پڑھانا چھوڑ دیں اور اس قاعدہ کو پڑھاکر با ترجمہ پڑھایا کریں۔ کیونکہ آنکھونکی ہوتے اندھا ہوکر چلنا سخت نادانی ہے اگر ایسا ہی کرینگے تو انشاء اللہ العزیز قرآنی آیتوں اور قصوں کو ایسا رواج ہوجائیگا کہ تمام واہیات غزلیں گندے شعر اور جھوٹے قصے جنھوں نے ہمارے دین اور دنیا کو برباد کر رکھا ہی کلیتہً ہوا ہوجائیں گے اس قاعدہ سے اردو فارسی کے ہزارہا لغت آجائیں گے جس سے مدرسہ کی تعلیم میں بھی بڑی مدد ملیگی اور مڈل کا امتحان بجائے چھ سال کے چار سال میں پاس ہوسکیگا انشاء اللہ تعالے۔

۳ مفتاح العرب اسکے ذریعہ سے معمولی اردو خوان تمام صرف و نحو عرب پر دو مہینہ میں ایسا حاوی اور مشاق ہوجاتا ہی کہ میزان منشعب۔ صرف میر۔ دستور المبتدی فصول اکبری نحو میر۔ ہدایت النحو کافیہ

تذکرۃ القرآن ماہ جون سنہ ۱۹۰۰

جلد ۲ نمبر ۶

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

تقویٰ

خدا کا خوف

اِنَّ اللہ مع الذین اتقو

تحقیق اللہ اُن لوگوں کے ساتھ ہے

وَالذین ھم محسنون

جو متقی ہیں اور جو محسن ہیں

کانپتے رہو اور گناہ نہ کرو ۲ اپنے بستر پر پڑے ہوئے اپنے ہی دلوں میں
سوچ کرو ۳ {زبور ۴} خداوند کا خوف پاک ہے کہ اسکو ابد تک پائیدار
ہے {زبور ۱۹} وہ کونسا انسان ہے جو خداوند سے ڈرتا ہے وہ اسکو
وہی راہ جو اسکو پسند ہے بتلاویگا ۱۲ اس کا جی چین سے رہیگا اور اسکی
نسل زمین کی وارث ہوگی ۱۳ خداوند کا بھید اس پاس ہے جو اس سے
ڈرتا ہے ۱۴ وہ انکو اپنے عہد کی شناسائی عنایت کریگا۔ {زبور ۲۵}

ساری زمین خداوند سے ڈرتی رہے اور جہان کی ساری آبادی اُس کا خوف مانے کہ اُس نے کہا اور وہ ہو گیا" {زبور ۳۳}

مُبارک ہے وہ آدمی جسکا بھروسہ اُسپر ہے۔ اے اُس کے مقدس لوگو خداوند سے ڈرو کیونکہ جو اُس سے ڈرتے ہیں اُنہیں کچھ کمی نہیں۔ شیر ببر کے بچے حاجتمند ہوتے اور بھوکے رہتے ہیں پر جو خداوند کے طالب ہیں اُنھیں کسی نعمت کی کمی نہیں {زبور ۳۴}

ا۔ تقویٰ ایک فطرتی امر ہے جو ہر ایک انسان کے اندر بدی کے وقت ظاہر ہوتا ہے متواتر سرکشیوں اور بدکاریوں کے ساتھ یہ خوف زائل ہو جاتا اور خدا پرستی و نکوکاری کے ساتھ بڑھتا ہے۔

چنانچہ یہ عام مشاہدہ کی باتیں ہیں کہ جو جُرم انسان نے پہلے کبھی نہیں کیا جب اول بار اُس کے کرنے کا ارادہ کرے تو طرح طرح سے اُس کا نور قلب اُسکو ڈراتا اور سمجھاتا ہے۔ بار بار وہی ارادہ کرنے سے یہ خوف کم ہوتا جاتا یہانتک کہ آخر کار ارتکاب کر بیٹھتا ہے کچھ مُدت تک وہ خوف باقی رہتا مگر بار بار کے ارتکاب سے مطلق زایل ہو جاتا ہے یہی تقوےٰ ہے جو ہر ایک انسانکو شروع میں چوری جاری قتل لوٹ اور ہر قسم کی بدی سے بچاتا ہے اِسی تقوے کا طفیل ہے کہ کروڑ ہائے انسان جرایم پیشہ بننے سے بچے ہوے ہیں ہاں جو اِس اندرونی واعظ کی مخالفت بار بار کرتے اور باغی بنتے ہیں وہ ضرور جرایم پیشہ بنجاتے ہیں۔ قرآن مجید فرماتا ہے ونفسٍ وّما سوّاہا فالہمہا فجورہا وتقواہا قد افلح من زکہا وقد خاب

من دسّٰھا۔ قسم ہے نفس کی اور اُس ذات کی جس نے اُسکو ایسا درست کیا پھر اُس کے اندر فجور اور تقوے کا علم ڈالا تحقیق جس نے اس کو پاک کیا وہ فلاح یافتہ ہوا اور جس نے اُسے ناپاک کیا وہ برباد ہوا۔

۴۔ تقوٰی اے پر تمام ہدایت اور انسانی کامیابیوں کا دارو مدار ہے کیونکہ جو متقی ہے اسی کے واسطے نصیحت ذکر ہوتی اور وہی اُسپر چلتا ہے جو خدا سے ڈرتا ہے وہی نصیحت کی بات کو سنتا اور قبول کرسکتا ہے مگر جو بیباک ہے وہ لاپرواہ متکبر اور سرکش بنا رہتا ہے چنانچہ قرآن کریم فرماتا ہے انہ لتذکرۃ للمتقین تحقیق قرآن متقیوں کے واسطے ضرور تذکرہ ہے یعنی اس سے متقی لوگ ضرور تنبہ اور نصیحت پذیر ہوتے ہیں۔ ان ھو الا ذکر و قران مبین لینذر من کان حیا و یحق القول علے الکافرین ۞ یہ تو محض ایک نصیحت اور صاف صاف بیان کرنے والا قرآن ہے تاکہ وہ شخص جو زندہ ہے عبرت زدہ ہو اور کافروں پر حجت پوری ہو کر عذاب کا حکم حق ہو جائے۔ اس آیت سے صاف ظاہر ہے کہ کوئی نصیحت کیسی ہی صاف اور دلوں میں گھر کرنے والی ہو وہ اسی کے دل میں اثر کرتی ہے جو متقی ہے مگر بدکار اور سرکش کے واسطے قطع حجت سے زیادہ کوئی کام نہیں دیتی قرآن جیسا جو اپنے ہر ایک مسئلہ کو طرح طرح کے پیرا اور تمثیلات سے صاف کرتا اور ہر ایک حقیقت کو کامل روشنی تک پہنچانا چاہتا ہے اور الفاظ میں اس مسئلہ کو اسطرح بیان فرماتا ہے اللّٰہ نزّل احسن

الحدیث کتابًا متشابہًا مثانی تقشعر منہ جلود الذین یخشون
ربھم ثم تلین جلودھم وقلوبھم الی ذکر اللہ - اللہ نے احسن حدیث
کی کتاب اُتاری ہے جسکی باتیں ایک دوسرے سے مُشابہ اور بار بار دوہرائی
گئی ہیں جو لوگ اپنے پروردگار سے ڈرتے ہیں اُن کی جلدوں کا رُوواں کھڑا
ہو جاتا ہے پھر اُنکی جلدیں اور قلوب نرم ہوکر ذکر الہی کیطرف مائل ہو جاتے
ہیں پھر جو [illegible] قریب شبانہ اور افترا سے پاک صاف
ہوتا [illegible] کو فوراً پہچان کر قبول کرلیتا ہے چنانچہ
قرآن [illegible] والذی جاء بالصدق وصدق بہ
اولئک ھم المتقون - جو سچ لایا اور سچ کی تصدیق کرتا ہے یہی لوگ متقی ہیں

[illegible] نہیں ہے	سمجھے [illegible] کچھ نہیں ہے
[illegible]	[illegible] تجھے [illegible]
[illegible] تجھیں [illegible]	جو [illegible] وقرآن کی آیات
تجھے [illegible] نہیں کہ قرآن	سمجھے نہیں تجھیں کچھ [illegible]
[illegible] اس کے [illegible] آتا	سمجھے کب [illegible] روح مردار

انسان خواہ کیسا ہی متکبر ظالم اور غلیظ القلب کیوں نہ ہو جبتک اُسمیں کوئی
شمہ ایمان اور حیات روحانی کا باقی ہے اُسوقت تک ذکر قرآن اُسمیں کپکپی
ڈالدیتا اور جسم کے ذرہ ذرہ کو ہلا دیتا ہے اسکی مثال ایسی ہے جیسے کہ فاسد
عضلات یا اعصاب جبتک اُن کا کوئی ریشہ بھی اصلی حالت پر ہو اُسوقت تک
بجلی اُن میں حرکت پیدا کرسکتی ہے اسیطرح جب تک انسان میں کوئی بھی

رگ دین وایمان کی باقی ہے اُسوقت تک۔ قرآن کا ذکر اُسکو حرکت دیسکتا ہے مثال کے طور پر قرآن مجید فرماتا ہے ولو انزلنا ھذا القران علی جبل لرایتہ خاشعا متصدعا من خشیۃ اللہ وتلک الامثال نضربہا للناس لعلہم یتفکرون۔ سوائے انسان کے تمام مخلوقات کیا حجر کیا جماد اور کیا حیوان سب کے سب اپنے اپنے اسلام پر قایم ہیں چنانچہ ہر ایک شے اور ہر ایک حیوان اپنی اپنی فطرت کے تقاضا اور قاعدوں پر قایم ہے کوئی حکم الہی سے باہر نہیں یہی انکا اسلام ہے ایسا ہی پہاڑ جو ظاہرا دیکھتے ہیں نہایت سخت ہیں مگر حکم خدا سے ذرہ برابر باہر نہیں پس جو تعلیم اور قانون انسان کے واسطے قرآن مجید پیش کرتا ہے اگر وہی پہاڑوں پر اُتارا جاتا تو وہ خوف خدا سے ہر وقت لرزتے ہوئے نظر آتے کیونکہ پورے فرمان بردار ہیں اور قرآنی تعلیم کا لب لباب بھی یہی ہے کہ اس کا تحکوم رب عالم کے جاہ وجلال سے ہر وقت ہراساں وترساں رہے پر انسان تو نہایت ہی سخت اور پہاڑوں سے بھی زیادہ سخت ہے جو قرآن کے ہوتے ہوئے بالکل خوف نہیں کھاتا ذرہ بھر نہیں کانپتا بلکہ بیباک زندگی بسر کر رہا ہے یہ تمثیلات غور وفکر کے واسطے ہیں پر بہت ہی کم ہیں جو سمجھتے ہیں سکیسے مبارک ہیں وہ لوگ جو خدا سے ڈرتے ہیں۔ اللہ تعالے انکی ہدایت حمایت اور مغفرت کا وعدہ فرماتا ہے اُن کے رزق عزت اور مشکلات کا کفیل بنتا ہے۔ چنانچہ وہ خود فرماتا ہے ان اللہ مع الذین اتقوا والذین ھم محسنون۔ تحقیق اللہ اُن لوگوں کے ساتھ ہے جو متقی اور

محسن ہیں۔ انما تنذر من اتبع الذکر وخشی الرحمٰن بالغیب ط فبشرہ بمغفرۃ واجر کریم ۰ (اے محمد) تیرے سمجھانے سے وہی سمجھ سکتا ہے جو نصیحت پر عمل کرے اور در پردہ رحمٰن سے ڈرتا ہو۔ پس ایسے شخص کو مغفرت اور اجر عظیم کی خوشخبری سنادے۔ ولو ان اھل القریٰ اٰمنوا واتقوا لفتحنا علیہم برکات من السماء والارض اگر بستیوں کے لوگ خدا کو مانتے اور تقویٰ اختیار کرتے تو ہم ان پر برکتوں کے دروازے آسمانوں سے اور زمین سے کھول دیتے۔ واتقوا اللّٰہ لعلکم تفلحون۔ اللہ سے ڈرو تاکہ تم فلاح پاؤ۔ ان العاقبۃ للمتقین۔ تحقیق آخر فلاح کے واسطے ہے۔ ھٰذا بیان للناس وھدی وموعظۃ للمتقین۔ یہ قرآن لوگوں کے واسطے ایک بیان اور خدا ترسوں کے واسطے ہدایت و نصیحت ہے۔

پس اے پاک بندو خدا سے ڈرو اسی سے خدا کی محبت ملیگی اسی سے خدا کی نصیحتیں تمہارے دلوں میں گھر کرینگی اسی سے آسمانی اور زمینی برکتوں کے دروازے تم پر کھل جائیں گے اسی سے تمہاری تمام مشکلات حل ہونگی اسی سے تمہارے تمام خوف دور ہونگے اسی سے تمہاری عزت و دولت دنیا میں بڑھیگی اور اسی سے آخرت میں۔ اسی سے خداوند عالم تمہارا حامی و مددگار و غمگسار بن جائیگا اسی سے تم خدا کے پیارے اور ولی اللہ بنوگے اسی سے تمہاری نسلیں زمین میں پھیلینگی عروج پائینگی اور زمین کی وارث بنینگی جیسا کہ شریروں کی نسلیں تمہارے مقابلہ پر ذلیل و خوار اور ہلاک کی جائینگی اسی سے تم خدا کی برکات اور امتیازی آیات حاصل کروگے اسی سے

تمھاری بہشتی زندگی اِس دنیا میں شروع ہو کر تا ابد رہیگی۔ یہی وعدے اور فرمان تمام آسمانی کتب کے ہیں یہی توراۃ و انجیل کے اور یہی فرقان قرآن مجید کے وعدوں اور فرمانوں کی نسبت کچھ تو سن چکے کچھ اور سن لو۔ ومن یتق اللہ یجعل لہٗ من امرہ یسرا۔ جو اللہ سے ڈرتا ہے وہ اپنے حکم سے اُس کے واسطے ہر بات میں آسان کر دیتا ہے ومن یتق اللہ یجعل لہٗ مخرجا و یرزقہ من حیث لا یحتسب جو اللہ سے ڈرتا ہے وہ اُس کے واسطے مخلصی کے راستے بنا دیتا اور ایسے ایسے طریق سے رزق پہنچاتا ہے کہ وہ گمان نہیں کر سکتا۔ یاایھا الذین امنوا ان تتقوا اللہ یجعل لکم فرقانا و یکفر عنکم سیاتکم و یغفر لکم واللہ ذو الفضل العظیم ۝ اے مومنو اگر تم اللہ سے ڈرتے رہو وہ تمھارے لئے فرقان پیدا کریگا تمھاری بدیوں کو دور کریگا اور تمھارے گناہوں کو بخشیگا کیونکہ اللہ بڑے فضل والا ہے فرقان کے معنی ہیں علیحدگی۔ امتیاز اور فیصلہ۔ پس آیت شریف کا یہ مطلب ہوا کہ اے مومنو اگر تم متقی ہو گے تو اللہ تعالیٰ تمھاری ذات میں ایسے ایسے نشانات برکتیں اور کرامتیں رکھدیگا جو تمکو اور لوگوں سے علیحدہ کر دکھلائینگے اور تم صاف طور پر خاصانِ خدا نظر آؤ گے اور نیز تم میں نیکی بدی کے امتیاز کے واسطے قوت فیصلہ پیدا ہو جائیگی گویا کہ جیسے قرآن مجید تمام کتب سماوی میں بالاتر اور حق و باطل میں صاف جدائی کرنے والا ہے ویسے ہی تم بھی ہو جاؤ گے تمھاری کرامتیں تمکو اوروں سے علیحدہ کر دینگی اور تمھاری قوت فیصلہ تمام حق و باطل میں صاف امتیاز کریگی اور تم دیکھو گے کہ اللہ کریم کے

کتنے بڑے فضل وکرم ہیں ان اللہ یحب المتقین۔ تحقیق اللہ متقیوں سے محبت کرتا ہے۔ الا ان اولیاء اللہ لاخوف علیھم ولا ھم یحزنون الذین اٰمنو وکانو یتقون۔ آگاہ ہو کہ اولیا اللہ کو نہ تو کچھ خوف ہوتا ہے اور نہ وہ غمناک ہوتے ہیں وہ وہی تو ہیں جو خدا کو مانتے اور اُس سے ڈرتے ہیں۔ ولمن خاف مقام ربہ جنتان۔ جو اپنے رب کے جلال سے ڈرتا ہے اُس کے واسطے دو بہشت ہیں۔ واما من خاف مقام ربہ ونھی النفس عن الھوٰے فان الجنتہ ھی الماوٰے۔ پس جو شخص اپنے رب کے جلال سے ڈرتا اور اپنے نفس کو ہوا و ہوس سے روکتا ہے اُس کا دار القرار جنت ہے من خشے الرحمٰن بالغیب وجاء بقلب منیب ن ادخلوھا بسلم ط ذلک یوم الخلود لھم مایشاؤن فیھا ولدینا مزید۔ جو در پردہ رحمٰن سے ڈرتا اور توبہ کرنے والے دل کے ساتھ حاضر ہوتا ہے اُسکی نسبت کہا جائیگا کہ اُسکو سلامتی کے ساتھ بہشت میں داخل کرو یہ ہمیشگی کا دن ہے اُن کے واسطے یہاں پر جو کچھ چاہیں حاضر ہے اور ہمارے پاس اور بڑھکر ہے یعنی وہ نعمتیں اور راحتیں موجود ہیں جنکا وہ خیال نہیں کر سکتے۔

۳۔ تقوےٰ ہی ایک ایسا محافظ ہے جو انسان کو ہمارا دوں اور بد عملیوں کے وقت فوراً متنبہ کر دیتا اور ضلالت سے بچا لیتا ہے۔

جب انسان علیحدہ گی یا خود مختاری کے وقت کوئی بڑا ارادہ کرتا اور اُسکی تکمیل کے واسطے تدابیر سوچتا ہے اُسوقت کونسا اتالیق یا اُستاد ہے جو انسان

ڈرا سمجھا کر بدی سے بچا سکے۔ ایسی حالتمیں سوائے خوف الہی کے اور کوئی واعظ یا محافظ نہیں ہوسکتا۔ ہر ایک بدعادت عموماً اسطرح پر قایم ہوتی ہے کہ شروع میں خفیہ طور پر اُس کا ارادہ ہوتا مگر نور قلب اُسکو دھمکاتا اور منع کرتا ہے۔ بدتعلیموں اور بدصحبتوں سے یہ ارادہ بار بار اُٹھتا اور نور قلب کا مقابلہ کرتا ہے ہوتے ہوتے نیم دلی اور کمزوری کی تدابیر شروع ہوجاتی ہیں اس کشمکش میں نور قلب کمزور ہوتا جاتا اور بُرا ارادہ زور پکڑتا جاتا ہے حتے کہ اُسکی تکمیل میں کچھ تدبیر کر بیٹھتا ہے مگر پہلی تدبیر کے بعد عموماً انسان پچھتاتا اور توبہ کرتا ہے۔ بُری صحبتیں اور نفسانی جذبات پھر شیطان بن کر اُس کی طبعیت کو بغاوت کی طرف لیجاتے ہیں یہانتک کہ آخر کار نور قلب کے ساتھ سرکشی کر بیٹھتا اور گناہ کا مرتکب ہوتا ہے مگر بہت سے خطرات پیش آتے ہیں ایکدفعہ کے ارتکاب کے بعد سخت ندامت ہوتی اور خوف غالب ہوتا ہے خوش نصیب ہے وہ جو اب بھی سنبھل جائے اور آیندہ کو باز آجائے۔ ایکدفعہ کی بغاوت آیندہ کے واسطے اندرونی خوف اور فہمایش کو اسیقدر کمزور کر دیتی ہے اور اصلاح پر آنا مشکل ہوجاتا ہے اسیطرح جب دوبارہ وہی فعل کر بیٹھتا ہے تب یہ نور قلب اور بھی ناقص ہوجاتا ہے آخر کار خوف اور حیا کی جگہ طغیاں اور بیحیائی غالب ہوجاتی ہیں جو تمام بدکاریوں کی بنیاد ہیں۔

متقی لوگوں میں فطرتی خوف وحیا اسقدر زور پر ہوتی ہیں کہ ارادہ کے ساتھ ہی اُنکا دل تھر تھرانا شروع ہوجاتا اور ارتکاب سے بچ جاتے ہیں اس اندرونی

طاقت کی نسبت قرآن کریم فرماتا ہے ان الذین اتقوا اذا مسّھم طائف من الشیطان تذکروا فاذا ھم مبصرون۔ تحقیق جو لوگ خدا سے ڈرتے ہیں جب انکو شیطانی وسوسہ چھوتا ہے تب وہ متنبہ ہو جاتے اور فوراً دیکھنے لگتے ہیں۔ مبارک ہیں وہ لوگ جو شیطانی وسوسہ کے مس کے ساتھ ہی آگاہ ہو جائیں اور بدارادہ سے باز آجائیں یہی لوگ ہیں جو ہر قسم کی شرارت سے بچ سکتے اور اللہ کی خاص رحمت کے نیچے آجاتے ہیں وہ خدا کے واسطے اور خدا ان کے واسطے ہو جاتا ہے۔

۴۔ بدی سے فطرتی تقوے زائل ہو جاتا اور نیکی سے ترقی پکڑتا ہے چنانچہ قرآن مجید فرماتا ہے۔ ذالکم وصّٰکم بہٖ لعلکم تتقون اللہ تعالیٰ تمکو اس قرآن سے نصیحتیں کرتا ہے تاکہ تم متقی بنے رہو یا بنجاؤ۔ یعنی اس قرآن کی تعلیم سے تین قسم کے نتائج پیدا ہوتے ہیں اوّل تو جن لوگوں میں تقویٰ باقی ہے انکو اسپر قایم رکھتا ہے اور ترقیات غیر محدود بخشتا ہے دوئم جن لوگوں میں یہ روح زایل ہو چکی انکو از سرِ نو زندہ کر کے خدا ترس بناتا ہے سوئم جو لوگ شدّت کفر اور طغیان سے بالکل مردار ہو چکے انپر محض حجت قطع کرتا ہے جیساکہ بارش سے موجودہ نباتات پرورش پاتے اور بڑھتے ہیں اور جو تخم خشک ہو کر مردہ کی مثال ہو گئے تھے وہ زندہ ہو جاتے ہیں پھر وہ بھی پرورش پاکر ترقی کرتے ہیں پر جو تخم مردار ہو کر فاسد ہو چکے انکو بارش سے کچھ فائدہ نہیں ہوتا۔

۵۔ تقوے کی کمی بیشی پر ہی انسان کی حقیقی شرافت و نجابت کا حساب ہے

کیونکہ یہی انسان کو ہر قسم کی شرارت اور بدی سے محفوظ رکھتا اور پاک دین و عمدہ اخلاق حاصل کرنیکا موجب ہوتا ہے۔ شرارت سے بچنے اور نیک بننے کا نام ہی شرافت ہے چنانچہ قرآن کریم فرماتا ہے یاایھا الناس انا خلقنٰکم من ذکر و انثیٰ وجعلنٰکم شعوبا و قبائل لتعارفوا ان اکرمکم عند اللہ اتقٰکم اے لوگو ہمنے تمکو مرد و عورت سے پیدا کیا اور آپسکی شناخت کیواسطے تمھاری قوم اور خاندان بنائے۔ مگر اللہ کے نزدیک تم میں سے شریف تر وہی ہے جو زیادہ متقی ہے پس قومیت یا خاندان کا فخر کرنا اور اعمال اور اخلاق پر نظر رکھنا سراسر حمق اور رعونت ہیں واقعی ہے اس بیہودہ خیال کی تردید قرآن مجید کس دلائل کے ساتھ فرماتا ہو اول تو یہ کسی انسان کی پیدائش اپنی خواہش یا کوشش کا نتیجہ نہیں بلکہ محض ہماری فعل ہے جسمیں اسکو شیخی مارنے کا کوئی حق نہیں چنانچہ انا خلقنٰکم میں یہ دلیل موجود ہے دویم ہر ایک انسان کی پیدائش ایک مرد و عورت سے ہی ہوتی ہے اور اگر انتہا تک یہ سلسلہ لیجاؤ تو ایک ہی آدم اور عورت کی نسل ثابت ہونگے پھر اپنے خاندان کو اوروں سے علیحدہ کرنا کیا بیہودہ خیال ہے چنانچہ من ذکر و انثیٰ میں یہ دلیل موجود ہے پھر علیحدہ علیحدہ قوم اور خاندان ہونے سے آپس کی شناخت کے واسطے ایک امتیاز پیدا ہوتا ہے اور یہ بھی خدا کا فعل ہے کیونکہ کسی شخص کی نسل کا اسقدر بڑھنا اور اسکو یہ عزت حاصل ہونا کہ دنیا میں اسکے نام سے ایک قوم قایم ہو جائے خداوند عالم کے ہی ہاتھ میں ہے چنانچہ یہ دلیل وجعلنٰکم شعوبا و قبا

لتعادفوا میں موجود ہے پس قومیت اور خاندان سے محض شناخت کی آسانی ہوتی ہے حقیقی شرافت و نجابت کو اس سے کوئی تعلق نہیں بلکہ وہ اپنے اپنے اعمال و اخلاق پر منحصر ہے چنانچہ یہ تشریح مفصلہ ذیل الفاظ میں پورے زور اور کامل وضاحت کے ساتھ موجود ہے ان اکرمکم عند اللہ اتقکم یہی مسئلہ عام تجربہ اور مشاہدہ سے بھی صاف ظاہر ہے کہ ہر ایک قوم اور خاندان میں نیک اور بد پیدا ہوتے رہتے ہیں کسی قوم کے ساتھ یہ خصوصیت نہیں کہ اس میں سب کے سب خدا ترس نیک اخلاق لوگ پیدا ہوں اور دوسرے میں بیباک بدچلن لوگ۔ ایکطرف اُن قوموں میں جو عالی اور شریف کہلاتی ہیں بعض لوگ پرلے درجہ کے بدکار فاسق فاجر ظالم چور اور ڈاکو پیدا ہو جاتے ہیں اور دوسری طرف اُن قوموں میں جو کم درجہ کے اور رذیل شمار ہوتی ہیں نہایت نیک طینت اور صالح لوگ پیدا ہوتے ہیں الغرض حقیقی شرافت و نجابت ظاہر انظر میں بھی کسی قوم یا خاندان کی نسبت مخصوص نہیں ہے۔

۶۔ تقوٰے تمام عبادات کی روح ہے مثلاً ایک شخص نماز کے واسطے جا رہا ہے مگر خدا کا خوف ساتھ نہیں تو ضرور ہے راستہ میں بدنظری کے موقع پیش آئیں یا دل میں بُرے وسوسہ پیدا ہوں یا نیت بدی کی راغب یا مرتکب ہو۔ سوائے خوفِ خدا کے وہ کونسی طاقت ہے جو اس قسم کی لغزشوں سے اُسکو بچاسے اگر خوف خدا ساتھ نہیں تو ضرور ہے کہ نماز کے وقت بھی شرارت کے خیال اُسکو محو رکھیں اور واپسی کے وقت بھی وہی شیطان ساتھ چمٹے رہیں اسطرح پر نماز کا جو مقصود ہے یعنی فحش اور منہیات سے بچانا

سطلق مفقود رہے فی الحقیقت جبتک خدا کا خوف ساتھ نہیں اُسوقت تک
انسان شیطانی وساوس ارادوں اور فعلوں سے کسیطرح بچ نہیں سکتا۔
نہ اُسکی دعا اور توبہ میں عجز و نیاز پیدا ہو سکتے ہیں نہ اُس کے ذکر و فکر میں خلوص
اور گرمی ظاہر ہو سکتی ہے اور نہ اُسکی نظر اپنے گناہوں اور خداوند عالم کے جاہ و
جلال پر قایم رہ سکتی ہے۔ تمثیلات کے طور پر قرآن مجید حج قربانی اور لباس کے
بیان میں تقوے کی حقیقت بیان فرماتا ہے وتزودوا فان خیر الزاد التقوٰی
واتقون یا اولی الالباب۔ {حج کے واسطے} زاد راہ لو پس تحقیق تقوے
بہتر زاد راہ ہے اور اے ارباب دانش مجھسے ڈرتے رہو۔ اس آیت میں زاد
راہ لینے کا حکم فرما کر یہ تشریح فرمادی ہے کہ بہتر زاد راہ تقوٰی ہے یعنی اگر تقوے ساتھ
ہے تو سمجھ لو کہ بہتر زاد راہ تمھارے ساتھ ہے کیونکہ اول تو متقی کے رزق وعزت
کا کفیل خود رب العالمین ہو جاتا ہے دویم جب تقوے ساتھ نہیں تو سمجھ لو کہ
حج کے واسطے جو بہتر سامان تھا وہی موجود نہیں پھر اہل دانش کو مخاطب کرکے
اور تاکیدی حکم فرمایا ہے کہ تم مجھسے ڈرتے رہو گویا کہ حج کی تمام حکمت اور دانائی
اسی ایک بات پر منحصر ہے کہ انسان تقوے ساتھ لیکر حج کے واسطے چلے
چونکہ اصل حقیقت کا سمجھنا دانائیوں کا کام ہوتا ہے اسلئے حج کی اصل حقیقت
سمجھانے کے لئے مخاطب ہی اہل دانش کو فرمایا ہے پھر قربانی کے بیان میں
ارشاد ہے لن ینال اللہ لحومھا ولا دماؤھا ولکن ینالہ التقوٰی
منکم۔ اللہ تک قربانیوں کے گوشت اور خون نہیں پہنچتے بلکہ تم میں سے
تقوے کی روح اُس تک پہنچتی ہے گویا کہ قربانیاں بذات خود انسان کو خدا تک

پہنچانے والی نہیں بلکہ وہ تقوےٰ ہے جو قربانیوں کے فعل اور نظارہ سے مقصود
ہے خدا تک پہنچتا اور موجب وصال ہوتا ہے۔ لباس کی نسبت حکم ہے
یبنیٓ اٰدم قد انزلنا علیکم لباسا یواری سوٰاتکم وریشا ولباس
التقوٰے ذٰلک خیر ط اے بنی آدم ہمنے تمپر لباس نازل کیا جو تمھارے
واسطے ستر اور زینت ہے اور جو لباس تقوےٰ ہے بہتر تو یہی ہے۔ حقیقت
میں انسان کی اصل پردہ پوش تقوےٰ ہے کیونکہ پارچہ جات کا لباس انسان
کو چھپا نہیں سکتا اصل سے نہیں بچا سکتا جب بد ارادہ ہو اور بدی کا موقعہ ہو تو
کپڑے نہیں روک سکتے بلکہ تقوےٰ ہی روک سکتا ہے۔ ایسا ہی انسان کی
اصل زیب و زینت تقوےٰ سے ہے اگر تقوےٰ ساتھ نہیں تو ظاہری کپڑے
ریا اور نمایش میں داخل ہو جاتے ہیں اور وہ نور جو متقیوں کے چہروں کو فاجروں
کے چہرہ سے ممیز کر دکھاتا ہے نمایاں نہیں ہوتا گویا کہ جس لباس سے
انسان کی زیادہ پردہ پوشی ہو اور زیادہ زیبایش ہو وہ تقوےٰ ہی ہے
یہی وجہ ہے کہ متقی لوگ ظاہر بناؤ اور سنگار کی کچھ پرواہ نہیں کرتے بلکہ
عموماً سادگی پسند ہوتے ہیں اور برعکس اُن کے دنیا پرست بیدین لوگ
نمایش اور آرایش کے ہی مفتون رہتے ہیں اندرون پر اُنکی کوئی نظر نہیں
فقط ظاہر بیں اور ظاہر پرست ہوتے ہیں کپڑوں کے پوجاری اور نمایش کے
مشتاق اس آیت پر غور کریں۔ فی زمانہ یہ بیہودہ پرستش ریاکاری کو انتہا تک
پہنچا رہی اور بیشمار مصائب کا موجب بن رہی ہے۔ کم حیثیت لوگوں
کا روپیہ جو اولاد کی تربیت اور دیگر مفید کاموں میں صرف ہو سکتا تھا وہ بیجا

نمایش اور ریاکاری پر قربان ہو رہا ہے۔ اصل یہ ہی مال حرام بجائے حرام
بیدینیوں کی کمائی جو عموماً حرام ہوتی ہے اسیوجہ سے فضول رسموں اور واہیات
عادتوں میں صرف ہوتی ہے اور یوں ہی برباد ہو جاتی ہے متقی لوگوں کی
کمائی نیک ہوتی ہے اسیوجہ سے نیک اور مفید کاموں میں خرچ ہوتی ہے
ہے۔ متقی کے واسطے خداوند عالم خود معلم بنجاتا ہے۔ چنانچہ قرآن کریم فرماتا ہے
واتقوا اللہ ط ویعلمکم اللہ۔ اللہ سے ڈرو اور اللہ تمھیں تعلیم دیگا۔ یہ تعلیم
تین طرح پر ہوتی ہے اول تو اسطرح پر کہ جسقدر کوئی انسان زیادہ خداترس بنتا ہے
اُس کا قلب پاک اور نور فراست صاف اور روشن ہوتا جاتا ہے اسطرح پر وہ
طاقت جو نیکی اور بدی میں تمیز کرتی ہے تیز اور درست ہوتی جاتی اور عبادات
و معاملات میں اُس کا ذہنی قیاس صحیح ہوتا جاتا ہے۔ اس فطرتی روشنی
پر بعض لوگوں کو اسقدر اعتماد ہوتا ہے کہ اسی کو یقینی اور کافی سمجھکر الہام الہی
کو ہیچ اور غیر ضروری سمجھنے لگتے ہیں اسمیں کوئی شک نہیں تعلیمات ربانی کا
پہلا زینہ یہی اندرونی نور و صفائی قلبی ہے مگر یہ اکیلا اسقدر بتلا سکتا ہے
کہ ایسا ہونا چاہئے۔ یقین پیدا نہیں کر سکتا کہ ایسا ہے دوسرے
الفاظ میں یہ کہہ سکتے ہیں کہ تمام اندرونی تفہیمات جو خدا اور عاقبت کے
متعلق عبد صالح کے اندر پیدا ہوں وہ ظن اور قیاس کا درجہ رکھتی ہیں جبتک
اُن کے ساتھ واقعات شامل نہوں تب تک یقینی نہیں ہو سکتی دویم اسطرح
پر کہ متقی انسان کو اُسکی خطاؤں اور غلطیوں پر ساتھ کے ساتھ متنبہ ہوتی رہتی
ہے اور ہر بلا کی نسبت وہ صاف طور پر دیکھتا ہے کہ بعض عیوب کو دور کرنے

اور بعض کمالات اُنکی جگہ پیدا کرنا اُس کا مقصود ہے مثلاً جب ایک متقی انسان خدا پرستی میں سُستی کرتا تعمیل احکام الہی میں غافل ہوتا یا کوئی گناہ کر بیٹھتا ہے تو اُس غفلت یا گناہ کے مطابق کچھ مصیبت اُسپر آتی ہے۔ اگر کثرت دولت کی وجہ سے استغنا پیدا ہوا ہے تو مال کا نقصان ہوتا اگر اولاد کی فرط محبت میں خدا سے غافل ہوا ہے تو اولاد میں بیماری یا موت یا بیراہی کے مصائب سامنے آتی ہیں اگر کھانے پینے کی ہوسوں میں اپنے رب سے بدمست ہوا ہے تو بھوکھ یا بیماری کی بلائیں پیش آتی ہیں الغرض ہر ایک بلا ایک قسم کی تنبیہ ہوتی ہے جو خدا کی طرف سے اُس کے پیارے بندوں کو ہوتی ہے جو بعض عیبوں کے دور ہونے اور بعض کمالات حاصل ہونے کا موجب ہوتی ہے چنانچہ قرآن مجید اپنے مومن بندوں کو مخاطب کرکے فرماتا ہے۔ لنبلونکم بشیئ من الخوف والجوع ونقص من الاموال والانفس والثمرات ط فبشر الصابرین ۞ الذین اذا اصابتہم مصیبۃ قالوا انا للہ وانا الیہ راجعون ۞ اولٰئک علیہم صلوات من ربہم ورحمۃ قف واولٰئک ہم المھتدون۔ اور البتہ ہم کچھ خوف اور بھوکھ سے اور مال وجان اور پھلوں کی کمی سے تمھاری اصلاح اور تکمیل کرینگے اور اے پیغمبر اُن صبر کرنے والوں کو خوشخبری سُنادو جو مصیبت پڑے پر انا للہ والیہ راجعون کہتے ہیں کہ یہی لوگ ہیں جنپر اُنکے رب کی طرف سے صلوت اور رحمت ہے اور یہی لوگ ہدایت یافتہ ہیں پس جو لوگ ابتلاؤں کے وقت صبر کرتے خدا سے بیزار ہوکر دینیاست کا راستہ نہیں چھوڑتے بلکہ لایق شاگردوں کی طرح اُس

حقیقی اُستاد کی سرزنشوں کو برداشت کرتے اور آگے کو زیادہ ہوشیار اور محنتی بنجاتے ہیں۔ وہ اپنے صبر کے سلسلہ میں رب العالمین کی رحمت تک پہنچ جاتے ہیں اور حقیقت میں یہی لوگ خوش نصیب اور مستحق ہدایت ہیں۔ جو شاگرد بیچ روز اُستاد کی تنبیہ سے بیزار ہو کر بھاگ جاتا اور سرکشی اختیار کر لیتا ہے وہ کبھی اُن نتائج کو نہیں جو نچکتا جنا۔ ایک سعید صبر کرنیوالا شاگرد پہنچتا ہے غفلتوں خطاؤں اور گناہوں پر ساتھ کے ساتھ تادیب اور تنبیہ ہونے سے بہت سے مسائل جو قیاسی اور ظنی ہوتے تھے اب واقعات کی صورت میں پیش آتے جاتے ہیں اور یقین بڑھتا جاتا ہے تب خدا اور اس کی نصرت گناہ اور اُس کی سزا نیکی اور اُس کی جزا یہ تمام حقایق واقعات کے رنگ میں مشاہدہ ہو جاتے ہیں سویم اسطرح پر کہ غیبی آوازیں کان میں پڑتی یا تحریریں اور دیگر نظارہ نظر آتے یا ملائکہ بزرگوں کی صورت میں آکر کچھ بتلاتے ہیں ان حالتوں کو الہام کشف کہتے ہیں یہی خداوند عالم کی محبت معیت ہدایت نصرت اور رحمت کے منظر ہوتے ہیں جو ایک ضعیف البنیان انسان غیر محدود طاقتوں اور قوتوں والا بنا دیتے ہیں۔ پھر وہی آنکھیں جو دیواریں سے گذر نہیں کرسکتی پہاڑوں کے پیچھے تک دیکھ لیتی ہیں یہی کان جو معمولی کلام کو ایک خاص فاصلہ سے زیادہ نہیں سن سکتے ہزاروں لاکھوں کوسوں سے سننے لگتے ہیں یہی جسم انسان جو ایک حد سے زیادہ طاقت نہیں رکھتا اور ایک خاص رفتار سے زیادہ چل سکتا نہیں لا انتہا طاقتوں والا ہو جاتا اور غیر متعین رفتار سے چلنے لگتا ہے وہی

انسان جو غیب پر کچھ دسترس نہیں رکھتا اب اُسکو مرئیات کی طرح دیکھتا ہے مگر یہ حالت دائمی اور اختیاری نہیں ہوتی خاص خاص فیوض ربانی کے وقت اُس کا ظہور ہوتا ہے تب وہ منٹوں میں ملکوت السموات والارض کی سیر کرسکتا اور سکنڈوں میں ایسی ایسی سیریں کرتا ہے جو اور طرح برسوں میں نصیب نہو سکیں۔ الہامی اور کشفی نظارہ اور تعلیمیں ایسی یقینی اور بعید از شک ہوتی ہیں جیسی کہ ظاہری آنکھوں سے دیکھی ہوئی یا کانوں سے سنی ہوئی اور یہ کامل یقین الہامی باتوں پر اُسی طریق سے پیدا ہوتا ہے جس طرح سے کہ ظاہری نظر اور شنوائی کی باتوں پر۔ بس یہی نظارہ ہیں جو دینیات میں کامل یقین اور معرفت کا موجب بنتے ہیں اِس سے پہلے جو کچھ ہے وہ قیاسی اور ظنی ہے جس کے فہم میں ہزار ہا شبہات اور غلط فہمیوں کا احتمال رہتا ہے۔ تمام قرآن مجید ان الہامی اور کشفی عجائبات اور نظاروں کی تفصیلات اور تمثیلات سے بھرا ہوا ہے انشاء اللہ کریم اِس مضمون کو کسی اور موقعہ پر علیحدہ رسالہ میں بیان کریں گے وما توفیقی الا باللہ العزیز الحکیم۔

۸۔ ہر ایک انسان کے واسطے متقی بننا فرض ہے قرآن مجید اِس حکم کو بڑی تکرار اور طرح طرح کے پیراوں میں فرماتا ہے۔ واتقوا اللہ لعلکم تفلحون۔ اللہ سے ڈرو تاکہ تم نجات پاؤ۔ یعنی خدا ترسی اُن تمام اصلاحوں اور ترقیات کی بنیاد ہے جو موجب نجات ہوتی ہیں۔ پھر دوسرے پیرایہ میں اسطرح پر فرماتا ہے۔ واتقوا النار التی اعدت للکافرین۔

سید محمد علی

اِس آگ سے ڈرو جو کافروں کے واسطے تیار کیگئی ہے پھر فرماتا ہے وتعاونوا علے البر والتقویٰ ولاتعاونوا علے الاثم والعدوان نیکی اور خداترسی کے امور میں ایک دوسرے کی مدد کیا کرو مگر گناہ اور بغاوت پر ایک دوسرے کے معاون مت بنو- واتقوا اللہ ان اللہ شدید العقاب- اللہ سے ڈرو تحقیق اللہ سخت عذاب دینے والا ہے- چونکہ ریا اور خوف خلائق سے خداترسی میں کمی آتی ہے اِسلئے قرآن مجید فرماتا ہے فلا تخشوا الناس واخشون- لوگوں سے مت ڈرو بلکہ مجھ ہی سے ڈرو- چونکہ عموماً بُری باتوں کی کثرت ہے اِسی وجہ سے انسان بُرائی کی طرف زیادہ مائل ہوجاتا ہے- عام عادات رسومات خیالات تعلیمیں صحبتیں اور طریق خراب اور ناجائز ہوتے ہیں ناقص العقل اور ضعیف الایمان انکی کثرت دیکھکر اُن کی طرف مائل ہوجاتے ہیں پھر کچھ نہیں سوجھتے اور دیوانوں کی طرح اُن کے پیچھے ہو لیتے ہیں- یہی جنون اور بیہودہ میلان ہے جو غمی کے موقعوں پر ناجائز موقعہ وماتم کا موجب بنتا شادی کے موقعوں پر ناچ تماشہ اور منہیات کا باعث ہوتا- سادہ لوح انسانوں کو حقہ چرٹ پان تماکو بھنگ- چرس- افیون- سنکھیے اور دھتورہ کا عادی بنادیتا- لباس اور مکانات کو ریاکاری اور بیہودہ نمائش کا اکھاڑہ بنادیتا طاش شطرنج مرغبازی اور دیگر بنرلیات کو رواج دیتا بیہودہ بکواس غزالی اور ترنم کی گرم بازاری کرتا ہے تمام عیب اور گناہ اِسی کورانہ اطاعت سے پیدا ہوتے ہیں مُسلمانوں کو صرف نحو اور معقول ومنقول کا دیوانہ اور قرآن سے متنفر اِسی بھیڈ چال نے بنایا- یہود کو عیسائیوں کا دشمن اور عیسائیوں کو مسلمانوں کا دشمن اور اسی طرح تمام مذاہب

کو ایک دوبے کا دشمن اسی بیہودہ تعنّا لی سے کردیا۔

قرانی تراجم کا رواج اسی نے

دور کیا اور بے معنی پرستش کا رواج اسی نے قایم کیا۔ بچوں جوانوں اور بوڑھوں کے مذاق اولغو اور افترا پسندانہ احمقانہ چال نے بنایا ہر ایک کی فطرتی عقل اور مذاہب کو یہی حماقت بگاڑتی ہے خداوندکریم کی وحدت وعظمت کی بجائے شرک وکفریات یہی رسم پرستی بھرتی ہے اپنے فلسفیانہ طریق پر قرآن مجید اس احمقانہ پرستش کی تردید اسطرح پر فرماتا ہے۔ قل لا یستوی الخبیث والطیب ولو اعجبک کثرت الخبیث ج فاتقوا اللہ یا اولی الالباب لعلکم تفلحون ۝ یہ کہوکہ خبیث اور طیب برابر نہیں ہوتے اگرچہ خباثت کی کثرت تجھکو اچھی معلوم ہو پس اے اہل دانش لوگو خدا سے ڈرو تاکہ تم فلاح پاؤ۔ پہلا مقولہ ایک نوجہ طلب دلیل ہے کہ کثرت وقلت ایک علیحدہ امر ہے جو خبیث ہے وہ خبیث ہے خواہ وہ کسیقدر کثیر کیوں نہو اور جو طیب ہے وہ طیب ہے خواہ کتنا ہی کم کیوں نہو۔ کثرت کے دباؤ میں نہیں آنا چاہئے خواہ وہ کثرت کیسی ہی دلکش معلوم ہو بلکہ اے سمجھہ والے لوگو خدا سے ہی ڈرو دنیاوی کثرت اور رواج خداوندعالم کی عظمت وجلال کے مقابلہ میں کیا حقیقت رکھتا ہے یہ سراسر حمق اور جہالت کا کام ہے کہ انسان دنیا کے خوف سے خدا کو چھوڑدے اور اُس کے احکام کا کچھہ خیال نہ کرے اُس بشر کا ایمان خدا پہ کیسا نکما ایمان ہے جو خدا کو دنیا کی برابر بھی نہیں سمجھتا بلکہ فی الحقیقت وہ مشرک اور بے ایمان ہے اسیواسطے اگر نجات چاہتے ہو تو خوب سوچ لو

اور سمجھ لو کہ نجات کا راستہ سوائے خوف خدا کے اور کوئی نہیں ہو سکتا کیونکہ خدا سے بے خوف اور لاپرواہ ہوکر انسان مخالف راستوں میں پڑ جاتا اور دین سے محروم رہجاتا ہے پھر اس مسئلہ کو اور الفاظ میں قرآن مجید اسطرح پر بیان فرماتا ہے فاللہ احق ان تخشوہ ان کنتم مومنین - اگر تم مومن ہو تو سمجھ لو کہ اللہ اس بات کا زیادہ مستحق ہے کہ اس سے خوف کیا جائے پس اگر خدا کو مانتے ہو تو اس بات کو بھی ساتھ ہی مانو کہ اس کا خوف اور اسکی اطاعت سب سے مقدم ہے جو عملاً ایسا ظاہر نہیں کرتا وہ فی الحقیقت شرک اور بے ایمان ہے پھر دوسرے الفاظ میں اس مسئلہ کو یاد دلاتا ہے ویحذرکم اللہ نفسہ ط والی اللہ المصیر - اللہ تمکو اپنی ذات سے ڈراتا ہے کیونکہ اللہ کی طرف سب کی بازگشت ہے -

۹ - خدا سے نہ ڈرنا حماقت اور رعونت کی دلیل ہے خلقت کا خوف ریا جھوٹ اور بدی کی طرف لیجاتا ہے - پر خدا کا خوف صفائی راستی اور نیکی کی طرف رسم و رواج کا خوف مشرک و احمق بناتا ہے پر خدا کا خوف موحد و دانشمند حکام کا خوف خوشامد بیوفائی اور حرامخوری کی طرف مائل کرتا ہے مگر خدا کا خوف صدق و وفا اور نمک حلالی کی طرف - برادری اور شہرداری کا خوف رسم پرست اور زیاں کار بناتا ہے - پر خدا کا خوف خدا پرست اور صلاح کار - پھر کیسی نادانی اور جہالت ہے کہ رسم و رواج سے ڈریں مخلوق سے ڈریں حکام اور برادری سے ڈریں پر خدا سے غافل اور بے خوف بنے رہیں - بدیہی نظر میں یہ سراسر نادانی کی بات ہے کہ خالق کے مقابلہ پر اسکی مخلوق کا خوف کیا جائے رب العالمین

کے احکام کے مقابلہ پر رسم و رواج کو مانا جائے احکم الحاکمین کے مقابلہ پر دنیاوی حکام کا خوف کیا جاوے۔ اے انسان کیا تیرے نزدیک اس رب العالمین کی کچھ حقیقت نہیں جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے جس کے رزق کو چاہے کم کردے اور جس کے رزق کو چاہے زیادہ کردے جسکو چاہے عزت بخشے اور جسکو چاہے ذلیل کرے جسکے حکموں میں کوئی مخل نہیں ہو سکتا جو چاہے تو ایکدم میں زمین اور پہاڑوں کی گرد بنا کر اڑا دے۔

تو اے بندۂ ناتواں چیز کیا ہے
جو ہے مالک الملک خالق عالم
جو چاہے تو ایکدم میں نابود کردے
جو چاہے تجھے سخت بیمار کردے
کھڑے کھیت و باغات سارے سکھا دے
زمین اور پہاڑوں کو تھر تھر ہلا دے
وباؤں سے آدم پہ لا دے تباہی
نہیں اسکی پرواہ کچھ بھی سمجھتا
بھلا کیا خدا اکثر انسان سے ہے

جو خالق سے بے خوف ایسا ہوا ہے
قدیر اور عزیز اور رزاق عالم
دکھوں سے ترے گھر کو اور زر کو بھر دے
تو انگر سے یکدم میں نادار کردے
زمانہ کو خشکی سے دکھ سے رلا دے
مکانات عالی دھڑا دھڑ گرا دے
ہزاروں کو یکدم میں کردیوے راہی
خداوند عالم کو یوں ہی سمجھتا
کہ بے خوف و بےفکر رحمان سے ہے

الغرض خدا سے نہ ڈرنا ہر پہلو سے حماقت و رعونت میں داخل ہے قرآن مجید اس حمق کی تشریح اپنے فلسفیانہ طریق سے بہت مقامات پر فرماتا ہے ذیل میں تمثیل کے طور پر چند مقامات درج کئے جاتے ہیں افامن اھل القرٰے ان یاتیھم باسنا بیاتا وھم نائمون ۞ اوامن اھل القرٰے

ان یاتیھم باسنا ضحیً وھم یلعبون ○ افامنوا مکر اللہ ج فلا یا
من مکر اللہ الا القوم الخاسرون - کیا ان بستیوں کے لوگ اس بات
سے نڈر ہوگئے کہ اُنپر ہمارا عذاب راتوں رات آپڑے اور وہ سوتے پڑے
ہوں یا اُن بستیوں کے رہنے والے اس سے نڈر ہیں کہ اُنپر ہمارا عذاب دن
میں آپڑے اور وہ لہو و لعب میں مشغول ہوں تو کیا اللہ کے نامعلوم فعلوں
سے نڈر ہوگئے سو (یاد رکھو) کہ اللہ کے نامعلوم فعلوں سے وہی لوگ نڈر
ہوتے ہیں جو برباد ہونے والے ہیں انما یخشی اللہ من عبادہ العلمٰٓؤ
اللہ سے تو بس وہی لوگ ڈرتے ہیں جو اُس کے بندوں میں سے اہل علم ہیں
مثال کے طور پر ایک احمق و متکبر کے بیان میں قرآن مجید فرماتا ہے - واذا
قیل لہ اتق اللہ اخذتہ العزۃ بالاثم فحسبہ جہنم ولبئس المھاد ○
جب اُسکو کہا جاوے کہ خدا سے ڈر رعونت اُسکو پکڑ کر گناہ کی طرف مائل کردیتی
ہے پس اُس کے واسطے جہنم کافی ہے اور وہ بہت برا ٹھکانا ہے پھر ایک
اور مقام پر فرماتا ہے افامن الذین مکروا السیئات ان یخسف اللہ
بھم الارض او یاتیھم العذاب من حیث لا یشعرون ○ او
یاخذھم فی تقلبھم فما ھم بمعجزین ۙ او یاخذھم علی تخوف
فان ربکم لرؤف الرحیم ○ تو کیا جو لوگ بدی کے منصوبے باندھتے ہیں اُن کو
اِس بات کا خوف نہیں کہ خدا اُنکو زمین میں دھنسا مارے یا جدھر سے اُنکو خبر
بھی نہو عذاب اُنپر نازل ہو یا اُنکے چلتے پھرتے خدا اُنکو کھٹکے کی حالت میں
پکڑے مگر اصل یہ ہے کہ تمہارا رب بڑی شفقت و رحمت والا ہے۔ (یہی

وجہ سے کہ سخت بیباکی کی حالتمیں بھی لوگوں پر کوئی عذاب اچانک
نازل نہیں ہوتا) ایک اور مقام پر فرماتا ہے ءامنتم من فی السماء
ان یخسف بکم الارض فاذا ھی تمور ۔ ام امنتم من فی السماء
ان یرسل علیکم حاصبا فستعلمون کیف کان نذیر ۔ کیا تم اُسکے
غضب سے نہیں ڈرتے کہ کہیں زمین میں تمکو دھسا دے اور پھر وہ پڑے جھکولے
مارے یا خدا جو آسمان میں ہے تم اُس کے غضب سے نہیں ڈرتے کہ کہیں
تمپر پتھر برساوے تو عنقریب تم معلوم کروگے کہ ہمارا ڈرانا کیسا تھا۔ الغرض
خدا سے نہ ڈرنا پرلے درجہ کی حماقت و رعونت اور ہمیشہ کے واسطے برباد
ہو جانیکی علامت ہے۔ ہماری بیباکی اِس بات کی متقاضی ہے کہ کوئی
سخت عذاب ناگہانی طور پر دن میں یا رات میں آ پڑے زمین پھٹ جاوے
اور تمام لوگ اُسمیں دھس جائیں یا آسمان سے پتھر برساکر نیست و نابود
کردیں مگر خدا کا حلم اور رحم ہماری پناہ ہے وہی ہمکو بچا رہا ہے ورنہ ہمارے
اعمال ایسے نہیں کہ ہم ایکدم کے واسطے امن سے زندہ چھوڑے جائیں۔
۵ ۔ شریروں کے درمیان مومنوں کو کبھی بےخوف نہیں رہنا چاہئے بلکہ بہت
ڈرنا چاہئے جبتک ہم اپنے جان و مال کو وعظ و نصیحت میں صرف نہ کریں
اور تبلیغ احکام کا بار جو بیچ بے ایمانوں اور بددینوں کے درمیان ہمپر
ہمپر فرض ہے سبکدوش نہو جائیں اُسوقت تک عذاب الٰہی سے بری نہیں
ہو سکتے۔ ایسی حالتوں میں جب عذاب الٰہی نازل ہوتا ہے تو چن چن کر شریروں
کو نہیں پکڑتا بیچ میں بہت سے سست اور غافل مومن بھی پکڑے جاتے ہیں

چنانچہ قرآن مجید فرماتا ہے واتقوا فتنۃ لا تصیبن الذین ظلموا منکم خاصۃً ج واعلموا ان اللہ شدید العقاب ۔ فتنہ سے ڈرو جو تم میں سے شریروں کو چن چن کر نہیں پکڑے گا اور اس بات کو جانے رہو کہ تحقیق اللہ سخت عذاب دینے والا ہے ۔

۱۱- جو خدا سے نہیں ڈرتا وہ سخت جھگڑالو فسادی اور مشرک اور دین و دنیا مین برباد ہو جاتا ہے ۔ یہ مسئلہ اوپر کے بیانات سے صاف ہو چکا ہے کہ تمام نیکی اور دینداری کی بنیاد خدا ترسی ہے اور تمام بدی اور بیدینی کی بنیاد اس کا خلاف ہے ۔ پس جو ڈرتا ہے وہ ہر طرح سے اپنی اصلاح کرتا اور فساد سے بچتا ہے اسکی آنکھیں روشن اور عقل صاف و صحیح ہو جاتی ہے ہر طرح کے ظلم و فساد سے اسکی روح کانپتی اور دور رہتی ہے برعکس اسکے جو بیباک ہے وہ ہمیشہ بدی اور فساد کی طرف مایل رہتا اس کی آنکھیں اندھی اور عقل خراب رہتی ہے ہر طرحکی شرارت اسکو اچھی معلوم ہوتی ہے اسطرح پر اس کا دین برباد ہو جاتا اور ظلم و شرارت کی وجہ سے دنیا میں جلد تر ذلیل و خوار یا نیست نابود ہو جاتا ہے چنانچہ قرآن کریم فرماتا ہے افامنوا مکر اللہ وما یامن مکر اللہ الا القوم الخاسرون کیا اللہ کے نامعلوم فعلوں سے نڈر ہو گئے اور اللہ کے نامعلوم فعلوں سے وہی لوگ نڈر رہتے ہیں جو برباد ہونے والے ہیں شرک بھی اسوقت تک انسان کو اچھا معلوم ہوتا ہے جب تک خدا کی طرف سے بیخوفی ہے بلکہ شرک میں مبتلا ہونا اس امر کی دلیل ہے کہ خدا کی عظمت وہیبت اس کے اندر کچھ نہیں تبھی ایک انسان یا حیوان یا پتھر یا چاند سورج یا ستارہ کو خدا ماننا اور اسکے

آگے جھکتا ہے چنانچہ قرآن مجید فرماتا ہے قال یقوم اعبدوا اللہ ما لکم من الٰہ غیرہ ط افلا تتقون ہ (ہود علیہ السلام نے) کہا کہ اے میری قوم اللہ کی عبادت کرو تمہارے واسطے اُس کے سوائے اور کوئی معبود نہیں پس کیا تم خدا سے نہیں ڈرتے ہو (جو اللہ کے شریک ٹھہراتے ہو) واذا قیل لہ اتق اللہ اخذتہ العزۃ بالاثم فحسبہ جھنم ط ولبئس المھاد جب اُس کو کہا جائے کہ اللہ سے ڈر تب اُس کو عزت کھینچ کر گناہ پر آمادہ کرتی ہے پس ایسے شخص کے واسطے جہنم کافی ہے اور وہ بہت بُرا ٹھکانا ہے۔

خدا کا خوف ہر یک میں ہے موجود — گناہوں سے جو ہو جاتا ہی نابود
نکو کاری سے پاتا ہے جلا یہ — شرارت سے ہے ہو جاتا فنا یہ
کلامِ حق دلاتا ہے اسے یاد — گناہوں پر یہی کرتا ہے فریاد
ہر اک فطرت میں ہے موجود تقوےٰ — سدا ہوتا ہے جس سے خوفِ عقبےٰ
سدھرتے ہیں اِسی سے سارے اعمال — اِسی سے ٹھیک ہوویں بگڑی احوال
وہ سیڑھی ہے ایمانی انسان — ترقیات روحانی انسان
سراسر منحصر ہیں اتقا سے پر — بنا اُن کی ہے بس خوفِ خدا پر
اِسی پر منحصر ہے سب شرافت — ترقی اور اصلاح اور نجابت
محافظ ہے یہی فعلِ خفی میں — مؤدب ہے یہی فعلِ جلی میں
میسر اِس سے ہو قربت خدا کی — محبت اور ہدایت کبریا کی
اِسی سے دور ہوں وسواسِ شیطان — کہ پکڑے زور اِس سے دینِ ایمان

ملے انساں کو اِس سے صاف فرقاں ... جلا پائے اِسی سے نورِ ایماں
اِسی کا تذکرہ ہے سارا قرآن ... اِسی کا ہے بیانِ صاف فرقاں
سمجھتا ہے وہی جس میں بقا ہے ... اِسی پر منحصر خوف و حیا ہے
حیاتِ طیبہ ہے نام اِس کا ... درستیِ عمل ہے کام اِس کا
بقا جس میں ہو روحِ اتقا کو ... وہی ہے چاہتا ذکرِ خدا کو
اگر باقی نہیں ہے اتقا کچھ ... اثر کرتا نہیں ذکرِ خدا کچھ
وہ رہتا ہے سدا مردود و بدکار ... نہیں رہتے صلاحیت کے آثار
بیاں قرآن ہے صالح اور شقی کو ... ہدایت اور نصیحت متقی کو
صداقت سے کشش ہے متقی کو ... مگر ضد اور تنفر ہے شقی کو
خدا ترسوں پہ ہے رحمت خدا کی ... ولاؤ قربت و نصرت خدا کی
خدا سے جو کوئی ڈرتا ہے در غیب ... وہی بس جنتی ہووے گا لاریب
تو کیوں بیخوف ہے اتنا خدا سے ... نہیں ڈرتا ہے کیوں اُسکی بلا سے
کہ جس کے ہاتھ میں ہے رزق و عزت ... حیات و موت اور امان و آفت
اُسیکی سلطنت کون و مکاں ہیں ... اُسیکی ملکیت ہر دو جہاں ہیں
کوئی اُسکو نہیں ہے روک سکتا ... نہ کوئی اُسکو ہرگز ٹوک سکتا
قدیر و مطلق و مختار ہے وہ ... عزیز و قاہر و جبار ہے وہ
اشارے سے پہاڑوں کو ہلا دے ... اگر چاہے تو یکدم میں اُڑا دے
زمیں کو چاہے گر دلدل بنا دے ... شریروں ظالموں کو پھر دھسا دے
بہت بدبخت ہیں ڈرتے نہیں جو ... خدا کا خوف کچھ کرتے نہیں جو

تمام اعمال کی ہے جان تقوے — بدی نیکی کی ہے میزان تقوے
لباس ظاہری ہے ستر و زینت — مگر بہتر ہے اس سے خوف و خشیت
حقیقی ستر و زینت اتقا ہے — حجابِ بےحیائی اتقا ہے
معلم خود خدا ہے متقی کا — سپر رب العلا ہے متقی کا
خدا کا خوف ہے بنیادِ حکمت — یہی ہے چشمۂ اسرارِ رحمت
عجب ناداں ہیں جو ڈرتے نہیں ہیں — خدا کا خوف کچھ کرتے نہیں ہیں
شرارت میں وہ رہتے ہیں گرفتار — انہیں سے بنتے ہیں کفار و فجار
موذی ہوتے ہیں بس ہرزہ و احمق — سدا رہتے ہیں وہ جہالِ مطلق
وہی ہوتے ہیں جھگڑالو فسادی — جنہوں نے باطنی خشیت گنوادی
جہاں میں جسقدر صدق و صفا ہے — بنا اسکی فقط خوفِ خدا ہے
عبادت اور توبہ کی یہ جاں ہے — سعادت کا یہی کامل نشاں ہے
ہدایت کی بنا ہے روح تقوے — حیاتِ اولیا ہے روحِ تقوے
رفیقِ اذکیا ہے روح تقوے — انیسِ اصفیا ہے روحِ تقوے
یہی صیقل ہے بس زنگارِ دل کا — یہی مشرق ہے سب انوارِ دل کا
خدا کا خوف مفتاحِ جناں ہے — یہی مفتاحِ اسرارِ نہاں ہے
نہیں کچھ حج و قربانی سے ہوتا — نہ حاصل جب تلک ہو اس سے تقوے
نمازیں بھی نہ ہونگی بارآور — نہ روکیں جب تلک وہ فحش و منکر
زکوٰۃ و صوم و تسبیح و نوافل — بتاتے ہیں نہ ہو مولیٰ سے غافل
غرض خوفِ خدا راہِ جناں ہے — یہی بس حلِ اسرارِ نہاں ہے

شرح ملا۔ اور مراح الارواح۔ وغیرہ سے دو سالمیں نہیں ہو سکتا۔ جو صاحب مفتاح القرآن کی بعد اسکو پڑھنا چاہیں۔ وہ ایک مہینہ میں ہی ختم کر سکتے ہیں اسکے بعد کسی دوسری کتاب صرفی یا نحوی کی ضرورت نہیں رہتی

۴ مفید عام عرف معین الحکمہ۔ یہ ایک لغات ادویہ و علاج ہی ہر مرض اور دوا کا نام۔ انگریزی۔ اردو۔ فارسی۔ عربی زبان میں لغات کی ترتیب پر درج کیا گیا ہی جس مرض یا دوا کا حال معلوم کرنا ہو تو فوراً لغات کی طور پر اسمیں نکالو اور دیکھ لو خواہ اسکا نام آپکو اردو زبان میں آتا ہو یا فارسی۔ یا عربی۔ یا انگریزی میں اسکی مدد سی خود کامل طور پر علاج کر سکتے ہو یا کم از کم کسی خاص نسخہ و معالجہ کی جانچ پڑتال۔ اور قابل اخفا امراض میں جب چاہو کامل رائے حاصل کر سکتے ہو۔ ہر مرض کی علاج میں۔ انگریزی و یونانی نسخہ جات جو اعلیٰ درجہ پر قابل اعتبار ہیں درج کئے گئے ہیں۔ سہل الوصول اور دیسی ادویہ کیطرف خاص توجہ دیگئی ہی تاکہ اسکی مدد سی شہر و دیہات میں علاج بلا دقت ہو سکی۔ ہر فہم و ذی علم کے لئے۔ یہ کتاب حالت صحت میں رفیق خاطر فزا۔ اور ایام مصیبت میں مونس و غمگسار ہوگی اسکی تمتہ میں اخلاقی اور روحانی امراض کا علاج نہایت ہی دلچسپ اور معقول طور پر درج کیا گیا ہی۔ یہ ایک ایسی جامع اور مفید۔ اور قابل اعتبار کتاب ہی کہ اسکی نظیر زمانہ سابق و حال کی کتابوں میں نہیں دیکھی جاتی۔ یہ کتاب تین جلدوں میں ہے قیمت فی جلد ۱۲ کل قیمت ہر سہ جلد ۳ ۔ کمپاونڈروں۔ طالبعلموں۔ اور غریب علم دوست اشخاص کو بشرط تصدیق ڈاکٹروں۔ ہیڈ ماسٹروں۔ اور معزز عہدہ داروں کی نصف قیمت پر دیجا سکتی ہی۔

۵ رسالہ اعضائے مخصوصہ۔ اسمیں تمام امراض مخصوصہ مثلاً آتشک۔ سوزاک و جریان۔ نامردی۔ مضرات جلق۔ عقر۔ سرعت انزال۔ احتلام۔ عسرت الطمث۔ اسقاط وغیرہ کا علاج۔ جماع کے قواعد اور آداب۔ اور بہت سے ضروری مضامین لغت کی ترتیب پر درج کئی گئی ہیں۔ نیز تمام ادویہ جو ان کی اعضا کو متعلق ہیں درج ہیں زمانہ موجودہ کی تمام خرابیوں اور فسادات کا اسمیں کامل علاج ہی قیمت ۸

۶ مفید النساء والصبیان۔ اس رسالہ میں تمام ناگہانی دکھوں۔ اور دردوں کا علاج ہے جو عورتوں کی بیخبری اور دایوں کی نادانی۔ اور واہیات رسموں کی پابندی سے حاملہ۔ اور زچہ اور نوزائیدہ بچوں کو ہمارے ملک میں وبای عالمگیر کی طرح ہلاک کر رہی ہے۔ قیمت ۴ر

۷ تشخیص الامراض - اس کتاب میں مفید عام کی طرح تمام امراض لغت کی ترتیب پر درج کئے جاکر ہر ایک مرض کی تعریف - اسباب - کیفیت - علامات - امتحان اور تشخیص درج کئے گئے ہیں طب - جراحی - امراض قابلہ - امراض العین - امراض النسوان امراض الصبیان - امراض السنین وغیرہ میں سے کوئی مرض مستثنیٰ نہیں رہا - تمام ... یہ کتاب کامل طور سے حاوی اور جامع ہے - یہ کتاب مفید عام کے ساتھ ملکر ڈاکٹری - یونانی کا ایسا کامل کتبخانہ بنجاتا ہے کہ پھر کسی کتاب کی ضرورت نہیں رہتی اگرچہ پہلے سے اس کتاب کی نسبت ہمارا ارادہ صرف اسقدر تھا کہ ہر ایک مرض کی تعریف اور تشخیص درج کی جاوے مگر بنظر تکمیل اسباب و علامات و امتحان و کیفیت کا بھی مختصر مگر کامل بیان شامل کر دیا گیا ہے باوجود زیادتی حجم کے بنظر افادہ عام قیمت وہی دو روپیہ آٹھ آنہ ہے ؎ عہ

۸ الاشتہاد تراوڑی - یہ اشتہاری پرچہ ہے جو ایکہزار ماہوار چھپکر تذکرۃ القرآن کے ساتھ ماہواری شایع ہوا کریگا بشرح اندراج فی ماہ چار روپیہ فی صفحہ فی سہ ماہی ۱۰ فی صفحہ فی ششماہی بیس روپیہ اور فی سال ۳۶ روپیہ فی صفحہ ہوگی - جو صاحبان اپنی طبع شدہ اشتہارات یا رسائل بزبان اردو - یا انگریزی وغیرہ اشاعت کیواسطے ارسال فرماویں وہ بشرح ذیل شایع کئے جاسکتے ہیں بوزن ۳ ماشہ فی عدد چار روپیہ ماہوار - ۳ ماشہ سے زیادہ ایک تولہ تک ۸ روپیہ ماہوار - ایک تولہ سے زیادہ فی تولہ یا اوسکی کسر سے ۸ روپیہ ماہوار تاجروں کے لئے اپنی اپنی اشاعت کا یہ نہایت آسان ذریعہ ہے - اجرت اشتہار درخواست کیساتھ آنی چاہیے - ورنہ عدم تعمیل معاف

نوٹ - تمام درخواستیں - بنام فتح محمد خان مینجر تذکرۃ القرآن مقام تراوڑی ضلع کرنال آنی چاہئیں

الملتمس

خاکسار فتح محمد خان مینجر تذکرۃ القرآن مقام تراوڑی ضلع کرنال صوبہ پنجاب

۲۹۷۶۱۸

ارحت

تذکرۃ القرآن